وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا
بشری للمومنین و طوبی للعاشقین کہ کتاب مستطاب حالات مکہ معظمہ و حضرت مدینہ طیبہ زاد اللہ تعظیمہا
مرج البحرین
فضائل الحرمین
از تصنیفات مولوی محمد عبد الغفار مفتی صدر نظامت ممالک محروسہ گوالیار
مطبع منشی نولکشور میں بہ طبع مزین مطبوع

فہرست کتاب مشتملہ باب حج البحرین فی فضائل الحرمین زادہ اللہ تعظیماً وشرفاً و فضلاً

تمت

ولله على الناس حج البيت من استطاع اليه سبيلا
بشری للمومنین وطوبی للعاشقین کہ کتاب مستطاب حالات مکہ معظمہ و حضرت مدینہ طیبہ زادہما اللہ تعظیما
مرج البحرین
فضائل الحرمین
از تصنیفات مولوی محمد عبدالغفار مفتی صدر نظامت ممالک محروسہ گوالیار
مطبع منشی نولکشور میں بہ طبع مزین مقبول ہوئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد بیقیاس اوس معبود ارحم الراحمین کو زیبا ہے جسنے ہمکو فضل عظیم اور رحمت عمیم سے اپنے حبیب رحمۃ للعالمین کی امت مین پیدا کیا اور روز ازل مین اُمَّةٌ مُّذْنِبَةٌ وَّرَبٌّ غَفُورٌ سے یاد فرمایا اور نعت بیحد اوس حبیب کبریا صاحب قاب قوسین او ادنی کو شایان ہے جسنے ہمکو صراط مستقیم اور دین قویم تعلیم فرمایا اور مژدہ روح پرور لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللهِ و خطاب عظمت نصاب كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ + وَأَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ سنایا اور ہزاران ہزار تحفے سلام آل و اصحاب حضرت سید الکائنات پر جنکی خیر و برکت اور تعلیم و ہدایت سے تمام عالم مالا مال ہوا بعد حمد و نعت کے کہتا ہے فقیر گنہگار المعتصم بذیل سید المختار محمد عبد الغفار ابن حافظ احمد حسن خیرآبادی حنفی قادری کہ فقیر نے بعد حاصل کرنے فراغ کتابون درسی اپنے جد امجد جناب تقدس نصاب مولانا و مرشدنا حضرت مولانا بہادر علیخان صاحب مغفور محدث دہلوی سے عرصہ کئی سال کا منقضی ہوا کہ یہہ عبد ضعیف بسابقہ فضل سرمدی و حسن توفیق حضرت صمدی بشرف زیارت حرمین شریفین مشرف ہوا بعد معاودت منجملہ احسن نتایج و ثمرات و اعظم فتوحات اس سفر مبارک کے یہہ عمل محمود و فعل مسعود ظہور مین آیا کہ ایک رسالہ موسوم بہ تبصرۃ الحنفا در باب ثبوت اسلام والدین شریفین حضرت رسول الثقلین باحسن الوجوہ مرتب ہوکر پسند طبایع شریفہ علماے کبار اس زمانہ کا ہوا اور اسکے ضمن مین برات نجات و نامۂ کفارت سیآت بارگاہ خداوندی سے عطا ہوا لیکن ایک مدت سے جاذبہ صادق و عزم

واثوق رکھتا تھا کہ باقتضاے وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ کوئی کتاب ایسی کامل اور جامع فضائل اور
حالات حرمین شریفین مین زبان اردو عام فہم مین لکھون جسکو سب مسلمان مرد اور عورتین پڑھکر فائدہ
عظیم حاصل کرین اور وہان کے فضائل و برکات و ترقی درجات سے واقف ہوکر دل و جان سے
بشوق زیارت حرمین شریفین کہ موجب حصول اعظم سعادت دنیا و آخرت و قوی ترین اسباب عفو و
مغفرت ہے مستعد ہووین اور اس دنیاے ناپایدار مین خواب غفلت اور ظلمت جہالت سے عبرت پکڑین
اور اس فقیر کے حق مین دعاے خیر کرین ہرچند کہ بعض علما نے بضمن مسائل حج و عمرہ تحریر حالات مختصر
پر اکتفا کیا ہے لیکن کوئی کتاب ایسی جسمین اکثر حالات اور فضائل مقامات مقدسہ حرمین شریفین کی تفصیلی
بعبارت اردو آسان مذکور ہون نظر نہ آئی ورنہ یون تو کتابہاے حدیث و تفسیر و سیر کی ان اذکار صدق آثار
سے معمور ہین کرورون شکر و احسان بحضرت سبحان کہ باوجود کمال ضعف و ناتوانی و کثرت عوارض جسمانی
و تلاطم تغیرات و حوادثات زمانی بتائید فضل و رحمت سبحانی و مساعدت فیوض حضرت شان رحمانی یہ کتاب
بوجہ التزام اس ترتیب خاص و عنوان تازہ کے کمال عرق ریزی اور جانفشانی سے تمام ہوئی کوئی روایت
اسمین ضعیف اور بے سند کامل نہین لکھی گئی اہل اسلام کو مژدہ اور مبارکبادی ہے کہ بفحواے مضمون
اطلبوا الرفیق ثم الطریق سفر مبارک حرمین شریفین کے لیے رفیق شفیق کا ہونا ہر مسلمان کے لیے
ضروری تھا اس صورت مین اگر بچشم انصاف غور کی جاوے تو یہ کتاب سفر و حضر بر و بحر مین ایسی رہبر
صادق اور ہادی کامل اور رفیق شفیق ہے کہ کسی یار ہمدم اور رفیق راسخ قدم سے ایسے فائدے اور نفع
عظیم تمہارے نصیب ہونگے غرض کہ یہ کتاب کہ منجملہ اعظم باقیات صالحات اور زاد آخرت اس فقیر سے ہے
مکہ معظمہ اور مدینہ طیبہ کے حالات کے واسطے عجیب و غریب آئینہ حقنما ہے اور اس سفر مبارک کے لیے
بہت بڑا توشہ اور ذخیرہ ہے قابل اسکے ہے کہ تعویذ جان اور آئینہ دین و ایمان سمجھی جاوے اور لائق
اسکے ہے کہ زاد الحرمین اور مرآت الحرمین نام رکھی جاوے لیکن جناب مستطاب حضرت مبدء فیاض
دربارگاہ عرش آب حضرت سید الکائنات سے دلمین یہی القا ہوا کہ نام اسکا **مرج البحرین فی
فضائل الحرمین** رکھا گیا جو مسلمان بھائی مرد و عورت اس سے فائدہ پاوے اوسپر لازم ہے
کہ اس گنہگار کے حق مین دعاے حسن خاتمہ کی ضرور کرے رب العالمین سب مسلمانون کے اعظم مقاصد
دینی و دنیوی برلاوے اور اس خیر کثیر سے اجر کبیر عطا فرماوے آمین بجاہ سید المرسلین رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا

اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْم اس کتاب مستطاب کو بارہ باب مین اور ہر باب مین پانچ فصلین مین

باب پہلا
فصل پہلی
حج کے فرض ہونے کے بیان مین

مسلمان بھائیون کو خوب دل لگاکر سننا چاہیے کہ حج کرنا بھی مانند نماز روزہ زکوۃ کے فرض عین ہے انکار کرنے والا کافر ہے حق تعالی قرآن مجید مین ارشاد فرماتا ہے وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا یعنی خدا کی بندگی کے لیے فرض ہے لوگون پر قصد کرنا خانہ کعبہ کا جو طاقت رکھتا ہو اوسکے گھر کی طرف راہ چلنے کی علماء دین لکھتے ہین کہ اللہ تعالی نے جو اس عبادت کو خبر کی صورت مین بیان فرمایا اسمین کمال تاکید پائی جاتی ہے جیسے کہ روزہ کے باب مین فرمایا کُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ ورنہ مقصود حقیقت مین امر ہے معتبر تفسیرون مین وارد ہوا کہ جب یہ آیت شریف نازل ہوئی تو جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے سب قومون کو جمع کرکے یہ حکم سنایا مسلمانون نے قبول کیا اور یہود ونصاری مجوس صابئین مشرکین ان پانچ فرقون نے نہ مانا تب حق تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ یعنی جو نہ مانے ہمارے اس حکم کو پس اللہ بے پرواہ ہے سارے عالمون سے اس سے مراد یہ کہ جو اس حکم کو بجا نہ لائے اور انکار کرے وہ کافر ہے اس آیت شریف کی تفسیر مین تفسیر احمدی ومدارک مین وارد ہوا کہ حق تعالی نے فرمایا کہ جو ہماری نعمتون کا شکر نکرے اور کفران کی راہ چلے پس تحقیق اللہ بے پرواہ ہے اون لوگون سے اور اونکی عبادتون سے اور بعض مفسرین فرماتے ہین کہ اللہ تعالی نے جو اس آیت شریف مین وَمَنْ كَفَرَ کے ساتھ ارشاد فرمایا اسمین نہایت مرتبہ کی تاکید فرضیت حج کی ثابت ہوتی ہے جیسے کہ نزدیک اسکا ذکر آتا ہے انشاء اللہ تعالی اور بعض کہتے ہین کہ یہ حکم تغلیظاً تصور کرنا چاہیے **ف** مسلمان کو اس بات پر اعتقاد کامل رکھنا چاہیے کہ پروردگار عالم کو کسیکی عبادت کیطرف حاجت وضرورت نہین ہے کیونکہ ظاہر ہے کہ بندون کی عبادت سے کچھ خدا کا بھلا اور فائدہ نہین ہوتا ہے بلکہ اوسکے کرنے سے بندے گنہگار اپنے گناہون کی نجاستون اور آلودگیون سے پاک وصاف ہوکر بہشت کے جانیکے لائق ہوجاتے ہین اور دین اور دنیا مین خوبی او سرخروئی پاتے ہین اور جو خدا ورسول کے حکم کو بجا نہ لائے

اوز غرض ہو جاوے تو اپنی خوبی اور بھلائی کہو کر آپ دونون جہان مین برا بنتا ہے کیونکہ جو کچھ ارحم الراحمین
اور اوسکے حبیب رحمۃ للعالمین نے فرمایا ہے اوسمین سراپا رحمت اور خیر و برکت اور سعادت دنیا و آخرت ہی
اور جو کچھ کہ اوسکے خلاف ہے اوسمین دونون کی رسوائی اور خرابی ہے تفسیر معالم و احمدی وغیرہ مین وارد
ہوا کہ جب حضرت ابراہیم ع کعبہ شریف کی بنا رسے فارغ ہوئے تو اللہ تعالی نے آپ کو ارشاد فرمایا وَ
اَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ یَاْتُوْکَ رِجَالًا وَّعَلٰی کُلِّ ضَامِرٍ یَّاْتِیْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ ۙ یعنی پکارے
لوگون مین حج کے واسطے کہ آوین تیری طرف پانو چلتے اور سوار ہو کر دبلی دبلی اونٹنیون پر چلی آتی
راہون دور سے حضرت ابراہیم ع نے عرض کیا ما یبلغ صوتی یعنی خداوندا میری آواز نہین پہونچیگی
اللہ تعالی نے فرمایا علیک الاذان و علینا البلاغ تیرا کام پکارنا ہے اور پہونچا دینا سکو ہمارا
ذمہ ہے چنانچہ آپ موافق حکم الہی کے مقام پر کھڑے ہوئے تو وہ اتنا اونچا ہوا کہ سب پہاڑون سے
بلند ہو گیا پس آپ نے اونگلیان کانون مین دیکر تین بار چارون طرف پکارا یَا اَیُّھَا النَّاسُ اِنَّ رَبَّکُمْ
قَدْ بَنٰی بَیْتًا وَّکَتَبَ عَلَیْکُمُ الْحَجَّ فَاَجِیْبُوْا رَبَّکُمْ یعنی اے لوگو خبردار ہو جاؤ کہ تحقیق پروردگا
تمہارے نے بنایا تمہارے لیے گھر اور فرض کیا تمپر حج پس قبول کرو حکم پروردگار اپنے کا حق تعالی
نے آپ کی آواز کو مشرق سے مغرب تک سبکو سنوا دی تب جن لوگون کے کہ نصیب مین حج کرنا تھا اونہون نے
اپنے باپون کی پیٹھ یا مان کے پیٹ سے جواب دیا لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لکھا ہے کہ جسنے ایکبار جواب
دیا وہ ایک حج کریگا اور جسنے کئی بار جواب دیا وہ کئی حج موافق جواب کے کریگا اور جسنے جواب نہ دیا وہ
محروم رہیگا عبداللہ ابن عباس رض فرماتے ہین کہ سب سے پہلے یمن والون نے جواب دیا لہذا یمن کے
لوگ اکثر حج کرتے ہین علماے دین لکھتے ہین کہ گو یہ خطاب اللہ تعالی کا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف ہے
مگر اس آیت شریف سے بھی فرضیت حج کی ثابت ہے اسواسطے کہ جب حق تعالی قرآن مجید مین کسی
اور شریعت کا حکم بیان فرماوے اور اوسکو منسوخ نکرے تو وہ حکم ہمپر بھی واجب اور لازم ہو جاتا ہے
اور اگر اس آیت کے مخاطب ہمارے رسول مقبول صلعم ہون جیسے کہ بعض مفسرین لکھتے ہین تو فرضیت
حج کی بے تکلف ظاہر ہے چنانچہ صحیح مسلم مین حضرت ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلعم
نے خطبہ شریف مین فرمایا یَا اَیُّھَا النَّاسُ قَدْ فُرِضَ عَلَیْکُمُ الْحَجُّ فَحُجُّوْا فقال رجل اکل عام یا رسول اللہ
فسکت حتی قالھا ثلثا فقال لو قلت نعم لوجبت ولما استطعتم ای لوگو فرض کیا گیا ہے تمپر

حج پس حج کرو پس عرض کیا ایک مرد نے آیا ہر سال فرض ہے یا رسول اللہ پس چپ رہے آپ یہان تک کہ اوسنے وہی بات تین بار کہے تب فرمایا کہ اگر کہتا مین ہان تو بیشک واجب ہو جاتا ہر سال اور اور البتہ طاقت نہ رکھتے تم اوسکی کی صحیح بخاری اور صحیح مسلم مین عبداللہ بن عمر رضی سے روایت ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ بنیاد اسلام کی اوپر پانچ چیز کے ہے ایک گواہی اس بات کی کہ نہین ہے کوئی معبود بحق سواے اللہ کی اور تحقیق محمد صلعم بندہ اور رسول او سکے ہین دوسرے ٹھیک پڑھنا نماز کا تیسرے دینا زکوٰۃ کا چوتھے حج پانچوین روزے رمضان کے اس حدیث سے صاف ظاہر ہوا کہ حج ارکان اسلام سے ہے مثل نماز روزہ کے پس جو شخص کہ مقدرت پاکر حج نکرے او کا اسلام پورا نہین کیونکہ ظاہر ہے کہ ہر چیز بغیر اپنے تمام رکنون کے نا تمام اور ناقص ہے علاوہ اسکے جناب سرور عالم صلعم نے اوس شخص کے حق مین جو قدرت پاکر حج نکرے بہت سخت وعیدین بیان فرمائی ہین جسکا ذکر آیندہ ہوگا اور آیت کا تو اوسمین بھی فرضیت حج کی ثابت ہے کیونکہ جس فعل کے کرنے پر وعید وارد ہوئی ہے اوسکا کرنا لازم ہوتا ہے تفسیر احمدیہ مین وارد ہوا کہ صاحب تفسیر فج عمیق کی تفسیر مین کہتے ہین کہ شیخ لیث فرماتے ہین کہ ایک بزرگ نے پوچھا مجھسے طواف کرتے مین کہ تو کہان کا رہنے والا ہے مینے کہا کہ خراسان کا ہون کہا کہ کتنے فاصلے پر ہے مینے کہا کہ دو مہینے یا تین مہینے کا راستہ ہے تو اونھون نے فرمایا کہ تم تو کعبہ شریف کے ہمسایہ مین سے ہو مینے کہا کہ آپکا گھر کتنے فاصلے پر ہے تو اونھون نے کہا کہ مین پانچ برس کے راستے سے آیا ہون جب نکلا تھا جوان تھا اب بوڑھا ہوگیا تو مینے سنکر کہا کہ قسم ہے اللہ کی یہ ہی عبادت خدا کی اور یہی محبت صادق رب کی ہے پھر ہنسے اور صادق شوق الٰہی مین اشعار عربی پڑھنے لگے اسی طرح چند اذکار شیخ احمد حضرتی نے بھی لکھی ہین تو سمجھنا چاہیے کہ یہ ہین آثار قبولیت دعا خلیل الرحمن کے کہ مخلوق خدا پیادہ اور سوار ہر سون کی راہ سے چلی آتی ہے کیا اچھا کہا ہے ؎ ہر کجا چشمہ بود شیرین + مردم و مرغ و مور گرد آیند + مسند امام شافعی ونسائی وسنن دار قطنی مین بروایت حضرت ابن عباس رضی وارد ہوا والحج مرۃ فمن زاد فتطوع یعنی حج تمام عمر مین ایکبار فرض ہے اور جو زیادہ کرے وہ نفل ہے پس بڑی شامت اور گمراہی ہے کہ مقدور ہوتے مسلمان اس فرض کو نہ ادا کرے اور محروم و بدنصیب اس دنیاے ناپائدار سے رخصت ہووے

فرضیت حج بیان

وعیدین

نزول

فصل دوسری

حج کے فرض ہونے کے احکام مین

پوشیدہ نرہے کہ سب دین کی کتابون معتبرہ سے ثابت ہے کہ حج فرض ہونے کے لیے استطاعت
بالاتفاق سب اماموں کے نزدیک شرط ہے پس حضرت امام شافعی کے نزدیک مراد استطاعت سے
توشہ اور سواری ہے چنانچہ ابن عمر رض سے روایت ہے کہ کہا آیا ایک شخص رسول مقبول صلعم کے پاس
اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا چیز واجب کرتی ہے حج کو فرمایا توشہ اور سواری نقل کی ترمذی اور ابن ماجہ
نے اہل حدیث لکھتے ہیں کہ حضرت نے انہیں دو شرطون کو اسلیے ذکر فرمایا کہ یہ دونون اصل اور
ضروری ہین اور حضرت امام مالک رض کے نزدیک استطاعت مین قدرت سواری پر ضروری نہین صحت
اور قدرت پیادہ چلنے کی کافی ہے اور حضرت امام اعظم رض کے نزدیک صحت جسمی اور توشہ و سواری
اور امن راہ سب شرط ہین چنانچہ اس جگہ تفصیل اون شرائط کی لکھی جاتی ہے اہل اسلام پر مخفی
نہ رہے کہ شرطین حج کا فرض ہونے کی کئی ہین اول اسلام ہے یعنی مسلمان پر فرض ہے نہ کافر پر اور
حریت ہے یعنی آزاد پر ہے نہ بردہ پر اور عقل ہے یعنی ہوشیار پر نہ دیوانہ پر اور بلوغ ہے یعنی بالغ پر
نہ لڑکے پر درمختار وہدایہ وغیرہ مین وارد ہوا کہ اگر لڑکا پہلے بالغ ہونے کے اور غلام پہلے آزاد ہونے
کے حج کریگا اگرچہ باجازت مولا ہو حج فرض اوس سے ساقط نہ ہوگا بلکہ بعد بالغ ہونے اور آزاد ہونے
کے بشرط استطاعت اور حج کرنا لازم آئیگا یا اون دو پہلا تو نفل سمجھا جاویگا اور شرط صحت ہے
یعنی تندرست پر ہے نہ بیمار پر چنانچہ فقہ کی معتبر کتابون مین لکھا ہے کہ اپاہج لولے اندھے عاجز مفلوج
بیمار شیخ فانی پر کہ قدرت سواری پر اپنے آپ ٹھہرنے کی بغیر مشقت عظیمہ کی نہ رکھتے ہون حضرت
امام اعظم رض کے نزدیک واجب نہین نہ خود آپ پر نہ آنکے مال پر کہ اور سے حج کرائین یا مرتے وقت وصیت
کرین اور صاحبین یعنی حضرت امام ابو یوسف رح وحضرت امام محمد رح کے نزدیک انکے مال پر واجب ہے کہ اور سے
حج کرائین اور شرط ہے قدرت زاد و راحلہ پر یعنی جو قادر ہو خرچ راہ اور سواری پر اور جو نہو تو
فرض نہین ہے اور خرچ اسقدر ہو کہ جاتے اور آتے تک کفایت کر جاتے اور زائد ہو حاجت اصلی سے اور نفقہ
عیال اوسکے سے پھرنے تک اور شرط راستہ کا امن ہے علماء دین کے نزدیک رستہ کی امن سے
یہ مراد ہے کہ غالب اوسمین سلامتی ہو اگرچہ جا بجا کسی پر آفت بھی پہنچ جایا کرتی اور خشکی اسمین برابر ہین کیونکہ

بیان شرائط فرضیت حج

بیان شرائط صحت حج

بیان ارکان حج

لئی ہر سے کہ دریا اور جنگل آفت اور صعوبت سے خالی نہین ہوتا مانند کم ہونے پانی اور شدت
گرمی کی اور چلنے لوؤن کے پس ایسی آفت کے احتمال سے استطاعت باطل نہین ہوتی جیسے کہ تصریح
اس مسئلہ کی درمختار برہان قنیہ عالمگیری وغیرہ مین مذکور ہے اور اسی پر فتوی ہے اور مراد قادر
ہونے توشے پر سوائے حاجت اصلی کے یہ ہے کہ سوائے ادائے قرض کے اگرچہ مہر بی بی کا ہو
اور سوائے خرچ گھر اور نفقہ عیال وغیرہ کے اپنے گھر پھر آنے تک کا موافق کھانے پہننے سواری
وغیرہ کے رکھتا ہو پس اگر گھر اوسکے رہنے سے زیادہ ہو کہ کرایہ کو دیتا ہو یا لباس یا کتابین دین
کی حاجت سے زائد ہون یا لونڈی غلام جنسے خدمت نہ لیتا ہو اوسکو لازم ہے کہ اونکو بیچکر
حج ادا کرے اور اگر کسی پاس گھر لونڈی غلام نہین مگر نقدی اس قدر ہے کہ اوس سے حج کرے یا
خرید سامان [illegible] اس صورت مین بھی [illegible] حج کرنا چاہئے اور مراد قادر ہونے سواری
پر یہ معنی ہین کہ مالک ہو خود سواری کا یا کرایہ کر سکتا ہو عاریت اور اباحت سے قدرت سواری
پر ثابت نہین ہوتی پس [illegible] مفتی [illegible] کہنے والا وہ شخص ہے کہ مسلمان آزاد عاقل
بالغ تندرست ہو اور زاد و راحلہ پر سوائے حاجت اصلی کے حج کے مہینون مین یا بوقت سفر کرنے حاجیون
اوسکے وطن سے [illegible] کی امن کے [illegible] سب شرطین مرد کے واسطے ہین اور عورت کے لیے اگرچہ
بوڑھیا ہو سوائے ان شرطون کے دو شرطین اور ہین ایک خالی ہونا عدت سے دوسرے ہمراہ ہونا خاوند
یا محرم جوان متقی کا [illegible] شرح [illegible] سے محرم وہ شخص ہے کہ جسکے ساتھ کبھی نکاح
درست نہ ہو بسبب قرابت کے ہو یا [illegible] کے یا سسرال کے مسلمان ہو یا کافر نہ ہو یا
آزاد اور [illegible] محرم کا عورت پر لازم ہے بروایت مشہور مگر اصح یہ ہے کہ لازم نہین کذا
فی [illegible] ابن العماد اور بعد حاصل ہونے اس استطاعت کے خاوند کی اجازت کی حاجت نہین
پر یہ شرط اوس حالت مین ہے کہ مکے شریف تک تین دن کی راہ سے کم نہو اور اگر سفر تین دن
سے کم ہو تو اکیلا جانا عورت کا درست ہے محرم کی حاجت نہین ظاہر الروایت یہی ہے اور ایک
روایت مین حضرت امام اعظم اور امام ابو یوسف سے عورت کو سفر ایکدن کا بھی بغیر خاوند یا محرم کے
[illegible] ہے ملا علی قاری شرح مناسک مین لکھتے ہین کہ بمقتضائے فساد اس زمانہ کے فتوی اسی
[illegible] ہے اور حضرت امام شافعی اور امام مالک کے نزدیک ہمراہ ہونا نیک بخت عورتون کا مع دیندار

مردون کے قائم مقام خاوند یا محرم کے ہے اور اجازت خاوند کی بھی شرط ہے اس صورت مین سب
مردون اور عورتون کو چاہیے کہ جب تک ان شرطون کا سرانجام اور انتظام بخوبی نکرلین حج کا ارادہ
نکرین پس جو لوگ کہ بغیر درستی سامان سفر کے دور دراز رستون سے مانگتے کھاتے حج کو جاتے ہین اونکی
بڑی غلطی اور کوتاہ اندیشی ہے کہ نفل کے حاصل کرنے کے واسطے سوال کے وبالون مین گرفتار ہوجاتے
ہین یہان تک کہ بسبب غلبہ پریشانی افلاس کے نماز وغیرہ ضروریات دین کی بھی پابند نہین رہتے
ہین صاحب ارشاد السبیل لکھتے ہین کہ جب حضرت شبلیؒ حج کو چلنے لگے فقیرون نے آکر کہا کہ ہم بھی اللہ
توکل کرکے آپ کے ساتھ چلین گے کہا چلو بشرطیکہ توشہ ساتھ نہ لو سوال نکرو کوئی کچھ دے تو قبول
نکرو تیسری شرط مین اونکو عذر ہوا حضرت شبلی رہ نے فرمایا تمکو خدا پر توکل نہین لوگون کی توشہ پر توکل
ہے اسی طرح ایک شخص نے حضرت امام احمد حنبل سے پوچھا کہ میرا ارادہ ہے کہ محض اللہ پر توکل کرون
اور بے سامان حج کو جاؤن فرمایا کہ جا لیکن اکیلا قافلہ کے ساتھ نہ جانا اوسنے عرض کیا کہ اکیلا تو
نہین جا سکتا آپ نے فرمایا تو اللہ پر توکل نہین کرتا قافلہ کے مال پر توکل کرتا ہے صحیح بخاری
مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ یمن کے لوگ بغیر خرچ لیے حج کو آتے تھے اور اپنے
آپ کو متوکل کہتے اہل مکہ والون کو ستاتے تھے یہان تک کہ لوٹ مار کرنے لگتے تھے حق تعالی نے
اونکے حق مین یہ آیت شریف نازل فرمائی وَتَزَوَّدُوا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى یعنی توشہ ساتھ
لیا کرو اسواسطے کہ بہتر فائدہ توشہ کا بچنا ہے سوال کرنے سے ف یمن کے لوگون نے توکل
کو توشہ خیال کیا تھا اور حقیقت مین وہ توکل نہ تھا پس فرمایا کہ تقوی بہتر اوس سے ہے اوسکو توشہ
ٹھہراؤ خلاصہ یہ کہ درستی سامان کی منافی توکل کی نہین ہے بلکہ یہ افضل اور عمدہ ہے کاملین کے
نزدیک بھی اور جو کوئی کہ ارادہ کرے مذہب توکل کا بغیر لینے اسباب و سامان کے اوسکو بھی ممانعت
شرعی نہین ہے بشرطیکہ مضبوط ہوکر صبر کرسکے ورنہ اوسمین بہت خطرے اور نقصان ہین

فصل تیسری

دوسرے سے حج کرانے کے مسئلون مین

پوشیدہ نرہے کہ مسلمان کو اپنے عمل نماز و روزہ حج صدقہ وغیرہ کا ثواب دوسرے کو پہونچانا نزدیک علمائے
اہل سنت وجماعت کی درست ہے اسکی تصریح اور تحقیق علماے دین نے اسطرح پر فرمائی ہے کہ عبادت کئی

ذکر نیابت در عبادات

قسم ہے ایک تو نری مالی جیسے زکوۃ اسمین نیابت درست ہے حالت اختیار مین بھی اور حالت ضرورت
مین بھی اسلیے کہ مقصود حاجت روائی فقیر کی ہے سو حاصل ہے بسبب ادا کرنے نائب کے دوسری عبادت
نری بدنی جیسے نماز اسمین کسی حال مین نیابت نہین درست ہے اسلیے کہ وہان مقصود نفس کا مشقت
و تعب مین ڈالنا ہے اور وہ حاصل نہین ہوتا نائب کے کرنے سے تیسری عبادت کہ مالی اور بدنی دونو
مرکب ہے جیسے حج اوسمین بوقت عاجز ہونے اور لاحق ہونے عذر شرعی کے نیابت درست ہے نہ حالت
قدرت مین اسی طرح درمختار اور ہدایہ و عالمگیری مین مذکور ہوا اب جگہ چند مسئلے ضروری واسطہ فائدہ عام
مسلمانون کے لکھے جاتے ہین **مسئلہ** حج نفل بغیر عذر کے بھی بطور نیابت درست ہے اسلیے کہ باب
نفل کا وسیع تر ہے اور حج فرض بغیر عذر شرعی کے بطور نیابت نہین درست ہے **مسئلہ** جو شخص
قدرت حج کی رکھتا تھا اور سب شرطین اوسمین موجود تھین پھر وہ معذور ہوگیا خواہ بہت بڑھاپے سے
یا بیماری سے جیسے لولا لنگڑا اپاہج اندھا مفلوج وائم الحبس اور اوسکے پاس مال ہے تو اس صورت مین
اوس شخص پر واجب ہے کہ دوسرے کو مال دیکر اپنی طرف سے حج کرادے ادا ہوجائیگا بشرطیکہ وہ عذر
ہمیشہ رہا ہے اور اگر بعد حج کرانے کے عذر جاتا رہا تو اوسکو خود حج کرنا چاہیئے ہان اگر اوس شخص نے
اوسی معذوری کی حالت مین کسیطرح آپ حج ادا کیا تو ادا ہوگیا یعنے بعد دور ہونے عذر کے اور حج
کرنا لازم نہین ہے **مسئلہ** جسپر کہ حج واجب تھا اور وہ بغیر ادا کرنے کے مرگیا مگر اوسنے وصیت کی
تھی حج کرانے کی تو اوسکے وارثون پر حج کرانا تیسرے حصہ مال سے لازم ہے جہان سے اوسنے
بیان کیا ہو ورنہ اوسکے وطن سے اگر تہائی مال کافی ہو ورنہ جہان سے کافی ہوسکے اور اگر اتفاق
سے نائب بیچ رستہ مین مرگیا تو پھر تہائی مال کسی اور کو خرچ دیکر اوسکے وطن سے حج کرائے اگر کافی
ہو ورنہ جہان تک وہ پہونچا تھا اوسکے آگے سے دوسرے کو بھیجے اور اگر وصیت نکی تھی لیکن وارث
اوسکی طرف سے آپ حج کرے یا اوسکے مال سے حج کرائے تو بھی درست ہے **مسئلہ** جسپر کہ حج فرض ہوا
اور وہ حج کرنے کے واسطے گیا ابھی وقت حج کا نہین آیا تھا کہ اوسنے انتقال کیا اس صورت مین علماء
دین فرماتے ہین کہ اگر وہ شخص بعد فرض ہونے حج کے فورًا روانہ ہوا تھا یعنی جس سال مین فرض ہوا اوسی سال مین گیا تو
اوسکے ذمے پر نہین رہا والا اوسکی طرف سے وارثون پر حج کرانا اوسکے مال سے واجب ہے اگر اوسکی وصیت ہو جہانسے
اوسنے بیان کیا ہو ورنہ اوسکے گھر سے یہ قول ہے حضرت امام اعظم رح کا اور اسی پر فتوی ہے اور صاحبین

سکے نزدیک جہان انتقال کیا ہو وہین سے نائب الحج مقرر کرے اور اگر وصیت نہ کی ہو تو درست ہے
مسئلہ جسنے کہ آپ حج نہین کیا اوسکو غیر کیطرف سے حج کرنا مذہب حنفی و مالکی مین درست ہی مگر بہتر یہ ہے
کہ پہلے اپنا حج کرے پیچھے دوسرے کی طرف سے اور حضرت امام شافعی و امام احمد حنبل کے نزدیک درست نہین ہے
مسئلہ نائب الحج کو چاہیے کہ حج کرانے والے کی نیت ضرور کرے یعنی اسطور سے کہے کہ احرام
باندھتا ہون مین فلانے کیطرف سے اور لبیک کہتا ہون مین فلانے کی طرف سے اور اگر بھول جاے نام اوسکا تو صرف
نیت کرلینے دل سے بھی صحیح ہو جائیگا حضرت امام حسن بصریؒ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے
کہ جسنے وصیت کی حج کی اللہ تعالی ثواب تین حج کا عنایت فرماتا ہے ایک حج واسطے اوسکے جسنے
اوسکی طرف سے احرام باندھا اور ایک حج واسطے وصیت کرنیوالے کے اور ایک حج واسطے اوسکے جسنے
کہ لکھا اوس وصیت کو اور جسنے کہ حج کیا مردہ کے واسطے بغیر اوسکی وصیت کے حق تعالی ایک حج کا
ثواب اوس مردیکو عنایت فرماتا ہے اور واسطے حج کرنے والے کے ثواب ستر حج کا لکھا جاتا ہے روایت
کیا شیخ احمد حضراوی نے عقد الثمین مین اور بھی احیاء العلوم مین وارد ہوا کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے
کہ حق تعالی ایک حج کرنے سے تین شخصوں کو جنت مین داخل فرماتا ہے وصیت کرنیوالے حج کو اور جاری
کرنے والے وصیت کو اور جسنے کہ حج کیا اوسکی طرف سے حدیث شریف مین وارد ہوا کہ مثال اوس شخص
کی کہ غزا کرتا ہے فی سبیل اللہ اور لیتا ہے اجرت اوسپر مانند حضرت موسیٰ کی مان کی ہی کہ دودھ پلاتی
تھین اپنے بچے کو اور اجرت لیتی تھین پس جو شخص کہ حج پر اجرت لیتا ہے اوسکی مثال حضرت موسیٰؑ کی
مان کی سی ہے کچھ ممانعت شرعی نہین کیونکہ اس ضمن مین یہ شخص بھی خیر و برکت حج سے اور حسن سعادت
شرف زیارت سے مشرف ہو جاتا ہے انتہی حضرت امام حسنؒ بصری سے روایت ہے کہ فرمایا رسول
مقبول صلعم نے کہ جو شخص حج کرتا ہے اپنے مان باپ کیطرف سے تو لکھا جاتا ہے ایک حج واسطے اوسکے
اور دوسرا اوسکے مان باپ کی طرف سے اور درمختار مین وارد ہوا کہ جسنے حج کیا اپنے مان باپ کیطرف سے
پس تحقیق اوسنے اپنا بھی حج ادا کیا اور دونون کا ثواب اوسکو حاصل ہوا اور لوٹھایا جاویگا وہ دن قیامت
کے ابرار و مؤمنین مین **مسئلہ** علمائے دین لکھتے ہین کہ مان باپ کیطرف سے حج مطلقاً درست ہے یعنی بحالت
وصیت اور بلا وصیت دونون صورتون مین جائز ہے حضرت علامہ غزالی احیاء العلوم مین روایت کرتے
ہین کہ حضرت علی بن موفق رح فرماتے ہین کہ مینے رسول مقبول صلعم کیطرف سے حج کیا تو مین بشرف زیارت

مشرف ہوا اور آپ نے مجھسے ارشاد فرمایا کہ اے ابن موفق کیا تونے میری طرفسے حج کیا مینے عرض کیا
کہ ہان یا رسول اللہ پھر آپنے فرمایا کہ میری طرف سے لبیک کہی تونے عرض کی مینے کہ ہان یا رسول اللہ آپنے
فرمایا کہ اے ابن موفق پس تحقیق کفایت کرونگا مین تجھکو اسکے عوض دن قیامت کی کہ پکڑونگا مین تیرے
ہاتھ اور داخل کرونگا تجھکو بہشت مین اوس وقت کہ مخلوق قیامت کی حساب کی سختیون اور شدتون مین گرفتار ہوگی

فصل چوتھی

مقدور والون کے حج نکرنے کے عذابون اور گناہونکے بیان مین

پوشیدہ نہ رہے کہ جو مسلمان بعد حاصل ہونے استطاعت شرعی کے حج ادا نکرے اوسکی بہت بڑی سخت
وبال اور عذاب ہین جامع ترمذی مین حضرت علی رضسے روایت ہے کہ فرمایا سرور عالم صلعم نے کہ جو شخص مالک ہوا
توشہ اور سواری کا کہ پہونچاوے اوسکو بیت اللہ شریف تک اور وہ حج نکرے پس فرق نہین اوسپر کہ مرے
یہودی یا نصرانی یعنی اوسکا مسلمان ہونا اور یہودی نصرانی ہونا برابر ہے اور مسند دارمی مین حضرت ابی امامہ
سے منقول ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ جسکو منع نکرے حج کرنے سے کوئی حاجت ظاہری یا بادشاہ
ظالم یا مرض روکنے والا اور وہ مرگیا اور حج نہین ادا کیا تھا پس وہ مرے چاہے یہودی ہوکر یا نصرانی
بنکر یہ اسواسطے فرمایا کہ یہود و نصاری حج کے قائل نہین ہین تفسیر احمدی مین وارد ہوا کہ اللہ تعالی نے
جو حج نکرنے والے کے باب مین اسطرحسے فرمایا وَمَن کَفَرَ اسمین نہایت شدت اور غلظت گناہ
اور عذاب کی نسبت نہ کرنے والے حج کے ثابت ہوتی ہے کیونکہ ظاہرا یہ مضمون وَمَنْ تَرَکَہٗ سے بھی ادا
ہوسکتا تھا اسی طرح صاحب ہدایہ لکھتے ہین تفسیر معالم مین حضرت سدی رحمہ سے منقول ہے کہ جسنے قدرت پائی حج
کرنے کی اور اوسنے حج نکیا یہان تک کہ وہ مرگیا تو وہ داخل ہوگیا ومن کفر کی وعید مین حضرت علامہ غزالی
احیا مین لکھتے ہین کہ جسنے مقدور ہوتے حج نکیا تو حقتعالی کیطرف سے اوسکے حق مین بہت بڑا سخت وبال اور
عذاب ہے خداوند کریم سب مسلمان بھائیونکو اس گناہ سخت اور عذاب عظیم سے محفوظ رکھے فرمایا حضرت عمر رض نے کہ البتہ تحقیق قصد
کیا ہو مین ہے بات کا کہ لکھون مین شہرون مین یہ حکم کہ لیا جاوے جزیہ اون لوگونسے جو طاقت حج کی رکھتے ہین اور نہین کرتے ہین اور
سعید ابن جبیر و ابراہیم نخعی و مجاہد و طاوس رض سے منقول ہے کہ وہ فرماتے ہین کہ اگر جانین ہم کسی شخص کو کہ
مقدور و استطاعت حج کرنیکا رکھتا ہے اور وہ مرجاوے بغیر حج کرنے کے تو نہ پڑھین ہم اوسکی نماز جنازہ
کی یہان تک کہ نہ پڑھی نماز جنازہ کی اون لوگون کی جو اونکے ہمسایہ مین مقدور والے لوگ رہتے تھے

بیان فرضیت حج

اور بغیر حج ادا کرنے کے مر گئے جیسے کہ احیاء العلوم مین مذکور ہے اور صاحب ہدایہ لکھتے مین کہ حضرت عمرؓ
نے فرمایا کہ البتہ تحقیق قصد کرتا ہون مین اسبات کا کہ جنکو مین دیکھون کہ قدرت رکھتے ہون توشہ اور
سواری پر اور وہ حج نکرین تو جلادون مین اونکے گھرون کو قسم ہے اللہ کی نہین دیکھتا ہون مین اونکو
مسلمان تین بار آپنے یہی ارشاد فرمایا حضرت ابن عباس رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلعم
نے کہ نہین ضرورت ہے اسلام مین **ف** اہل حدیث ضرورت اوسکو کہتے ہین جسنے کبھی حج نہ کیا ہو
یعنی جسنے حج نکیا بعد واجب ہونے کے تو نہین وہ مسلمان طیبیؒ محدث لکھتے ہین کہ ظاہر احدیث اس
بات پر دلالت کرتی ہے کہ جو طاقت رکھے حج کی اور وہ حج نکرے تو نہین ہے وہ مسلمان پس مراد اس سے
تغلیظ اور تشدید ہے یا یہ کہ مسلمان کامل نہین اور بعض علماء دین فرماتے ہین کہ معنی ضرورت کے ہین
ترک کرنا نکاح اور حج کا یعنی ترک کرنا نکاح اور حج کا دین محمدی مین نہین ہے بلکہ رہبانیت مین ہے
پس مسلمان کو بعد حاصل ہونے قدرت کے ترک کرنا نکاح اور حج کا نہ چاہیے کہ اسکے بڑے وبال
ہین حضرت انس رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ تحقیق واسطے ابلیس لعین کے اور شیاطین
تابعدار ہین کہ وہ اونسے کہتا رہتا ہے کہ حاجیون اور غازیون کو جہانتک بن سکے گمراہ کرو یعنی اونکو
راہ مغفرت اور نجات پر نہ آنے دو حق تعالی قرآن مجید مین فرماتا ہے لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ
الْمُسْتَقِيْمَ یعنی شیطان نے بارگاہ الٰہی مین عرض کیا کہ تحقیق مین صراط مستقیم پر بیٹھ کے تیرے بندونکو
بہکاؤنگا اس آیت شریف کی تفسیر مین حضرت ابن مسعود و حسن و سعید ابن جبیر رضہ کا اتفاق ہے کہ صراط
مستقیم سے مراد رستہ مکہ معظمہ کا ہے روایت کیا شیخ احمد حضراوی نے عقد الثمین مین اور بھی علامہ
غزالیؒ احیا مین نقل کرتے ہین کہ اس آیت شریف مین بعض کے نزدیک صراط مستقیم سے مراد رستہ مکہ
معظمہ کا ہے حضرت امام حسن بصری رضہ سے روایت ہے کہ وارد ہوا حدیث قدسی مین کہ فرماتا ہے حق
سبحانہ تعالی کہ اے بندہ تجھکو تندرستی دی مینے اور معیشت تجھے فراخ کی مینے پانچ برس بر تجھپر گذری کہ تونے
میری طرف رغبت نکی کیا تو میرے فضل عظیم اور رحمت کاملہ سے ناامید ہوگیا اسی طرح زاد الحج مین بھی
وارد ہوا **ف** بعض علماء دین اسی حدیث سے بیان فرماتے ہین کہ مسلمان کو چاہیے کہ بعد پانچ
برس گذر جانے کے اگر کفایش اور وسعت حاصل ہو تو پھر زیارت بیت اللہ شریف کی کرے ابن عباسؓ
سے ساعیت ہے کہ جو شخص طاقت اور قدرت شرعی حج کرنے کی رکھتا ہو اور حج نکرے اور اوسی حالت مین

مرجاوے داخل ہووے وہ شخص دوزخ کی آگ مین تین بار یہی کلمہ وارد ہوا اور حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ جو شخص نہ حج کرے اور نہ وصیت حج کی کرے یعنی
مقدور والا تو حقتعالی دن قیامت کے کوئی عمل اوسکے قبول نفرماوے معاذ اللہ منہا احیاء العلوم
مین وارد ہوا کہ تھے حضرت ابن عباس فرماتے تھے کہ جو شخص مرا کہ اوسنے نہ زکوۃ دی اور نہ حج کیا تو
وہ قیامت مین خدا سے چاہیگا پھر جانا دنیا مین اور آپنے پڑھی یہ آیت شریف رب ارجعون
لعلی اعمل صالحا فیما ترکت ای الزکوۃ والحج اسی وجہ سے سب دین کی معتبر کتابون مین وارد ہوا ہے
کہ مسلمان پر جس سال مین کہ حج فرض ہوا اوسی سال مین بجالاوے یا سفر کر جاوے مکہ شریف کیطرف
یہی مذہب ہے حضرت امام اعظمؒ اور امام ابو یوسف اور امام مالک کا مگر امام محمدؒ اور امام شافعی کے
نزدیک فی الفور واجب نہین بدلیل اس حدیث کے حج کی فرضیت چھٹے برس ہجرت کے ہوئی
تھی اور رسول مقبول صلعم نے دسوین برس ادا کیا لیکن علماء حنفیہ جواب دیتے ہین کہ وہان
دیر کی ضرورت بوجہ شرعی تھی کہ تا احکام اسلام سب خاص و عام کو اچھی طرح پہونچ جائین اور آپ
اس عرصے تک اپنی حیات کا علم تھا جیسے کہ درمختار وغیرہ مین مذکور ہے پس اس باب مین جو علماء دین
کہ قائل ہین فوراً حج ادا کرنے کی تو اونکے نزدیک دیر کرنے والا فاسق مردود الشہادۃ ہے [illegible]
کے نزدیک سنن ابو داؤد مین حضرت ابن عباس رضہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے
کہ جو شخص قصد حج کا رکھتا ہو وہ شتابی کرے یعنے جس سال مین اوسپر فرض ہوا اوسی سال مین
بجالاوے یا سفر کر جاوے مکہ شریف کیطرف اور منسک کرمانی مین روایت ہے کہ سرور عالم
صلعم نے فرمایا تعجلوا الی الحج فان احدکم لا یدری ما یعرض لہ یعنی شتابی کرو حج مین
اسواسطے کہ کوئی تمھارا نہین جانتا ہے کہ کیا پیش اوسکو عارض و لاحق ہوگی ف حضرت شیخ
عبد الحق محدث دہلوی لکھتے ہین کہ جو کوئی چاہے حج کرنا اور قادر ہو وہ اوسکے ادا کرنے پر پس
چاہیے کہ وہ جلدی کرے اور فرصت وقت کو غنیمت جانے اس لیے کہ ڈھیل مین بہت سی
آفتین ہین علماء دین لکھتے ہین کہ اگر کوئی مسلمان حج نکرے یہان تک کہ تلف ہو جاوے مال اوسکا
تو پہونچتا ہے اوسکو یہ کہ قرض لیوے مال اگرچہ نہ قادر ہو اوسکے ادا کرنے پر اور امید ہے یہ کہ نہ
مواخذہ کریگا اوسپر سے اللہ تعالی اسپر اگر نیت ادا کرنے کی رکھتا ہوگا کہ جب قادر ہونگا ادا کرونگا

بیان [illegible]

غرض حاصل سب آیتون اور حدیثون کا یہی ہے کہ جس مسلمان پر حج فرض ہوا اور اوسکے پاس کوئی
حجت شرعی نہین ہے تو اوسکے حق مین رسول مقبول صلعم نے صاف یہ حکم فرمایا کہ وہ چاہے یہودی
ہوکر مرے خواہ نصرانی ہنکر یعنے اوسکا مسلمان اور یہودی نصرانی ہونا برابر ہے اللہ تعالی کو کچھ اوسکی
پرواہ نہین ہے تو اب مسلمان کو بہت بڑا خیال اس بات کا ہر دم رکھنا چاہیے کہ حج کے جانے
مین جتنے وسوسے بد اور خطرے فضول آئین وہ سب شیطانی سمجھکر اوپر لاحول پڑھے اور بیکھٹکہ
صراط مستقیم پر ہولے مال و اولاد کو اتنا دوست نہ رکھے کہ وہ جہنم مین پہونچا دے اور اس دنیا
ناپایدار کی چند روز کی عیش و آرام کے بدلے آخرت مین ایک مدت دراز دوزخ مین طرح طرح کی سختیان
اور عذاب بھگتے اللہ تعالی قرآن مجید مین فرماتا ہے بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةُ
خَيْرٌ وَّاَبْقٰى امر د مسلمان کی علامت ایمان یہی ہے کہ جب اوسپر حج فرض ہو تو اوسوقت کسی عزیز
و قریب کی جدائی اور محبت مال و حشمت دنیوی کا خیال کرکے ایسی بڑی سعادت اور راحت دنیا و
آخرت کو مفت نہ کھو بیٹھے خاصکر ان دنون مین کہ خداوند کریم نے اپنے محبوب کی امت کے واسطے
کس آسانی سے سامان مغفرت مہیا فرما دیے ہین اب بھی کوئی مقدور ہوتے پست ہمتی او غفلت
و نامردی اختیار کرے تو اس بدنصیبی اور غلطی کا کیا ٹھکانا خوب یاد رکھے اور کان کھو لکرسن لوکہ
بہت نزدیک ہے مرنا اور سب دولت و حشمت چھوڑکر تنہا قبر مین جانا اور احکم الحاکمین کے روبرو ذرہ ذرہ
کا حساب دینا اور وہان فراق اور خواہش نفسانی کا عذاب بھگتنا خداوند کریم سب مسلمانونکو یہ دولت و نعمت عظمی نصیب فرماے آمین

فصل پانچوین
آداب سفر حج کے بیان مین

پوشیدہ نہ رہے کہ محدثین نے آداب سفر حج کے بہت سے بیان فرمائے ہین چنانچہ حضرت امام محمد غزالی
احیاء العلوم مین اکثر اونمین سے بیان فرماتے ہین اس فصل مین چند آداب اس سفر مبارک سے
لکھے جاتے ہین پہلا یہ کہ جو مسلمان حج کا ارادہ کرے تو اوسپر لازم ہے کہ نیت خالص معض خدا کیواسطے
کرے یعنی اوسمین کسیطرح کی ریا اور خیال نام و نمود اور قصد سیر و سوداگری کا نہو ہان اگر مقصد
اصلی حج ہو اور تجارت بالعرض ہو تو مضائقہ نہین حق تعالی فرماتا ہے لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ
اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ یعنی حج کے ساتھ اگر نفع تجارت کا بھی تلاش کرو تو کچھ گناہ نہین

ولاحول ولا قوۃ الا باللہ بسم اللہ علی نفسی و مالی ودینی اللھم بک انتشرت والیک توجھت وبک اعتصمت وعلیک توکلت اللھم زودنی التقوی واغفرلی ذنوبی ووجھنی للخیرات اینما توجھت اور جب باہر نکلے یہ دعا پڑھے اللھم انی اعوذبک من ان اضل او اضل او ازل او ازل او اظلم او اظلم او اجھل او یجھل علی بسم اللہ توکلت علی اللہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اللھم وفقنی لما تحب وترضی واعصمنی من الشیطان الرجیم اور آیۃ الکرسی اور قل ھو اللہ اور معوذتین پڑھ کر سات مسکین کو کچھ دے اور سب سے رخصت ہو کر دعا چاہے اور کہے استودع اللہ دینکم وامانکم وخواتیم اعمالکم اور رخصت کرنے والے کہیں فی حفظ اللہ وکنفہ زودک اللہ التقوی وجنبک عن الردی اور کشتی جہاز میں سوار ہونے کے وقت کہے بسم اللہ مجریھا ومرسھا ان ربی لغفور رحیم وغیرہ دعائیں سفر کی جو حصن حصین میں وارد ہیں عمل میں لاوے ارحم الراحمین بجاہ رحمۃ للعالمین یہ دن سب مسلمانوں کو نصیب فرماوے آمین یا رب العالمین

باب دوسرا
فصل پہلی
احرام کے مسئلوں میں

پوشیدہ نہ رہے کہ جب حاجی جہاز میں نزدیک یلملم کے پہونچے کہ وہ ایک پہاڑ ہے دو منزل مکہ معظمہ سے جسکے بتیس میل ہیں بالفعل اوسکو سعدیہ کہتے ہیں جہاز والے بتا دیتے ہیں تو اوسکے اوپر پہلے گذرنے سے احرام باندھے اور احرام کے دو کپڑے ہوتے ہیں ایک تہمد جس سے نیچے کا بدن چھپاتے ہیں دوسرے چادر جس سے اوپر کا بدن ڈھکتے ہیں اور اگر کوئی دونوں کے لیے ایک ہی کپڑا رکھے تو بھی جائز ہے اور احرام کا کپڑا سفید نیا بہتر ہے ورنہ دھویا ہوا ہو تہمد اکثر متوسط آدمیوں کے لیے پانچ ہاتھ کا لمبا اور ناف سے گھٹنوں کے نیچے تک کا چوڑا اور چادر چھ ہاتھ کی لمبی اور کندھوں سے تہمد کے باندھنے کے مقام تک چوڑی کافی ہے اور جو احرام باندھنے والا دبلا موٹا چھوٹا بڑا ہو تو اپنے موافق کم زیادہ کرے جب احرام باندھنے کا ارادہ کرے تو اول سیے ہوئے کپڑے موزے وغیرہ بدن سے نکالے اور سر کے بال منڈاوے اگر عادت ہو ورنہ درست کرے اور فقہ کی کتابوں اور حج کے رسالوں میں یہ مسئلہ اسی طرح لکھا ہے مگر ملا علی قاری نے لکھا ہے کہ بالوں کا باقی رکھنا بہتر ہے بلکہ وقت

حج

خارج ہونے کے احرام سے دور کرے تا اسکے اعمال حج مین نوبے جاوین اور حضرت رسول مقبول صلعم
اور صحابہ نبھی سر کے بال نہین منڈاتے تھے مگر حج یا عمرہ مین سوا حضرت علی رضہ کے پس عوام اہل مکہ
وغیرہ جو احرام باندھنے کے وقت سر منڈاتے ہین اگرچہ مدت اونکے احرام کی تھوڑی ہو قابل اعتبار کے نہین ہے
اس مقام مین علما لکھتے ہین کہ سر منڈانا فی نفسہ بموجب تقریر صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ حضرت علی رضہ کو
اس سے منع نہین فرمایا خالی سنت سے نہین ہے پس جو لوگ احرام کے وقت سر منڈانا مستحب کہتے ہین
مراد اونکی خاص اون لوگون کے واسطے ہے جو عادت سر منڈانی کی رکھتے ہین اور اونکے نزدیک سر منڈانا
نظافت مین داخل ہے مانند دور کرنے بغل کے بالون اور تراشنے ناخن کے اور نظافت بلا شبہہ احرام باندھنے
کے وقت مطلوب ہے ہان جو لوگ سر پر بال رکھتے ہین چنانچہ عادت شریف سرور عالم صلعم اور اکثر اصحاب
کی تھی اونکے بالون کی نظافت مین دھونا کنگھی کرنا تیل لگانا کافی ہے اور بھاری کرنے اعمال کے
لیے کثافت کا اعتبار کرنا نہین چاہیے ورنہ او ر بالون بدون اور ناخنون سے بھی وزن اعمال کا عائد ہوتا ہے غرض
خوب پاک صاف ہوکر خوشبو لگاوے یہانتک کہ حیض والی عورت اور زچہ کو بھی غسل کرنا سنت ہے
اور اگر کوئی صرف وضو ہی پہ اکتفا کرے تو بھی درست ہے اور در صورت نہونے کسی امر مانع کے وطی
کرنا بھی مستحب ہے تا کہ اسکا دل حج اور عمرہ مین اور طرف نہ بھٹکے پھر او سکے وہ تہمد باندہ لی اور چادر
اوڑھ لے دونون کندھون پہ اور جو لوگ کہ چادر کے داہن کو داہنی بغل کے نیچے سے نکالکر بائین کندھے
پر ڈالتے ہین ملا علی قاری فرماتے ہین کہ یہ طریقہ خاص طواف مین ہے ورنہ کھولنا کندھے کا نماز مین
کہ مکروہ ہے لازم آئیگا اسی طرح بحر الرائق مین مذکور ہے اور معمول اہل مکہ کا یہی ہے پھر دو رکعت
نفل وقت غیر مکروہ مین احرام کی نیت سے قل ہو اللہ اور قل یا کے ساتھ پڑھے **ف** وقت مکروہ نفلون
کے لیے سورج نکلتے ڈوبتے ٹھیک دوپہر بعد نماز صبح سے طلوع آفتاب تک اور بعد نماز عصر سے غروب
تک اور اگر کوئی نماز فرض کے بعد احرام باندھے تو بھی کافی ہے پس اگر وہ شخص ارادہ حج اور عمرہ دونو
رکھتا ہے تو یون کہے اللہم انی ارید الحج والعمرۃ فیسرھا لی وتقبلھما منی اسکو قران کہتے ہین
اور جو ارادہ حج کا صرف رکھتا ہے تو یون کہے اللہم انی ارید الحج فیسرہ لی وتقبلہ منی اور اسکو افراد
کہتے ہین **ف** افراد کے معنی تنہا کرنا حج کا اسطرح پر کہ عمرہ اوس سال مین نکرے یا بعد ایام حج یا پہلے سال
کے کرے یا تنہا کرنا عمرہ کا اسطور سے کہ اوس سال مین حج نکرے یا کرے لیکن عمرہ پہلے شوال سے

مارنا جانور ایذا دینے والونکا زمین حل و حرم مین مگر جونکا مارنا اسلیے درست نہین کہ وہ پیدا ہوتی ہے بدن کے میل سے اب معلوم کرنا چاہیے کہ وقت احرام عمرہ کا آفاقی کے لیے تمام سال ہے مگر عرفہ اور عید کا دن اور ایام تشریق ان پانچ دن مین مکروہ تحریمی ہے اور مکان احرام باندھنے کے آفاقی کو عمرہ اور حج کے لیے پانچ مشہور ہین ہر ایک کو میقات کہتے مین مدینے شریف والون کے لیے ذوالحلیفہ اوسکو عوام آبار علی کہتے ہین وہان کئی کنوئین ہین یہ جو بعض لوگ کہتے ہین کہ حضرت علی رضہ نے وہان کے کنوئین جنونکو مار کر ڈالا ہے اسکی اصل کہین کتاب سے نہین ثابت ہوتی ہے برجندی لکھتے ہین کہ ذوالحلیفہ ایک پانی ہے بنی خیثم کا اور حلیفہ تصغیر ہے حلفہ کی اور وہ ایک گھاس ہے کہ پانی مین اوگتی ہے درمختار مین لکھا ہے کہ یہ مقام مکہ معظمہ سے دس منزل مدینہ طیبہ کیطرف ہے اور فتح الباری مین مذکور ہے کہ ایسو اٹھانوے میل ہے اور مدینہ طیبہ سے چار یا چھہ میل کا فاصلہ رکھتا ہے اور سید سمہودی تاریخ مدینہ طیبہ مین لکھتے ہین کہ مینے ناپ کر معلوم کیا کہ باب السلام مسجد نبوی سے دہلیز مسجد الشجرہ تک کہ ذوالحلیفہ مین وہان سے احرام باندھتے ہین اونیس ہزار سات سو ساڑھے بتیس گز کا تفاوت ہے اور میقات مصر اور شام اور مغرب والون کا اگر مدینہ شریف کی طرف سے آوین تو وہی ذوالحلیفہ ہے اور اگر بحر کی راہ سے آوین تو جحفہ ہے اب یہ مقام ویرانہ ہے لہذا اب احرام رابغ سے باندھتے ہین اور میقات نجد والون کا قرن ہے اور وہ ایک پہاڑ ہے مکہ شریف سے دو منزل جسکے پچاس میل گنتے ہین اور میقات اہل یمن اور تہامہ اور ہند کا یلملم ہے جسکا بیان ہوچکا اور میقات اہل عراق یعنی بصرہ کوفہ خراسان وغیرہ کا ذات عرق ہے مکہ معظمہ سے بیالیس میل کہ وہ بستی زمانہ سابق مین ویران ہوکر مکہ شریف کی طرف ابسی تھی اسواسطے بہتر عراقیون کے لیے یہ ہے کہ وادی عقیق سے کہ وہ ایک یا دو منزل ذات عرق سے مقدم ہے احرام باندھین اور وقت احرام حج کا تمام مہینہ شوال ذی قعدہ کا اور دس دن ذی الحجہ کے ہین امام ابو حنیفہ رح کے نزدیک اس سے پہلے مکروہ ہے اور حضرت امام شافعی رض کے نزدیک ہرگز جائز نہین اور جو آفاقی مکہ یا حرم مین جانے کو میقات پر گذرے اوسپر احرام باندھنا حج یا عمرہ کا اور بجا لانا ایک کا ان دونون مین سے واجب ہے حضرت امام اعظم رح کے نزدیک اگرچہ بالدار نہو خواہ قصد حج و عمرہ کا رکھتا ہو یا تجارت وغیرہ کے لیے جاتا ہو اور حضرت امام شافعی رح کے نزدیک اگر اور کام کو جاتا ہو سوائے حج و عمرہ کے تو اوسپر احرام حج یا عمرہ کا واجب نہین لیکن میقات پر رہنے والا یا میقات سے اندر

تحقیق مقام ذوالحلیفہ

بیان وقت احرام حج

بھی رہنے والا یا مکی جو کسی کام کو باہر نکلکر پھر میقات پر سے گذرے اور ہر ایک ایسے مکہ معظمہ یا حرم مین جانیکا قصد رکھتا ہو جبتک نیت حج یا عمرہ کی نکریگا بالاتفاق اوسپر احرام باندھنا اور حج و عمرہ کرنا لازم نہین اور مکان احرام حج کا مکے کے لیے تمام حرم ہے مگر مسجد الحرام بہتر ہے خصوصًا میزاب رحمت کے نیچے اور مکان احرام عمرہ کا زمین حل ہے مگر تنعیم بہتر ہے اور آفاقی جب مکہ شریف مین داخل ہوکر احرام سے نکلا وہ بھی حکم مکی کا رکھتا ہے اگرچہ نیت اقامت کی نکرے ایسا ہی حال ہے میقاتی یا حل والیکا اگر کسی کام کو بغیر احرام باندھنے کے مکے شریف مین آیا ہو اور مکے کو سواے حج کے مہینون کے تمام سال وقت عمرہ کا ہے اور حج کے مہینون مین عمرہ کرنا مکروہ ہے اگر قصد حج کا رکھتا ہو ورنہ مکروہ نہین

ف آفاقی کہتے ہین اوسکو جو میقات سے باہر رہتا ہو اور مکی سے مراد حضرت امام اعظم کے نزدیک جو آفاقی نہو خواہ خاص مکہ شریف کا رہنے والا یا عین میقات پر یا میقات کے اندر مکہ شریف کی طرف رہتا ہو اور حضرت امام مالک کے نزدیک خاص مکہ شریف کا رہنے والا مراد ہے اور حضرت امام شافعی کے نزدیک مکہ شریف کا رہنے والا اور جو مکہ معظمہ سے فاصلہ سفر شرعی کا نہ رکھتا ہو ایک ہی حکم رکھتا ہے پوشیدہ نہ رہے کہ علماء دین لکھتے ہین کہ عورت کے واسطے بہ نسبت مرد کے بعد احرام باندھنے کے چند چیزین خاص ہین اول پہننا سیے ہوے کپڑے کا جیسے جبہ کرتا یا پیجامہ دستانہ وغیرہ کا مگر کپڑا خوشبودار چیزین رنگا ہوا مثل زعفران کسم وغیرہ کے پہننا جائز نہین دوسرے پہننا موزون جرابون کا جس سے ہڈی ٹخنے کی چھپی رہے تیسرے ڈھانکنا سر کا مگر منہ پر نہ پہونچے اگر پردہ نشین ہو تو منہ پر کھانچیون وغیرہ سے ڈھکنا بنا کر باندھے اور پر سے کپڑا ڈالکر منہ کو غیرون سے چھپائے بالفعل اکثر عورتین جالیدار پنکھے کو کترکے برقعے مین منہ کے قد سی کر استعمال کرتی ہین اسمین اونکے منہ پر کپڑا بھی نہین پہونچتا اور پردہ بھی باقی رہتا ہے چوتھے آہستہ کہنا لبیک کا پانچوین چھٹے نکرنا اضطباع و رمل کا طواف مین

ف اضطباع کہتے ہین چادر کے دامن کو داہنی بغل کے نیچے سے نکالکر بائین کندھے پر ڈالنا حالت طواف مین اور رمل کہتے ہین دونون کندھون کو ہلاتے ہوے اکڑتے اتراتے چھوٹے چھوٹے قدم رکھکر جلدی چلنا طواف مین ساتوین آٹھوین نہ بوسہ دینا حجر اسود اور رکن یمانی کا بروقت جمع ہونے مردون اجنبی کے نوین نہ پڑھنا دوگانہ طواف کا جسوقت کہ مقام ابراہیم کے پاس بھیڑ ہو مردون کی دسوین نہ دوڑنا درمیان صفا مروہ کے گیارھوین نہ پڑھنا

بیان معنی آفاقی

بیان مکی حسب مذہب ائمہ

بیان معنی اضطباع و رمل

سر مونڈے تو اوسپر دو قربانی لازم ہین محرم اگر محرم یا غیر محرم کا سر مونڈے یا بال کترے تو مونڈنے والا اور کترنے والے پر صدقہ اور محرم مونڈے
والے پر قربانی لازم ہے اگر سر یا ایک یا ڈھاڑی سے کئی بال اوکھاڑے یا ہاتھ پھیرنے سے دور ہوگئے
تو ہر ایک کے بدلے ایک لپ بھر گیہون دے اسی طرح اگر ایک ہاتھ یا ایک پانون سے یا ہر ایک ہاتھ
یا پانون سے کچھ ناخن کترے تو مثل فطرہ کے صدقہ دے مگر ناخنون مین ہر ناخن کے بدلہ مثل صدقہ
فطر دے پس اگر سب کی قیمت قربانی کے برابر ہو تو کچھ کم کرے جتنی چاہے اگر محرم نے موچھین دور کین تو
فطرہ کے برابر صدقہ دے اور جو تھوڑی اونمین سے دور کی ہون تو قیاس کرنا چاہیے اگر چوتھائی ڈھاڑی
سے آدھی ہو تو آدھی قیمت قربانی کی دے اور اگر چوتھائی ہو تو چوتھائی قیمت اوسکی دے اگر محرم نے
طواف زیارت بے وضو کیا یا طواف وداع ترک کیا یا طواف وداع اور طواف قدوم حالت جنابت مین
کیا تو ایک بکری قربانی کرے اور اگر طواف زیارت حالت جنابت مین کیا تو اونٹ یا گائے قربانی کرے
اور اگر طواف قدوم یا طواف وداع یا طواف نفل بے وضو کیا تو ایک صاع جو یا چھوارے یا آدھا
صاع گیہون صدقہ دے ان سب صورتون مین اگر طہارت کے ساتھ پھیرے گا تو وہ کفارہ ساقط
ہو جائیگا اور اگر طواف عمرہ کا حالت جنابت مین یا بیوضو کیا جبتک مکہ معظمہ مین ہو پھیرے اور اگر نہ پھیرا
تو بے وضو کو بکری قربانی کرنا لازم ہے اور جنب کو بھی کفایت کرتا ہے اگر سعی کل یا اکثر بغیر عذر ترک کی
تو قربانی اور حج لازم آئیگا اور اگر ایک سے تین پھیرے تک ترک کیے تو ہر پھیرے کے بدلے مثل صدقہ فطر
کے لازم آتا ہے لیکن اگر سب کی قیمت قربانی کے برابر ہو تو اختیار ہے چاہے قربانی دے چاہے صدقہ
مین سے کچھ کم کرے اگر کنکریان مارنا تینون بار یا ایکبار ترک کیا یا دسوین تاریخ رمی جمرۃ العقبی کی ترک
کی تو بکری قربانی کرے اور اگر ایکبار سے کم ترک کی ہو تو ہر کنکری کے بدلے مثل صدقہ فطر دے یا بدلہ اوسکی
ایک روزہ رکھے اور محرم کو اختیار ہے چاہے قربانی کرے یا قیمت خیرات کرے اگر ایک یا دو یا تین جون
مارے بدن یا کپڑے سے یا ایسا کام کرے جس سے وہ مرجائین یا دوسرے کو مارنے کے لیے حوالہ
کرے یا زور سے کھجانے مین جون مرجائے تو ایک لپ بھر گیہون خیرات کرے اور اگر تین سے زیادہ
ہون تو مثل صدقہ فطر دے جو درخت زمین حرم مین ہرا بھرا کھڑا ہوا اگر اوسکو محرم یا غیر محرم کاٹے تو
اوسکی قیمت سے گیہون مول لیکر آدھا آدھا صاع فقیرون کو دے یا قربانی کرے ف جنایت کی کفارہ
مین جہان قربانی لازم آتی ہے اگر وہ جنایت عذر کے سبب سے ہو تو کفارہ دینے والے کو اختیار ہے

چاہے قربانی کرے چاہے صدقہ دے تین صاع گیہون چھ مسکین کو اور چاہے تین روزے پیاپے رکھے یا علیحدہ جس جگہ قربانی کرنی لازم آتی ہے وہان قربانی بکری کی کفایت کرتی ہے مگر جسنے عورت سے صحبت کی ہو بعد وقوف عرفات کے پہلے سر منڈانے سے یا طواف زیارت کیا ہو نا پاک ہونے مین یا حیض ونفاس مین تو اوسکو اونٹ یا گاے ہی قربانی کرنا چاہیے اور جہان صدقہ دینا پڑتا ہے اوس سے مثل صدقہ فطر کے مراد ہے اکثر علما روین لکھتے مین کہ بغیر عذر کے قربانی ہی کرنا چاہیے مگر بعض محققین نے کتاب اسرار وغیرہ سے تحقیق کیا ہے کہ قربانی کا مقدور نہو تو صدقہ مثل فطرہ کے چھ مسکین کو دے اور جو یہ بھی نہو سکے تو تین روزے رکھے اور عذر کی حالت مین ان تینون مین سے جسکو چاہے پہلے ہی سے اختیار کرے پس جو قربانی کہ عوض خبایت کی ہو وہ صرف حق محتاج کا ہے نہ آپ کھاے نہ غنی کو دے نہ اپنے اصول وفروع کو یعنی مان باپ دادا دادی بیٹا بیٹی اور اونکی اولاد مگر بھائی بہن محتاج کو دینا جائز ہے اور بی بی خاوند کو نہ دے نہ خاوند بی بی کو نہ اپنے غلام لونڈی کو مگر ذمی کو دینا جائز ہے

فصل چوتھی طریقہ ادا کرنے عمرہ اور کیفیت داخل ہونی مکہ شریف مین

پوشیدہ نرہے کہ عمرہ کہتے ہین احرام باندھکر طواف کعبہ اور سعی صفا مروہ مین کرنے کو پس جو آفاقی یعنی احرام کی جگہ سے باہر رہنے والا سواے مہینہ شوال اور ذی قعدہ اور دس دن ذی الحج کے میقات پر سے گذرے وہ صرف عمرہ کا احرام باندھے اور جو ان مہینون مین اوسکا گذر ہو تو وہ عمرہ کی نیت سے یا نیت قران یا تمتع سے احرام باندھکر لبیک کہتا ہوا جیسے پہلے مذکور ہو چکا ہے مکہ شریف کی طرف چلے جب زمین حرم مین پہونچے طاقت ہو تو پیادہ ننگے پانون چلے اور نہایت آداب و آہستگی اور توبہ و استغفار کے ساتھ قدم اوٹھائے اور یہ دعا پڑھے اللّٰھم ان ھذا حرمك وحرم رسولك فحرم لحمي ودمي وعظمي على النار اللھم امني من عذابك يوم تبعث عبادك واجعلني من اوليائك واهل طاعتك وتب علي انك انت التواب الرحيم پھر لبیک کہے اور سبحان اللّٰه والحمد للّٰه ولا اله الا اللّٰه واللّٰه اكبر کہکر درود شریف پڑھے اور دعا مانگے اپنے لیے اور مان باپ وغیرہ کل مسلمانون کے لیے جب شہر مکہ خطہ پر نظر پڑے یہ دعا پڑھے اللّٰھم اجعل لي بها قرارا وارزقني فيها رزقا حلالا پھر جب پہونچے مقام مدعی پر جہانسے پہلے کعبہ معظمہ نظر آیا کرتا تھا وہان کھڑا ہو اور جو چاہے سو دعا مانگے **ف** مدعی یعنی دعا مانگنے کی جگہ اور وہ ایک زمین بلند ہے کہ حضرت عمر

مقیم بیت الحرام عثمانی

نے اوسکو بلند کیا تھا وہان سے کعبہ شریف کی جہت نظر آتی تھی ساڑھے نو سو برس تک اوسکے بعد درمیان
مین مکان بلند بن گئے اس جہت سے منظر آنا موقوف ہوگیا لیکن دعا مانگنا اوس مقام پر اب بھی مستحب ہے
بہتر دعا یہ ہے ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاٰخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار اللھم
انی اسئلک من خیر ما سئالک نبیک محمد صلے اللہ علیہ وعلی اٰلہ وسلم واعوذ بک
من شر ما استعاذ منہ نبیک محمد صلے اللہ علیہ وعلی اٰلہ وسلم پھر لبیک کہتا ہوا دعا پڑھتا
ہوا ممکن ہو تو سیدھا مسجد الحرام مین جائے نہین تو اسباب اپنا کسی کے پاس چھوڑکر بغیر کپڑے بدلنے مکان
کرایہ لینے کھانے پینے کے مسجد الحرام کی طرف چلے جب پہونچے باب بنی شیبہ پر جسکو بالفعل باب السلام
کہتے ہین کمال عاجزی اور ادب سے داہنا پانون بڑھائے اور لبیک کہکر یہ دعا پڑھے بسم اللہ والحمد للہ
والصلوۃ علی رسول اللہ اللھم افتح لی ابواب رحمتک وادخلنی فیھا اللھم انی اسئلک
فی مقامی ھذا ان تصلی علی سیدنا محمد صلے اللہ علیہ وعلی اٰلہ وسلم عبدک ورسولک
وان ترحمنی وتقبل عثراتی وتغفر ذنوبی وتضع علی وزری جب نظر کعبہ معظمہ پر پڑے ہاتھ
اوٹھا کر کہے اللہ اکبر اور جو چاہے سو دعا مانگ کر ہاتھ منہ پر پھیرے کہ دعا اسوقت مقبول ہوتی ہے
پھر چلے حجر اسود کیطرف یہ دعا پڑھتا ہوا اللھم انت السلام ومنک السلام والیک یرجع
السلام حینا ربنا بالسلام وادخلنا دار السلام تبارکت ربنا وتعالیت یا ذا الجلال
والاکرام اللھم زد بیتک ھذا تعظیما وتشریفا ومھابۃ وزد من تعظیمہ وتشریفہ
من حجہ وعمرہ تعظیما وتشریفا ومھابۃ پس داہنا کندھا اپنا مقابل بائین کونے حجر اسود
کے رکھے اور تمام بدن اپنا بائین طرف چھوڑکر نیت طواف کی کرے اور کہے اللھم انی ارید
طواف بیتک الحرام سبعۃ اشواط فیسرہ لی وتقبلہ منی پھر سامنے حجر اسود کے آکر کانون تک
ہاتھ اوٹھا کر کہے بسم اللہ واللہ اکبر وللہ الحمد والصلوۃ علی رسول اللہ صلعم پھر دونون ہاتھ
حجر اسود پر رکھکر بیچ مین منہ سے بوسہ دے اگر بغیر ایذا دینے کسی کے ممکن ہو اسکو استلام کہتے ہین اور
مستحب ہے منہ پیشانی کا رکھنا اور چومنا تین بار پھر کہے اللھم ایمانا بک وتصدیقا بکتابک و
وفاء لعھدک واتباعا لسنۃ نبیک اور اگر بوسہ دینا اور ہاتھ لگانا نہوسکے تو لاٹھی وغیرہ کو چھوا کر
چومے اور جو یہہ بھی نہوسکے تو دونون ہاتھ اوسکی طرف اوٹھا کر کہے اللہ اکبر لا الہ الا اللہ والحمد للہ

تعالی والصلوۃ علی نبیہ المصطفی اور یہ سمجھکر کہ گویا ان دونون ہاتھون سے بنیے اوسکو چھو لیا
ہاتھون کو چومے پھر اضطباع کیے ہوے رمل کرتا ہوا جسکے معنی بیان ہو چکے ہین داہنی طرف کو چلے
اور جو نہو سکے تو جب لوگ کم ہون تب بجالاے اور شروع طواف سے لبیک کہنا موقوف کرے جب
ملتزم کے سامنے آئے یعنے درمیان حجر اسود اور دروازہ کعبہ شریف کے پہونچے تو کہے ربنا اٰتنا
فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار وسبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ
الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم جب دروازہ کے مقابل آوے
کہے اللھم ھذا البیت بیتک وھذا الحرم حرمک وھذا الامن امنک وھذا المقام
مقام العائذ بک من النار اللھم قنعنی بما رزقتنی وبارک لی فیہ واخلف علی
کل غائبۃ لی بخیر لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی
کل شیء قدیر جب رکن عراقی کے سامنے پہونچے کہے اللھم انی اعوذ بک من الشک
والشرک والنفاق والشقاق وسوء الاخلاق وسوء المنقلب فی الاھل والمال والولد
اور جب میزاب رحمت کے مقابل پہونچے کہے اللھم اظلنی تحت ظل عرشک یوم لا ظل
الا ظلک ولا باقی الا وجھک واسقنی بکاس محمد صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم شربۃ
لا اظمأ بعدھا اور جب رکن شامی کے پاس پہونچے کہے اللھم اجعلہ حجا مبرورا وسعیا
مشکورا وذنبا مغفورا وتجارۃ لن تبور یا عزیز یا غفور رب اغفر وارحم وتجاوز
عما تعلم انک انت الاعز الاکرم یا عالم ما فی الصدور اخرجنی من الظلمات الی النور
جب رکن یمانی پر پہونچے استلام کرے اور ترک بھی جائز ہے اور جب درمیان رکن یمانی اور حجر اسود کے
پہونچے پڑھے ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار پھر حجر اسود کے
پاس آکر استلام بطور سابق کرے اور یہ دعا پڑھے اللھم اغفر لی برحمتک واعوذ برب ھذا
الحجر من الدین والفقر وضیق الصدر وعذاب القبر سمین حطیم کو شامل کرے اور رمل فقط
تین پھیر تک سنت ہے چار باقی مین نہین اور ہر پھیرے مین استلام حجر اسود کا کرنا چاہیے اور اگر اول و
آخر استلام پر اکتفا کرے تو بھی جائز ہے ان سات پھیرے کا نام ایک طواف ہے پھر مقام ابراہیم
کی طرف چلے یہ آیت پڑھتا ہوا واتخذوا من مقام ابراھیم مصلی یہان دو رکعت نماز پڑھے

پہلی رکعت مین قل یا اور دوسری مین قل ہو اللہ۔ یہ دو رکعتین مذہب حنفی مین واجب ہین اور بعد نماز کے
جو حضرت آدمؑ نے دعا مانگی تھی پڑھے اللھم انک تعلم سری وعلانیتی فاقبل معذرتی وتعلم
حاجتی فاعطنی سؤلی وتعلم ما فی نفسی فاغفرلی ذنوبی اللھم انی اسئلک ایمانا یباشر
قلبی ویقینا صادقا حتی اعلم انہ لا یصیبنی الا ما کتبت لی ورضنی بما قسمت لی یا ارحم الراحمین
ف حضرت امام محمد غزالی احیاء العلوم مین لکھتے ہین کہ جب حضرت آدمؑ نے یہ دعا مانگی وحی آئی کہ اے
آدم تو نے مجھسے ایسی دعا مانگی کہ مینے قبول کی اور بخشی مینے تیرے گناہ اور دور کیے تیرے رنج وغم اور ہرگز
نہ مانگیگا اس دعا کو تیری اولاد مین سے کوئی تیرے بعد مگر اوسکے ساتھ بھی ایسا ہی کرونگا اور نکالونگا
اوسکی محتاجی کو آنکھون کی راہ سے اور اوسکی تجارت سب تاجرون سے بہتر کرونگا اور آئیگی اوسکے
پاس دنیا اور یہ اوسکو مکروہ جانیگا اور یہ اوسکو پھیر نہ دے سکیگا غرض پھر ملتزم پر سینہ اور پیٹ
اور دونون رخسارہ لگا کر دونون ہاتھ سر سے اوپر سیدھے دیوار پر پھیلا کر یہ دعا پڑھے اللھم یا واجد
یا ماجد لا تنزع منی نعمۃ انعمتھا علی اللھم انی وقفت علی بابک العالی والتزمت یا عتابک
وارجو رحمتک واخشی عذابک اللھم حرم شعری وجسدی علی النار اللھم کما صنت
وجھی عن سجود غیرک فصن وجھی عن مسئلۃ غیرک اللھم یا رب البیت العتیق
اعتق رقابنا ورقاب اباءنا وامھاتنا واصحابنا واحبائنا من النار یا کریم یا غفار
یا عزیز یا جبار تقبل منا انک انت السمیع العلیم وتب علینا انک انت التواب الرحیم اللھم
اللھم رب البیت العتیق قنی من النار واعذنی من کل سوء واقنعنی بما رزقتنی
وبارک لی فیما اتیتنی وصل علی النبی الہاشمی اللھم اغفرلی ذنوبی لا یغفر الذنوب
الا انت انک غفور رحیم۔ پھر زمزم شریف پر جا کے قبلہ رخ کھڑے ہو کر تین بار دم لیکر
خوب سیر ہو کے پانی پیے اور آپ ڈول نکال سکے تو نہایت بہتر ہے بچے ہوے پانی کو اپنے منھ پر
ڈالے اور ہر دم لینے کے وقت کعبہ شریف کو دیکھے اور ہر بار پڑھے اللھم انی اسئلک علما نافعا
ورزقا واسعا وعملا صالحا وشفاء من کل داء پھر حجر اسود کا بوسہ دیکر باب صفا سے
صفا کی طرف جسکو باب بنی مخزوم بھی کہتے ہین نکلے اور جب مسجد سے باہر چلے تو پہلے بایان پاؤن
اوٹھائے اور پہلے پھر پہنچنے سے کہے ابدء بما بدء اللہ بہ بسم اللہ الرحمن الرحیم ان الصفا

والمروة من شعائر الله پوری آیت پڑھے اور صفا پر چڑھ کے خانہ کعبہ کو باب الصفا کی راہ سے کہ سامنے
پڑتا ہے دیکھے اور اوسکی طرف منھ کیے ہوئے ہاتھ کندھوں تک اوٹھائے اسطرح پر کہ ہتھیلیاں
آسمان کیطرف ہوں اور یہ دعا پڑھے الله اکبر الله اکبر الله اکبر ولله الحمد الحمد لله علی ما هدانا
الحمد لله علی ما اولانا الحمد لله علی ما الهمنا الحمد لله الذی هدانا وما کنا لنهتدی لولا
ان هدانا الله لا اله الا الله وحده لا شریك له له الملك وله الحمد یحیی ویمیت وهو حی
لا یموت بیده الخیر وهو علی کل شیء قدیر لا اله الا الله وحده وصدق وعده ونصر
عبده واعز جنده وهزم الاحزاب وحده لا اله الا الله ولا نعبد الا ایاه مخلصین له
الدین ولو کره الکافرون اللهم انك قلت وقولك الحق ادعونی استجب لکم وانك
لا تخلف المیعاد وانی اسئلك کما هدیتنی للاسلام ان لا تنزعه منی حتی توفانی وانا
مسلم سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اکبر ولا حول ولا قوة الا بالله العلی
العظیم اللهم صل وسلم علی سیدنا محمد (صلے اللہ علیہ وسلم ۱۲) وعلی اله وصحبه واتباعه الی یوم الدین
اللهم اغفرلی ولوالدی ولمشائخی وللمسلمین اجمعین والسلام علی المرسلین والحمد
لله رب العالمین ۱۲ اور بہت دیر تک وہاں ٹھہرا رہے اور یاد الٰہی اور دعا میں مشغول رہے کہ دعا
کے قبول ہونے کی جگہ ہے پھر اوتر کے مروہ کیطرف دعا مانگتا ہوا خدا کو یاد کرتا ہوا بآرام تمام چلے
جب پہونچے مینار سبز تک جو بائیں طرف دیوار مسجد الحرام میں منصوب ہے دوڑے دوسرے مینار
تک کہ مقابل ہے حضرت عباس کے گھر کے اور یہ دعا پڑھے رب اغفر وارحم وتجاوز عما تعلم
انك تعلم ما لا نعلم انك انت الاعز الاکرم واهدنی للتی هی اقوم اللهم اجعله حجا مبرورا
وسعیا مشکورا وذنبا مغفورا اللهم اغفرلی ولوالدی وللمومنین والمومنات والمسلمین
والمسلمات یا مجیب الدعوات ربنا اتنا فی الدنیا حسنة وفی الاخرة حسنة وقنا عذاب
النار اور پھر آہستہ چلے جب پہونچے مروہ پر تو جو کچھ کہ صفا پر کیا تھا بجا لائے یہ ایک پھیرا ہوا پھر
صفا کی طرف آئے جسطرح گیا تھا یہ دوسرا پھیرا ہوا اسی طرح سات بار پھرے کہ شروع صفا سے
اور ختم مروہ پر ہو اور ہر بار دونوں مینار سبز کے درمیان میں دوڑے اور یہ دوڑنا گھوڑے کی دوڑنے
سے کم اور رمل سے زیادہ ہو حنفی مذہب میں اسمیں اضطباع نہیں ہے شافعی مذہب میں ہے

پھر روبقبلہ ہوکر اپنے داہنی جانب سے سر منڈائے یا سر کے بال کترائے چوتھائی یا اس سے بھی زیادہ تمام سر تک مگر منڈانا بہتر ہے اور عورت بقدر ایک انگشت کے تمام بالون سے کترائے بعد اسکے مرو ناخن موچھین کترائے بغل کے بال دور کرے اور بالون کو دفن کر دے اور وقت حجامت کرانے کے یہ دعا پڑھے الحمد للہ علی ماھدانا وانعم علینا وقضی عنا نسکنا اللھم ھذہ ناصیتی بیدک فاجعلنی بکل شعرۃ نورا یوم القیمۃ وامح عنی بھا سیئۃ وارفع لی درجۃ فی الجنۃ العالیۃ اللھم بارک لی فی نفسی وتقبل منی اللھم اغفرلی وللمحلقین یاواسع المغفرۃ آمین پھر مسجد الحرام مین آکر دو رکعت سامنے حجر اسود کے پڑھکر احرام اوتارے کہ عمرہ تمام ہوچکا اور ایسا ہی متمتع کو کرنا چاہیے لیکن اگر وہ چاہے یا اوسکے ساتھ قربانی ہو تو وہ احرام باندھے رہے جب وقت حج کا آئے تو دوسرا احرام حج کا باندھے اور قارن حج تک ایک ہی احرام باندھے رہے

فصل پانچوین
طریقہ اواکرنے حج مین +

پوشیدہ نہے کہ حج کہتے ہین احرام باندھکر عرفات پر ٹھہرنے اور طواف زیارت کرنیکو وقتون مقرر مین پس طریقہ اواکرنے حج کا یہ ہے کہ آفاقی اگر اکیلا حج ادا کیا چاہے تو احرام باندھے جسطرح پہلے گذرا پس اگر سیدھا عرفات کو جاے بضرورت یا بغیر ضرورت کے اوسپر سے طواف قدوم کہ مثل تحیۃ المسجد کے سنت ہے ساقط ہوا اگر بغیر ضرورت گنہگار ہوگا کہ بہت سنتین اوس سے جاتی رہینگی چنانچہ آگے مذکور ہونگی والا طواف القدوم بجالائے جسطرح عمرہ مین گذرا پس اگر طواف کے بعد سعی صفا مروہ مین منظور نہو بلکہ بعد طواف الزیارت کے کہ وہ سنت ہے تو اضطباع اور رمل اس طواف مین نکرے اور اگر اس لحاظ سے کہ طواف الزیارت کے دن بہت ارکان اواکرنے دشوار ہونگے سعی اسی طواف کے بعد کرنا منظور ہو تو یہ بھی جائز ہے اضطباع اور رمل کی ساتھ حاصل یہ ہے کہ جس طواف کے بعد سعی ہو اوسمین اضطباع اور رمل چاہیے جیسا طواف عمرہ مین اور لبیک کہنا بھی اس طواف اور سعی مین موقوف نکرے جیسے طواف عمرہ مین اول طواف سے موقوف کرتے ہین البتہ جو حاجی بعد طواف الزیارت کے سعی کرے اوسکو لبیک کہنا صفا مروہ مین نہ چاہیے بلکہ وہ موقوف کرتا ہے پہلے رمی سے جمرۃ العقبہ مین پھر بعد طواف القدوم یا بعد طواف وسعی کے مکے شریف مین ٹھہرے

اگر احرام باندھے رہے اور جو چیزین احرام مین منع ہین اونسے بچے اور یہی ہی حکم قارن کا اور اوس متمتع کا ہے جسکے پاس قربانی ہو اور جب چاہے طواف نفل بغیر اضطباع و رمل کے کرتا ہے مگر عمرہ حج کے مہینون مین ادا نکرے کیونکہ وہ مکی ہوگیا پس ساتوین تاریخ ذی الحجہ کی امام مسجد الحرام مین بعد ظہر کے ایک خطبہ احکام حج مین پڑھتا ہے اوسکو سنے اور آٹھوین تاریخ آفاقی محرم اور جو مکی غیر محرم ہو وہ احرام باندھکر بعد نماز صبح کے ہمراہ امام اور لوگونکے منیٰ کو جاوے اور مکی بعد طواف نفل کے احرام باندھے تو بہتر ہے پس اگر اسکے بعد سعی بھی منظور ہو تو اس طواف مین اضطباع و رمل کرے اور اگر قصد سعی کا بعد طواف زیارت کے ہو تو نکرے اور منیٰ مین پہونچکر مسجد خیف کے پاس ٹھہرے اور ظہر سے فجر تک پانچ نمازین وہان پڑھے اور رات بھر لبیک اور دعا و استغفار مین مشغول رہے **ف** طبرانی اور بیہقی عبد اللہ بن مسعود روایت کرتے ہین کہ سنا مینے رسول مقبول صلعم سے کہ نہین کوئی مرد و عورت کہ عرفہ کی رات منیٰ مین یہ دعا ہزار بار پڑھے مگر کہ جو مانگے سو پاوے سبحان الذی فی السماء عرشه سبحان الذی فی الارض موطئه سبحان الذی فی البحر سبیله سبحان الذی فی النار سلطانه سبحان الذی فی الجنة رحمته سبحان الذی فی القبر قضاؤه سبحان الذی فی الهواء روحه - سبحان الذی رفع السماء سبحان الذی وضع الارض لا ملجأ ولا منجا منه الا الیه اور صبح کی نماز اندھیرے سے پڑھکر بعد طلوع آفتاب کے عرفات کو جاوے مسجد خیف کے پہاڑ کی راہ سے جسکو ضب کہتے ہین اور پھرے راہ مازمین سے کہ مزدلفہ اور عرفہ کے درمیان ہے اور نکلتے ہوے یہ دعا پڑھے اللّٰهم اجعلها خیر غدوة غدوتها قط واقربها من رضوانك وابعدها من سخطك اللّٰهم الیك غدوت وایاك رجوت وعلیك اعتمدت ووجهك اردت فاجعلنی ممن تباهی به الیوم من هو خیر منی وافضل پس جب نگاہ جبل رحمت پر پڑے دعا مانگے اور تسبیح و تہلیل و تحمید و استغفار و تکبیر پڑھے پھر عرفات مسجد النمرہ کے پاس جسکو مسجد ابراہیم کہتے ہین قیام کرے **ف** نمرہ نام مقام یا پہاڑ کا ہے جسپر میل حرم کے بنے ہوے ہین پس کھانے پینے سے پہلے زوال کے فارغ ہوکر غسل کرے کہ سنت موکدہ ہے تا زوال کے وقت یا پیشتر سے مسجد النمرہ مین جا بیٹھے بعد زوال کے خطبہ سنکر امام کے پیچھے نماز ظہر و عصر کی ایک اذان دو تکبیر کے ساتھ ظہر کے وقت پڑھے اور ان دونون نمازون کے درمیان نوافل اور سنتین نہ پڑھے اور نہ کھاوے پیوے جب نماز سے فراغت پاوے فوراً عرفات

دعا عرفہ کی رات منیٰ مین پڑھنی

سواے وادی عرنہ کے جہان چاہے اور جگہ پائے اونٹ پر سوار ہو کر روبقبلہ امام کے پیچھے ورنہ داہنے
بائین ٹھہرے مگر جبل رحمت کے پاس بڑے بڑے سیاہ پتھرون کے فرش پر ٹھہرنا بہتر ہے کہ وہ موقف
سرور عالم صلعم کا ہے اور وہان اب احاطہ بطور مسجد کے بنا ہوا ہے مگر پہاڑ پر چڑھکے ٹھہرنا اور اوسکو سب جگہون سے
بہتر جاننا کچھ اصل نہین رکھتا الغرض یا وہ کھڑا رہنا بیٹھنا لیٹنا بھی جائز ہے اور اس حالت مین سکین
محتاج کی طرح ہاتھ پھیلا کر دعا مانگے اور سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ کمال عاجزی سے
شام تک پڑھتا رہے اور درمیان مین ہر ہر ساعت کے بعد لبیک پکارتا رہے اور اپنے گناہون کو یاد کر کے
خوب روئے اور توبہ واستغفار دل سے کرے اور اپنے مان باپ اور اوستاد اور ناتے والون کے لیے
اور دوستون اور تمام مسلمانون کے لیے مغفرت چاہے اور اسدن فضول اور گناہون سے بہت پرہیز
کرے بلکہ مباح سے بھی بچے محض دعا واستغفار و توبہ و تسبیح و تلاوت وغیرہ مین مشغول رہے کہ
ایسا دن پھر کہان ملیگا طبرانی و بیہقی و ابن ابی شیبہ حضرت علی و ابن عباس و جابر سے روایت
کرتے ہین کہ رسول مقبول صلعم عرفات مین یہ دعا پڑھتے تھے اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد و
للہ الحمد وللہ الحمد لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد اللھم اھدنی بالھدی
ونقنی واعصمنی بالتقوی واغفر لی فی الاخرۃ والاولی اللھم اجعلہ حجا مبرورا وذنبا مغفورا
اللھم لک صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی والیک مآبی اللھم انی اعوذ بک من عذاب القبر
ووسوسۃ الصدر وشتات الامر اللھم اھدنا بالھدی وزینا بالتقوی واغفر لنا فی
الاخرۃ والاولی اللھم انی اسئلک رزقا حلالا طیبا مبارکا اللھم انک امرتنی بالدعاء
ومنک الاجابۃ وانک لا تخلف المیعاد اللھم ما احببت من خیر فحببہ الینا ویسرہ لنا وما
کرھت من شر فکرھہ الینا وجنبناہ ولا تنزع منا الاسلام بعد اذ ھدیتنا لا الہ
الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وھو علی کل شیء قدیر اللھم
اجعل فی صدری نورا وفی سمعی نورا وفی بصری نورا وفی قلبی نورا اللھم اشرح لی صدری
ویسر لی امری واعوذ بک من وساوس الصدر وتشتت الامر وعذاب القبر اللھم انی اعوذ
بک من شر ما یلج فی اللیل وشر ما یلج فی النھار وشر ما تھب الریاح وشر بوائق الدھر ربنا
اتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار اللھم انی اسئلک من خیر

[margin note:] دعا عرفات

ماسئلك به نبيك واعوذ بك من شر ما استعاذ به نبيك صلى الله عليه وعلى آله وسلم
ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفر لنا وترحمنا لنكونن من الخاسرين رب اجعلني مقيم الصلوٰة
ومن ذريتي ربنا وتقبل دعاء ربنا اغفرلي ولوالدي وللمؤمنين يوم يقوم الحساب رب
ارحمهما كما ربياني صغيرا ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذين سبقونا بالايمان ولا تجعل في قلوبنا
غلا للذين آمنوا ربنا انك رءوف الرحيم ربنا انك انت
السميع العليم وتب علينا انك انت التواب الرحيم لاحول ولا قوة الا بالله العلي العظيم
اللهم انك تعلم وترى مكاني وتسمع كلامي وتعلم سري وعلانيتي ولا يخفى عليك
شئ من امري وانا البائس الفقير المستغيث المستجير الوجل المشفق المقر المعترف بذنبه
اسئلك مسألة المسكين وابتهل اليك ابتهال المذنب الذليل وادعوك دعاء الخائف الضرير
من خضعت لك رقبته وفاضت عيناه ونحل لك جسده ورغم لك انفه اللهم لا تجعلني
بدعائك شقيا وكن لي رءوفا رحيما ياخير المسئولين ويا خير المعطين يا ارحم الراحمين والحمد
لله رب العالمين آمين اور مناسب ہے کہ دعا حضرت خضرؑ کو بھی وظیفہ کرے یا من لا یشغله
شأن عن شأن ولا سمع عن سمع ولا تشتبه عليه الاصوات يا من لا يغلطه كثرة المسائل
بالحاجات ولا تختلف عليه اللغات ويا من لا يبرمه الحاح الملحين في الدعاء ولا تضجره
مسئلة السائلين اذقنا برد عفوك وحلاوة مغفرتك ولذة مناجاتك ورحمتك اور
یہ دعا کہ حضرت امام محمد غزالی احیاء العلوم میں لکھتے ہیں نہایت موثر ہے الهي من مدح اليك
نفسه فاني لائم لنفسي اخرست المعاصي لساني فمالي وسيلة من عمل ولا شفيع سوى
الامل غرض بعد ڈوبنے سورج کے لبیک اور دعائیں پڑھتا ہوا امام کے ساتھ مزدلفہ کی طرف آوے
ف مزدلفہ ایک مقام ہے عرفات سے تین کوس مکہ معظمہ کی طرف وہاں بھی نہر جاری ہے ازدلاف
کے معنی قریب ہونا جو کہ حضرت آدمؑ وہاں حضرت حواؑ سے قریب ہوے اسلیے اسکو مزدلفہ کہتے ہیں اگر
طاقت پاوے تو جلدی چلے کہ سنت ہے جب مزدلفہ کے پاس پہونچے اگر ہوسکے تو پیادہ ہووے اور غسل
کرلے ورنہ وضو کرے اور مزدلفہ کے پہاڑ کے پاس جسکو مشعر الحرام کہتے ہیں مسجد کے قریب بائیں طرف
طرف اوترے نہ عین راہ میں کہ مکروہ ہے سوائے وادی محسر کے کہ وہاں سے گذرتے ہوے بقدر پھینکنے

تحفۃ مرزا امیر حسین

ایک پتھر کے شتاب چلے سوار ہو تو سواری کو تیز کرے بشرطیکہ اور چلنے والون کو ایذا نہ دے اور وہان سے
گذرتے ہوے یہ دعا پڑھے اللھم لا تقتلنا بغضبك ولا تھلکنا بعذابك وعافنا قبل ذلك پس اگر
ہو سکے تو پہلے اسباب اوتارنے سے نماز مغرب و عشا کی ایک اذان و ایک تکبیر کے ساتھ امام کے پیچھے عشا
کے وقت ملا کر پڑھے مگر امام شافعی و امام مالک کے نزدیک دو تکبیر کے ساتھ ادا کرے اور سنت مغرب و عشا
کی اور وتر بعد ان دونون کے ادا کرے اور مغرب کی نماز مین بھی نیت ادا کی کرے جماعت سنت موکدہ ہے
اگر اکیلے پڑھے تو بھی اسی طرح جمع کرے رات بھر وہان رہے اور مثل عرفات کے خدا کی یاد مین مشغول رہے
جب صبح صادق ہو تو اندھیرے مین فجر کی نماز امام کے پیچھے ورنہ اکیلے پڑھ کے پہاڑ مشعر الحرام کے پاس
جسکو جبل قزح بھی کہتے ہین اور اوسپر اب مکان بھی بن گیا ہے جا کر قبلہ رو ہو کر لبیک و تسبیح و درود شریف مین
مشغول ہو اور ہاتھ پھیلا کر قریب طلوع آفتاب تک دعا مانگے اور یہ دعا بہتر ہے اللھم بحق المشعر الحرام
والبیت الحرام والشھر الحرام والرکن والمقام بلغ روح محمد صلے اللہ علیہ وسلم منا التحیۃ
والسلام وادخلنا دار السلام یا ذا الجلال والاکرام پھر سات کنکریان باقلے یا چنے کی برابر مزدلفہ
سے اوٹھا کر منی مین آئے اور نالہ کے نشیب مین پانچ گز یا اس سے کچھ زائد کی فرق سے جمرۃ العقبہ کے سامنے
منی کو داہنی جانب کعبہ کو بائین طرف چھوڑ کر سواری پر کھڑا ہو کر یا پیادہ اور داہنے ہاتھ کی انگوٹھی اور انگلی
شہادت سے وہ کنکریان متفرق خوب تاک کر جمرۃ العقبے پر مارے اور ہر کنکری مارنے مین یہ دعا پڑھے بسم اللہ
اللہ اکبر رغما للشیطان وحزبہ ورضی للرحمن ولطفہ اللھم اجعلہ حجا مبرورا وسعیا مشکورا
وذنبا مغفورا اور کنکریان پھینکنے کے وقت ہاتھ اسقدر بلند ہو کہ بغل نظر آنے لگی اور پھینکنے کا طریق یہ ہے
کہ کنکری انگوٹھے کے ناخن پر رکھکر شہادت کی اونگلی سے پھینکے یا شہادت کی اونگلی کے اوپر کے جوڑ پر اندر کی
جانب رکھکر انگوٹھے کے ناخن سے پھینکے یا ان دونون کے پورین پکڑ کر پھینکدے یہ سب سے سہل ہے
اگر جمرۃ العقبہ پر لگے یا اوسکے آس پاس تین گز تک پڑے تو بہتر ورنہ اوسکی عوض اور پھینکے اور پہلی کنکری
پھینکتے ہوے لبیک کہنا موقوف کرے خواہ یہ شخص مفرد ہو یا قارن یا متمتع اور کنکریون کو جمرات پر سے
اوٹھا کر نہ مارے اسواسطے کہ رمی مقبول کی کنکریان فرشتے اوٹھا لیجاتے ہین جو باقی رہے وہ نامقبول
ہے پس رمی کرنا کنکری نامقبول سے نہین چاہیے لیکن جائز ہے کراہت کے ساتھ پس جلد وہان سے
چلا آئے اور قربانی کرے قربانی مفرد پہ مستحب ہے اور قارن اور متمتع پر واجب اور ان دونون کو

دعا

لطیفہ

اگر مقدور ہو تو نوین دسوین سے پہلے اور سات بعد ایام تشریق کے رکہے اور ذبح کرنے سے
پہلے یا بعد یہ دعا پڑہے انی وجہت وجہی للذی فطر السموات والارض حنیفا وما انا من المشرکین
ان صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین لا شریک لہ وبذلک امرت وانا
اول المسلمین اللہم تقبل منی ہذا النسک واجعلہا قربانا لوجہک وعظم اجری علیہا
قربانی کے دنبہ بکری کے سر پاؤن کا سیاہ ہونا اور باقی بدن کا سفید ہونا بہتر ہے اور مستحب ہے کہ قربانی
کے دونون ہاتھہ ایک پاؤن باندھکر اوسکا منہ بائین ہاتھہ سے پکڑ کر داہنے ہاتھہ سے روبقبلہ
ہوکر ذبح کرے اسکے بعد سر منڈائے یا بال کترائے جیسا عمرہ مین بیان ہو چکا اور منڈاتے وقت یا بعد
اسکے تکبیر بھی کہے اور دعا مانگے جیسے عمرہ مین گذرا اب سکو سب چیزین حلال ہوگئین مگر عورت سے بات چیت کرنا
رغبت کی کہ وہ بعد طواف الزیارت کے جائز ہوگا پھر اوسی دن مکہ شریف مین آکر طواف الزیارت ادا
کرے بغیر اضطباع ورمل کے اگر پہلے رمل وسعی کرچکا ہو اور اگر پہلے سعی نکی ہو تو اس طواف مین رمل
کرے نہ اضطباع پھر صفا مروہ مین سعی کرے اور یہ طواف گیارھوین بارھوین بھی جائز ہے لیکن
بعد طواف کے رہے منی ہی مین آکر گیارہوین کو امام مسجد خیف مین بعد ظہر کے خطبہ پڑھتا ہے اور احکام
باقی رہے بیان کرتا ہے خطبہ سننے کے بعد جمرۂ اولی پر جو مسجد خیف کے پاس ہے بدستور سابق سات
کنکریان مارے پھر تھوڑا سا بڑھکر روبقبلہ ہوکر حمد خدا بجالائے اور درود شریف پڑھے اور دعا مانگے
جتنی دیر مین سورہ بقر پڑھسکے یا تین پاو سپارہ یا بیس آیتین پھر جمرۂ اوسطی پر آکر بھی ویسا ہی کرے
مگر بائین طرف مائل ہوکے اوتر آئے اور نشیب مین ٹھہرے پھر جمرۃ العقبی پر کنکریان مارکر بلا توقف دعا مانگتا ہوا
اپنے مقام پر آئے اور شب کو وہین رہے کہ سنت ہے اور امام شافعی کے نزدیک واجب ہے پھر بارھوین تاریخ بھی بعد ظہر کے مثل گیارھوین
کے کنکریان مارے اور اگر اوسی دن چلا آوے تو بھی مضائقہ نہین حق تعالی فرماتا ہے فَمَن تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَا إِثْمَ
عَلَيْهِ یعنی جو شخص شتابی کرے دو دنین پس نہین گناہ اوس پر چنانچہ بہت لوگ اسی دن چلے آتے ہین مگر بہتر یہ ہے
کہ تیرھوین تاریخ بھی بعد ظہر کے کنکریان پھینک کر آوے اور محصب مین آکر ٹھہرے اور دعا مانگے کہ حضرت صلعم نے وہان قیام
کیا ہے ف محصب نام ہے ایک گھاٹی کا درمیان مکہ معظمہ اور منی کے وہان کنکریان ہین اور حصبا کنکری کو کہتے ہین پس محصب کے
معنی جہان کنکریان ہون اور وہان ٹھہرنا عام ہے خواہ رات بھر اور یہ بہتر ہے یا اوترکے [illegible]
ٹھہرے غرض پھر آفاقی حج کرنے والے کو خواہ مفرد ہو خواہ قارن یا متمتع طواف وداع یعنی طواف

رخصت واجب ہے مگر عمرہ لانے والے اور حیض والی عورت اور زچہ اور غیر آفاقی پر واجب نہین اس طواف
کو بغیر اضطباع و رمل کے جیسا گذرچکا گھر جانے کے وقت بجا لاوے اور پانی زمزم شریف کا پینے کے بعد
بطور تبرک کے اپنے سر منہ باقی بدن پر ڈالے پھر ملتزم پر آکر چمٹے اور اپنے سینے اور داہنے گال کو دیوار
کعبے پر رکھے اور داہنے ہاتھ کو دروازہ کی چوکھٹ کی طرف بڑھاوے اور پردہ کعبہ شریف کا جیسا غلام
اپنے مولی کا دامن پکڑ کے تقصیر بخشواتا ہے ہاتھ مین پکڑ کر روتا ہوا گناہ بخشواوے اور استغفار و دعا و
کلمہ توحید اور درود شریف پڑھے پھر دروازے کی چوکھٹ کو بوسہ دے اور جو چاہے سو دعا مانگے
پھر استلام حجر اسود کا کرے اور کعبہ شریف کو حسرت سے دیکھتا ہوا اپنی جدائی پر روتا ہوا اولٹے پاؤن
پھرے اور باب الوداع سے باہر آوے مگر عورت حیض والی اور زچہ دروازے پر سے رخصت ہو طواف
وداع اوس سے ساقط ہے اور رخصت ہونے کے وقت کچھ مسکینون پر خیرات کرے ف پوشیدہ نہ رہے
کہ باہم علماء دین کے اختلاف ہے اس مسئلہ مین کہ قربانی واجب ہے یا سنت ہے حضرت امام اعظم رض
اور صاحبین اور امام زفر رح کے نزدیک قربانی مسلمان پر واجب ہے کہ آزاد مقیم ہو بشرطیکہ مالک
نصاب کا ہو اور حضرت امام شافعی اور ایک روایت مین امام ابو یوسف کے نزدیک سنت مؤکدہ ہے اور مشہور
و محقق مذہب امام احمد کا بھی یہی ہے اور ایک روایت مین وارد ہوا کہ غنی پر واجب ہے ورنہ سنت ہے
اسی طرح شرح سفر السعادت مین ہے حدیث شریف مین وارد ہوا کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے جو شخص
کشائش رکھتا ہو اور قربانی نکرے تو وہ ہماری مسجد مین نہ آوے اور فرمایا رسول مقبول صلعم نے
کہ موٹا کرو تم اپنی قربانیون کو بیشک تحقیق یہ تمھاری سواریان ہونگی پل صراط پر ابن ماجہ و احمد زید ابن
ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ اصحاب نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ قربانیان کیا ہین یعنی کیا ہے
اصل انکی آپ نے فرمایا کہ قربانی سنت تمھارے باپ کی ہے کہ حضرت ابراہیم ہین صحابہ نے عرض کیا کہ انمین
کیا ثواب واجر ہے ہمکو یا رسول اللہ آپ نے فرمایا کہ ہر بال کے مقابلہ مین نیکی ہے یہ معز او بقر مین ہے
کہ بال رکھتے ہین پھر عرض کیا صحابہ نے کہ کیا ہے اجر و ثواب ہمکو اون جانورون مین جو پشم رکھتے ہین جیسے
بھیڑ اور دنبہ آپنے فرمایا کہ بمقابلہ ہر بال پشم کے نیکی ہے حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ فرمایا رسولخدا
صلعم نے کہ نہین کیا آدمی نے کوئی عمل نیک دن قربانی کے محبوب زیادہ خون بہانے سے یعنی قربانی کرنے سے
اور بیتحقیق وہ جانور قربانی کیا ہوا آویگا اپنے سینگون اور [illegible] یعنی ان عمل [illegible] بلند کیا جاویگا اور زیادہ

تحقیق قربانی

میزان عمل بھاری ہوجاوے اور تحقیق وہ خون کہ گرتا ہے نزدیک خدا کے قبول ہوتا ہے پہلے
اس سے کہ گرے زمین پر پس خوش کرو اپنے نفسون کو اوس سے روایت کیا ترمذی و ابن ماجہ
نے مستحب ہے کہ قربانی کے دن پہلے نماز عید سے کوئی چیز نہ کھاوے پہلے گوشت قربانی کا کھانا چاہیے
اسکا بہت بڑا ثواب ہے فتاوی خلاصۃ المضمرات مین وارد ہوا کہ حضرت عبد اللہ ابن عمر رضہ سے روایت
ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ جسنے روزہ رکھا قربانی کے دن تا پڑھنے نماز عید کے یعنی باز رہا
کھانے پینے سے پس گویا کہ اوسنے عبادت کی اللہ تعالی کی ساٹھ ہزار برس اور جسنے روزہ رکھا آٹھوین
تاریخ پس گویا کہ اوسنے عبادت کی اللہ تعالی کی بارہ ہزار برس اور جسنے کہ روزہ رکھا عرفہ کے دن پس
گویا کہ اوسنے عبادت کی اللہ تعالی کی چوبیس ہزار برس اسی طرح فتاوی ابراہیم شاہی مین وارد ہوا ہے
کہ رسول مقبول صلعم پہلے نماز عید سے کچھ نہین کھاتے تھے بعد نماز عید کے گوشت قربانی سے تناول فرماتے تھے اسیطرح ہدایہ مین ہے
اور نماز عید کی حاجیون پر واجب نہین اسواسطے کہ اوس دن حاجی لوگ ارکان حج کے ادا کرنے مین
مصروف ہوتے ہین اس وجہ سے تخفیف کے لیے نماز عید کی معاف ہوئی لیکن اگر دسوین کو جمعہ پڑے
تو نماز جمعے کی معاف نہین اسواسطے کہ اوس تاریخ مین جمعہ کبھی اتفاق ہی سے پڑتا ہے پس [illegible]
اتنا حرج نہین برخلاف عید کے کہ ہمیشہ دسوین کو ہوتی ہے اور جمعہ [illegible] اگر حاکم
حجاز یا اسکا نائب اوسکا وہان موجود ہو اور حج کرنے والے پر قربانی نہین ہوتی [illegible] سے
واجب نہین مگر بعض کے نزدیک مکی پر واجب ہے لیکن قارن اور متمتع پر قربانی واجب ہے مقدور نہو تو
تین روزے دسوین سے پہلے اور سات بعد ایام تشریق کے رکھے اور یہ قربانی شکرانہ ہے [illegible] قربانی
افراد تمتع قران کی دسوین سے بارھوین تک حرم مین کرنا چاہیے اگر اس سے پہلے یا غیر حرم مین
کریگا تو جائز نہین مگر قربانی روکی جانی اور نذر کی اور قربانی نفل اگر دسوین سے پہلے بھیجے کرے تو
تو جائز ہے اور مکی اور میقاتیون کو قران تمتع جائز نہین اور اگر کرین تو ادا ہو جائیگا مگر قربانی لازم آئیگی اگر کوئی بعد
احرام باندھنے کے بیماری یا خوف دشمن وغیرہ سے حج کو نہین جاسکتا تو کسی کے ساتھ قربانی مکہ معظمہ کو بھیجے
اور دن اور وقت ذبح کا مقرر کردے تا اوسکے بعد احرام اوتارے سر منڈانا یا کترانا سر کے بالونکا شرط نہین
مگر بہتر ہے پھر اگلے سال قضا کرے اگر صرف عمرہ کی نیت تھی تو صرف عمرہ قضا کرے اور اگر فقط حج کی نیت
تھی تو حج اور عمرہ دونون بجا لاوے اور اگر قران کی نیت کی ہو تو دو عمرہ ایک حج کرے اور قارن روکا گیا ہو

تو دو قربانی نبھیجے اور خطبے حج کے تین ہین ہر ایک بعد زوال کے ساتوین سے گیارہوین تک ایک ایک دن کے بعد ہر ایک مین احکام حج کے مناسب الحال بیان ہوتے ہین پس ساتوین کو بعد ظہر کے امام کو چاہیے ایک خطبہ پڑھے اور اوسمین جلسہ نکرے دوسرا نوین کو عرفات پر مسجد نمرہ مین پہلے نماز ظہر مثل خطبہ جمعہ کے دو خطبے پڑھے یعنے بیچ مین جلسہ کرے تیسرا گیارھوین کو منی مین بعد ظہر کے ایک خطبہ مثل ساتوین کے پڑھے **ف** علماء دین مین اختلاف ہے اس باب مین کہ جسکی نماز عید فوت ہوگئی ہو تو وہ ادا کرے یا نہ ادا کرے ظاہر مذہب حنفی یہ ہے کہ اس نماز کی قضا نہین ہے اسواسطے کہ یہ نماز سوا اس صفت خاص کے نہین آئی ہے لیکن ہدایہ کے بعض شروح مین مذکور ہوا کہ اگر چاہے تو ادا کرے دو رکعت یا چار رکعت اسی طرح فتاوی محیط اور فتاوی قاضیخان مین وارد ہوا پس افضل یہ ہے کہ ادا کرے چار رکعت ابن مسعود رض سے باسناد صحیح وارد ہوا کہ جسکی نماز عید فوت ہوگئی ہو تو وہ چار رکعت ادا کرے جیسے کہ فتح الباری مین مذکور ہے پس پہلی رکعت مین سبح اسم اور دوسری مین والشمس اور تیسری مین واللیل اور چوتھی مین والضحی اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ اس باب مین رسول مقبول صلعم نے بہت بڑا اجر عظیم کا وعدہ فرمایا ہے اسیطرح مذہب امام احمد ہے اور کرمانی لکھتے ہین کہ نزدیک امام مالک و شافعی کی دو رکعت ادا کرے اور نزدیک امام احمد کے چار رکعت اور نزدیک حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے اختیار ہے چاہے ادا کرے یا نکرے حاشیہ مجتبی مین ہے کہ پڑھنا ان چار رکعت کا بطریق استحباب ہے نہ بطریق قضا واللہ اعلم

باب تیسرا
فصل پہلی

فرائض و واجبات و سنن حج وغیرہ اور اقسام طواف کے بیان مین

پوشیدہ نرہے کہ فرض حج کے پانچ ہین اول احرام اور شرط ہے دوسرا وقوف یعنی ٹھہرنا عرفات پر عرفہ کے دن زوال سے دسوین کی صبح تک اگرچہ ایک لحظہ ہو کسی حالت مین تیسرا طواف الزیارت اور یہ دونون رکن ہین لیکن ٹھہرنا عرفات پر اقوی ہے لہذا اگر کوئی پہلے ٹھہرنے عرفات حج فاسد ہوتا ہے اور پہلے طواف کے فاسد نہین ہوتا چوتھا ترتیب ان تینون مین پانچوین ادا کرنا ہر فرض کا اونکے وقت و ارکان مین ان فرضون سے اگر کوئی ترک ہو تو حج ادا نہوگا اور امام شافعی کے نزدیک سعی بعد طواف کے اور سر منڈانا بھی فرض ہے اور واجبات حج کے بہت ہین ایک میقات پر حالت احرام مین گذرنا دوسرے سعی کرنا صفا مروہ مین تیسرے سعی بعد طواف کے کرنا چوتھے شروع سعی صفا سے کرنا پانچوین سعی پیادہ کرنا اگر عذر نہو چھٹے ٹھہرنا عرفات پر زوال سے غروب تک بلکہ کچھ رات تک ساتوین متابعت امام کی عرفات

بیان واجبات حج

پھرنے مین آٹھوین تاخیر کرنا نماز مغرب و عشا مین مزدلفہ پہونچنے تک نوین ٹھہرنا مزدلفہ مین رات کو اگر چہ ایکساعت ہو دسوین رمی یعنی کنکریان مارنا گیارھوین رمی اول پہلے سر منڈانے یا کترانے سے کرنا بارھوین ہی ہر دن کے اوسی دنمین کرنا ایام نحر مین سے تیرھوین ترتیب رمی اول و حلق اور طواف مین بعض کے نزدیک چودھوین ترتیب تینون رمی مین پندرھوین سر منڈانا یا سر کے بال کترانا سولھوین کرنا ان دونون کا ایام قربانی مین سترھوین کرنا ان دونون کا حرم مین مگر امام ابو یوسف کے نزدیک یہ سنت ہے اٹھارھوین طوف الزیارۃ کرنا قربانی کے دنون مین اونیسوین طواف مین حطیم کو بھی داخل کرنا بیسوین طواف داہنی طرف سے کرنا اکیسوین طواف باطہارت کرنا بائیسوین طواف مین ستر عورت کرنا تئیسوین طواف مین پاک ہونا کپڑے کا بقدر ستر عورت کے چوبیسوین طواف پیادہ کرنا اگر عذر نہ ہو پچیسوین دوگانہ طواف کے بعد یہ سب واجبات عام ہین اور خاص جیسے چھبیسوین طواف رخصت آفاقی کو ستائیسوین رمی کرنا قارن متمتع کا پہلے ذبح سے اٹھائیسوین قربانی کرنا قارن متمتع پر اونتیسوین قربانی کرنا قارن متمتع پر پہلے سر منڈانے یا بال کترانے سے تیسوین قربانی کرنا قارن متمتع پر قربانی کے دنون مین اکتیسوین ترک کرنا ممنوعات احرام کا غرض جس چیز کو بے عذر ترک کرنے سے قربانی لازم آئے وہ واجب ہے مگر اس کلیہ سے چند چیز مستثنی ہین جیسے ترک کرنا دوگانہ طواف کا تاخیر کرنا نماز مغرب مین عشا تک پس سوا سے فرائض و واجبات کے جو چیز حج مین گذرے یا سنت ہے یا مستحب لیکن سنت موکدہ اونسے بقول فقیہ ابو اللیث کے چار ہین اول طواف القدوم دوسرے رمل طواف کعبہ مین تیسرے دوڑنا صفا مروہ مین چوتھے رات کو رہنا منی مین انکے ترک سے گنہگار ہوتا ہے لیکن کفارہ لازم نہین آتا اور عمرہ مین احرام فرض ہے اور طواف کعبہ کا مگر احرام شرط ہے اور طواف رکن اور واجب عمرہ مین طواف صفا مروہ کا سر منڈانا یا کترانا اور سنن اور مستحبات عمرہ کے مثل حج کے ہین اور مفسد حج کا صحبت کرنا ہے پہلے ٹھہرنے عرفات سے اور مفسد عمرہ کا صحبت کرنا ہے پہلے طواف کے پوشیدہ نرہے کہ طواف سات قسم ہے ایک طواف قدوم اوسکو طواف التحیۃ اور طواف اللقا بھی کہتے ہین کہ اول سب سے بمجرد داخل ہونے مکہ شریف مین بجا لاتے ہین لیکن اگر امام نماز فرض یا نماز جنازہ کی پڑھتا ہو یا نماز فرض یا وتر یا سنت موکدہ اس سے ترک ہوتی ہو مثلا وقت اتنا ہے کہ اگر طواف کریگا تو سنت صبح کی جاتی رہین گی فقط فرض فجر کی پڑھ سکتا ہے تو ان چیزونکو پہلے طواف سے ادا کرے اور یہ آفاقی مفرد اور قارن [illegible] سنت ہے نہ عمرہ کرنے والے اور متمتع اور [illegible]

بیان ترتیب طواف

مگر امام مالک کے نزدیک واجب ہے پہلا اس طواف مین نکرے اگر طواف صفا مروہ کا اوسکے بعد منظور ہو
دوسرا طواف الزیارت کہ اوسکو طواف الرکن اور طواف الواجب اور طواف یوم النحر بھی کہتے ہین اور وہ
فرض ہے حج مین اوسکا وقت دسوین تاریخ کی فجر سے بارھوین کی آخر تک اگر اس سے تاخیر کریگا تو
قربانی لازم آویگی تیسرا طواف الوداع کہ اوسکو طواف الرخصت اور طواف الصدر اور طواف الافاضہ
اور طواف آخر العہد بالبیت بھی کہتے ہین یہ طواف واجب ہے آفاقی پر مفرد ہو یا قارن یا متمتع پس عمرہ
لانے والے اور مکی پر واجب نہین اول وقت اوسکا بعد طواف الزیارت کے ہے اور آخر تمام عمر مگر رخصت
ہونے کے وقت مکہ معظمہ سے بہتر ہے چوتھا طواف عمرہ کا اور وہ فرض ہے عمرہ مین پانچوان طواف نفل
کہ مکی یا آفاقی بعد طواف قدوم یا طواف عمرہ کے جب چاہے بجالائے چھٹا طواف تحیۃ المسجد کہ مستحب ہے
داخل ہونے والے کے لیے اسواسطے کہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ تحیۃ اس مسجد کا طواف ہے ساتوان
طواف النذر اور وہ واجب ہے نذر ماننے والے پر اور طواف نفل بہتر ہے نماز نفل سے آفاقی کے حق مین
مگر مکی کے حق مین نماز نفل بہتر ہے طواف سے اگر طواف کعبہ یا طواف صفا و مروہ کرنے مین تکبیر شروع
ہوئے یا جنازہ واسطے نماز کے پیش آیا طواف کو چھوڑکر نماز پڑھے باقی طواف کو بعد ادا کرے اور دوگانہ
ہر طواف کا مذہب حنفی مین واجب ہے اور امام شافعی کے نزدیک سنت ہے بہتر یہ ہے کہ بعد طواف
کے فوراً مقام ابراہیم کے پیچھے پڑھے اسکے بعد بہتر مقام اوسکے واسطے اندر کعبہ کا پھر حطیم میزاب
کے نیچے پھر حطیم سے جو جگہ کعبہ سے قریب ہو پھر گرد کعبہ کے جو اوس سے قریب زیادہ ہو پھر باقی
مطاف پھر مسجد الحرام پھر تمام حرم مگر وقت طلوع اور غروب اور ٹھیک دوپہر مین اور بعد صبح کے طلوع
تک اور بعد نماز عصر کے غروب تک اور وقت خطبہ اور شروع تکبیر فرض کے مکروہ ہے پس اگر طواف بعد
صبح یا بعد نماز عصر کے کیا ہو دوگانہ اوسکا بعد طلوع کے قبل اشراق اور بعد فرض مغرب پہلے سنت
کی ادا کرے اور یہ دوگانہ اگرچہ واجب ہے لیکن واجب بالغیر ہونے کی جہت سے کہ تابع طواف کا ہے
مکروہ وقت مین حکم نفل کا رکھتا ہے لہذا اس کے ترک سے قربانی لازم نہین آتی لیکن اگر بعد صبح یا
بعد نماز عصر کے پڑھیگا تو کراہت کے ساتھ ادا ہو جائیگا پڑھنے مین اگر معلوم ہو تو قطع کرنا واجب
ہے اور پڑھنے سے نہ پڑھنا زیادہ بہتر ہے مگر طحاوی کے نزدیک بعد صبح اور بعد نماز عصر کے مکروہ نہین
ہے مثل نماز جنازہ کے اور امام شافعی کا بھی یہی مذہب ہے اور طواف مین [illegible] کلام مسئلہ چھٹا

بتانا جائز نہے گرہات چیت نکرنا اور جو کام عاجزی کے خلاف ہو اوسکا چھوڑنا مستحب ہی اور ایسی طواف المشو کرنا اور دوگانہ ہر ایک کا سب کے بعد پڑھنا مکروہ ہے مگر امام ابو یوسف کے نزدیک اکٹھا کرنا طوافون طاق کا جائز ہی اور عمرہ اور تمتع مین طواف قدوم نہین ہوتا اور عمرہ مین اور مکی پر مطلقاً طواف رخصت بھی نہین ہوتا ہے۔

فصل دوسری

عرفہ اور عرفات اور عشرہ ذی الحجہ اور منیٰ کے فضائل مین اور حج اکبر اور حج مبرور کی تحقیق مین

رزین محدث سے روایت ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ بہتر دنون سے وہ عرفہ ہے جو جمعہ کے دن پڑے اوس دن کا حج بہتر ہے اور دنون کے ستر حج سے اہل حدیث لکھتے ہین کہ جو مشہور ہے کہ بعضون کے حج قبول ہوتے ہین اور اونکے واسطے سے اور حاجیون کی بھی مغفرت ہوتی ہے تو جمعہ کا حج اس سے مستثنیٰ ہے یعنے جمعے کے حج مین کل کی مغفرت بلا واسطہ ہوتی ہے حضرت علامہ غزالی احیا مین نقل کرتے ہین کہ جس سال مین کہ عرفہ جمعہ کے دن پڑے حق تعالی کل اہل عرفہ کو بخشدیتا ہی اور دنیا کے سب دنون سے وہ دن افضل اور اشرف ہے وارد ہوا کہ عرفہ حجۃ الوداع جناب سرور عالم صلعم کا بھی جمعے کے دن پڑا تھا اور اوسی دن عرفات مین یہ آیت شریف نازل ہوئی اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ تا آخر مسلمانون کو بڑی خوشی ہوئی ایک یہودی نے حضرت عمرؓ سے کہا کہ ایسی آیت ہم مین اگر نازل ہوتی تو ہم لوگ روز نزول عید قرار دیتے حضرت عمر رضہ نے فرمایا کہ مین خوب جانتا ہون کہ جسدن یہ آیت نازل ہوئی دن نہ تھا دن کہ جمعہ تھا نازل ہوئی ہی اور سارے مسلمانون کی دو عیدین جمع تھین کیونکہ جمعہ کا دن بھی عید ہے اور عرفہ بھی عید ہے کہتے ہین کہ اوسی دن یہود و نصاری مجوس مشرکین کی بھی عید تھی شاید اسی حدیث کے سبب ہے کہ جس حج مین عرفہ جمعہ کے دن پڑتا ہے لوگ اوسکو حج اکبر کہتے ہین حقیقت مین اس حج کا بہت بڑا ثواب ہے لیکن قرآن مجید مین حج اکبر سے یہ مراد نہین ہے بلکہ عین حج مراد ہے اور احتراز ہے حج اصغر سے کہ عمرہ کو کہتے ہین ف دسوین سال ہجرت سے رسول مقبول صلعم خود حج کو تشریف لے گئے اس حج مین آپ نے ایسی باتین فرمائین جیسے کوئی وداع کرتا ہے یعنی رخصت کرتا ہے اسوجہ سے حجۃ الوداع کہتے ہین بعد تمام مرطنے خطبہ کے آپ نے فرمایا کہ قیامت کے دن اللہ تعالی تم سے میرا حال پوچھے گا کہ کیا کیا معاملہ کیا اور کیسے رہے سو تم کیا کہوگے صحابہ نے عرض کیا کہ ہم کہینگے کہ آپ نے احکام الٰہی بخوبی پہونچائے اور نصیحت امت کی کما حقہ فرمائی آپ نے آسمان کیطرف

عبارت حاشیہ: فضیلت حج جمعہ ... بیان حج اکبر ... بیان حجۃ الوداع

کلمہ کی اونگلی اوٹھا کے تین بار فرمایا اللھم اشھد یا اللہ گواہ رہ اور فرمایا کہ تین چیزین ایسی ہین کہ جنسے کینہ دور ہوتا ہے اور دل پاک و صاف ہوتا ہے ایک اخلاص عمل مین یعنی عبادت بے ریا دوسرے مسلمانون کی جماعت مین شریک رہنا تیسرے بھائی مسلمانون کی خیر خواہی پھر آپ نے فرمایا کہ جو لوگ حاضر ہین غائبون کو یہ سب باتین پہونچا دین صحیح بخاری اور صحیح مسلم مین حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حج مبرور کی جزا نہین مگر جنت لوگون نے پوچھا کہ نیکی حج کی کیا ہے فرمایا اطعام الطعام ولین الکلام یعنی کھانا کھلانا اور نرمی سے بات کہنا اہل حدیث لکھتے ہین کہ حج مبرور حج مقبول کو کہتے ہین اور علامت اوسکی یہ ہے کہ حاجی آپ کو گناہون سے بچاتے اور حج اوسکا محض خدا کے واسطے ہو اور ریا و فخر وغیرہ کا کچھ دخل نہو اور احیا مین علامہ غزالی فرماتے ہین کہ اگر حج کرنے والے کی عادتین اور عمل فعل بعد حج کرنے کے پہلے سے نیک ہو جاوین اور دنیا سے نفرت اور آخرت کی رغبت پیدا ہو تو یہ علامت حج مقبول کی ہے والا نامقبول اور بعض علما لکھتے ہین کہ حج کی راہ مین نقصان ہونا اور مصیبت و تکلیف مال و بدن مین اوٹھانا یہ سب علامات قبولیت حج کی ہین کیونکہ حج کو رستے کی مصیبت کا ثواب برابر اجر خرچ کرنے جہاد کی ہے پس وہ تکلیف و مصیبت خدا کی راہ مین ہے تو چاہیے کہ اس سفر مبارک کی تکلیفات ظاہری سے نہ گھبراوے حق تعالی کسی عمل کا اجر و ثواب نہین ضائع کریگا جیسے کہ تصریح اسکی احیا وغیرہ مین ہے فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ جو شخص نگہدار رہے زبان اور کان اپنے کو عرفے کے دن بخشے جاتے ہین گناہ اوسکے اوس عرفہ سے تا عرفہ سال آیندہ روایت کیا بیہقی نے صحیح مسلم مین حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ ارحم الراحمین کے فضل سے امید رکھتا ہون کہ ثواب عرفہ کے دن کے روزہ کا اسقدر ہووے کہ کفارہ دو برس کے گناہون کا ایک سال گذشتہ کا اور ایک سال آیندہ کا اور امید رکھتا ہون مین کہ ثواب عاشورہ کے دن کے روزہ کا کفارہ ہو ایک برس کے گناہون کا اور بیہقی سے روایت ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ عرفے کے دن کا روزہ مانند ہزار روزہ کے ہے **ف** اہل حدیث لکھتے ہین کہ وجہ افضلیت عرفہ کے روزہ کی اوپر عاشورہ کے روزہ کے یہ ہے کہ عرفہ کا روزہ نبی آخر الزمان کی شریعت سے ہے اور روزہ عاشورہ کا حضرت موسی کے شریعت سے ہے لیکن اس جگہ معلوم کرنا چاہیے کہ عاشورہ کا دن بھی نہایت بابرکت ہے فقیہ ابو اللیث سمرقندی تحریر فرماتے ہین کہ عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا آنحضرت

فائدہ حج مبرور
علامات حج مبرور
فائدہ
نوعیت
فضیلت روزہ عرفہ
فضیلت روزہ عاشورہ

مقبول صلعم نے کہ جسنے روزہ رکھا دسوین محرم کا تو دیا جاتا ہے اوسکو ثواب دس ہزار حاجیون کا اور عمرہ کرنے والونکا
اور ثواب دس ہزار شہید کا اور جسنے اسدن یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرا تو ہر بال کے عوض اللہ تعالی ا
اسکے درجے بلند کریگا جنت مین اور جسنے کہ افطار کرایا روزہ کسی مسلمان کا نوین تاریخ محرم کی پس گویا
کہ اوسنے افطار کرایا روزہ تمام امت محمد صلعم کا اور اونکا پیٹ بھر دیا صحابہ نے عرض کیا البتہ تحقیق بزرگی
دی اللہ نے عاشورہ کو سب دنون پر فرمایا کہ ہان پیدا کیا اللہ تعالی نے آسمان و زمین کو عاشورہ کے
دن اور پیدا کیا پہاڑون اور تارون کو اور لوح و قلم کو اور آدمؑ کو اور حضرت حوا کو اور جنت کو عاشورہ کے دن
اور داخل فرمایا حضرت آدم کو جنت مین عاشورہ کے دن اور پیدا ہوے حضرت ابراہیمؑ عاشورہ کے دن
اور نجات دی آپ کو اللہ تعالی نے آگ سے عاشورہ کے دن اور صحت پائی حضرت ایوب نے عاشورہ
کے دن اور حضرت آدمؑ کی توبہ قبول ہونا اور حضرت داودؑ کے گناہ کی بخشش ہونا اور حضرت سلیمان کی
بادشاہت واپس ہونا اور حضرت عیسیٰ کا پیدا ہونا اور آسمان پر جانا اور رسول مقبول صلعم کا پیدا ہونا اور
قیامت قایم ہونا یہ سب باتین عاشورہ کے دن ہوئی ہین اور فدیہ حضرت اسمعیل کا عطا ہونا اور
فرعون کا غرق ہونا اور بنی اسرائیل کے واسطے دریا مین رستہ ہوجانا اور حضرت نوحؑ کا کشتی سے فارغ
ہونا یہ سب عاشورہ کے دن ہوا بعض اہل حدیث فرماتے ہین کہ عاشورہ کو عاشورہ اسوجہ سے
کہتے ہین کہ اللہ تعالی نے دس نبیون کو اس دن مبارک مین دس کرامتین عنایت فرمائین جیسے کہ
مذکور ہوا علاوہ اسکے حضرت ابراہیم کا مرتبہ خلیل پہونچنا حضرت ادریسؑ کا آسمان پر جانا اور حضرت یونسؑ
کا شکم ماہی سے نکلنا یہ سب عاشورہ کے دن ہوا اور بعض فرماتے ہین کہ عاشورہ اسوجہ سے کہتے ہین
کہ اللہ تعالی نے اسدن مبارک مین اس امت پر دس کرامتین عنایت فرمائین اول مہینا رجب کا کہ
فضیلت اس مہینے کی سب مہینون پر ایسی ہے جیسے فضیلت اس امت کی سب امتون پر دوسرا مہینہ
شعبان کا اسکی بزرگی سب مہینون پر ایسی ہے جیسے فضیلت رسول مقبول صلعم کی سب نبیون پر تیسرا مہینہ
رمضان مبارک کا کہ اسکی فضیلت سب مہینون پر ایسی ہے جیسے فضیلت اللہ تعالی کی سب مخلوق پر
چوتھے لیلۃ القدر کہ وہ بہتر ہے ہزار مہینون سے پانچوین دن عید الفطر کا کہ وہ دن جزا ملنے کا ہے اور
چھٹے دس دن ذی الحجہ کے ساتوین دن عرفہ کا کہ روزہ اسکا کفارہ دو برس کے گناہون کا ہے
آٹھوین دن قربانی کا کہ یہ دن خدا کی مہمانی اور ضیافت کا ہے نوین دن جمعہ کا کہ وہ سید الایام ہے

دسوین عاشورہ کا دن کہ اسکا روزہ کفارہ برس دن کا ہے حضرت ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا
رسول مقبول صلعم نے کہ جسنے عاشورہ کے دن اپنے عیال پر وسعت کہانے وغیرہ کی کی تو اللہ تعالے
اوسپر وسعت اور فراغت رکھتا ہے سال بھر سفیان رضہ فرماتے ہین کہ اس عمل کا ہمنے تجربہ کیا تو ایسا ہی
پایا چونکہ اس دن مبارک مین ہر طرح سے جامعیت اور اکملیت حاصل تھی تو معرکہ شہادت جناب سید الشہدا
بھی اسی دن عالم ظہور مین آیا غرض اس جگہ معلوم کرنا چاہیے کہ فقہا کے نزدیک عرفہ کا روزہ خاصکر
حاجیون کے واسطے مکروہ ہے بدلیل اسکے کہ رسول مقبول صلعم نے افطار فرمایا اور غالب ہے کہ اسمین
مصلحت اور حکمت شرعی یہ ہو کہ اوس دن حاجی لوگ بسبب ضعف اور کسل روزہ کے دعا و استغفار مین
اور حج کے ارکان ادا کرنے مین سست اور غافل ہو جاوین یہان تک کہ اہل سلف کا فرمانا یہی ہے کہ
عرفات والون کو افطار کرنا مستحب ہے اور بروایت ابو الشیخ کتاب الثواب مین وارد ہوا کہ فرمایا رسول مقبول
صلعم نے کہ روزہ ذی الحجہ کی آٹھوین کا کفارہ ایک برس کے گناہ ہونیکا ہے اور نوین کا روزہ کفارہ دو
برس کے گناہونکا ہے حضرت ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا سرور کائنات صلعم نے کہ نہین ہے
کوئی دن دوست زیادہ اللہ تعالی کے نزدیک یہ کہ عبادت کیجاوے اوسکی ذی الحجہ کے عشرہ سے
کہ اوسکے ہر دن کا روزہ برابر ہے برس دن کے روزہ کے اور عبادت ہر رات کی برابر ہے شب قدر
کی عبادت کے روایت کیا ترمذی و ابن ماجہ نے اللہ تعالی قرآن مجید مین فرماتا ہے وَالْفَجْرِ وَلَيَالٍ
عَشْرٍ مفسرین ان دس راتون کو تین قسم پر لکھتے ہین اول تو دس راتین ذی الحجہ کے مہینے کے اول
کی کہ سب حاجی لوگ اطراف و جوانب سے ان دس راتونمین مکہ معظمہ مین یا اوسکے گرد و نواح مین
حج و طواف بجالانے کو جمع ہوتے ہین اور ابتدا جمع ہونے کی شب اول سے ہوتی ہے اور انتہا اوسکی
دسوین رات کو ہوتی ہے کہ حدیث شریف مین وارد ہوا کہ دنون مین سے کوئی دن اس مرتبہ کا نہین
ہے کہ اوسمین نیک عمل بہتر اور افضل ہو ذی الحجہ کے دس راتون سے کہ ہر روزہ وہان کا روزونمین سے
ایک برس کے روزونکے برابر ہے ثواب مین اور عبادت ہر رات کی اون راتون مین سے شب قدر کی عبادت
سے دس گنی ہے دوسرا رمضان مبارک کے آخر کا دہا کہ عابد لوگ اعتکاف کی سنت ادا کرنے کو اور
شب قدر کی برکتین حاصل کرنے کو تمام سال اوسکے انتظاری مین کاٹتے ہین حدیث شریف مین وارد
ہوا کہ جب یہ دہا داخل ہوتا تھا تو رسول خدا صلعم گھر کو چھوڑ کر کمر چست باندھکر مسجد شریف مین اعتکاف کو

شب کو جاگتے تھے اور اپنے اہل و عیال کو شب بیداری مین اپنے ساتھ شریک فرماتے تھے اور محنت و ریاضت پرسے
درجے کی فرماتے تھے تیسرا محرم کا اول وہ ہے کہ شہداء کربلا کے کربت اور غربت کے دن ہین اور صبر و رنج
کے کہ اللہ تعالی کی راہ مین کھینچا ہے اوسکا ثواب اونکی ارواح مقدس پر اوس وقت مین نازل ہوتا ہے
اور بدعتی لوگ جہالت کی راہ سے رسومات غم والم کے قائم کرنے کو جیسے سینہ زنی اور کتاب خوانی اور تعزیہ
سازی اور نوبت نوازی کے واسطے تمام سال انتظار اوس وقت کا کرتے ہین اور بعض مفسرین نے
ان دس راتون کو تمام سال مین سے متفرق لیا ہے کہتے ہین کہ پانچ راتین رمضان شریف کی آخر کے
دہے کی کہ اونمین گمان شب قدر کی برکتون کا ہے اور ایک رات عید الفطر کی اور ایک رات عرفہ کی
اور ایک رات عید الضحی کی اور ایک رات معراج کی یعنی ستائیسوین رجب کی اور ایک شب برات یعنی
پندرھوین رات شعبان کی علماء دین لکھتے ہین کہ جو شخص نذر مانے برس کے افضل دنون کے روزہ
رکھنے کی تو یہ نذر اوسکی عشرہ ذی الحجہ کی طرف عائد ہوگی اور جو نذر مانے افضل دن کے روزہ رکھنے
کی تو دن عرفہ کا ہوگا اور جو نذر کرے ہفتہ کے دنون مین سے افضل دن کے روزہ رکھنے کی تو دن
جمعہ کا ہوگا اور بعض علما فرماتے ہین کہ عشرہ ذی الحج کا باعتبار دنون کے افضل ہے بسبب ہونے
عرفے کے دن کے اوسمین اور راتین عشرہ رمضان کی افضل ہین بسبب ہونے شب قدر کے اوسمین
ہکذا فی اشعۃ اللمعات حضرت فقیہ ابو اللیث رح باسناد طویل روایت کرتے ہین کہ حق تعالی نے تحفہ بھیجا
حضرت موسی بن عمران کو پانچ دعائین کہ لائے اونکو حضرت جبرئیل عشرہ ذی الحجہ مین اول دعا لا الہ
الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی و یمیت وھو حی لا یموت بیدہ الخیر
وھو علی کل شیء قدیر دوسرے اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الہا واحدا
احدا صمدا فردا باقیا لم یتخذ صاحبۃ ولا ولدا تیسرے اشھد ان لا الہ الا اللہ
وحدہ لا شریک لہ احدا صمدا لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد چوتھے
اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی و یمیت وھو
حی لا یموت بیدہ الخیر وھو علی کل شیء قدیر پانچوین حسبی اللہ وکفی سمع اللہ لمن
دعا لیس وراء اللہ منتھی اور وارد ہوا کہ یہ کلمے نازل ہوئے انجیل مین حواریون نے حضرت عیسی
سے فضیلت اور ثواب ان کلمات کا پوچھا آپنے اسکا ثواب اور فضیلت بحساب بیان فرمایا [illegible]

تنبیہ

ابن القاسم فرماتے ہین کہ مجھسے بیان کیا ایک شخص نے کہ اوسنے عشرہ ذی الحجہ مین یہ پانچون دعائین پڑھین
اور اونکی برکت سے دعا مانگی پس دیکھا اوسنے خواب مین کہ گویا گھر مین پانچ طباق نور کے ہین اوپر تلے اور سارا
گھر نور سے معمور ہوگیا حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ جسوقت ہوتا ہے
دن عرفے کا تحقیق اللہ تعالی نزول فرماتا ہے طرف آسمان دنیا کے پھر فخر فرماتا ہے ساتھ حاجیون کے
روبروے فرشتون کے اور فرماتا ہے کہ دیکھو میرے بندون کی طرف کہ آئے میرے پاس پراگندہ بال
اور گردآلودہ چلاتے ہوے ہر راہ دور سے ساتھ لبیک اور ذکر کے گواہ کرتا ہون مین تمکو کہ تحقیق
مینے بخشا اونکو پھر کہتے ہین فرشتے کہ اے پروردگار ہمارے فلانا شخص ہے کہ نسبت کیا جاتا ہے گناہ
کے ساتھ اور فلانا مرد اور فلانی عورت گناہ کرتے ہین فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ اوسوقت فرماتا ہے اللہ
عزوجل کہ تحقیق بخشا مینے اونکو پھر فرمایا کہ نہین ہے کوئی دن کہ بہت آزاد کیے جاوین اوسمین آگ سے
برابر دن عرفے کے روایت کیا شرح السنۃ مین اور حضرت طلحہ بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسولخدا
صلعم نے کہ نہین دیکھا گیا شیطان کسی دن زیادہ ذلیل اور راندہ ہوا اور بہت حقیر اور بہت غصے مین بھرا ہوا
برابر عرفے کے دن کے **ف** یعنی شیطان ہمیشہ مسلمانون کی نیکیان دیکھکر غصہ کھاتا ہے اور خوار ہوتا ہے
مگر عرفے کے دن سب دنون سے زیادہ خوار اور غصہ ناک ہوتا ہے اور نہین ہے سبب اسکا مگر اس وجہ سے
کہ دیکھتا ہے اوترنا رحمت الٰہی کا عام و خاص پر اور معاف کرنا غفور الرحیم کا بڑے گناہونکو مگر کہ دیکھا
گیا دن بدر کے یعنی اوس دن کہ فتح مسلمانون کی اور عزت و شوکت اسلام کی ہوئی خواری اور ذلت
شیطان کی مانند خواری و ذلت عرفے کے دن کی سی تھی یا زیادہ پس تحقیق دیکھا شیطان نے
جبرئیلؑ کو دن بدر کے کہ درست کرتے ہین اور جماتے ہین ملائکہ کی صفون کو روایت کیا شرح السنۃ
مین اور جو دعائین کہ اس دن مین پڑھی جاتی ہین وہ پہلے مذکور ہوگئین حدیث شریف مین وارد ہوا کہ بڑا
گنہگار لوگون مین وہ شخص ہے جو عرفے کے دن عرفات پر ٹھہرے پس گمان کرے کہ اللہ تعالی اوسکو
نہین بخشا اور بھی وارد ہوا کہ بعض گناہ ایسے ہین کہ اونکا کفارہ کوئی عبادت نہین ہوسکتی مگر ٹھہرنا عرفات کا
ف اہل حدیث لکھتے ہین کہ عرفات نام رکھنے کی یہ وجہ ہے کہ حضرت ابراہیم کو اوس جگہہ معرفت حاصل
ہوئی تھی اس بات کی کہ خواب میرا خدا کی طرف سے ہے یا یہ وجہ کہ جبرئیلؑ نے معرفت مناسک حج آپکو
وہان تعلیم فرمائی تھی یا یہ وجہ کہ حضرت آدم و حوا کو آپسمین وہان معرفت حاصل ہوئی تھی جیسے کہ تفسیر

فضیلت عرفہ
فضیلت تمام عرفات

سعالم وغیرہ مین مذکور ہوا خداوند کریم اپنے فضل عظیم سے سب مسلمانونکو اوس مقام آدمیّت مین جانا نصیب فرماوے آمین

فصل تیسری

حج اور عمرہ کے فضائل مین

اہل اسلام کو مقام آگاہی اور بیداری ہے کہ حج کی بہت سی فضیلتین آیتون اور حدیثون سے ثابت ہین اونمین سے اس فصل مین چند لکھی جاتی ہین حقتعالی فرماتا ہے لِيَشْهَدُوا مَنَافِعَ لَهُمْ زمیسر کے نزدیک منافع کے معنی ہین اختلاف ہے تفسیر حالم مین سعید ابن مسیب اور محمد بن علی الباقر سے روایت ہے کہ مراد منافع سے عفو اور مغفرت ہے اور سعید ابن جبیر کے نزدیک مراد تجارت ہے اور مجاہد و عطا کے نزدیک حج کا نفع عام ہے دنیا و آخرت مین امام زمخشری تفسیر کشاف مین اس آیت شریف کی تفسیر مین لکھتے ہین کہ حضرت امام اعظم رض پہلے حج ادا کرنے سے درمیان عبادتون کی تفضیل اور تفریق فرمایا کرتے تھے مگر جب آپ نے حج ادا کیا اور ملاحظہ فرمائے خصائص و برکات و حسنات و درجات حج کے تو آپ نے تفضیل دی حج کو اوپر سب عبادتون کے اسی طرح تفسیر احمدی مین مذکور ہے **ف** اس جگہہ فقیر عرض کرتا ہے کہ اہل اسلام ذرا غور و فکر کرین اس مضمون کہ بخشا جانا حق العباد اور مظلوم کا سواے حج کے اور کسی عبادت کے طفیل نہین ہو سکتا چنانچہ حدیث شریف مین وارد ہوا کہ بڑا گنہگار لوگون مین وہ شخص ہے جو عرفے کے دن عرفات پر ٹھہری پس گمان کرے کہ اللہ تعالی نے اوسکو نہین بخشا پوشیدہ نہ رہے کہ اس مسئلہ مین اختلاف ہے کہ حج سے بڑے گناہ بھی جھڑتے ہین یا نہین بعض فرماتے ہین کہ معاف ہوتے ہین جیسے حربی مسلمان ہوتا ہے تو اوسکے گناہ سب معاف ہو جاتے ہین اور بعض کہتے ہین کہ اللہ تعالی کے گناہ جھڑتے ہین اور بندون کے حق نہین معاف ہوتے ہین جیسے ذمی مسلمان ہوتا ہے تو اللہ تعالی کے گناہ معاف ہو جاتے ہین نہ بندون کے قاضی عیاض لکھتے ہین کہ اجماع ہے اہل سنت کا اسپر کہ بڑے گناہون کو نہین جھاڑتی ہے مگر توبہ اور حضرت طیبی محدث اور میر بادشاہ کا یہی مذہب ہے کہ حج سے گناہ کبیرہ اور حق العباد دونون معاف ہوتی ہین چنانچہ حضرت عباس بن مرداس سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلعم نے دعا مانگی واسطے امت اپنی کے عرفے کی شام کو بخشش کی پس قبول کی گئی کہ تحقیق مینے بخشا واسطے اونکے سواے حقوق بندون کے پس تحقیق مین لونگا واسطے مظلوم کے حق اوسکا ظالم سے کہا حضرت صلعم نے اے رب میرے اگر چاہے تو دے مظلوم کو جنت کی نعمتین بعوض بدلے اوسکو

بیان حج

تحقیق

حق سے کہ ظالم نے لیا ہے اور بخشتا ہے واسطے ظالم کے پس نہ قبول کی گئی عرفہ کی شام کو جب صبح کی تو حضرت نے مزدلفہ مین پھر وہی دعا مانگی پس قبول کی گئی کہا راوی نے پس ہنسے حضرت یا کہا راوی نے مسکرائے پس کہا حضرت ابا بکر صدیق اور حضرت عمر نے کہ قربان ہون مان باپ ہمارے آپ پر کہ تحقیق یہ وہ ساعت ہے کہ نہین آپ ہنستے تھے اسمین یعنی اس ساعت عظیم الشان کا یہ مقتضا نہین ہے کہ آپ یہ پس کس چیز نے ہنسایا آپ کو ہمیشہ ہنسا وے اللہ تعالی آپ کے دانتون کو فرمایا حضرت نے کہ تحقیق دشمن خدا ابلیس نے جب جانا کہ تحقیق اللہ عزوجل نے قبول فرمائی دعا میری اور بخشا میری امت کو تو مٹی پس شروع کی ڈالنی مٹی اپنے سر پر اور پکارنا شروع کیا واویلاہ اثبوراہ پس ہنسایا مجکو اوسکی بیقراری اور گھبراہٹ نے روایت کی ابن ماجہ نے اور نقل کی بیہقی نے کتاب بعث و نشور مین مانند اسکے **ف** ظاہرا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مغفرت تمام ہوئی یعنی اللہ تعالی اور بندون کے دونون کے حق بخشے گئے اور طبرانی کہتے ہین کہ یہ حکم محمول ہے اوس ظالم پر جسنے توبہ کی اور عاجز ہے حقون کے ادا کرنے سے اسلیے کہ فرماتا ہے اللہ تعالی اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ اور اسی طرح بیہقی لکھتے ہین اور مواہب لدنیہ مین ترمذی سے منقول ہوا کہ حج کفارہ مظالم کا بھی ہوتا ہے کیونکہ ظاہر ہے کہ ظلم ماسوے شرک کے ہے اور حضرت شیخ محدث دہلوی اس حدیث کی تحقیق مین فرماتے ہین کہ حج سے حقوق اللہ بخشے جاتے ہین اور حقوق العباد مین اختلاف ہے جمہور اہل سنت اسپر ہین کہ نہین بخشے جاتے ہین اور ظاہر حدیث سے بخشا جانا تمام ثابت ہوتا ہے واللہ اعلم حسن روی ہین کہ شیطان کا یہ حال ہوا اوسکا نام محسّر ہے یعنی حسرت مین ڈالنے والا شیطان کو یہ مقام مزدلفہ کے پاس ہے پانسو پینتالیس گز کی قدر اسوجہ سے اس جگہ سے حاجی لوگ جلد گذرتے ہین صحیح بخاری اور صحیح مسلم مین حضرت ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ جسنے خدا کے لیے حج کیا اور عورتون سے خواہش کی بات چیت نہ کی اور ساتھ والون سے گالی گلوج جھگڑا نہ کیا تو وہ پھرے وقت ایسا پاک ہوا کہ گویا اوسی دن اوسکی مان نے جنا اور بھی صحیحین مین حضرت ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ ایک عمرہ دوسرے عمرے تک گناہ بخشواتا ہے اور حج مبرور کی جزا نہین مگر جنت قرشی لکھتے ہین کہ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ حج مبرور کا بدلہ صرف کفارہ گناہون کا ہی نہین ہے بلکہ ضرور ہے کہ علاوہ کفارہ ہونے گناہون کے خداوند کریم اپنے فضل عظیم سے اوسکو جنت مین داخل کریگا

حدیث

فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ حج مبرور بہتر اور افضل ہے دنیا و ما فیہا سے اور نہین ہے جزا حج مبرور
کی مگر جنت اور ایک روایت مین وارد ہوا کہ حج غیر مقبول بہتر ہے دنیا و ما فیہا سے اور کہا جاتا ہی واسطے
اوس شخص کے کہ حج نہین قبول ہوا اوسکا کہ نکلا تو اپنے گناہون سے اور جسکا کہ حج قبول ہوا پس
تحقیق وہ پہونچا مقصد بڑے کو روایت کیا شیخ احمد حدادی نے عقد الثمین مین حضرت امام حسن بصری
سے روایت ہے کہ ایک حج مقبول بہتر ہے دنیا و مافیہا سے اور اوسکو حکم چار سو آدمیون کی شفاعت
کا دیا جاویگا پس کیسکی چاہیے اپنے کنبے وغیرہ مسلمانون کی اور یہی آپ سے مجالس مکیہ مین روایت ہے
کہ حج غیر مقبول کفارہ ستر برس کے گناہونکا ہوتا ہے اور ثواب حج مقبول کا بیحساب ہے حضرت ام سلمہ سے
روایت ہے کہ سنا مینے رسول مقبول صلعم سے کہ جسنے احرام باندھا حج کا یا عمرہ کا بیت المقدس سے
مسجد احرام تک بخشے جاتے ہین اوسکے گناہ اگلے اور پچھلے یا یہ فرمایا کہ واجب ہو جاتی ہے اوسکے لیے
جنت نقل کی ابوداؤد و ابن ماجہ نے **ف** بعض اہل حدیث لکھتے ہین کہ اس حدیث مین اشارہ ہے
طرف اسکے کہ احرام کی جگہ جتنی دور ہوگی اوتنا ہی ثواب زیادہ ہوگا چنانچہ اپنے گھر سے احرام باندھکر
جانا افضل ہے اگر ممنوعات احرام سے بچ سکے ورنہ میقات سے افضل ہے حضرت شیخ رح لکھتے ہین
کہ جب حاجی بیت المقدس سے آتا ہے مکہ شریف کی طرف تو راہ مین مدینہ طیبہ بھی ملتا ہے پس وہ شخص
مشرف ہوتا ہے ساتھ افضل اور اشرف مقامون کے اول اور اوسط اور آخر مین اسوجہ سے خداوند کریم
کی جناب سے حاجی کو یہ ثواب عظیم نصیب ہوتا ہے جامع ترمذی مین عبد اللہ ابن مسعود سے روایت
ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ ساتھ کرو حج اور عمرہ کو اس واسطے کہ یہ دونون دور کرتے ہین
گناہون اور محتاجی کو جیسے دور کرتی ہے بھٹی میل لوہے کو اور سونے چاندی کو حاصل حدیث یہ ہے
کہ پے درپے کرو حج اور عمرہ یعنی قران کہ اوسمین حج اور عمرہ دونون ہوتے ہین یا یہ مراد ہے کہ عمرہ کیا
ہے جسنے تو پھر حج کرو اور حج کیا تو پھر عمرہ کرو اور مراد فقر سے یا تو فقر ظاہری ہے یا فقر باطنی یعنی
حج کی خیر و برکت سے مسلمان مالدار ہو جاتا ہے یا دل غنی ہو جاتا ہے اور کیون نہو کہ بندہ ضعیف
جب آستانہ اقدس اپنے پروردگار غفار الذنوب پر پہونچ گیا تو اس سے زیادہ مسلمان کے واسطے
کون سی بڑی دولت اور سعادت دنیا و آخرت ہے عمران بن حصین سے روایت ہے کہ فرمایا رسول مقبول
صلعم نے کہ ساتھ کرو حج اور عمرہ کو کہ یہ دونون عمر اور رزق مین ترقی کرتے ہین اور دور کرتے ہین دونون

گناہوں کو جیسے دور کرتی ہے بھٹی میل لوہے کو روایت کیا ابن جوزی نے عبد الرزاق محدث سے روایت ہے کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ حج کرو اور غنی ہوجاؤ اچیا مین بھی یہ حدیث وارد ہوئی ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ چھوٹی اور بڑی عمر والی اور عورت کا جہاد حج اور عمرہ ہے روایت کیا نسائی نے حضرت ام سلمہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ ضعیف آدمی کا جہاد حج ہے روایت کیا ابن ماجہ نے اور حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ عرض کیا میں نے یا رسول اللہ عورتوں پر جہاد ہے فرمایا کہ ہان عورتوں پر ایسا جہاد ہے کہ نہین ہے لڑائی اوسمین وہ حج اور عمرہ ہے روایت کی ابن ماجہ نے **ف** حج وعمرہ مین لڑائی تو نہین ہے لیکن بسبب کمال مشقت اور ریاضت اور حاصل ہونے تفرقہ عزیزوں اور وطن سے عورتوں کے حق مین بمنزلہ جہاد کے ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی سے روایت ہے کہ مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم دیکھتے ہیں کہ جہاد سب عملوں سے افضل اور اعلی ہے اور ہم عورتیں جہاد نہین کرتی ہین تو آپ نے فرمایا کہ افضل جہاد حج مبرور ہے تو آپ فرماتی ہین کہ جبسے یہ سنا مینے تو نہ چھوڑا مینے حج کو روایت کیا بخاری نے حضرت علی رضی سے روایت ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ جسنے حج کیا اور بعد اسکے غزا کی تو لکہا جاتا ہے اوسکے غزا کا اجر و ثواب برابر چارسو حج کے تو آپ فرماتی ہین کہ اس فرمان عظیم الشان کو سنکر اون مسلمانوں کے دل ٹوٹ گئے جو طاقت اور قدرت حج اور جہاد کرنے کی نرکھتے تھے پروردگار عالم نے اپنے حبیب مکرم معظم کو وحی بھیجی کہ اے حبیب میرے جو شخص تجھپر تحفہ درود شریف کا بھیجیگا تو اوسکے درود شریف کا اجر و ثواب برابر چارسو جہاد کے ہے اور ہر جہاد برابر چارسو حج کے روایت کیا شیخ احمد حضراوی نے عقد الثمین مین اور اسی طرح روایت کیا ابو حفص عمر المیانشی نے اور اسی روایت کو حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی جذب القلوب مین تحریر فرماتے ہین عبد اللہ ابن عباس رضی فرماتے ہین کہ تھا مین رسولخدا صلعم کے ساتھ منی مین ناگاہ آئی ایک جماعت اہل یمن کی اور اونھون نے آنکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ قربان ہون ماں باپ ہمارے تمپر یا رسول اللہ بیان فرمایئے ہمارے سامنے اجر و ثواب حج کے آپ نے فرمایا کہ سنو جو آدمی نکلا اپنے گھرسے بہ نیت حج اور عمرہ کے پس جو قدم کہ اوٹھاتا ہے اور رکھتا ہے زمین پر مگر کہ جھڑتے ہین گناہ اوسکے ایسے جیسے پتے درخت سے جھڑتے ہین پس جسوقت کہ پہونچتا ہے مکہ شریف مین تو ملاءکہ اوس سے مصافحہ اور سلام علیک کرتے ہین اور جسوقت کہ پہونچتا ہے ذو الحلیفہ مین اور غسل کرتا ہے تو اوسکو اللہ تعالی گناہوں سے پاک کردیتا ہے اور جسوقت کہ احرام باندھتا ہے تو اللہ تعالی اوسکی نیکیوں کو

تروتازہ اور رعنا کر دیا ہے اور جسوقت کہ کہتا ہے لبیک اللہم لبیک اللہ تعالی اوسکے جواب مین فرماتا ہے
کہ اے بندہ میرے مین تیرے پاس موجود ہون سعادت اور رحمت لیکر اور سن رہا ہون تیری تسبیح کو
اور نظر رحمت کی کر رہا ہون طرف تیرے اور جب کہ طواف اور سعی کرتا ہے صفا و مروہ کی اللہ تعالی اوسکو
بیشمار نیکیان عنایت کرتا ہے اور جب عرفات مین آتا ہے اور باواز بلند اپنی حاجتونکو چاہتا ہے تو حقتعالی فخر
فرماتا ہے اپنے بندون سے ساتون آسمان کے فرشتون پر اور فرماتا ہے کہ اے ملائکہ میرے دیکھو میرے
بندون کی طرف کہ آئے مین میرے پاس دور و دراز رستے سے گرد و غبار آلودہ اپنے مال کو میری راہ مین
خرچ کیا اور اپنے بدنون کو میری راہ مین تکلیف مین ڈالا قسم ہے مجھکو اپنی عزت و جلال کی کہ مینے انکی بدیون کو
نیکیان کر دیا اور اونکو گناہون سے ایسا پاک کر دیا جیسے کہ مان کے پیٹ سے آج پیدا ہوئے پس جسوقت
کہ کنکریان پھینکتے ہین اور سر منڈاتے ہین اور آنکر کعبہ شریف کی زیارت کرتے ہین تو پکارتا ہے پکارنے
والا عرش سے کہ اے حاجیو پھر واپنے گھرون کو اس حال مین کہ اللہ تعالی نے تمکو بخشدیا اور اب عمل نئے
سرے کرو یعنی زمانہ گذشتہ کے گناہ سب معاف ہوے اور آیندہ سے حساب شروع ہوگا اس حدیث کو
فقیہ ابو اللیث سمرقندی نے روایت کیا بڑے اسناد طویل اور راویان صحابہ جلیل سے اور طبرانی نے معجم کبیر
مین اور بزار نے ابن عمر رض سے روایت کیا باسناد قوی و معتبر حضرت سہل ابن سعد رض سے روایت ہے کہ فرمایا رسول
مقبول صلعم نے کہ نہین کوئی مسلمان کہ لبیک کہتا ہے مگر کہ لبیک کہتے ہین جو ہین دہنی طرف اور بائین
طرف اوسکے ہر قسم پتھر یا درخت یا ڈھیلے سے یہان تک کہ تمام ہوجاوے زمین اسطرف سے اور اوسطرف
یعنی دہنے بائین طرف سے نقل کی ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** یعنی جو کوئی لبیک کہتا ہے تو سب
چیزین موافقت کرتی ہین اوسکی یعنی وہ بھی لبیک کہتی ہین علمار حنفیہ کے نزدیک مستحب ہے کہ بعد لبیک
کہنے کے آہستہ درود شریف پڑھے اور خدائے کریم کی رضا مندی چاہے اور اپنے لیے دعا مانگے تفسیر
فتح العزیز مین وارد ہوا کہ ازرقی مجاہد سے روایت کرتے ہین کہ حضرت موسی واسطے حج کے سرخ رنگ
اونٹ پر سوار آئے اور روحا سے آپ نے احرام باندھا اور دو گلیم قسطوانی آپ نے پہنی یعنی ایک کا تہبند
کیا اور دوسرے کو چادر کیا پس آپ نے طواف کیا اور درمیان صفا مروہ کے لبیک لبیک کہتے ہوے
آپ دوڑتے تھے کہ ایک آواز غیب سے انکے کان مین پہونچی کہ لبیک عبدی انا معک حضرت
موسی اس آواز کی لذت سے بے اختیار زمین پر سجدہ کرتے ہوے گر پڑے درمختار مین حضرت امام اعظم رض

تمت
فقط
سبحہ
سبحہ
سرمہ

کے فضائل مین وارد ہوا کہ آپ نے عشا کے وضو سے چالیس برس فجر کی نماز پڑھی اور پانچ اوپر پچاس حج
کیے اور دیدار حق نصیب ہوا سو بار آپکا ایک قصہ مشہور و معروف ہے کہ اخیر حج مین آپ نے خانہ کعبہ کے
خادمون سے ایک رات اندر رہنے کی اجازت چاہی پس آپ اندر جا کر دہنے پاؤن سے کھڑے ہوئے اور
بائین کو دہنے سے لگالیا اور اس ہیئت سے آپ نے آدھا قرآن مجید پڑھا اور رکوع کیا اسی طرح سے
دوسری رکعت مین بائین پاؤن سے کھڑے ہوے اور آدھا باقی قرآن مجید ختم کیا بعد سلام پھیرنے کے
آپ روئے اور پروردگار کی جناب مین مناجات کی کہ اے اللہ نہین عبادت کی اس بندہ ضعیف نے
حق عبادت لیکن پہچانا تجھکو حق معرفت پس بخشدے نقصان خدمت اپنی کا بعوض کمال معرفت اوسوقت
کعبہ شریف کے ایک کونہ کی طرف سے ایک آواز غیب سے آئی کہ ای ابا حنیفہ رضہ تحقیق پہچانا تونے حق
معرفت کا اور تحقیق خدمت کی تونے میری اور بہت اچھی کی اور تحقیق بخشا مینے تجھکو اور جو تیرے مذہب
مین ہونگے دن قیامت تک نور اللہ مرقدہ صحیحین مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر
دین ثریا پر لٹکا ہوا ہوگا تو بھی کچھ لوگ فارس کے اوس پالینگے اور ایک روایت مین ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اگر علم
ثریا پر معلق ہوگا تو کچھ لوگ فارس کے اوسے پالینگے انتہی اس حدیث مین آنحضرت صلعم نے خبر دی کہ فارسی
لوگونمین بھی بڑے دیندار اور بڑے ذی علم پیدا ہونگے سو مطابق اوسکے واقع ہوا کہ حضرت امام اعظم رح
کہ اولاد ہرمز بن نوشیروان بادشاہ فارس سے ہین ایسے بڑے نامی دیندار ہوئے کہ اونکے سبب سے نفع عظیم
امت محمدیہ صلعم کو باعتبار دین کے نصیب ہوا اور قیامت تک اونکا فیض باقی اور جاری رہیگا گویا مصداق
اتم اس حدیث کی وہی ہین اور اور بھی علماے کاملین اہل فارس مین ہوئے چنانچہ محمد بن اسمعیل بخاری رئیس المحدثین
بھی فارسی تھے اسی طرح پیشین گوئی بعالم قریش یعنی حضرت امام شافعی مین اور حضرت امام مالک مین بھی وارد ہوئی
ہے حدیث شریف مین وارد ہوا کہ جو مسلمان حج کرتا ہی تمام گناہ اوسکے بخشے جاتے ہین اور ایک فرشتہ آنکر درمیان دونون
شانونکے ہاتھ رکھکر کہتا ہے کہ ای بندے گنہگار زمانہ گذشتہ کے تیرے گناہ سب بخشے گئی روایت کیا حضرت امام حسن بصری نے

قصہ عجیبہ

فصل چوتھی

رمضان شریف کے عمرہ کے ثواب مین

پوشیدہ نہ رہے کہ رمضان شریف مین عمرہ کرنے کی بہت بڑی فضیلت ہے حضرت بن عباس رضہ سے
روایت ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ تحقیق عمرہ کرنا رمضان شریف مین برابر حج کے ہے یعنی ثواب

یہی روایت کی بخاری اور مسلم نے اور بروایت صحیح مسلم اس طور سے وارد ہوا کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ
کہ عمرہ کرنا رمضان شریف مین گویا میرے ساتھ حج ادا کرنا ہے ابوداود و طبرانی و حاکم حضرت ابن عباس رض
سے اتنا اور زیادہ روایت کرتے ہین کہ فرمایا حضرت صلعم نے کہ عمرہ رمضان شریف کا میرے ساتھ حج
کرنے کے برابر ہے بغیر شک کے اور بھی حضرت ابن عباس رض سے روایت ہے کہ آئین ام سلیم رض حضرت کے
پاس اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ابو طلحہ اور اوسکے بیٹے نے حج کیا او مجھکو چھوڑ دیا آپ نے فرمایا کہ اے
ام سلیم عمرہ کرنا رمضان شریف مین میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے روایت کیا ابن حبان نے
او ابی معقل رض سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ عمرہ رمضان شریف کا برابر حج کے ہے روایت کیا
ابن ماجہ نے اور اسی طرح ابی طلیق رض سے روایت ہے کہ اونہون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا عمل
ہے وہ جسکے کرنے سے آپ کے ساتھ حج کرنے سے برابر ہو جاون آپ نے فرمایا کہ عمرہ کرنا رمضان
شریف مین روایت کیا ابن منذر وغیرہ نے ف جس بھائی کے دل مین توفیق حج کی پیدا ہووے تو وہ
سمجھکر ایسے دنون مین چلے کہ رمضان شریف مکہ معظمہ مین اوسکو نصیب ہو اسواسطے کہ احادیث صحیحہ سے
ثابت ہے کہ جسنے رمضان شریف مین عمرہ کیا پس اوسکو ثواب جناب رسول مقبول صلعم کے ساتھ حج
کرنے کا حاصل ہوتا ہے ثواب اس ثواب کا کیا حد و حساب ہے خداوند کریم اپنے فضل عظیم سے جسکو
نصیب فرماوے خدای کریم کا شکر بے انتہا ہے کہ اس فقیر گنہگار کو یہ خیر و برکت اور سعادت دنیا و آخرت کی
نصیب ہوئی وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ اور پھر جلد نصیب فرماوے آمین فقیر نے دیکھا کہ اکثر
اہل مدینہ طیبہ و اہل یمن و مصر و شام و مغرب کے لوگ خاصکر رمضان شریف مکہ معظمہ مین آکر کیا کرتے ہین
اور رات دن عمرہ لانے مین مصروف رہتے ہین علاوہ اس ثواب عظیم کے مکہ شریف مین یون تو ہر سال
مسلمان کے واسطے جنت نصیب ہے مگر خاصکر رمضان شریف مین کچھ ایسا اہتمام اور لطف رہتا ہے کہ
روئے زمین پر وہ جلسہ اور ہنگامہ کہان اور مسلمانون کو دیکھنا نصیب ہوا ہی طرح رجب شریف اور معراج
مین کچھ ایسا لطف و کیفیت مدینہ طیبہ مین نظر آتا ہے کہ دنیا مین جلسہ فردوس برین ہر ایک کو دکھائی دیتا ہے
ابن عباس رض سے روایت ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ جسنے پایا رمضان شریف مکہ معظمہ مین اور روزہ رکھے
سکے اور عبادت کی جو ہو سکی لکھتا ہے اللہ تعالی واسطے اوسکے ثواب ایک لاکھ رمضان شریف دوسری
جگہ کا اور لکھتا ہے واسطے اوسکے ہر دن اور رات ثواب ایک بردہ آزاد کرنے کا اور دو گھوڑون کا اللہ کی

٣٠٢١ ۶

راہ مین دینے کا اور ہر دن اور ہر رات نیکی کا روایت کیا ابن ماجہ نے اور بروایت ابوحفص میانشی اسطرح پر وارد ہوا کہ ہر روز اللہ تعالی اوسکی مغفرت کرتا ہے اور رتبہ شفاعت کا عطا کرتا ہے اور ہر روز دعا اوسکی قبول فرماتے

فصل پانچوین
حاجیون کے فضائل مین

حضرت علامہ غزالی احیاء العلوم مین حضرت امام حسن بصری رض سے روایت کرتے ہین کہ جب حاجی لوگ مکہ شریف مین پہونچتے ہین تو ملائکہ اونسے ملاقات کرتے ہین پس سلام علیک کرتے ہین انکو جو اونٹون پر سوار ہوتے ہین اور مصافحہ کرتے ہین اونسے جو خچرون پر سوار ہوتے ہین اور پیدل والون سے ملتے ہین اسی طرح حضرت فقیہ ابواللیث نے روایت کیا اور بھی احیاء مین وارد ہوا کہ حضرت عمر رض نے فرمایا کہ بخشش کی گئی واسطے حاجیون کے اور اونکی جنکی حاجی لوگ بخشش چاہتے ہین مہینہ ذی الحجہ اور محرم و صفر تا بیسوین ربیع الاول اور ایک روایت مین دسوین ربیع الاول وارد ہوئی اسی طرح روایت کیا ابن ابی شیبہ نے اور فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ حاجی مستجاب الدعوات ہو جاتا ہے جسوقت کہ وہ داخل ہوا مکہ شریف مین یہان تک کہ پھر آوے اپنے کنبے مین چالیس روز حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ ای اللہ بخشش کر حاجیون کی اور اونکی جنکی یہ بخشش چاہین روایت کی بیہقی اور حاکم نے ابن عمر رض سے روایت ہے کہ فرمایا مجکو رسول خدا صلعم نے کہ جسوقت ملاقات کرے تو حاجی سے یعنی جو کہ حج کر چکے پس سلام کر اوسپر اور مصافحہ کر اور اوس سے کہہ کہ بخشش چاہے تیرے لیے پہلے اس سے کہ داخل ہوا پنے گھر مین اسلیے کہ تحقیق وہ بخشا گیا ہے روایت کی احمد نے

ف پہلے گھر داخل ہونے کی قید اسلیے لگائی کہ وہ ہنوز راہ خدا مین ہے اور اپنے کنبے مین نہین مشغول ہوا پاک ہے گناہون سے اور بخشا گیا ہے پس استغفار و دعا اوسکی دوسرے کے واسطے بھی مقبول ہے اور حاجی کے حکم مین عمرہ کرنے والا اور جہاد کرنے والا اور طالب علم بھی ہین یعنی یہ لوگ جب گھر کو آوین تو اونسے بھی پہلے داخل ہونے کے گھر مین اسی طرح سلام اور مصافحہ کرکے دعا اپنی مغفرت کی کرا وے کہ وہ بھی بخشے گئے ہین خلاصہ یہ کہ ثواب حاجی کا اللہ تعالی پر ثابت ہو جاتا ہے وقت نکلنے گھر سے تا داخل ہونے گھر مین یعنی بعد حج کرنے کے پھرنے سے وہ ثواب نہین منقطع ہوتا ہے حضرت علامہ غزالی رح احیاء مین لکھتے ہین کہ تحقیق تھا دستور اگلے بزرگون کا کہ غازیون اور حاجیون کا استقبال کیا کرتے تھے اور اونکی آنکھون کے بیچ مین بوسہ دیتے تھے اور اونسے دعا کرایا کرتے تھے اور اسمین بہت جلدی کیا کرتے تھے یعنی پہلے اس سے کہ حاجی لوگ گھرون مین جا کر گناہون مین مبتلا ہو جاوین مسلمانون کو چاہیے کہ جہانتک ممکن

بیان

پہنچیگا بزرگان دین کے طریقونکو نہ چھوڑین کہ اونمین ہرطرح سے خیروبرکت اور سعادت دنیا و آخرت ہے بلکہ اگر غور کرکے دیکھے توگھر بیٹھے سامان مغفرت حاصل ہوتا ہے امام فاکہی حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ حج اور عمرہ کرنے والے مہمان ہین اللہ کی اور ایک روایت مین وارد ہوا کہ مہمان اللہ کے تین ہین جہاد کرنے والے اور حج کرنے والے اور عمرہ کرنے والے روایت کی نسائی نے اور بیہقی نے حاکم اور بیہقی سے روایت ہے کہ فرمایا سرور عالم صلعم نے کہ حاجی سوار کی اونٹنی کے لیے ہر قدم کی سات سو نیکیان ہین نیکیون حرم سے لوگون نے پوچھا کہ یا رسول اللہ نیکیان حرم کی کیا ہین فرمایا ہر نیکی لاکھ نیکی کے برابر ہے **ف** دوسری حدیث مین یہ جو وارد ہوا کہ پیادہ چلنے والے کو بزرگی ہے اوپر سوار چلنے والے کے جیسے بزرگی لیلۃ القدر کی اور راتون پر پس اہل حدیث لکھتے ہین کہ یہ حدیث اور مانند اسکے شریف کے اور آس پاس کے رہنے والون کے حق مین ہے کیونکہ پیادہ چلنے سے اون لوگون مین احتمال ضعف کا نہین ہے نہ دور کے رہنے والونکے حق مین اسی وجہ سے اب فتوی اسی روایت پر ہے کہ حج کی راہ مین سوار ہوکر جانا بہتر ہے تا وقت ادا کرنے حج کی قوت بخوبی باقی رہے اور اگر باوجود قدرت کے پیادہ چلیگا تو بھی درست ہے ابن عباس رض سے روایت ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ خدا تعالی نازل فرماتا ہے اوپر حاجیون کے ایکسو بیس رحمتین ساٹھ واسطے طواف کرنے والونکے اور چالیس واسطے نماز پڑھنے والون کے اور بیس واسطے نظر کرنے والون خانہ کعبہ کے روایت کیا بیہقی نے باسناد حسن شیخ احمد حفراوی عقد الثمین مین لکھتے ہین کہ روایت ہے کہ جس اونٹ پر کہ حج کیا جاوے ایکبار برکت دیجاتی ہے اوسکی چالیس شتر نمین اور حضرت حافظ ملا اسمعیل افندی محدث رح روح البیان مین روایت کرتے ہین کہ جس اونٹ پر حج کیا جاتا ہے سات بار تو ہوجاتا ہے حق اوپر اللہ کے یہ کہ چراوے اوسکو بہشت مین اور حضرت شیخ مہرانی محدث رح لکھتے ہین کہ پہونچی مجکو یہ روایت کہ ایک حمام والا اپنے حمام کو گرم کیا کرتا تھا تو وہ ایکبار اونٹ کی ہڈیون کا بار واسطے جلانے کے لایا تو وہ کہتا ہے کہ مینے اوسکو ڈالا آگ مین تو وہ باہر نکل آیا آگ مین سے اسی طرح تیسری بار بڑے زور سے نکل آیا یہ ماجرا عجیب دیکھکر نہایت فکر پیدا ہوئی کہ یکایک ایک آواز غیب سے سنی مینے کہ یہ ہڈیان اونٹ کی ہین جو چلا ہے مکہ شریف کا رستہ دس بار تو آگ اسکی ہڈیونکو کیسے جلا سکتی ہے حاجیون کو مقام مسرت ہے کہ جب خداوند کریم کی رحمت اور مغفرت اسقدر حاجیون کی سواری پر شامل حال ہے تو سوار ہونیوالونکی

بزرگی کا کیا حساب اور اونکی نجات و مغفرت مین کیا شک و شبہ ہے حضرت امام حسن بصری رضہ سے روایت ہے
کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ جب دن عرفہ کا ہوتا ہے اور حاجی عرفات مین حاضر ہوتے ہین تو رحمت خدا
اونکے نزدیک ہوتی ہے آسمان دنیا کے ساتھہ اور دروازے آسمان کے کھل جاتے ہین پس حقتعالی
فخر کرتا ہے ساتھہ حاجیون کے اوپر فرشتون کے فرماتا ہے کہ اے ملائکہ دیکھو میرے بندون کو کہ میری عبادت
کے لیے آئے ہین میرے پاس پریشان بال اور گرد و غبار آلودہ دور دراز رستون سے با مید مغفرت تحقیق
مینے اون سبکو بخشا اور پکار دو کہ اے بندون میرے پھر واپس گھرون کو کہ تمکو بخشدیا مینے اور جس کسی کی
چاہو شفاعت کرو اگرچہ گناہ اونکے بیشمار ہون تحقیق کہ مین ارحم الراحمین ہون رحمت میری سب چیزونکو پہونچی ہے

باب چوتھا

فصل پہلی

مکہ شریف کو رستے مین آتے جاتے مرنیکے ثواب مین اور اوس راہ مین خرچ کرنیکے اجر مین

حضرت ابو الفضل کرمانی اپنے منسک مین لکھتے ہین کہ حضرت انس رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ جو شخص مرا مکہ معظمہ کو رستے مین
آتے یا جاتے بخشدیتا ہے حقتعالی اوسکو گناہ پہلے اونکے کھولا جائیگا اوسکا دفتر حساب کا اور تولے جاینگے اوسکے اعمال اور داخل ہوگا جنت مین
بغیر حساب و عذاب کے اور احیاء العلوم مین وارد ہوا کہ فرمایا حضرت نے کہ ملیگا اوسکو ثواب حج اور عمرہ کرنیوالے کا قیامت تک اور بعض کتب احادیث
سے ثابت ہوا کہ پیدا کریگا اللہ تعالی اوسکے لیے ایک فرشتہ کہ حج کرتا رہے گا اوسکے واسطے قیامت تک اور
صاحب ہدایہ نقل کرتے ہین کہ جو شخص مرا حج کی راہ مین لکھا جاتا ہے واسطے اوسکے ثواب حج مبرور کا ہر سال
حضرت ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ جو شخص نکلا گھر سے بہ نیت جہاد پس مر گیا وہ تو لکھے گا اللہ تعالی اوسکا
اجر دن قیامت تک اور جو شخص نکلا گھر سے ورانحالیکہ وہ عمرہ لانے والا ہے اور وہ مر گیا لکھے گا اللہ تعالی
اجر اوسکا دن قیامت تک روایت کی ابو ذر نے عدۃ الاتابہ فی اماکن الاجابہ مین وارد ہوا کہ فرمایا حضرت نے
کہ جو نکلے قصد کرکے اس گھر کا یعنی خانہ کعبہ کا حج کرنے والے یا عمرہ لانے والے سے ہے ذمہ اللہ کا
اگر اوسکو پھیرے پھیرے مزدوری اور غنیمت کے ساتھہ اور اگر اوسکی روح قبض کرے داخل کرے
اوسکو جنت مین اور ضحاک رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ جو مسلمان نکلا گھر سے بہ نیت
زیارت کعبہ شریف کے اور وہ پہلے پہونچنے کے مر گیا اللہ تعالی واجب فرما دیتا ہے داخل ہونا اوسکا
جنت مین روایت کیا بیہقی نے فضالہ بن عبید رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ جو شخص مرا اعراہین

یا حج یا عمرہ مین تو اللہ تعالی اوسکو اوسی حال مین اوٹھاوے گا دن قیامت کے روایت کی حاکم نے مستدرک
مین اور دار قطنی کی روایت مین یہ اور وارد ہوا کہ داخل کیا جاویگا جنت مین اور احیاء العلوم مین حضرت
امام حسن بصری سے روایت ہے کہ جو شخص مرا بعد رمضان شریف کے یا بعد غزا کے یا بعد حج کے تو
مرا وہ شہید ہوکر حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ جسوقت نکلا حاجی اپنے گھر سے تو وہ اوسی وقت
آجاتا ہے اللہ تعالی کی پناہ مین اگر مرا پہلے ادا کرنے حج کے تو اللہ تعالی پر اسکا اجر و ثواب ثابت ہوگیا اور
اگر زندہ رہا اور ادا کیا تو بخشا گیا حقتعالی فرماتا ہے وَمَنْ يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهِ مُهَاجِرًا إِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ
ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ یعنی جو کوئی نکلے اپنے گھر سے وطن چھوڑ کر اللہ و رسول
کی طرف پھر آ پکڑے اوسکو موت سو ٹھہر چکا اوسکا ثواب اللہ پر اور اللہ ہے بخشنے والا مہربان ہے حضرت ابو ہریرہ
سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ جو شخص نکلا بارادہ حج یا عمرہ یا جہاد کے پھر مر گیا اوس رستے
مین لکھا ہے اللہ تعالی واسطے اوسکے ثواب جہاد کرنیوالے اور حج کرنیوالے اور عمرہ کرنیوالے کا روایت کی بیہقی
نے شعب الایمان مین ف اسیمین کے حکم مین ہے وہ شخص کہ جو علم دین کی طلب کے لیے نکلا تھا
اور پھر مر گیا یعنے اوسکے لیے ثواب عالمون کا سا لکھا جاتا ہے حضرت بریدہ رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت
نے کہ حج کے رستے مین خرچ کرنا مانند خرچ کرنے جہاد کے رستے کے ہے یعنے ایکدرم برابر سات سو
کے ہے اور حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ خرچ ایک درم کا حج مین یعنے دنیا
کسی مستحق کو برابر خیرات کرنے چالیس ہزار دوسری جگہ کے ہے اور حضرت ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی
کہ فرمایا حضرت نے کہ حج اور عمرہ کرنے والے مہمان ہین اللہ کے اور زیارت کرنے والے اوسکے ہین اگر
اوس سے کچھ مانگین تو دیتا ہے مغفرت چاہین تو بخشتا ہے دعا مانگین تو قبول کرتا ہے شفاعت کرین
تو قبول ہوتی ہے اور جو بعد دین ایسا ایک بدلا لاکھ لاکھ ثواب ملیگا قسم ہے اوس ذات کی جسنے بھیجا ہے
مجکو حق ایک درم اون سی بھاری ہی تمھارے اس پہاڑ سے اور اشارہ کیا پہاڑ ابو قبیس کیطرف روایت کیا
امام فاکہی نے اور ایک روایت مین وارد ہوا کہ جو کچھ حاجی حج کے راستے مین خرچ کرین حقتعالی اونکو
پہلے موت کے کئی ہزار عوض دیتا ہو اور ایک روایت مین ہزار وارد ہوا حضرت انس رضہ سے روایت ہی کہ فرمایا
حضرت نے کہ جسنے پلایا مسلمان کو ایک گھونٹ پانی کا پس گویا کہ اوسنے زندہ کیا ستر نبیون کو ایک
شخص نے عرض کیا کہ یہ کیسی یا رسول اللہ آپ نے فرمایا کہ یہ اسوجہ سے کہ نکلے ستر نبی بنی اسرائیل سے

ایک میدان مین اونکے ساتھہ ایک مشک تھی پانی کی جب سو گئے وہ تو چوہے نے آنکر وہ مشک کاٹ ڈالی اور
پانی سب بہ گیا جب جاگے وہ تو پیاس کی شدت مین سب مرگئے روایت کیا احمد حضراوی نے عقد الثمین مین
امام زندوسی رحمۃ سے حضرت امام حسن بصری سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ نگہبانی کرو اپنی مالون کی
ساتھہ دینے زکوۃ کے اور دوا کرو اپنی بیماریون کی ساتھہ دینے صدقے کے اور دفع کرو بلا کی موجون کو ساتھہ
دعا وزاری کے حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ جو مسلمان پہناوے لباس کسی
مسلمان ننگے کو پہناوے گا اوسکو اللہ تعالی بہشت کے سبز لباس اور جو پلاوے کسی مسلمان پیاسے کو پلاویگا
اوسکو اللہ تعالی شراب پاک خالص کہ مہر کی گئی ہوگی اوسپر روایت کیا ابو داود و ترمذی نے حضرت علی رضہ
سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ جلدی کرو ساتھہ للہ دینے کے یعنے موت یا بیماری سے پہلے دو
اس لیے کہ بلا نہین بڑھتی ہے سبب للہ دینے سے روایت کیا زرین نے حضرت ابو ہریرۃ سے روایت ہے
کہ فرمایا حضرت نے کہ جو شخص خیرات کرے برابر کھجور کے یعنے برابر صورت مین ہو یا قیمت مین حلال کمائی
سے اور نہین قبول کرتا ہے اللہ تعالی مگر حلال پس تحقیق وہ قبول فرماتا ہے اوسکو داہنے ہاتھہ مین پھر
پالتا ہے اوسکو واسطے خیرات کرنے والے کے جیسے کہ پالتا ہے ایک تمہارا بچھیرے اپنے کو یہان تک
کہ ہوتا ہے وہ صدقہ یا ثواب مانند پہاڑ کے روایت کی بخاری اور مسلم نے حضرت جابر اور حضرت حذیفہ سے
روایت ہے کہ فرمایا حضرت نے جو نیکی ہے وہ صدقہ ہے یعنے جو کام نیکی کے ہین خواہ کہنے کے خواہ
کرنے کے اور ہین موافق مرضی اللہ ورسول کے اونکا ثواب مانند للہ دینے کے ہے روایت کی بخاری اور
مسلم نے اور بھی صحیحین مین وارد ہوا کہ فرمایا حضرت نے کہ فرماتا ہے اللہ تعالی خرچ کر اے بیٹے آدم
کے خرچ کرونگا مین تجھپر **ف** اس حدیث کے معنی ہین کہ خرچ کر اموال فانیہ دنیا مین تا کہ پاوے
اموال عالیہ باقیہ عقبی مین اور بعض کہتے ہین کہ دے لوگون کو جو کچھہ دیا ہے مینے تجکو تا کہ دون مین
تجکو دنیا اور عقبی مین یہ اشارہ ہے طرف اس آیت کے وَمَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهُ
یعنے جو کچھہ کہ خرچ کرتے ہو تم کسی چیز سے پس اللہ تعالی عوض دیتا ہے اوسکا حضرت ابو درداء رضہ سے
روایت ہے کہ فرمایا حضرت صلعم نے کہ کہاوت اوس شخص کی کہ خیرات کرتا ہے وقت مرنے کے
یا آزاد کرتا ہے مانند اوس شخص کے ہے کہ تحفہ بھیجتا ہے یعنے کھانا کہ پیٹ بھر چکا ہو یعنی مرتے وقت
للہ دینے اور آزاد کرنے برده مین ثواب کم ہوتا ہے جیسے کہ ثواب کم ہوتا ہے بعد پیٹ بھر چکنے کے

دینے مین چنانچہ حضرت ابو سعید خدری رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت صلعم نے البتہ للہ دینا آدمی کا حالت تندرستی مین ایک درم بہتر ہے اوسکے لیے للہ دینے سو درم سے نزدیک مرنے اپنے کے یعنی تندرستی مین تھوڑا سا دینا زیادہ ثواب رکھتا ہے بہت دینے سے مرتے وقت حضرت ابا بکر صدیق رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت صلعم نے کہ داخل ہوگا بہشت مین مکار اور نہ بخیل اور نہ للہ دیکر احسان رکھنے والا روایت کی ترمذی نے **ف** نہ داخل ہوگا یعنی اول ہی نہ داخل ہوگا بغیر عذاب کے بلکہ بعد عذاب کے داخل ہوگا اور بخیل سے مراد ہے کہ حق واجب مال مین سے نہ ادا کرے اور دوسرے معنی منان کے ہین کاٹنے والا یعنی جو ناتیداروں سے انقطاع کرے اور مسلمانو ںسے محبت نہ رکھے حضرت علی رضہ سے روایت ہے کہ آپنے دیکھا دن عرفہ کے ایک شخص کو سوال کرتی ہوئی تو آپنے فرمایا کہ اسدن مین اور اس مکان مین مانگتا ہے تو غیر خدا سے پس مارا اوسکو ساتھ درہ کے روایت کی رزین نے اسی طرح لکھا ہے کہ مسجد مین بھی نہ سوال کرنا چاہیے جسکے پاس ایکدن کا کھانا ہو وہ غنی ہے اوسکو حرام ہے سوال کرنا مذہب حنفی مین غرض سوال کی بہت بڑی سخت گناہ ہین البتہ اگر خوف ہو موت کا تو مباح ہے

فصل دوسری

حاجیون کے شمار کے بیان مین اور کیفیت قبول ہونے حج کل حاجیون کی

حضرت امام حسن بصری اپنے رسالے مین لکھتے ہین کہ حضرت آدم عم کے صحیفون مین حق تعالی فرماتا ہے کہ حج کے دن آٹھ لاکھ حاجی آتے ہین اگر کم ہوتے ہین تو فرشتون کو بھیجکر آٹھ لاکھ پورے کردیتا ہون اور ستر ہزار فرشتے ہر روز واسطے طواف کعبے کے بھیجتا ہون اور احیا مین وارد ہوا کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ تحقیق اللہ عزوجل نے وعدہ فرمایا اس گھر سے یعنی خانہ کعبہ سے یہ کہ حج کرین اوسکا ہر برس چھ لاکھ پس اگر کم ہون اوس سے تو پورا کردیتا ہے فرشتون سے اور حیات القلوب مین بقول حضرت امام ابوبکر محمد بن حسن نقاشش منقول ہے کہ اکثر عدد حاجیون کے پندرہ لاکھ تک ہوتی ہین اور کمتر چھ لاکھ حضرت علامہ غزالی احیا مین لکھتے ہین کہ علی بن موفق رضہ سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہین کہ حج کیا مینے ایک برس جب ہوئی عرفہ کی رات تو سو گیا مین منی مین بیچ مسجد خیف کے پس دیکھا مینے خواب مین کہ دو فرشتے اوترے آسمان سے سبز لباس پہنے ہوئے ایک نے دوسرے کو آواز دی کہ یا عبداللہ دوسرے نے اوسکے جواب مین کہا لبیک یا عبداللہ کہا کہ جانتا ہے تو کہ اسکی سال کتنے آدمیون نے حج کیا اوسنے کہا کہ مین نہین جانتا کہا کہ چھ لاکھ آدمیون نے حج کیا لیکن جانتا ہے تو کہ اون مین سے

کتنون سے حج قبول ہوئے کہا کہ مجکو نہین معلوم کہا کہ چھہ آدمیون سے یہ کہکر دونون غائب ہوگئے
آسمان پر پس مین یہ سنکر نہایت گھبرایا اور کمال غمگین ہوا اور یہ وہم پیدا ہوا کہ جس حال مین کہ چھہ لاکھہ مین
سے چھہ آدمیون کے حج قبول ہوئے تو مین کہان رہا اون چھہ مین جب مزدلفہ مین پہونچا تو کھڑا ہوا اپنے
نزدیک مشعر الحرام کے اور دلمین فکر کی مخلوق کی کثرت کو اور حج مقبول والون کی قلت کو اسی حال مین
مجھپر نیند کا غلبہ ہوا کہ سوگیا مین ناگاہ وہ شخص اوترے اور اونہون نے آپسمین وہی پہلی گفتگو کی پہر کہا
ایک نے کہ آیا جانتا ہے تو کہ کیا حکم کیا اس رات مین ارحم الراحمین نے کہا کہ مجکو نہین معلوم کہا کہ پروردگار
رحیم وکریم نے سب کیطرف نظر رحم وکرم سے دیکھا اور اون چھہ آدمیون کی بدولت چھہ لاکھہ کے حج قبول
کیے تو وہ فرماتے ہین کہ جاگا نہایت خوشوقت ہوکر اور دوسری روایت مین اس طور پر وارد ہوا کہ علی بن
موفق نے فرماتے ہین کہ ایک سال مینے حج کیا جب فارغ ہوا مین ارکان حج سے تو یہ فکر پیدا ہوئی کہ
اہل عرفات مین کسیکا حج نہ قبول ہوا ہو تو مینے رب العالمین سے عرض کی کہ اے رب میرے تحقیق بخشا
مینے اپنے حج کو اور دیا مینے ثواب اسکا اوس شخص کو جسکا حج نہ قبول ہوا ہو تو وہ فرماتے ہین کہ مینے
دیکھا حضرت رب العزت کو خواب مین کہ ارشاد ہوا مجکو کہ اے علی کیا سخاوت کرتا ہے تو مجھپر مینے پیدا کیا ہے
سخاوت کو اور سخی لوگون کو اور مین ہون سخی سب سے زیادہ اور مین ہون کریم ورحیم سب سے زیادہ اور
مجکو زیبا اور شایان ہے رحم وکرم کرنا سب سے زیادہ تحقیق بخشا مینے کل اونکو جنکا حج کہ نہ قبول ہوا بدولت
اونکے جنکا حج مینے قبول کیا اور یہ بھی آپ سے روایت ہے کہ آپ فرماتے ہین کہ مینے حج کیے پچاس اور اونکا
ثواب جناب رسول مقبول صلعم کو اور آپکے چارون یارونکو اور اپنے مان باپ کو بخشدیا فقط ایک حج باقی رہگیا
اور نظر کی مینے عرفات والون کی طرف کہا مینے کہ اے رب میرے اگر ہے ان لوگون مین وہ شخص جسکا حج
نہین قبول ہوا پس تحقیق بخشا مینے اوسکو یہ حج پس رات کی مینے مزدلفہ مین اور دیکھا اللہ عزوجل کو خواب
مین کہ ارشاد ہوا مجکو کہ اے علی کیا مجھپر سخاوت کرتا ہے تحقیق بخشا مینے کل اہل عرفات کو اور دگنی انکی اور
شفاعت قبول کرونگا انمین سے جو اپنے کنبے اور ہمسایہ مین نیکی کرینگے وانا اھل التقوی واھل
المغفرۃ **ف** اس صورت مین مسلمان کو اپنے رب کریم سے یہی امید رکھنا چاہیے کہ وہ اپنے بندہ ضعیف
کی عبادت رد نہین فرماتا ہے اور محروم وبدنصیب اپنے دربار عالی سے کسی کو نہین پہیرتا ہے شیخ احمد حفراوی
درۃ الثمین مین تاویلات نجمیہ سے نقل کرتے ہین کہ عام لوگون کا حج قصد خانہ کعبہ اور زیارت خانہ کعبہ ہے اور

حج خاصان حق کا قصد رب البیت اور زیارت رب البیت ہے جیسے کہ حقتعالی قول خلیل ؑ نقل فرماتا ہے اِنِّیْ ذَاهِبٌ اِلٰی
رَبِّیْ سَیَهْدِیْنِ اور بھی آپ حضرت ابوالعالیہ سے نقل کرتے ہین کہ آویگا حاجی دن قیامت کے اور نہ گناہ ہوگا اوسپر جس وقت کہ
اوسنے بعد حج کے باقی عمر مین تقوی اختیار کیا ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۤءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

فصل تیسری

کعبہ شریف کے بنا کے بیان مین

پوشیدہ نہ ہے کہ تفسیر عزیزی وغیرہ دین کی معتبر کتابون مین وارد ہوا کہ جب حضرت آدم ؑ زمین پر اوترے
تو آپ کو بسبب تنہائی اور نہ دیکھنے مکان چھت دار کے کمال وحشت ہوئی عرض کیا کہ خداوندا زمین مین
اکیلا رہتا ہون کوئی نہین ہے میرے ساتھ کہ تیری عبادت مین شریک ہو اور نہ کوئی مکان چھت دار
دکھائی دیتا ہے اللہ تعالی نے فرمایا کہ عنقریب تیری اولاد سے بہت آدمی پیدا ہونگے اور میری تسبیح وتہلیل
مین مصروف ہونگے اور گھر بناوینگے لیکن تجکو چاہیے کہ اول گھر میرے نام کے ساتھ بنا اور اوسکو
مانند عرش اور بیت المعمور کے قبلہ اور طواف کی جگہ سمجھ حضرت آدم نے عرض کیا کہ خداوندا کس جگہ بناؤن
حکم ہوا کہ اوس جگہ جہان ہمنے تیرے بدن کی خاک کو گارہ کیا تھا اور چالیس برس تک وہ خاک اوسی جگہ
پڑی رہے اور تمام زمین کو اوسی جگہ سے ہمنے پھیلایا حضرت آدم ؑ نے عرض کیا کہ اوس جگہ کا نشان مجکو
دینا چاہیے حضرت جبرئیل کو حکم ہوا کہ آدم کے ساتھ جا اور کعبہ معظمہ کی جگہ کا نشان دو اور بھی اوس گھر کے
بنانے مین مدد دو چنانچہ بموجب حکم الہی کے حضرت آدم کو وہ جگہ بتلا دی اور فرشتون کو حکم کیا کہ زمین
کے نیچے سے بنیاد اس گھر کی نکالو جب وہ بنیاد روے زمین پر پہونچی تو بیت المعمور کو جو آسمان مین ملائکہ
کے طواف کی جگہ ہے اوتار کر اوس بنیاد پر رکھدیا اور حضرت آدم ؑ کو طواف کرنے کا اور اوسکی طرف نماز
پڑھنے کا حکم ہوا غرض کعبہ شریف کے بنا تا زمانہ طوفان اسی اسلوب پر رہی وقت طوفان کے بیت المعمور
اوٹھا لیا گیا اور مقابل خانہ کعبہ کے ساتوین آسمان پر رکھدیا اب ملائکہ اوسکے طواف اور زیارت مین
مصروف ہین جیسا کہ حدیث معراج مین اسکا ذکر بخوبی بیان ہے پس بعد طوفان کے کعبہ شریف کی
جگہ ایک ٹیلا بلند سرخ رنگ زمین سے نمودار تھا اور وہ بنیاد حضرت آدم ؑ کی زمین کے نیچے برقرار
تھی لیکن لوگ واسطے مانگنے حاجتون اور مرادون کے اوسی جگہ کا قصد کرتے تھے اور نذرین اور تحفے
وہان چڑھاتے تھے یہان تک کہ حضرت خلیل ؑ کو کعبہ معظمہ کے بنانے کا حکم ہوا پس آپ نے اوس بنیاد پر

دیوارون کو اوٹھایا اور واسطے اندازہ اوس مکان کے حضرت جبرئیل عم ایک ابر بحکم الٰہی لائے آپ نے موافق
اندازہ اوسکے سایہ کی کعبہ شریف بنایا اسی مضمون کو اللہ تعالی سورہ حج مین بیان فرماتا ہے وَاِذْ بَوَّاْنَا
لِاِبْرَاهِیْمَ مَكَانَ الْبَیْتِ آخر تک پس قصہ حضرت ابراہیم کے خانہ کعبہ بنانے کا موافق احادیث اسکے
اس طور پر ہے کہ جب حضرت ابراہیم نے نمرود کی آگ سے نجات پائی اور اپنے باپ اور قوم کے ایمان لانے
سے مایوس ہوئے تو آپ وطن چھوڑ کر طرف حران کے چچا اپنے کے پاس جنکا نام ہاران تھا گئے اونھون نے
نہایت محبت سے اپنے پاس رکھا اور اپنی بیٹی حضرت سارہ کے ساتھ نکاح کر دیا اس مراد سے کہ آپ بطمع
مال و اسباب اور محبت گھر بار کے اپنی ملت سے پھر جاوین لیکن خلیل مین اس بات کی گنجایش کہان اور آپکی
فیضان صحبت اور شرف ملازمت کیمیا خاصیت سے حضرت سارہ بھی آپ کے ساتھ متفق ہوگئین اور
بت پرستون کے دین کی برائیان بیان کرنی شروع کین ہاران نہایت غصہ ہوا اور آپ کو مع حضرت
سارہ کل اسباب چھین کر نکالدیا حضرت سارہ نے چلتے وقت آپ کے ساتھ اس بات پر عہد کیا کہ مین ہرگز
تمھاری نافرمانی نکرونگی بشرطیکہ تم بھی نافرمانی خدا کرو اوسوقت حضرت لوط کہ آپکے بھتیجے تھے ساتھ ہوئے
اول ارادہ مصر کا کیا اتفاقاً اوس جگہ ایک بادشاہ ظالم حاکم تھا اوسکی یہ عادت تھی کہ ہر عورت خوبصورت
کو اوسکے خاوند سے چھین لیتا تھا اور خاوند کو قتل کر ڈالتا تھا حضرت ابراہیم یہ حال سنکر ڈرے اسوجہ
سے کہ حضرت سارہ اوس زمانہ مین اپنے حسن و جمال مین ممتاز تھین حدیث شریف مین وارد ہوا کہ
جو حسن حضرت آدم کو عنایت ہوا تھا نصف اوسکا حضرت یوسف عم کو اور چھٹا حصہ حضرت سارہ کو عنایت
ہوا اور باقی تمام آدمیون کو تقسیم ہوا القصہ حضرت ابراہیم نے حضرت سارہ سے فرمایا کہ اگر سپاہی تمھارے
لینے کے واسطے آوین تو تم یہ نہ ظاہر کرنا کہ حضرت ابراہیم میرے خاوند ہین بلکہ یہ کہدینا کہ میرے بھائی
ہین اسواسطے کہ مین دین و اسلام کی رو سے تمھارا بھائی ہوتا ہون اور خدا حقیقی تمکو اوس ظالم کے ہاتھ
سے محفوظ رکھیگا اور میرے ننگ و ناموس کو نہ ضائع کریگا کہ یکایک آدمی اوس بادشاہ کے حضرت
ابراہیم کے پاس آئے اور پوچھا کہ یہ عورت تمھارے ساتھ کیا رشتہ رکھتی ہے آپ نے فرمایا کہ میری
دینی بہن ہے اونھون نے آپ کو تو چھوڑ دیا مگر حضرت سارہ کو لے گئے جب حضرت خلیل نے یہ ماجرا
دیکھا تو آپ واسطے نماز کے کھڑے ہوگئے اور دعا مین مشغول ہوئے پس جب کہ حضرت سارہ اوس
ظالم کے روبرو گئین تو آپکا حسن و جمال دیکھتے ہی وہ ظالم فریفتہ ہوگیا اور چاہا کہ آپ کے ساتھ بےادبی

کرنے کہ حضرت سارہؓ نے فرمایا کہ مجھکو مہلت دے کہ راستہ کی گرد وغبار سے صاف ہو جاؤن اور رسم عبادت
اپنی بجالاؤن اوسنے کہا کہ بہین نہاد ہولو پس حضرت سارہؓ نے وضو کیا اور آپ نماز کے واسطے کھڑی
ہوگئین اور دعا مین مشغول ہوگئین اوس ظالم نے جو دیکھا کہ آپ نماز سے نہین فارغ ہوتی ہین چاہا کہ عین
نماز مین دست درازی کرے کہ دونون ہاتھ اوسکے غیب سے شل ہوگئے اور مرگی کے عارضے مین مبتلا ہوکر
گر پڑا یہان تک کہ سانس بند ہوگئی اور منھہ سے کف جاری ہوا یہ حال اوسکا دیکھکر آپ ڈرین کہ مبادا
چوکیدار مجھکو تہمت قتل کی لگاکر ہلاک کرین تو آپ نے دعا کی کہ بارخدایا اس ظالم کو چھوڑدے کہ اسکو
عبرت ہوگئی چنانچہ ہوش مین آیا اور پھر بےادبی کرنی چاہی اور پھر اوسی عذاب مین گرفتار ہوا غرض
تیسری بار اوس ظالم نے کہا کہ اس عورت کو یہان سے لیجاؤ کہ یہ آدمی نہین ہے یا جنّہ ہے یا ساحرہ
ہے اور اسکو میرے شہر سے باہر کرو اور اسی قسم کی دوسری عورت رکھتا ہون قبطیون مین سے
اوسکو بھی اس عورت کے ساتھ کردو پس حضرت سارہؓ حضرت ہاجرہؓ کو اپنے ساتھ لے آئین حضرت
ابراہیمؑ نماز مین مشغول تھے بعد فارغ ہونے کے آپ نے پوچھا کہ کیا حال ہے آپ نے عرض کیا
کہ خیر ہے حقتعالی نے اوس ظالم کے ہاتھ کو کوتاہ کیا اور ایک خادمہ مجھکو اوسنے دی حضرت ابراہیمؑ
خوش ہوے اور وہان سے کوچ کرکے فلسطین کی زمین مین رہنا اختیار کیا وہان کے لوگون نے
آپ کو کچھ زمین نذر کی کہ اوسکی زرتحصیل سے بہت فراغت ہوئی کہ آپ نے غلام خریدے اور مویشی
جمع کیے اور رسم ضیافت اور لنگر خانہ قائم کی اور حضرت لوطؑ کو واسطے اداے رسم رسالت کے
سندوم وغیرہ شہرون کیطرف روانہ کیا اس درمیان مین حضرت سارہؓ کو اولاد کا شوق نہایت
غالب ہوا تو آپ نے حضرت ابراہیمؑ سے کہا کہ ہاجرہؓ کو مینے تمکو بخشا شاید اس سے کوئی لڑکا پیدا
ہو کہ مین اوس سے دل بہلاؤن حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا کہ تمھارے مزاج مین رشک بہت ہے
مبادا اس سے جو لڑکا پیدا ہو اور تمکو پھر رنج ہو حضرت سارہؓ نے اس بات پر بہت اصرار کیا غرض
یہان تک کہ حضرت اسمعیلؑ پیدا ہوے اور آپ حضرت سارہؓ کی گودی مین پرورش پاتے تھے اور حضرت
ہاجرہؓ آپ کو دودھ پلاتی تھین لیکن حضرت ابراہیمؑ حضرت سارہؓ کے خوف سے حضرت اسمعیلؑ کیطرف
دیکھتے نہ تھے اور اجنبی کیطرح رہتے تھے ایک دن بااقتضاے بشریت علحدہ مکان مین آپ نے حضرت
اسمعیلؑ کو حضرت ہاجرہؓ کی گودی مین دیکھا تو بسبب جوش محبت اور غلبہ شفقت کے اپنی گودی مین لیکر

حضرت اسمٰعیل کے چہرے نورانی پر کئی بوسے دیئے یکایک حضرت سارہؑ کو جو یہ حال معلوم ہوا تو نہایت رشک
پیدا ہوا یہانتک ایکدن آپ نے قسم کھائی کہ ناک اور کان تیرے کاٹونگی یعنی حضرت ہاجرہؑ کے
پس حضرت ابراہیم نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے اونکو فرمایا کہ کان اور ناک مین سوراخ کر دو اور اوسمین زیور پہنا دو
تاکہ قسم تمہاری اوتر جاے اور باعث حسن اور زیبائش کا ہو چنانچہ آپ نے ایسا ہی کیا اوس دن سے
یہ رسم تمام عالم مین عورتون کے لیئے جاری ہوئی غرض حضرت سارہؑ کی دلمین روز بروز رشک بڑھنے لگا
یہانتک کہ ایک دن آپ نے حضرت ابراہیم سے کہا کہ اسی وقت اس لڑکے کو اور اسکی مان کو گھر سے
نکالدو اور ایک ایسے جنگل مین جہان آب و دانہ اور سایہ نہو چھوڑ کر چلے آؤ حضرت ابراہیم نے ہر چند فہمایش
کی مگر آپ نے نہ مانا ناچار جناب الٰہی مین رجوع کی ارشاد ہوا کہ موافق حضرت سارہ کے کہنے کے عمل
کرو پس حضرت ابراہیم نے فوراً حضرت ہاجرہ اور حضرت اسمٰعیلؑ دونون کو سوار کیا اور روانہ ہوے لکھا ہے
کہ جب آپ اوس میدان مین پہونچے جہان اب خانہ کعبہ ہے حکم الٰہی پہونچا کہ ان دونون کو اسی جگہ چھوڑ کر
چلے جاؤ آپ نے ایسا ہی کیا اور ایک مشک پانی اور تھوڑے چھوہارے اونکو دیے اور آپ وہان سے
چلے حضرت ہاجرہؑ بھی آپ کے پیچھے چلین اور یہ کہتی تھین کہ ہمکو کہان چھوڑ کر جاتے ہو ایسے جنگل مین
مگر حضرت ابراہیم پیٹھ کیے چلے جاتے تھے آخر کار حضرت ہاجرہؑ نے کہا کہ کیا حکم خدا ایسا ہی ہے آپ نے
اسقدر فرمایا کہ ہان تب حضرت ہاجرہ نے کہا کہ اب ہمکو کچھ گھبراہٹ نہین ہے وہ ارحم الراحمین ہے
کبھی ہمکو ضایع نہ کریگا اور نہایت اطمینان و قرار سے پھر کر حضرت اسمٰعیلؑ کے پاس آگئین اور دودھ پلانے
لگین جب حضرت ابراہیم پیٹھ پہاڑ سے آگے بڑھ گئے تو آپ کعبہ شریف کی سمت پر متوجہ ہو کر کلمات
و دعا اسطور [illegible] ربنا انی اسکنت من ذریتی بواد غیر ذی زرع عند بیتک المحرم
آمد [illegible] رب العالمین سے اوسوقت دعا مانگی چنانچہ ہر قسم کا میوہ مکہ معظمہ مین بافراط
[illegible] تا قیام قیامت آپ کی اولاد مین جاری ہے اسواسطے کہ نبی آخر الزمان
اور [illegible] مین [illegible] وہ پانی جب تمام ہوگیا تو حضرت اسمٰعیلؑ پیاس سے بیتاب ہوے حضرت
ہاجرہؑ بھی یہ حال دیکھکر بیقرار ہوئین اور کوہ صفا پر دوڑین اور خدا سے فریاد کی اسی طرح پھر مروہ پر جاکر
خدا سے فریاد کی سات بار اسی طرح اتفاق ہوا حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ سعی درمیان صفا
و مروہ کے اسی وجہ سے مقرر ہوئی تاکہ بیچارگی اور بیکسی کی حالت مین اون خاصان حق کا خیال کر

جناب الٰہی میں زاری پیش کریں غرض وہاں سے اوتر کر آپ حضرت اسمٰعیلؑ کے پاس آئیں تو دیکھا کہ حضرت
جبرئیلؑ کے پر مارنے سے پانی نکلا اور بعض لکھتے ہیں کہ آپ نے دیکھا کہ حضرت اسمٰعیلؑ کے پانوں مارنے
کی جگہ سے پانی سرد و شیرین جاری ہے حضرت ہاجرہ نے اوسکو فرمایا کہ زم زم زبان سریانی میں اسکے
معنی ہوتے ہیں کہ ٹھہر جا ٹھہر جا پس آپ نے اوسکو جلدی سے بطور تغار گھیر دیا رسول مقبول صلعم نے
فرمایا کہ اگر حضرت ہاجرہ اوس پانی کو نہ گھیر دیتیں تو سارا عالم اوسکا پانی پیتا بعد چند روز کے بنی جرہم
نواح یمن سے اوس جگہ اوترے اور مقابل خانہ کعبہ کے جانوروں کو اوڑتے دیکھا تو متعجب ہو کر وہاں
آئے دیکھا کہ پانی غیب سے جوش مار رہا ہے اور ایک عورت لڑکا لیے ہوئے اوس پانی کے پاس ہیں تب
قوم نے وہاں رہنے کی آپ سے اجازت چاہی آپ نے اونکو اجازت دی اس شرط سے کہ کچھ
حقداری ہمکو پانی میں نہو گی اونھوں نے یہ شرط قبول کی اور وہاں آباد ہوئی پھر بنو قنطورا وہاں آکر
رہے ہیں کہ بنی اعمام جرہمیوں کے تھے پس ایک چھوٹی سی بستی ہو گئی جب حضرت اسمٰعیلؑ سات برس کے
ہوئے تو آپ نے جرہمیوں سے زبان عربی سیکھی جب آپ بارہ برس کے ہوئے تو اوس قبیلہ کے
سردار نے اپنی لڑکی کا نکاح آپ کے ساتھ کر دیا اس عرصے میں حضرت ہاجرہؓ کا انتقال ہو گیا ملخّص
کہ جب حضرت اسمٰعیلؑ کی عمر چودہ برس کی ہوئی تو حضرت سارہ کے حضرت اسحاقؑ پیدا ہوئے باہم
علماے دین کے اختلاف ہے کہ حضرت ابراہیم نے حضرت اسمٰعیلؑ کو راہ خدا میں ذبح کیا یا حضرت
اسحاق بعض کے نزدیک حضرت اسحاقؑ ہیں لیکن صحیح ترین یہ روایت ہے کہ حضرت اسمٰعیلؑ ہیں کہ رسول
مقبول صلعم نے فرمایا انا ابن الذبیحین اشارہ حضرت اسمٰعیلؑ اور حضرت عبداللہ کیطرف ہے پس
بعض کے نزدیک حضرت اسحاق حضرت اسمٰعیلؑ سے سات برس چھوٹے تھے اور بعض کے نزدیک
بارہ برس ایکدن حضرت ابراہیم نے خواب میں دیکھا کہ حضرت اسمٰعیلؑ کو بنام خدا تعالیٰ ذبح کرتا ہوں صبح
آپ نے اوس خواب پر اعتماد نفرمایا دوسرے دن پھر ویسی ہی خواب میں دیکھا پھر باور نہ کیا تیسری رات پھر
دیکھا اوسوقت آپ نے جانا کہ یہ الہام غیبی ہے پس آپ نے یہ خواب حضرت اسمٰعیلؑ کے روبرو
بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ مجکو ایسا حکم فرماتا ہے آپ نے عرض کیا کہ انشاء اللہ تعالیٰ مجکو آپ صابر و
شاکر پاوینگے دل و جان سے میں راضی ہوں پس حضرت ابراہیم مستعد ہو کر واسطے قربانی کے مکہ
شریف سے باہر نکل کر کہ کوئی اس کام سے روکے بمقام منیٰ لیے گئے اسی وجہ سے مقام قربانی

یہی جگہ مقرر ہوئی اور قیامت تک رہیگی حضرت مولانا ے روم رح فرماتے ہین ع ہر چہ گیرد علتے
علت شود + کفر گیرد کاملے ملت شود + لکھا ہی کہ راہ مین شیطان نے حضرت اسمٰعیل کو بہکایا آپ نے حضرت ابراہیم سے عرض کیا
کہ ایک شخص مجکو ایسا ایسا کہتا ہے آپ نے فرمایا کہ سنگریزے اوٹھاکر اور تکبیر کہکے اوسکو مار کہ وہ شیطان رجیم ہے
راہ خیر و حق سے باز رکھتا ہے غرض جب آپ قربانی کی جگہہ پہونچے تو حضرت اسمٰعیل نے عرض کیا کہ کئی باتین
عرض کیا چاہتا ہون حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ بجلکہ قبول ہین آپنے عرض کی کہ اول یہ کہ آپ اپنی آنکھونکو وقت ذبح کی باندہ لیجئے
کہ مبادا میری خون کے دیکھنے سے آپکا ہاتھہ ذبح کرنے سے رک جائے اور یہ سبب میری نامقبولیت کا ہو
اور خدا کے حکم مین ڈھیل اور دیر پیش آوے دوسرے یہ کہ میرے ہاتھہ پانوا ایک رسّی سے باندھ دیجیے کہ مبادا
وقت جان دینے کے تڑپون اور اس بے ادبی سے دنیا سے رخصت ہون تیسرے یہ کہ جب آپ گہر تشریف
لیجاوین تو میری مان سے سلام فرما دیوین اور میرا پیراہن دیدیوین تاوہ اپنی تسلی اوس سے کرین غرض
جب حضرت مستعد اس کام کے ہوے تو حضرت جبرئیل نے آن کر آپ سے عرض کیا کہ مرضی حقتعالی کی ایسی
ہے کہ اسمٰعیل کو مانند گرانے جانور کے زمین پر گراو حضرت ابراہیم نے ایسا ہی کیا جیسے کہ قرآن مجید مین
وارد ہوا فَلَمَّآ اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ وَنَادَيْنَاهُ اَنْ يَّا اِبْرَاهِيْمُ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا وَفَدَيْنَاهُ
بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ یعنی جسوقت کہ وہ دونو مطیع و منقاد حکم الٰہی کی ہوے اور پیشانی کے بل گرایا حضرت
اسمٰعیل کو تو پکارا ہمنے کہ اے ابراہیم تحقیق سچا کیا تو نے اپنے خواب کو اور بدلہ دیا ہمنے اوسکا ساتھہ
قربانی بڑی کے چنانچہ مفسرین لکھتے ہین کہ وہ مینڈھا بڑے بڑے سینگ کا تھا اور چالیس برس مرغزار
بہشت مین چرا تھا بعض کے نزدیک یہ وہ مینڈھا تھا کہ ہابیل نے قربان کیا تھا اور وہ قربانی مقبول
ہوئی تھی یا یہ کہ جبل ثبیر سے حضرت جبرئیل ع لے آئے اور بعض مفسرین ذبح عظیم سے مراد روح مقدس حضرت
امام حسین کی لیتے ہین کہ آپ پوتے حضرت ابراہیم کے اور نواسے حضرت نبی آخرزمان صلعم کے ہین لکھا ہی
کہ جب آپنے چھرے حلقوم مبارک حضرت اسمٰعیل پر پھیرے تو حق سبحانہ تعالی نے آپکی حلق کو تانبے کا
کردیا اور بعضے کہتے ہین کہ آپ کا حلق مبارک کٹتا جاتا تھا اور اوسی وقت درست ہوتا جاتا تھا کیا خوب فرمایا
ہے ع کشتگان خنجر تسلیم را + ہر زمان از غیب جانی دیگر است تفسیر وسیط مین وارد ہوا کہ جیسے حضرت
ابراہیم نے خواب مین ذبح کرنا حضرت اسمٰعیل کا دیکھا تھا لیکن اثر خون نہ دیکھا تھا بیداری مین بھی ظہور
اوسکا ویسا ہی ہوا غرض جب حضرت اسحاق ع پیدا ہوے تو حضرت سارہ اونکی پرورش مین مصروف

عرض

تحقیق

ہو تین اور ایک طرح کار شتک کم ہو گیا تو اوسوقت حضرت ابراہیمؑ نے حضرت سارہؑ سے اجازت جانے کی
چاہی آپ نے اجازت بشرطیکہ سواری سے نہ اوترین اور نہ رات کو رہین پس آپ روانہ ہوئے اور مکہ
معظمہ مین پہونچے آباد دیکھکر بہت خوش ہوئے پوچھا کہ اس شہر کے مالک کا گھر کہان ہے لوگون نے
بتایا اتفاق سے حضرت اسمعیلؑ اوسوقت شکار کو چلے گئے تھے اور آپ کی معاش اسی مین تھی کہ تیر و کمان
سے شکار کر لاتے تھے اور آب زمزم مین پکا کر نوش فرماتے حق تعالی آپ کو اسی پر صبر و قناعت عنایت
فرماتا پس جب آپنے حضرت اسمعیلؑ کو گھر پر نہ پایا اونکی بیوی کو دروازہ پر بلا کر دریافت کیا کہ تمھارے خاوند
کہان گئے ہین اور کب آوینگے اونھون عرض کیا کہ شکار کو گئے ہین اور شام کو آوینگے آپ نے
سوچا کہ اگر اونکے آنے تک ٹھہرونگا تو رات کو ٹھہرنا پڑیگا اور خلاف وعدہ لازم آئیگا پس آپ نے
احوال پوچھنا شروع کیا اونھون نے کچھ شکایت اپنی گذران کی اور حضرت اسمعیلؑ کی بیان کی آپ نے
یہ سب سنکر فرمایا کہ جب تمھارے خاوند آئین تو بعد سلام یہ کہدینا کہ یہ چوکھٹ لائق تمھارے دروازے
کے نہین ہے شام کو جب حضرت اسمعیلؑ آئے اور تمام گھر کو انوار نبوت سے مالامال پاکر پوچھا کہ کوئی
یہان آیا تھا آپ نے سب کیفیت عرض کی تمام و کمال سنکر آپ نے فرمایا کہ وہ پیرمرد میرے والد
بزرگوار تھے اور معلوم ہوتا ہے کہ تو نے میرا شکوہ شاید آپ کے روبرو بیان کیا اب تو میرے لائق
نہین اور دوسرا نکاح آپ نے کیا بعد ایکسال کے پھر حضرت ابراہیمؑ اوسی شرط سے تشریف لائے اور انکو
حضرت اسمعیلؑ کو نہ پایا لیکن آپکی بیوی نے کمال آپ کی حرمت اور تعظیم و تواضع کی اور بکمال اصرار
آب گرم سے آپ کے سر مبارک کا گرد و غبار اوسی سواری پر دھویا بعض روایات سے ثابت ہوتا ہے
کہ آپ نے دونون پانوں مبارک دہلوا کر فرمایا کہ یہ پانی اندر گھر کے چھڑک دو اور اس درمیان مین آپ
حال پوچھتے رہے اور وہ بی بی شکر خدا بیان کرتی رہین کہ بڑی خوشی اور فراغت سے گذرتی ہے
حضرت اسمعیلؑ شکار کر لاتے ہین اوس گوشت اور آب زمزم سے طبیعت سیر رہتی ہے آپ نے اونکے
حق مین دعاء خیر فرمائی اور کہا کہ حق تعالی تمھارے گوشت اور پانی مین خیر و برکت بڑھادے حدیث
شریف مین وارد ہوا کہ حضرت ابراہیمؑ کی دعا کی یہ خاصیت ہے کہ جو شخص وہان گوشت اور پانی
پر قناعت کرے تو اوسکو حاجت دوسری قسم کی غلہ وغیرہ اشیا کی نہین رہتی ہے غرض آپ
چلتے وقت یہ فرما گئے کہ بعد سلام یہ کہدینا کہ یہ چوکھٹ تمھارے دروازے کی بہت اچھی ہے

اسکو غنیمت جانو اور عزت سے رکھو حضرت اسمعیل نے گھر مین آکر جو انوار نبوت و رسالت دیکھی حال پوچھا
بی بی نے اول سے آخر تک کیفیت عرض کی حضرت اسمعیل نے سب بیان سنکر فرمایا کہ وہ پیر مرد میرے
والد بزرگوار تھے تیرے حق مین سفارش فرما گئے ہین جیسے آپ اون بیوی کی تعظیم تکریم فرمانے لگے
اسپر بھی جب عرصہ گذرا تو حضرت ابراہیم نے پھر حضرت سارہ سے کہا کہ دوبار اتفاق جانیکا ہوا
لیکن حضرت اسمعیل کو نہ دیکھا اب کی بار اجازت دو کہ مین چند روز اوسکے پاس رہون اوس وقت
حضرت سارہ نے خوشی سے اجازت دی اور آپ روانہ ہوکر پہونچے دیکھا کہ حضرت اسمعیل قریب
زمزم کے بیٹھے ہوے تیرونکو درست فرما رہے ہین دیکھتے ہی حضرت اسمعیل بے اختیار دوڑے
اور معانقہ کیا حضرت سعید بن راشد رح اس قصہ شریف کے ذکر مین نقل کرتے ہین کہ باپ بیٹے
دونون ملکر اسقدر روے کہ آوازین بند ہوگئین اور پرند جانور بھی رونے لگے غرض بعد ملاقات
کے حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ مجکو خدا کا حکم ہوا ہے کہ اس جگہ خانہ خدا بناؤن اور اس کام کو
اپنے ہاتھ سے کرونگا تو بھی اسمین مدد دے آپ نے عرض کیا کہ حکم خدا اور آپکا فرمانا میرے
سر آنکھون پر ہے چنانچہ غرہ ذی قعدہ مین بناے کعبہ معظمہ شروع ہوئی اور پچیسوین کو تمام ہوئی
لکھا ہے کہ حضرت اسمعیل پتھر لاتے تھے اور حضرت ابراہیم بناتے تھے جب آپکو کم و زیادہ ہوجانیکا
خوف ہوا تو اللہ تعالی نے ایک ابر بھیجا اوسکے سایہ کے موافق آپ نے بنایا لکھا ہے کہ یہ عمارت
تا مدت دراز قائم رہی اور بعد اسکے قوم عمالقہ نے اوسی اسلوب پر بنایا بعد اسکے جرہمیون نے
پھر قریش نے بنایا اہل سیر لکھتے ہین کہ اول بناے کعبہ کی زمین پر حضرت آدم نے کی مقابل بیت المعمور
کے کہ ساتوین آسمان پر ہے بعد اسکے حضرت شیث نے پس جبکہ طوفان نوح آیا تو بحکم الہی
فرشتون نے سب پتھر کعبہ شریف کے مع حجر اسود جمع کرکے کوہ ابو قبیس مین دفن کر دیے بعد
اسکے حضرت ابراہیم نے بحکم الہی خانہ کعبہ تعمیر فرمایا لیکن یہ روایات چندان قابل اعتماد نہین ہین
مذہب تحقیق یہی ہے کہ پہلے حضرت ابراہیم کے کسی نے خانہ کعبہ نہین بنایا اور از روے آیات و
احادیث بھی یہی ثابت ہے جو مشتاق تفصیل ہو کتب تفاسیر مین دیکھلے جیسی کہ تفسیر فتح العزیز مین
اسکی تصریح مذکور ہے ف پوشیدہ نہ رہے کہ جس جگہ خانہ کعبہ بنا ہے وہ جگہ حضرت آدم عم کی بھی
پیدایش سے پہلے معظم اور مکرم بلکہ پیدایش آسمان و زمین سے بھی پہلے وہ جگہ واجب التعظیم تھی حضرت

امام غزالی سعید ابن مسیب سے نقل کرتے ہین کہ فرمایا حضرت علی رضی نے کہ پیدا کیا اللہ تعالی نے کعبہ شریف کو
چالیس برس پہلے پیدایش زمین و آسمان کے پس مثل حباب کے تھا اوپر پانی کے اور بروایت حضرت
ابو ہریرہ وارد ہوا کہ کعبہ شریف زمین کی پیدایش سے دو ہزار برس پیشتر پیدا ہوا کہتے ہین کہ جب
حضرت آدم حج کو چلے فرشتون نے کہا کہ اے آدم اچھا کرا اپنا حج کہ تحقیق ہمنے حج کیا ہے تجھ سے
پہلے دو ہزار برس تفاسیر معتبر مین وارد ہوا کہ حضرت عبد اللہ ابن زبیر رضی نے اپنے عہد مین سنہ [illegible]
ستائیسوین رجب کو خانہ کعبہ موافق منشاء رسول مقبول صلعم کے حسب مرضی و اجازت حضرت عائشہ
صدیقہ رضی بنا کیا تھا لیکن حجاج نے بعد غلبہ کے پھر اوسی پہلی صورت پر بنا دیا جو اب موجود ہے زادہا اللہ تعظیما

فصل چوتھی
فضائل کعبہ شریف مین

مسلمانون پر پوشیدہ نہ رہے کہ کعبہ شریف کی شان مین بہت آیات و حدیث وارد ہوئی ہین جنکا بیان
اس مختصر مین نہین ادا ہو سکتا تیمنا و تبرکا چند فضائل اس جگہ لکھے جاتے ہین کہ مسلمان بھائیون
نیک صالح کا دل سنکر خوش ہو اور محبت و الفت اوس مقام اقدس کی دلمین پیدا ہو عمدۃ الانابہ فی اعمال
الاجابہ مین مذکور ہوا کہ سرور عالم صلعم نے فرمایا کہ جو نکلے بارادہ زیارت کعبہ شریف کے حج کرنے والا
[illegible] الا تو اللہ اوسکا ذمہ دار اور ضامن ہوگا بایکہ اگر اوسکو پھیر دے پھیرے مزدوری اور غنیمت
کے ساتھ اور اگر اوسکی روح قبض کرے تو وہ نکلے اوسکو جنت مین روایت کیا ازرقی نے اور بھی احیاء العلوم
مین وارد ہوا کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ جسنے قصد کیا کعبہ شریف کی زیارت کا اور راہ مین کسی طرحکا
کوئی کام خلاف نکیا تو وہ نکلا گناہون سے ایسا جیسے اوسی دن اوسکی ماں نے جنا اور بھی وارد ہوا
کہ تحقیق اللہ عز و جل نے وعدہ فرمایا کعبہ شریف سے یہ کہ قصد کرین اوسکی زیارت کا ہر برس چھہ لاکھ اگر
کم ہون تو پورا فرماوے فرشتون سے اور تحقیق کعبہ شریف اوٹھایا جاویگا مانند دلھن کے اور زیارت
کرنے والے اوسکے پردون کے ساتھ لٹکے ہون گے اور طواف کرتے ہونگے گرد اوسکے یہان تک کہ داخل ہو
جنت مین مع اپنے زیارت کرنے والونکے جابر ابن عبد اللہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے
کہ جب دن قیامت کا ہوگا تو فرشتے کعبہ شریف کو مانند دلھن کے آراستہ کرکے میدان قیامت مین
لیجاوینگے جب میرے مرقد اطہر معنبر سے گذر ہوگا تو کعبہ معظمہ بزبان فصیح کہیگا کہ السلام علیک یا محمد صلعم

مین جواب مین کہونگا وعلیک السلام یا بیت اللہ میری امت نے تیرے ساتھ کیا سلوک کیا اور تو
میری امت کے ساتھ کیا سلوک کریگا کعبہ شریف اوسکے جواب مین کہینگے کہ اے حبیب خالق اکبر جو شخص
آپ کی امت مین سے میری زیارت کیواسطے آیا اوسکی بخشش کرانے کو مین کافی ہون اونکی طرف سے
آپ اطمینان فرماوین اور جو نہین آئے اونکی شفاعت کے لیے آپ کافی ہوجاوین روایت کیا دیلمی نے
اور حضرت وہب ابن منبہ سے روایت ہے کہ توریت مین لکھا ہے کہ تحقیق اللہ عزوجل بھیجیگا دن قیامت
کے سات لاکھ فرشتے عرش سے کہ ہر فرشتے کے ہاتھ مین ایک زنجیر سونے کی ہوگی اوس سے کھینچینگے
کعبہ شریف کو طرف محشر کے پس ایک فرشتہ پکاریگا کہ اے کعبۃ اللہ سیر کر کعبہ شریف کہینگے کہ مین نہین
سیر کرونگا یہان تک کہ پورا کیا جاوے سوال میرا حکم ہوگا کہ کہہ پس آپ کہینگے کہ اے رب میرے شفاعت
قبول کر میرے ہمسایے کی مقدسے مین جو دفن ہوے ہین گرد میرے اللہ تعالی فرماویگا کہ قبول کی مینے
پس اوٹھینگے مسلمان مکہ شریف مین کہ سبکے چہرے روشن ہونگے اور احرام باندھے ہوئے لبیک کہتے ہوے
گرد کعبہ شریف کے طواف کرتے ہونگے پھر حکم ہوگا کہ سیر کر پھر آپ وہی جواب دینگے حکم ہوگا کہ
سوال کر آپ کہینگے کہ اے رب میرے تیرے بندے گنہگار جو دور دراز رستے سے آنکر میرے مہمان
ہوے اونکو امن مین رکھہ قیامت کی بڑی گھبراہٹ سے حکم ہوگا کہ قبول کیا مینے پس پکاریگا پکارنیوالا
کہ آگاہ ہوجاو کہ جنہنے زیارت کی کعبہ شریف کی وہ لوگ الگ ہوجاوین پس جمع ہوجاینگے وہ لوگ
گرد کعبہ شریف کے لبیک کہتے ہوے پھر حکم ہوگا کہ اب سیر کر اوسوقت آپ کہینگے لبیک اللھم
لبیک اور طرف محشر کے گذر ہوگا پس اول گذر اوپر سرور عالم صلعم کے ہوگا پس آپ کہینگے کہ یا رسول اللہ
آپ میری نہ زیارت کرنے والون کی شفاعت فرماوین اور اپنی زیارت کرنیوالونکی مین شفاعت کرونگا اسطرح روایت کیا سلیمان بن داود نے
اور قرشی نے بحر مین حضرت علی ؓ سے روایت ہے کہ آپ فرماتے ہین کہ ایکبار طواف کرتا تھا مین حضرت
کے ساتھ مینے عرض کیا کہ قربان ہون تجھپر مان باپ میرے یا رسول اللہ کعبہ شریف کیا شے ہے آپ نے
فرمایا کہ اے علی ؓ اللہ تعالی نے اس گھر کی بنیاد زمین مین صرف اسی واسطے ڈالی ہے کہ اس گھر کا طواف
کرنا میری امت کو سب گناہون کا کفارہ ہوجاوے روایت کیا فقیہ ابو اللیث نے عمر ابن عبد العزیز سے
روایت ہے کہ ایکبار حضرت موسی ؑ نے اللہ تعالی سے کعبہ شریف کی فضیلت پوچھی ارشاد ہوا کہ اے موسی
وہ گھر میرا ہے کہ پسند کیا مینے اوسکو سب گھرون سے اور حرم میرا ہے کہ میرے خلیل نے اسکی تعظیم تکریم کی

حاضر ہوتے ہین یہان لوگ اطراف زمین سے اور عبادت کرتے ہین میری جیسے غلام اپنے ولی
سے کہتا ہے کہ حاضر ہون یہ سنکر حضرت موسی نے عرض کیا کہ خداوندا اسکا اجر و ثواب کیا ہے فرمایا کہ
اے موسی بخشدیتا ہون اونکا اور یہان تک اونکو رتبہ اور مرتبہ دیتا ہون کہ ستر آدمی اپنے کنبے کے
مجھسے بخشواتے ہین حضرت موسی نے عرضکیا خداوندا بعض ایسے ہین سے مال وحلال پاک و صاف نہین رکھتے
ہین ارشاد ہوا کہ اے موسی نیکون کے ساتھ اون برون کو بخشدیتا ہون روایت کیا فقیہ ابو اللیث
نے ابن عباس رض سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت صلعم نے کہ کعبہ شریف ڈھپیا ہوتا ہے ستر ہزار فرشتونسے
کہ وہ سب بخشش چاہتے رہتے ہین اللہ تعالی سے طواف کرنے والون کے اور رحمت بھیجتے ہین اور دعا
کرتے ہین اونکے حق مین روایت کیا امام مالکی نے اور حضرت امام حسن بصری سے روایت ہے کہ نہین داخل
ہوتا ہے کوئی کعبہ شریف مین مگر کہ داخل ہوتا ہے اللہ کی رحمت مین اور نہین باہر آتا ہے اوس سے
مگر مغفرت لیکر اور ایک روایت مین وارد ہوا کہ جو داخل ہوا کعبہ شریف مین وہ داخل ہوا اللہ کی
رحمت اور اللہ کے امن مین اور جو نکلا اوس سے مگر کہ مغفرت اپنی لیکر مجالس مکیہ مین وارد ہوا کہ فرمایا
رسول مقبول صلعم نے کہ جسنے نماز پڑھی سامنے دروازہ کعبہ شریف کے چار رکعت پس گویا کہ اوسنے
عبادت کی اللہ کی تمام خلقت کے برابر اور رحمت بھیجتے ہین اوس پر ستر ہزار فرشتے حضرت علی سے
روایت ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ جو شخص ارادہ کرے دنیا و آخرت کی بھلائی کا پس چاہیے اوسکو کہ نیت
کرے کعبہ شریف کی زیارت کی کیونکہ نہین ہے کوئی بندہ کہ سوال کرے دنیا کی ترقی اور آخرت کی بھلائی
کا مگر کہ اللہ تعالی اوسکو عنایت فرماتا ہے روایت کیا محدث طبری نے حضرت ابن عباس رض سے روا
ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ مین دیکھتا ہون خراب کرنے والے کعبے کو کہ ہوگا سیاہ رنگ
بھدا اوکھاڑیگا خانہ کعبہ کو پتھر پتھر نقل کی بخاری نے اور حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے
فرمایا حضرت صلعم نے کہ خراب کریگا خانہ کعبہ کو صاحب دو پنڈلیون چھوٹی اوپر ملک حبشیون مین سے
نقل کی بخاری اور مسلم نے **ف** اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ خرابی کعبہ شریف کی حبشی کے ہاتھ
ہوگی اور یہ مقام عبرت ہے کہ خانہ کعبہ باوجود اس قدر عظمت کے ایک حقیر آدمی کے ہاتھ سے خراب
ہوگا اور اسکے ساتھ قیامت قائم ہوگی اور دنیا خراب ہوگی اسواسطے کہ آبادی تمام عالم کی متعلق ہے
ساتھ آباد رہنے اس خانہ مبارک کے حضرت قتادہ رض سے روایت ہے کہ بنا فرمایا کعبہ شریف حضرت ابراہیم نے

جبل ابی قبیس و قدس و طور و ورقان و رضوی و احد سے بعض کتب تواریخ و سیر سے ثابت ہوتا ہے
کہ بلندی بیت اللہ شریف کی اندلون مین اٹھارہ گز اور زیادہ گز سے گز شرعی ہے کہ چوبیس انگشت ہے اور طول
حجر اسود کے کونے سے تا رکن عراقی پچیس گز اور چھ بالشت ہے اور رکن یمانی سے تا رکن شامی کہ دیوار
غربی خانہ کعبہ ہے چوبیس گز اور ایک بالشت ہے اور عرض رکن یمانی سے حجر اسود تک کہ دیوار جنوبی
کعبہ شریف ہے اکیس گز اور ایک بالشت ہے اور رکن شامی سے تا رکن عراقی کہ دیوار شمالی کعبہ
معظمہ ہے بائیس گز ہے اور دروازہ کعبہ شریف کا دیوار شرقی مین اور طول دروازہ کا چھ گز اور دس
انگشت ہے اور عرض چار گز ہے اور تختے دروازہ شریف کے ساج کی لکڑی کے ہین اور اوپر چاندی
کے پترے چاندی کی میخون سے جڑے ہین اور بلندی آستانہ اقدس کی زمین سے چار گز اور
آٹھوان حصہ گز کا ہے اور ناودان کعبہ شریف کا درمیان دیوار شمالی مابین رکن عراقی اور رکن
شامی کی ہے اور حجر اسود درمیان مشرق اور شمال کے ہے اور بلندی حجر اسود کی زمین سے اڑھائی گز
اور چھٹے حصہ گز سے کچھ زیادہ ہے اور عرض و طول حجر اسود کا ایک بالشت اور چار انگشت ہے وارد ہوا
کہ گرد خانہ کعبہ کے مشرکین نے تین سو ساٹھ بت رکھے تھے اور پانو اونکے سیسے سے جمادیے تھے
رسول مقبول صلعم جس وقت وہان تشریف لے گئے ایک لکڑی آپ کے ہاتھ مین تھی آپ یہ آیت پڑھتے
تھے جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا یعنی آیا حق اور مٹا باطل بیشک باطل ہے مٹنے والا
اور لکڑی سے آپ تونکیطرف اشارہ کرتے تھے سو جسکے منھ کیطرف اشارہ فرماتے تھے وہ بت چت گر پڑتا تھا اور جسکی
پیٹھ کیطرف آپ اشارہ فرماتے تھے وہ اوندھا گر پڑتا تھا اسطرح سے بت اوکھڑ اوکھڑ کے گر پڑے اور تصویرین جو
دیوار خانہ کعبہ پر کھچین تھین اوسکو آپ نے چاہ زمزم سے پانی منگوا کر دھلوا ڈالا اور تین حضرت ابراہیم اور حضرت
اسمعیل کی صورتین جو تھین اونکے ہاتھ مین تیر قمار کے بنادیے تھے آپ نے فرمایا کہ مشرکین خوب جانتے ہین کہ اُن دونون
پیغمبرون نے یہ کبھی کام نکیا براہ شرارت اونکے ہاتھ مین تیر قمار کی صورت بنا دی تھے **ف** خانہ کعبہ جو منسوب بجانب خدا ہے اسکی وجہ
یہ ہے کہ اصل نوع انسانی خاک سے ہے اور اصل کرہ خاک کا یہی نقطہ ہے یعنی اوسی کے نیچے سے تمام زمین پھیلائی گئی تو ضرور ہوا
کہ انسان جب جسم اپنے کو مشغول عبادت پروردگار مین کرے تو اپنی اصل خاک کیطرف رجوع لاوے اور یہی
وجہ ہے کہ خانہ کعبہ قبلہ تمام عبادتون کا اور مرجع تمام خلقت کا مقرر ہوا دوسرے یہ کہ وقت عبادت کرنے کے آدمی
خلیفہ ملائکہ کا ہے کہ اصل مین یہ کام اونکا ہے جیسے کہ وقت غصہ کے خلیفہ درندہ جانورونکا ہے اور وقت شہوت کے خلیفہ بہائم کا

کا ہے اور وقت مکر وکید کے خلیفہ شیطان کا ہے اور عبادتگاہ ملائکہ کی آسمان میں بیت المعمور ہے
یہ نہیں میں یہ مقام مقابل بیت المعمور کے ہے ازرقی حضرت امام حسن بصری وغیرہ تابعین سے روایت
کرتے ہیں کہ کعبہ شریف مقابل بیت المعمور کے ہے اسی طرح بروایت حضرت ابن عباسؓ ثابت ہوا
تیسرے یہ کہ اس مکان عظیم الشان میں ظہور ربوبیت الٰہی کا حضرت اسمٰعیلؑ کے ساتھ کہ اولاد معظم
حضرت ابراہیم اور سید النسب شریف حضرت ختم المرسلین کے تھے برنگ عجیب ظہور میں آیا کہ متصل اوس
مکان اقدس کے پانی قدرت خدا سے جوش مار رہا ہے اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے فِیْهِ
اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِیْمَ یعنی اوس جاے اقدس میں نشانیاں عجیب و غریب روشن
ہیں مانند اسکے کہ پرند جب اوڑتے ہوئے خانہ کعبہ کے قریب آتے ہیں تو اوپر نہیں اوڑتے ہیں کچھ
اوہر کچھ اودہر ہو کر پھٹ جاتے ہیں اور جوش آثار زمزم شریف کا شب برات کو اور حجر اسود کا باوجود
عظیم صدموں اور انقلابوں کے اب تک باقی رہنا حضرت ابن نقاش لکھتے ہیں کہ ظاہرا کعبہ شریف
میں ہزار آدمی سما سکتے ہیں اور موسم حج میں ہزاروں آدمی ایک ہی بار میں داخل ہو جاتے ہیں اسطرح
باقی رہنا مقام ابرہیم کا اب تک بہت بڑی آیت الٰہی ہے شیخ احمد حضراوی عقد الثمین میں لکھتے ہیں کہ اگر مینہ رکنی جانب رکن یمانی
توارزانی ہوتی ہے یمن میں اور جو جانب رکن شامی برسے تو شام میں ارزانی ہوتی ہے اور جو جانب رکن عراقی برسے توارزانی
طرف عراق کی ہوتی ہے اور جو جانب حجر اسود کے برسے توارزانی طرف ہندوستان وغیرہ کے ہوتی ہے اور اگر
برسے ہر طرف کعبہ شریف کی توارزانی سب جگہ ہوتی ہے صحائف انبیاء بنی اسرائیل میں وارد ہوا کہ یا
سے وہ خداوند حقیقی جسنے کہ تجلی فرمائی اوپر طور کے اور جسکا نور اوسکا ساعیر سے کہ نام کوہ بیت المقدس
ہے اور بے پردہ ظاہر ہوا کوہستان فاران سے فاران نام مکہ معظمہ کا ہے غرض اس مکان عظیم الشان
میں پروردگار عالم نے ایسے انوار ذاتی محبوبیت اور رحمانیت کی رکھی ہیں کہ جو دیکھتا ہے کامل ناقص
غبی ذکی خواہ مخواہ وہاں کے انوار و برکات عیاں اور نمایاں دیکھ کر اپنا محبوب اور معشوق سمجھتا
اور لاریب خانہ خدا جانتا ہے یہاں تک کہ جنات اور حیوانات بھی اس خانہ مبارک کی تعظیم میں معروف
ہیں ازرقی بروایت طلق بن حبیبؓ نقل کرتے ہیں کہ ایک اژدہا جانب مسجد الحرام سے آتا دیکھا ہمنے کہ سات
بار گرد کعبہ شریف کے پھر کر مقام ابراہیم میں جا کر دو رکعتیں ادا کیں حضرت عبداللہ ابن عمرؓ اوس مجلس شریف
میں حاضر تھے اونھوں نے اور اور لوگوں نے اوس سے بطور فہمائش کے کہا کہ مبادا منافق تجکو سانپ تصور

کرکے قتل کرین بس یہ سنتی ہی وہ آسمان کو اوڑ گیا اور ابو الطفیل روایت کرتے ہین کہ اسی طرح ایک جن نوجوان سانپ کی شکل مین آکر طواف کرتا تھا بنو جرہم نے اوسکو غلطی سے مار ڈالا پس اوس صدمہ سے ایک غبار عظیم پیدا ہوا اور بنو جرہم مرگئے اسی طرح وارد ہوا کہ سنہ ۱۲۷۹ھ سو بندرہ مین ماہ جمادی الثانی ایک اونٹ مسجد حرام مین داخل ہوا ہر چند لوگون نے اوسکی پکڑنے کا قصد کیا لیکن اوسنے سات بار طواف کیا اور حجر اسود کا بوسہ دیا اور پھر مصلے حنفی کی جگہ آکر مقابل میزاب رحمت کے کھڑا ہوکر اتنا رویا کہ پتھر اوسکے آنسوون سے بہنے لگے یہان تک کہ انتقال کیا لوگون نے اوسکو درمیان صفا مروہ کے دفن کر دیا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ منقول تفسیر فتح العزیز خداوند کریم اپنے فضل عظیم سے اوسکا مشاہدہ سب مسلمانونکو ظاہراً اور باطناً نصیب کرے آمین

فصل پانچوین

فضائل مین نظر کرنے کعبہ شریف کے

ابن ابی شیبہ اور ازرقی اور جندی سے روایت ہے کہ نظر کرنا طرف کعبہ شریف کے عبادت ہے اور بھی روایت کیا بیہقی نے شعب الایمان مین عطا ابن یسار نے ابن عباس رضی سے روایت ہے کہ نظر کرنا طرف کعبہ شریف کے محض ایمان ہے روایت کیا جندی اور قرشی نے حضرت امام حسن بصری رضی سے روایت ہے کہ جو شخص ایک ساعت خاص واسطے رضامندی خدا و رسول صلعم کے اور بلحاظ تعظیم خانہ کعبہ کی طرف منہ کرکے بیٹھے اللہ تعالی اوسکو ثواب عنایت فرماتا ہے مثل اوس شخص کے کہ جسنے حج اور عمرہ اور جہاد کیا ہو اور خدا کی راہ مین واسطے جہاد کے گھوڑے دوڑائے ہون اور روزے رکھے ہون احیاء العلوم مین وارد ہوا کہ فرمایا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالی عزوجل نظر فرماتا ہے ہر رات طرف اہل زمین کے پس اول نظر فرماتا ہے طرف اہل مسجد الحرام کے پس جسکو دیکھتا ہے طواف کرتے بخشدیتا ہے اوسکو اور جسکو کہ دیکھتا ہے نماز مین اوسکو بھی بخشدیتا ہے اور جسکو کہ کھڑے ہوئے کعبہ شریف کی طرف منہ کیے ہوئے دیکھتا ہے اور ایک روایت مین وارد ہوا کہ حق تعالی جل شانہ اول اہل مکہ کی طرف نظر فرماتا ہے پس جسکو کہ طواف مین یا نماز مین یا مسجد الحرام مین بیٹھے یا کعبہ شریف کی طرف منہ کیے بیٹھے دیکھتا ہے اوسکو بھی بخشدیتا ہے اوسوقت ملائکہ عرض کرتے ہین کہ اب کوئی نہین باقی رہا مگر سونے والے اللہ تعالی فرماتا ہے کہ اونکو بھی او نمین ملا دو حضرت امام حسن بصری رضی سے روایت ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ایک نظر کعبہ شریف

کیطرف کرے گناہ اوسکے بخشے جاتے ہین اگرچہ شمار مین برابر جھاگ سمندر کے اور ذرون ریگ کے ہون سعید بن مسیب
نے روایت ہے کہ جسنے نظر کی طرف کعبہ شریف کے ایمان اور صدق دل سے تو وہ گناہون سے ایسا پاک ہو گیا
جیسے اوسی دن ماں کی پیٹ سے پیدا ہوا روایت کیا ازرقی نے اور جندی اور عطار بن یسار سے روایت
کرتے ہین کہ نظر کرنے والا طرف کعبہ شریف غیر طواف اور غیر نماز مین وہ برابر ہے ثواب مین برس دن کی
عبادت کھڑے ہونیوالے اور رکوع کرنیوالے اور سجدہ کرنے والے کے ابن ابی شیبہ اور جندی حضرت طاؤس
سے روایت کرتے ہین کہ نظر کرنی طرف کعبہ شریف کے افضل ہے ثواب ہمیشہ روزہ رکھنے والے اور ہمیشہ
کھڑے رہنے والے عبادت اور ہمیشہ جہاد کرنے والے سے ابن سائب مدنی رضہ سے روایت ہے کہ جسنے
نظر کی طرف کعبہ شریف کے ایمان اور صدق دل سے جھڑتے ہین گناہ اوسکے جیسے جھڑتے ہین پتے
درخت سے روایت کیا ابن جوزی نے اور ابن عدی اور بیہقی شعب الایمان مین بروایت
حضرت ابن عباس رضہ نقل کرتے ہین کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ اللہ تعالی جل جلالہ بیس رحمتین
ہر دن اور ہر رات مین واسطے نظر کرنے والون کعبہ شریف کے نازل فرماتا ہے اور فرمایا حضرت صلعم
نے کہ جسنے نظر کی بیت اللہ شریف کیطرف ایمان اور صدق دل سے اور بنظر طلب ثواب کے
بخشے گئے اوسکے اول آخر گناہ اور اوٹھایا جاویگا وہ دن قیامت کے امن پانے والون عذاب سے
شیخ احمد حضراوی نے عقد الثمین مین روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ جسنے نظر کی طرف کعبہ
شریف کے اور یقین اوسپر خطائین مانند جھاگ سمندر کے بخشدیگا اللہ تعالی اوسکی کل خطائین فرمایا
رسولخدا صلعم نے کہ پانچ چیزون کے طرف نظر کرنا عبادت ہے نظر کرنا طرف قرآن مجید کے اور طرف کعبہ
شریف کے اور طرف ماں باپ کے اور طرف چہرہ عالم کی اور نظر کرنا زمزم شریف مین کہ وہ محو کرتا ہے گناہونکو روایت کیا امام فاکہی
نے اور بعض تفاسیر مین وارد ہوا کہ النظر الی وجہ العالم عبادۃ یعنی فرمایا حضرت نے کہ نظر کرنا طرف چہرہ عالم
کے عبادت ہے ارحم الراحمین بتصدق رحمۃ للعالمین سب مسلمانونکو اوس مقام اقدس کا دیکھنا نصیب فرماوے بحرمۃ آیت رب العالمین

باب پانچوان
فصل پہلی
طواف کرنے کے فضائل مین

حضرت ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ جو شخص طواف کرے خانہ کعبہ کا سات بار اور نہ کلام کرے

مگر ساتھ سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر اور لا حول ولا قوۃ الا باللہ کے دور کی جاتی ہین اسکی
دس برائیان اور لکھی جاتی ہین دس نیکیان اور بلند کیے جاتے ہین دس درجے اور جو شخص کہ طواف مین کلام
کرے وہ بھی داخل ہوتا ہے دریاے رحمت الٰہی مین دونون پاؤن سے مانند داخل ہونے والے پانی مین
نقل کی ابن ماجہ نے **ف** کلام کرے یعنی کلمات مذکورہ پڑھے یا ان کلمات کے مانند اور اذکار صلحا و اولیا
پڑھے چنانچہ وارد ہوا کہ طواف مین ذکر خدا کے ساتھ معروف ہونا اسکا یہ مرتبہ ہے کہ سر سے پانو تک
دریاے رحمت مین وہ شخص مستغرق ہو جاتا ہے ابن عباس رض سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت صلعم نے کہ طواف
کرنا مانند نماز کے ہے مگر کہ تم بولتے ہو اوسمین پس جو کوئی کہ بولے اوسمین پس نہ بولے مگر نیکی کی بات
نقل کی ترمذی و نسائی و دارمی نے **ف** مانند نماز کے ہے یعنی ثواب مین لیکن فرق یہ ہے کہ طواف
مین کلام مفسد طواف نہین ہے جیسے کہ نماز مین مفسد ہے چنانچہ مسئلہ فقہیہ ہے کہ طواف مین سلام کلام
مسئلہ پوچھنا بتانا جائز ہے مگر بات چیت نکرنا اور جو کام عاجزی کی خلاف ہوا وسکا چھوڑنا مستحب ہے پس یا تشبیہ نماز
کی نہیں ہے یہ لازم آتا کہ بعینہ نماز ہو جاوے او طواف کو جو مانند نماز کی فرمایا اس سے معلوم ہوا کہ نماز افضل ہے طواف سے بعض تفسیرون معتبر
مین وارد ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے جو سورہ بقر مین طواف کرنے والون کو اوپر اعتکاف کرنے والون اور نماز پڑھنے
والونکی مقدم فرمایا اس سے علما استنباط کرتے ہین کہ طواف نفل بہتر ہے نماز نفل سے آفاقی کے حق مین مگر مکی کے حق مین نماز نفل بہتر ہے روا
محمد بن منکدر اپنے باپ سے روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ جسنے طواف کیا کعبہ شریف کا سات بار
کوئی عمل و فعل لغو اوسمین نہ کیا تو وہ شخص ایسا آزاد ہو گیا جیسے کسی بردہ کو آزاد کر دیتے ہین روایت کیا طبرانی
نے کبیر مین اور ابن عباس رض سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ نازل فرماتا ہے اللہ تعالیٰ اوپر خانہ کعبہ کے
ایکسو بیس رحمتین ساٹھ واسطے طواف کرنیوالونکی اور چالیس واسطے نماز پڑھنے والونکی اور بیس واسطے نظر کرنے والونکی روایت کیا
بیہقی نے پاسناد حسن عبداللہ ابن عباس رض سے روایت ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ جسنے طواف کیا کعبہ شریف کا پچاس بار
تو وہ گناہون سے ایسا پاک ہو گیا جیسے ماں کے پیٹ سے آج پیدا ہوا روایت کیا ترمذی نے عبداللہ ابن عمر رض سے روایت ہے
کہ سنا مین نے رسول خدا صلعم سے کہ جسنے طواف کیا کعبہ شریف کا اور پیچھے مقام ابراہیم مین دو رکعتین پڑھین تو ہو گیا وہ شخص مانند
آزاد کیے ہوے بردہ کے روایت کیا ابن ماجہ نے حضرت عمر رض سے روایت ہے کہ جو شخص حاضر ہوا کعبہ شریف کے پاس اور نہین
ارادہ کرتا ہے مگر طواف کرنا اور اوسنے طواف کیا تو وہ گناہون سے ایسا پاک ہو گیا جیسے ماں کے
پیٹ سے آج پیدا ہوا جامع ترمذی مین وارد ہے کہ جسنے طواف کیا کعبہ شریف کا سات پھیرے دیگا اوسکو

روایت

روایت

اللہ تعالی بدلے ہر طواف کے ثواب آزاد کرنے دس بردی کا اولاد حضرت اسمعیل سے
عدۃ الانابہ مین وارد ہوا کہ سات طواف ایک عمرے کے برابر ہین ابن عمر رض سے روایت
ہے کہ دو طواف ہین کہ نہین موافقت کرتا ہے اون دونون کی ساتہ کوئی بندہ مسلمان مگر
کہ وہ ایسا پاک ہوجاتا ہے جیسے کہ ماں کے پیٹ سے آج پیدا ہوا ایک طواف بعد
صبح کے ہے کہ نزدیک طلوع آفتاب کے تمام ہو اور دوسرا طواف بعد عصر کے ہے
کہ نزدیک غروب کے فارغ ہوا ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اگر آگے پیچھے
ہوجاوے تو آپ نے فرمایا کہ اوسیوقت مین شامل ہوجاتا ہے روایت کیا امام فاکہی
اور ازرقی نے احیاء العلوم مین وارد ہوا کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ جنے طواف
کیا سات پھیرے ننگے سر تو وہ شخص ایسا ہوگیا جیسے کسی بردے کو آزاد کردیتے ہین
اور جسنے کہ مینھہ مین سات پھیرے طواف کیا تو زمانہ گذشتہ کے گناہ بخش دیے جاتے
ہین داؤد بن عجلان رض فرماتے ہین کہ مینے طواف کیا ابی عقال کے ساتہ مینھہ برستے مین
جب فارغ ہوئے ہم تو ابی عقال نے کہا کہ پھر کرو اسی عمل کو پس تحقیق مینے طواف
کیا انس بن مالک رض کے ساتھ مینھہ برستے مین جب فارغ ہوا مین تو مجھسے کہا کہ پھر کرو اس
عمل کو پس تحقیق مینے طواف کیا رسول مقبول صلعم کے ساتھ مینھہ برستے مین جب طواف
ہم کرچکے تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ پھر کرو اس عمل کو پس تحقیق تمکو بخشدیا اللہ تعالی
نے روایت کیا ابن ماجہ نے اور ایک روایت مین وارد ہوا کہ جسنے طواف کیا مینھہ
برستے مین لکھتا ہے اللہ تعالی اوسکے لیے ہر قطرے پر ایک نیکی اور محو کرتا ہے بدی
روایت کیا قرشی نے مناسک مین وارد ہوا کہ طواف کرنیوالا داخل ہوتا ہے اللہ کی رحمت
مین اور تحقیق اللہ تعالی فخر فرماتا ہے ملائکہ پر ساتھ طواف کرنیوالے کے اور پیادہ طواف
کرنیوالے کی بزرگی اوپر سوار کے مانند بزرگی چودھوین رات کے اوپر تمام تارون کے
ابن مجاہد رض فرماتے ہین کہ جس عبادت کی کہ لوگ طاقت نہین رکھتے تھے اوسکو ابن زبیر رض
کیا کرتے تھے پس ایکبار اتفاق سے ایک بہاؤ پانی کا ایسا آیا کہ کعبہ شریف پانی سے
بھر گیا یہانتک کہ آدمی رک گئے طواف کرنے سے مگر ابن زبیر کہ آپ نے اوسوقت

تیسرے طواف کیا ابن عباس رض سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت صلعم نے کہ جسنے طواف
کیا کعبہ شریف کا سات بار شدت گرمی مین اور قدم پاس پاس رکھے اور آنکھین نیچی رکھین
اور کم کیا کلام مگر اللہ کے ذکر کے ساتھ اور بوسہ دیا حجر اسود کا اور طواف کرنے مین کسیکو ایذا ندی
مگر کہ لکھتا ہی اللہ تعالی واسطے اوس بندے کے ستر ہزار نیکیان اور محو کرتا ہے ستر ہزار
بدیان اور بلند فرماتا ہے ستر ہزار درجے اور آزاد کرتا ہے اوسکی طرف سے ستر ہزار بردے
ہر بردے کی قیمت دس ہزار درم اور اوسکی شفاعت ستر آدمیون کے واسطے لینے ہون
یا غیر قبول کیجاویگی روایت کیا قرشی نے او فرمایا حضرت صلعم نے کہ ہر آئینہ بزرگتر اللہ کے
نزدیک وہ فرشتے ہین جو طواف کرتے ہین عرش مجید کا اور اولاد آدم مین وہ بزرگترین
جو طواف کرتے ہین کعبہ شریف کا اور فرمایا کہ طواف کرنا کعبہ شریف کا دریای رحمت الہی مین
غوطے مارنا ہے ابن عباس رض سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت صلعم نے کہ کعبہ شریف کو
ڈھالے رہتے ہین ستر ہزار فرشتے بخشش چاہتے رہتے ہین طواف کرنیوالونکی اور رحمت بھیجتے
رہتے ہین اور نیز روایت کیا امام فاکہی نے ابن عمر رض فرماتے ہین کہ جب رسول خدا صلعم کہین
باہر سے تشریف لاتے تھے تو سب عمل سے زیادہ محبوب و مرغوب آپکو طواف ہوتا تھا روایت
کیا ابو ذر رض نے اور فرمایا حضرت صلعم نے کہ کثرت کرو طواف کرنے مین پہلے اس سے کہ کعبہ
شریف دنیا سے اوٹھایا جاوے اور بھی وارد ہوا کہ نہین غروب ہوتا ہے آفتاب سونے
مگر ایک بدال طواف کرتا ہے اور نہین ہوتی ہے کوئی صبح مگر کہ ایک اوتاد طواف کرتا ہے
اور جب یہ بات موقوف ہوجاویگی تو کعبہ شریف دنیا سے اوٹھا لیا جاویگا پس آدمی صبح کرینگے
اور کعبہ شریف کو نہ پاوینگے پھر قرآن مجید اوٹھا لیا جاویگا لوگ کاغذ کورا پاوینگے پھر قرآن
مجید دل سے بھی نکلجاویگا یہانتک کہ ایک کلمہ بھی یاد نرہیگا اور لوگ جاہلیت کے ذکر دن
اور شعر دن پڑھنے مین مشغول ہوجاوینگے پھر نکلیگا دجال اور اوترینگے حضرت عیسی ع
اور اوسکو قتل کرینگے اور اسکے ساتھ قیامت لگی ہے جیسے کہ تصریح اسکی احیاء العلوم مین مذکور
ہے حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ جسنے
طواف کیا کعبہ شریف کا سات بار اور پھر مقام ابراہیم مین جاکر دو رکعتین پڑھین اور پیا

پانی زمزم کا البتہ تھا اوسکے سارے گناہ بخشدیتا ہے روایت کیا جندی نے اور فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ جو شخص بارادہ طواف گھر سے نکلتا ہے تو وہ ایسا ہی کہ دریاے رحمت الہی مین داخل ہو کر چلتا ہے پس جبکہ طواف کرتا ہے تو دریاے رحمت الہی مین غوطے کھاتا ہے اور ہر قدم رکھنے پر پانسو گناہ دور ہوتے ہین اور ہر قدم اوٹھانے پر پانسو نیکیان لکھی جاتی ہین اور جبکہ طواف کرکے مقام ابراہیم مین پہونچتا ہے تو وہ ایسا پاک ہوجاتا ہے کہ گویا مانکی پیٹ سے اوسدن پیدا ہوا اور ایک فرشتہ سامنے آکر کہتا ہے کہ اب آگے عملونکا دھیان رکھو جو گذرے سب بخشے گئے اور اوسکو ستر آدمیونکی اپنے کنبے سے شفاعت کرنیکا رتبہ دیا جاتا ہے روایت کیا ازرقی نے عمرو بن شعیب سے اور حضرت ابوسعید رض سے روایت ہے کہ اول جسنے طواف کیا کعبہ معظمہ کا وہ فرشتے ہین حضرت آدم کی پیدائش سے دو ہزار برس پیشتر اور نہین ہے کوئی فرشتہ کہ دنیا مین آتا ہے مگر کہ وہ فرشتہ اول عرش کے نیچے غسل کرتا ہے اور اوترتا ہے احرام باندہ کر پس پہلے آنکر طواف کرتا ہے پھر دو رکعت مقام ابراہیم مین پڑہ کر واسطے تعمیل حکم کے روانہ ہوتا ہے حضرت امام حسن بصری رض اپنے رسالہ شریف مین لکھتے ہین کہ صحف حضرت آدم مین اللہ تعالی فرماتا ہے کہ ستر ہزار فرشتے ہر روز واسطے طواف خانہ کعبہ کے بھیجتا ہون وارد ہوا کہ ایک ولی منتظر رہا چالیس برس راتدن یہ کہ تنہا طواف کرے بے شرکت دوسرے شخص کے پس دیکھا اوسنے بعد انتظار چالیس برس کے طواف کی جگہ کو خالی تو وہ دوڑا کہ شروع کرے طواف ناگاہ دیکھا اوسنے ایک سانپ کو طواف مین اوس ولی نے کہا کہ تو کون ہے کہا اوسنے کہ مین بھی منتظر اوسی عمل کا جسکا تو منتظر تھا تجھسے سو برس پہلے غرض بیت اللہ کسی ساعت طواف کرنیوالونسے خالی نہین رہتا ہے خداوند کریم اوس خانہ اقدس کے قربان ہوا سب مسلمانونکو نصیب فرمادے آمین یا رب العالمین

فصل دوسری
مقام ابراہیم اور حجر اسود کی فضائل مین

معتبر تفسیرونمین وارد ہوا کہ مقام ابراہیم نام ایک پتھر کا ہے کہ اوسپر حضرت ابراہیم نے

فضیلت مقام ابراہیم

کھڑے ہوکر خانہ کعبہ تعمیر فرمایا تھا اور معنی مقام ابراہیم کے یعنے جگہ کھڑے ہونے حضرت ابراہیم کی
شیخ عزیز الدین سے منقول ہے کہ آپ فرماتے ہین کہ وہ سنگ مربع ہے اور چارون طرف سے
پاؤ گز ہے اور اوسپر نشان دونون قدمون مبارک کا ہے گرد قدمون شریف کے چاندی
کے پتر سے لگے ہین اور نیچان قدمونکا چاندی کے پترون سے ساڑھی سات قیراط ہے
اور چارون طرف مقام کے ایک صندوق زمین مین مضبوط کیا ہے اور اوس صندوق
غلاف اطلس سیاہ زربفت کا ڈالا ہے اور اوسکے اوپر ایک گنبد چھوٹا سا لکڑی کا چار ستون پر
کھڑا ہے اور اندر اوسکے سونے اور لاجورد وغیرہ سے تمام نقش دار کیا ہے اور اوپر گنبد کے
شیشے کے تختونکو باہم ملاکر میخ زد کیا ہے اور چارونطرف صندوق کے چار ٹٹیان جالیدار
ہفت دھات کی اون چار ستونون سے کہ مذکور ہوے وصل کی ہین اور وارد ہوا کہ جسوقت
حضرت ابراہیمؑ کو حج کے لیے پکارنے کا حکم ہوا تھا تو آپ مقام پر کھڑے ہوئے تو وہ زمین
کے سب پہاڑون سے اونچا ہوگیا تھا فرق درمیان مقام ابراہیم اور چاہ زمزم کے
اکیس گز کا ہے اور بھی وارد ہوا کہ مقام ابراہیم اور حجر اسود دونون بہشتی پتھر ہین کہ حضرت
ادریسؑ نے طوفان کے خوف سے ابو قبیس پہاڑ پر چھپا دیے تھے جب حضرت ابراہیمؑ
کعبہ بنانے لگے تو حضرت جبرئیلؑ نے انکا نشان بتایا تب آپ ان دونونکو ابو قبیس پہاڑ سے
نکال لائے حضرت امام حسن بصریؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے
کہ نہین باقی رہی زمین مین کوئی چیز جنت کی سواے حجر اسود اور مقام ابراہیم کے
اور فرمایا کہ بہترین جگہون مین سے خدا کے نزدیک کعبہ اور مقام ابراہیم اور ملتزم ہے
حضرت قتادہ رضہ سے روایت ہے کہ پہلے اسلام کی عادت نہ تھی کہ مقام ابراہیم کو
کوئی ہاتھ لگادے لیکن یہ عمل اس امت مین رواج پایا جن لوگون نے کہ پہلے اسلام کے
اس پتھر کو دیکھا تھا وہ نقل کرتے تھے کہ حضرت ابراہیمؑ کے قدم مبارک کا اثر اس پتھر
مین نمودار تھا لیکن بسبب زیادہ چھونے کے اب اثر اوسکا بخوبی ظاہر نہین ابن ابی شیبہ
عبداللہ ابن زبیرؓ سے نقل کرتے ہین کہ آپ نے ایک جماعت کو مقام ابراہیم کو چھوتے
دیکھا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے تمکو اس پتھر کے چھونے کا نہین حکم دیا ہے

بلکہ حضرت حکم اسکا یہی ہے کہ متصل اسکے نماز پڑھو بیہقی اپنی سنن مین روایت کرتے ہین کہ مقام
ابراہیم رسول مقبول صلعم کے زمانہ مبارک اور حضرت خلیفہ اول کے عہد مین متصل خانہ
کعبہ کے تھا حضرت عمرؓ نے اوسکے واسطے ایک مکان تجویز کرکے رکھدیا جیسا اوسی جگہ ہے
مجالس مکیہ مین وارد ہوا کہ جسنے مقام ابراہیم مین جاکر دو رکعتین پڑہین بخشے گئے گناہ اوسکے
اگلے اور پچھلے اور دیجاتی ہین اوسکو نیکیان برابر شمار ہزار دس آدمی کے جسنے نماز پڑہی اور حکم
اور قیامت کے دن امن مین رہیگا بڑی گھبراہٹ سے اور حکم فرماتا ہے اللہ تعالی جبرئیل
اور میکائیل اور تمام ملائکہ کو کہ استغفار چاہین اوسکی اور وارد ہوا کہ بہترین جگہو نمین سے خدا کے
نزدیک درمیان مقام ابراہیم اور حجر اسود کے ہے اور نہین ہے کوئی فرشتہ کہ واسطے
تعمیل حکم الہی کے زمین پر آتا ہے مگر کہ بعد طواف مقام ابراہیم مین دو رکعتین پڑھتا ہے
بعد اسکے روانہ ہوتا ہے **ف** حاجی کو چاہیے کہ جسوقت سات پھیرے کعبہ شریف کے
کرچکے جسکا نام ایک طواف ہے تو پھر مقام ابراہیم کیطرف چلے یہ آیت پڑھتا ہوا
وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ اِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى اور وہان جاکر دو رکعت نفل پڑہے پہلی مین
قلیا اور دوسری مین قل ہو اللہ اور بعد نماز کے حضرت آدمؑ کی دعا پڑھ کے خدا سے
حاجت چاہے کہ وہ دعا ہم لکھ آئے ہین قبولیت دعا مین کمال موثر ہے حضرت
ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ سنا مینے رسول مقبول صلعم سے کہ آپ فرماتے تھے کہ تحقیق
حجر اسود اور مقام ابراہیم یاقوت ہین یاقوتون بہشت سے محو کیا اللہ تعالی نے نور
ان دونونکا اور اگر نہ دور کرتا نور انکا تو البتہ روشن کردیتے اوس چیز کو کہ درمیان مشرق
اور مغرب کے ہے روایت کی ترمذی نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے
کہ فرمایا حضرت صلعم نے کہ اوترا حجر اسود بہشت سے اور وہ تھا زیادہ سفید دودھ سے
پس سیاہ کردیا اوسکو بنی آدم کے گناہون نے نقل کی احمد اور ترمذی نے **ف** مقام
غور کرنے کا ہے کہ جب گناہونکی تاثیر سے پتھر سیاہ ہوگیا تو کیا حال ہوتا ہوئیگا انکا گنہگار
دلونکا بسبب کرنے گناہونکے نعوذ اللہ منہا حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے
کہ فرمایا حضرت صلعم نے بیچ حق حجر اسود کے کہ قسم ہے اللہ کی البتہ اوٹھاویگا اوسکو اللہ تعالی

دن قیامت کے کہ ہونگی واسطے اوسکے دو آنکھین کہ دیکھیگا ساتھہ اونکے اور ہوگی زبان کہ بولیگا
ساتھہ اوسکے گواہی دیگا اوسکے لیے جسنے کہ بوسہ دیا ہوگا ساتھہ حق کے نقل کی ترمذی اور ابن ماجہ
ودارمی نے ف ساتھہ حق کے یعنے ساتھہ ایمان اور صدق ویقین کے اور واسطے طلب ثواب کے
محدث ہروی لکھتے ہین کہ جسنے حجر اسود کو صدق دل سے بوسہ دیا تو وہ اوسکی گواہی دیگا خیر کے
ساتھہ اور جسنے کہ اوسکو بوسہ دیا ہنسی اور مذاق کی راہ سے نعوذ باللہ تو وہ گواہی دیگا اوسکی شر
کے ساتھہ اور ہوگا وہ دن قیامت کے اوس شخص کا دشمن اور لکھتے ہین کہ اسیطرح ہر جگہہ قیاس
کرنا چاہیے کہ جسنے خدا کی عزت دی ہوئی جگہہ کی تعظیم وتکریم کی اور وہانکے آداب بجا لایا تو
وہ جگہہ قیامت کے دن اوس شخص کی شفاعت کریگی اور جسنے کہ نعوذ باللہ خدا کی عزت دی ہوئی جگہہ کو
خفیف سمجھا یا کوئی فعل لغو وہان کیا تو وہ مقام قیامت کے دن اوسکا دشمن ہوگا روایت کیا
شیخ احمد خضراوی نے عقد الثمین مین وارد ہوا کہ حضرت عمر رض نے حجر اسود کے بوسہ دینے کی وقت
فرمایا کہ مین جانتا ہون کہ تو پتھر ہے نہ ضرر کرتا ہے نہ نفع دیتا ہے اور اگر نہ دیکھتا مین رسول مقبول
صلعم کو بوسہ دیتے تو مین تجھکو بوسہ نہ دیتا تو حضرت علی رض نے یہ سنکر فرمایا کہ اے عمر اس سے نفع ضرر
متصور ہے آپ نے کہا کہ کیونکر حضرت علی رض نے فرمایا کہ حق تعالی نے کاغذ عہد اولاد آدم کا اسکے
منھہ مین امانت رکھا ہے اور اسنے کہا کہ مین گواہی دونگا جو پورا کریگا اس عہد کو پس گواہی اسکی یہی
نفع ہے حضرت عمر رض نے سنکر فرمایا کہ پناہ مانگتا ہون مین اپنی زندگی سے اوس قوم مین جسمین تو نہو
اے ابو الحسن لیکن مقام سمجھنے کا ہے کہ یہ اوطرحکا نفع ہے اور جسکی نفی حضرت عمر رض نے کی تھی وہ اور
طرحکا نفع مراد تھا پس دونون باتین اپنی جگہہ ٹھیک ہین حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت
ہے کہ فرمایا حضرت صلعم نے کہ آویگا حجر اسود دن قیامت کے مانند پہاڑ ابو قبیس کے اور اوسکے واسطے
زبان ہوگی اور ہونٹ ہونگے روایت کی احمد اور حاکم نے ابن عباس رض سے روایت ہے کہ فرمایا
رسول خدا صلعم نے کہ حجر اسود دہنا ہاتھہ اللہ عزوجل کا ہے زمین مین مصافحہ کرتا ہے مصافحہ کرتا ہے
اپنے بندون سے جسطرح کہ مصافحہ کرتا ہے ایک تم مین سے بھائی اپنے سے تو اکابر اہل حدیث
لکھتے ہین کہ چاہیے کہ وقت بوسہ دینے حجر اسود کے بیعت الہی کا تصور کرے اور کمال آداب و
حضوری وزاری سے بوسہ دے بعد اسکے ابن عباس رض کہتے ہین کہ قسم ہے اوس ذات کی جسکے

دست قدرتمین نفس لیسے عباس رض کہ نہین ہے کوئی مسلمان کہ اللہ تعالی سے کچھ مراد مانگے حجر اسود کے پاس
مگر کہ رب العالمین اوسکو عنایت فرماتا ہے روایت کیا ازرقی نے اور بھی وارد ہوا کہ جسنے نہ پائی
بیعت رسولخدا صلعم کی پھر اوسنے بوسہ دیا اور مسح کیا حجر اسود کا پس تحقیق اوسکو بیعت حاصل ہوئی
رسول مقبول صلعم کی ابن عمر رض سے روایت ہے کہ فرمایا سرور عالم صلعم نے کہ چھونا حجر اسود کا محو
کرتا ہے گناہونکو روایت کیا احمد اور ابن حبان نے اور بھی وارد ہوا کہ تحقیق رب العالمین پھیر دیگا
حجر اسود کو دن قیامت کے ویسا ہی جیسا کہ پیدا کیا اول بار روایت کیا ازرقی نے اور فرمایا رسول
مقبول صلعم نے کہ جسنے چھوا حجر اسود کو تو وہ نکلا گناہونسے ایسا جیسے وسیدن اوسکی ماں نے جنا
حضرت ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ جسنے مسح کیا حجر اسود کا سواے
اسکے نہین کہ اوسنے مسح کیا رحمان کے ہاتھکا جل جلالہ روایت کیا ابن ماجہ نے حضرت عائشہ رض
سے روایت ہے کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ کثرت کرو حجر اسود کے بوسہ دینے مین قریب ہے
کہ تم گم کروگے اوسکو یعنے ایک رات طواف کرتے ہوگے اور پھر ہوتی نہ پاؤگے تحقیق اللہ تعالی نہین
اوتارتا ہے کوئی شے جنت کی زمین مین مگر کہ پھر اوسکو وہین پھیر دیگا پہلے قیامت سے
روایت کی ازرقی نے ف اہل حدیث لکھتے ہین کہ حاجی کو چاہیے کہ دونون ہاتھ حجر اسود پر
رکھکے بیچمین منھہ سے بوسہ دے اگر بغیر ایذا دینے کسیکے ممکن ہو اور مستحب ہے منھہ پیشانی کا رکھنا
اور چومنا تین بار اور اگر بوسہ دینا ممکن ہو تو ہاتھ کو اوسپر لگا کے چومے اور جو یہ بھی نہ ہو سکے
تو لاٹھی وغیرہ کو چھوا کر چومے اور جو یہ بھی نہ ہو سکے تو دونون ہاتھ اوسکی طرف اوٹھا کر کہے
اللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ تَعَالٰی وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی نَبِیِّہِ الْمُصْطَفٰی اور یہ سمجھکر کہ گویا ان دونون
ہاتھونسے مینے اسکو چھو لیا ہاتھونکو چومے رب العالمین سبکو نصیب کرے

فصل تیسری

رکن یمانی ور حطیم اور میزاب رحمت ور ملتزم کے فضائل مین

ابن عمر رض سے روایت ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ رکن یمانی پر دو فرشتے مقرر ہین
کہ آمین کہتے ہین دعا مانگنے والونکے واسطے اور حجر اسود پر [illegible] مقرر ہین روایت کیا
ازرقی نے ابن عباس رض سے روایت ہے کہ فرمایا سرور عالم صلعم نے کہ نہین گذرا مین

رکن یمانی پر کبھی مگر کہ نزدیک وسکے ایک فرشتہ ہے کہ وہ آمین کہتا رہتا ہے پس جب تم گذرو اوپر
تو یہ دعا کیا کرو اللھم ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ و فی الاٰخرۃ حسنۃ و قنا عذاب النار اور حضرت
ابو ہریرہ رض کی روایت مین اسطور سے وارد ہوا کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ رکن یمانی پر ستر
فرشتے مقرر ہین پس جو شخص کہ کہتا ہے اللھم انی اسئلک العفو والعافیۃ فی الدین والدنیا
والاٰخرۃ ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ الخ تو وہ ستر فرشتے کہتے ہین کہ آمین روایت کیا ابن ماجہ نے
ف پہلی روایت مین وارد ہوا کہ دو فرشتے ہین اور اس روایت مین ستر فرشتے مذکور ہوئے
تو اہل حدیث فرماتے ہین کہ جائز ہے کہ کبھی حضرت نے دو فرشتے دیکھے اور کبھی ستر فرشتے
ملاحظہ کیے حضرت عبد اللہ ابن ابی سائب سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ
آپ رکن یمانی کا بہت مسح کرتے ہین آپ نے فرمایا کہ نہین آیا مین کبھی اسکے پاس مگر کہ جبرئیل کو
دیکھا اوسکے پاس کھڑے دیکھا کہ استغفار چاہتا ہے واسطے چھونے والونکے روایت کیا
ازرقی نے حضرت امام حسن بصری رض سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ تحقیق رکن یمانی کے
نزدیک ایک دروازہ ہے دروازون جنت سے اور حجر اسود بھی جنت کے دروازون مین
سے ہے اور تحقیق نہین ہے کوئی بندہ کہ دعا مانگے حجر اسود اور رکن یمانی کے پاس مگر کہ اللہ
تعالیٰ اوس دعا کو قبول فرماتا ہے اور ایک روایت مین وارد ہوا کہ درمیان رکن یمانی اور حجر
اسود کے ایک باغ ہے جنت کے باغون سے ابن عمر رض سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا
صلعم نے کہ چھونا رکن یمانی کا محو کرتا ہے گناہونکو روایت کیا احمد اور ابن حبان نے ف
اہل حدیث مسح رکن یمانی کا اسطور پر لکھتے ہین کہ حاجی دونون ہاتھون یا ایک ہاتھ سے اوسکو
مس کرے اور اگر ازدحام ہو تو اوسکا بدلہ نہین ہے اشارہ وغیرہ سے جیسے کہ بدلہ ہے
حجر اسود کا اسی روایت پر عمل ہے پوشیدہ نرہے کہ کعبہ شریف کے چار رکن ہین رکن اسود
رکن یمانی رکن عراقی رکن شامی انمین رکن اسود کی لسبب ہونے حجر اسود کے بہت بڑی فضیلت
ہے اور رکن عراقی اور رکن شامی کے لمس مین کلام ہے اسکی تحقیق شیخ علیہ الرحمۃ نے سفر السعادت
مین کما حقہ فرمائی ہے حطیم ایک احاطہ ہے کعبہ شریف سے شام کی جانب نصف دائرہ کی
شکل پر کہ اوسکے گرد بقدر آدمی کے سینہ کے دیوار بلند سنگ مرمر کی کھینچی ہوئی ہے اور متصل

کعبہ شریف سے دونون طرف وسمین رکھا ہے اور وہ احاطہ بہت سے ہے فقط چھہ گز اوسمین جگہ کعبہ
کی ہے چنانچہ احادیث مین وارد ہوا کہ قریش نے جب خانہ کعبہ بنایا او رحلال مال اتنی جگہہ
داخل کرنے کو کافی تھوا اسواسطے اوسکو باہر رکھا مگر اوسمین نماز پڑھنے کا اور کعبہ شریف کے
اندر نماز پڑھنے کا ایک حکم ہے وارد ہوا کہ جسنے نماز پڑھی حطیم مین دو رکعتین جانب رکن
شامی کے پس گویا کہ زندہ رکھا اوسنے ستر ہزار رات کو یعنے شب بیداری کی اور حاصل ہوا اوسکو
ثواب مانند عبادت ہر مسلمان مرد اور عورت کے اور گویا کہ اوسنے حج کیے چالیس حج مقبول
اور ہر ور چالیس بلیہ میزاب رحمت ہندی مین پرنالہ کہتے ہین درمیان دیوار شمالی کعبہ کے
درمیان رکن عراقی اور رکن شامی کے ہے یعنے حطیم کیطرف سے حضرت عطاء بن رباح رحمہ سے
روایت ہے کہ جو شخص کھڑا ہوا نیچے میزاب رحمت کے اور دعا مانگی مگر کہ قبول کیجاتی ہے دعا
اوسکی اور جسنے کہ پڑھین نیچے اوسکے دو رکعتین تو وہ نکلا گناہون سے ایسا جیسے اوسیدن مان کے
پیٹ سے پیدا ہوا روایت کیا ازرقی نے اور طبری نے شیخ احمد حضراوی عقد الثمین مین اکابر
محدثین سلف سے نقل کرتے ہین کہ جسنے نماز پڑھی نیچے میزاب رحمت کے دو رکعتین پھر اوسنے
دعا کی کسی مراد کی سو بار سجدے مین مگر کہ اللہ تعالی اوسکو قبول فرماتا ہے اور اسکا تجربہ اہل حدیث
نے فرمایا ہے اور اسی کو علامہ قرشی نے بطور تجربہ اہل حدیث سے نقل کیا حضرت امام حسن بصری رض
سے روایت ہے کہ آپ فرماتے ہین کہ سنا مینے کہ ایکدن حضرت عثمان رض آئے اور آپ نے
لوگون سے فرمایا کہ تم مجھسے پوچھو کہ اسوقت کہانسے آئے لوگون نے پوچھا کہ ای امیر المومنین
اسوقت کہانسے آئے آپ نے فرمایا کہ اسوقت کھڑا تھا مین جنت کے دروازے پر اور آپ کھڑے
تھے اوسوقت نیچے میزاب رحمت کے اور دعا مانگ رہے تھے عبد اللہ ابن عباس رض سے روایت
ہے کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ درمیان حجر اسود اور مقام ابراہیم کے ملتزم ہے نہین دعا مانگتا
ہے کوئی مصیبت زدہ وہان مگر کہ اوس بلا سے نجات پاتا ہے روایت کیا طبرانی نے

فصل چوتھی *
زمزم شریف کے فضائل مین *

پوشیدہ نرہے کہ علماء دین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ پانی زمزم شریف کا سوائے

اوس پانی سے جو جاری ہوا اونگلیون مبارک رسول مقبول صلعم سے سب پانیون سے افضل
اور اشرف ہے حتی کہ کوثر سے بھی افضل ہے جیسے کہ شیخ احمد حضراوی عقد الثمین مین لا سکی تصریح فرماتے ہین
حضرت امام ایمن رض سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلعم نے کبھی بھوک پیاس کا شکوہ نفرمایا جس وقت
کہ صبح ہوتی تھی آپ پی لیتے تھے زمزم شریف کو پس اکثر مین آپکی خدمت اقدس مین کھانا فجر کا لاتی
مگر آپ فرماتے کہ مین سیر شکم ہون حاجت غذا کی نہین رکھتا ہون روایت کیا قرشی نے حضرت
ابن عباس رض سے روایت ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے پانی زمزم کا جس نیت سے
پیا جاوے وہ مراد حاصل ہوتی ہے پس اگر پیوے بہ نیت شفا عنایت فرماوے اللہ تعالی
اور اگر پیوے بہ نیت پناہ شر شیطان سے محفوظ رکھے اللہ تعالی اور اگر پیوے واسطے دفع
پیاس کے دور فرماوے اللہ تعالی روایت کیا قرشی نے اور تھے حضرت ابن عباس رض
جب آپ پیتے زمزم شریف کو تو یہ دعا پڑھتے تھے اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا
وَاسِعًا وَشِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ روایت کیا حاکم نے مستدرک مین اور دارقطنی نے ابن عربی
لکھتے ہین کہ یہ اثر زمزم کے صاحب اعتقاد اور صحیح نیت والے کے لیے قیامت تک باقی رہیگی
پس نہ پیوے بہ نیت تجربہ اللہ تعالی دوست رکھتا ہے متوکلین کو حضرت ابوذر رض سے
روایت ہے کہ فرمایا حضرت صلعم نے کہ زمزم شریف سراپا برکت ہے اور غذا نہایت
خوش ذائقہ ہے روایت کیا مسلم نے اور ابو داؤد نے یہ اور زیادہ روایت کیا کہ شفا
ہے ہر بیماری کے لیے حضرت جابر رض سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت صلعم نے
کہ پانی زمزم شریف کا جس مراد کے لیے پیا جاتا ہے حاصل ہوتی ہے روایت کیا احمد اور
ابن ماجہ اور بیہقی نے محمد ابن منکدر حضرت جابر رض سے روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول مقبول
صلعم نے پانی زمزم کا واسطے اوس نیت کے ہے جس نیت سے کہ پیا اور مین اوسکو پیتا ہون
واسطے پیاس دن قیامت کے یہ کہکر آپنے پیا زمزم کو روایت کیا دمیاطی نے قرشی لکھتے ہین
کہ لایق ہے جو ارادہ کرے پینا زمزم شریف کا واسطے مغفرت کے یہ کہ وقت پینے کے کہے
کہ اے اللہ تحقیق مجھکو پہونچی یہ روایت کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ پانی زمزم کا واسطے اوس
مراد کے ... اے اللہ تحقیق پیتا ہون مین اسکو واسطے اپنی مغفرت کے

اور اگر ہوئے تندرستی اور دور ہونے بیماری کے لیے تو بھی اسیطرح کے اور وارد ہوا کہ کہا ابوذر نے کہ نہ تھا کھانا میرا ایک مہینہ مگر پانی زمزم کا پس فربہ ہوا مین یہانتک کہ سخت ہو گئین شکنین پیٹ میرے کی اور بھی وارد ہوا کہ جناب سرور عالم صلعم آئے چاہ زمزم پر پس نکالا لوگون نے آپکے واسطے ڈول پانی کا پس آپ نے پیا پھر لعاب دہن مبارک کا اوس ڈول مین ڈالکر چاہ زمزم مین ڈالدیا اور فرمایا کہ اگر تم نہ نکالتے پانی تو نکالتا مین اپنے ہاتھون سے روایت کیا طبرانی نے ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت صلعم نے کہ خوب جھک کر پینا زمزم کا براءت ہے نفاق سے یعنے جو شخص کہ خوب سیر ہوکر زمزم پیے تو اوسمین سے نفاق جاتا رہتا ہے روایت کیا ازرقی نے اور بھی وارد ہوا کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ پانی زمزم کا اور آگ دوزخ کی کسی بندۂ مسلمان کے پیٹ مین ہرگز جمع نہین ہو گی روایت کیا طبرانی نے اور وارد ہوا کہ تمام زمین کے پانی شیرین اوٹھ جاوینگے پہلے آنے دن قیامت کے سواے زمزم کے کہ یہ پانی اپنی حالت اصلی پر باقی رہیگا روایت کیا قرشی نے عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے پوچھا کہ کہان ہے مصلی اخیار کا آپ نے فرمایا کہ نیچے میزاب رحمت کے پھر پوچھا کہ ابرارونکا پانی کیا ہے آپنے فرمایا کہ پانی زمزم کا اور بھی آپسے روایت ہے کہ فرمایا حضرت صلعم نے کہ تپ سانس ہے جہنم کا اسکو بجھاؤ زمزم سے روایت کیا احمد و ابن ابی شیبہ و ابن حبان نے ابوذر غفاریؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ مین مکہ معظمہ مین تھا کہ میرے گھر کی چھت چیری گئی اور اوترے حضرت جبرئیلؑ اور شق کیا میرے سینہ کو اور دھویا آب زمزم سے پھر لائے ایک طشت سونے کا بھرا ہوا حکمت اور ایمان سے اور میرے سینہ کو اوس سے مالامال کر دیا اور پھر ویسا ہی میرا سینہ درست کر دیا روایت کیا بخاری نے ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے افضلترین کنوونکا اوپر زمین کے چاہ زمزم ہے روایت کیا ابن حبان اور طبری نے اور بھی حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسولخدا صلعم جب چاہتے تھے کہ تحفہ دین کسی شخص کو تو آپ اوسکو پلاتے تھے آب زمزم روایت کیا دمیاطی نے باسناد صحیح حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ آپ آب زمزم بطور تبرک دوسری جگہ لیجایا کرتی تھین اور آپ فرماتین کہ حضرت صلعم لیجایا کرتے تھے

روایت کیا ترمذی نی چنانچہ وارد ہوا کہ رسولخدا صلعم نے سہیل بن عمر رضہ کو نامہ تحریر فرمایا اور پانی زمزم کا آپنے بطور تحفہ چاہا پس آپنے دو ظرف حضور مین روانہ کیے روایت کیا ازرقی نے ابو الطفیل حضرت ابن عباس رضہ سے روایت کرتے ہین کہ تھے ہم کہ نام رکھتے تھے زمزم کا شباعہ یعنے پیٹ بھر دینے والی اور تھے ہم کہ پاتے تھے زمزم کو اچھا مدد گار او پر کنبہ کے روایت کیا طبرانی نے معجم کبیر مین حضرت عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے کہ زمزم مین ایک چشمہ ہے جنت مین سے جانب حجر اسود سے روایت کیا امام قرطبی نے اور ابن ماجہ نے حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضہ سے روایت ہے کہ کہا تھا مین نزدیک ابن عباس رضہ کے پس آیا ایک شخص آپنے اوس سے پوچھا کہ اسوقت کہان سے آیا اوسنے کہا کہ چاہ زمزم پر سے آپنے فرمایا کہ پیا تو نے آب زمزم کو جیسے چاہیے اوسنے عرض کیا کہ کیسے چاہیے آپنے فرمایا کہ جب پیے تو آب زمزم کو تو منہ قبلہ کیطرف کر اور بسم اللہ پڑہ اور تین بار سانس لیکر خوب چھک کر پی کے الحمد للہ کہہ پس تحقیق فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ ہمارے اور منافقونکے درمیان یہی فرق ہے کہ وہ آب زمزم خوب سیر ہوکر نہین پیتے ہین روایت کیا ابن ماجہ وغیرہ نے

ف آداب زمزم شریف کے پینے کے یہ ہین کہ تین بار سانس لیکر پیے اور ہر بار منہہ کو برتن سے جدا کرکے سانس لیوے اور تینون بار بسم اللہ پڑھ کر پیوے اور ختم کرے الحمد للہ کے ساتھہ حضرت سائب رضہ فرماتے ہین کہ پیو آب زمزم اولاد عباس کے ہاتھہ سے روایت کیا ابن منذر نے کتاب الترغیب مین اور فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ نظر کرنا زمزم شریف مین محو کرتا ہے گناہونکو اور ایک روایت مین وارد ہوا کہ نظر کرنا طرف زمزم شریف کے عبادت ہے روایت کیا امام فاکہی رضہ نے حضرت امام یافعی رح بعض ابرار و صالحین سے روایت کرتے ہین کہ اتفاق سے ہم بیٹھے تھے نزدیک کعبہ شریف کے ناگاہ ایک شخص آیا کپڑا منہہ پر ڈالے ہوئے اور اوسنے جاکر آب زمزم پیا بچا ہوا ہمنے پیا تو پایا اوسکو ملا ہوا شہد کے ساتھہ نہ پیا ہمنے اوس سے زیادہ کبھی شیرین اور مزہدار پھر ہمنے نہ پایا اوسکو مگر دوسرے روز اوسکی تلاش مین فجر سے بیٹھہ گئے دیکھا ہمنے کہ وہی شخص پھر آیا اور اوسنے آب زمزم نکالکر پیا اور بچا ہوا ہمنے پیا تو پایا ہمنے اوسکا مزہ جیسے دودھہ مین شکر ملی ہوتی ہے پس آپ فرماتے ہین کہ اکثر بزرگان دین نے پیا آب زمزم کو

واسطے روا ہوئے لیتا جتو نکلے اور وہ اوسکی خیر و برکت سے پوری ہوگئین حضرت جابرؓ سے
روایت ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ جو شخص حاضر ہوا کعبہ شریف کے پاس بہ نیت
حج اور اوسنے طواف کیا سات بار اور پھر مقام ابراہیم مین دو رکعتین پڑہین پھر پیا اوسنے
آب زمزم تو اللہ تعالیٰ اوسکو گناہون سے ایسا پاک کر دیتا ہے جیسے اوسدن اوسکی ماں نے
جنا روایت کیا ابن جوزیؒ نے امام فاکہیؒ سے منقول ہے کہ زمزم شریف کے نام بہت ہین
چنانچہ بعض نے قریب تینتّس کے لکھے ہین شیخ احمد حضراوی نے اونکو عقد الثمین مین نظم مین جمع
فرمایا ہے اور ہر ایک نام کی شرح لکھی ہے جو مشتاق ہوا اوس کتاب مین دیکھ لے بسبب
طوالت کے تصریح اونکی نہ کی گئی علماء دین لکھتے ہین کہ آب زمزم کی فوائد اور خواص بیشمار ہین
چند اسجگہ لکھے جاتے ہین جسکو عارضہ زیادہ کھانے کا ہو تو پیے وہ آب زمزم خوب پیٹ بھر کے
اور کہے کہ ای زمزم ٹھہر میرے شکم مین پس تحقیق وہ عارضہ جاتا رہیگا اور وہ شخص تندرستی
پاویگا اور یہ عمل مجرب ہے اور یہ پانی نکال ڈالتا ہے کھونٹ قریب کو دل سے اور پیشاب
کھولکر آتا ہے اور کھانا خوب ہضم ہوتا ہے اور عبادت الٰہی کے لیے قوت دیتا ہے بدن
آرام مین رہتا ہے آنکھونمین روشنی فہم وعلم مین ترقی دلمین نرمی پیدا ہوتی ہے اور پانی زمزم کا
خدا کے غصہ کو بجھا دیتا ہے شیطان غمگین ہوتا ہے رحمان راضی ہوتا ہے گویا ئی پیدا کریگا وقت
سوال منکر ونکیر کے دل مضبوط رہیگا قول ثابت پر وغیرہ فوائد کثیر ہین اہل حدیث فرماتے ہین
کہ جس شخص کی بیماری مین سب حکیم وطبیب عاجز ہوگئے ہون تو وہ آئے چاہ زمزم پر اور اوس
پانی سے غسل کرے جس حوض مین آب زمزم جمع ہوتا ہے بہ نیت شفا خدا چاہے تندرست
ہو جائیگا علماء دین لکھتے ہین کہ وضو اور غسل کرنا آب زمزم سے بلا کراہت درست ہے اور
استنجا کرنا مکروہ ہے بلکہ عارضہ بواسیر کا پیدا ہوتا ہے باقی حال آب زمزم کا پہلے تفصیلاً بیان
ہوچکا ہے شیخ احمد حضراوی رہ عقد الثمین مین لکھتے ہین کہ یہ جو بزرگیان آب زمزم کو حاصل ہوئین
وجہ کامل اوسکی یہ ہے کہ اوسمین لعاب دہن مبارک معطر معنبر سرور عالم صلعم کا داخل اور شامل
ہوگیا ہے پس جسمین کہ صاحب لولاک اور صاحب قاب قوسین او ادنی کا لعاب دہن معطر معنبر
داخل ہوگیا تو اوسکے فوائد اور منافع اور فضائل اور خیرات وبرکات کیا بیان ہو سکتے ہین

بیان نقل ... جابر ... زمزم

عمل مجرب ... حاصل ...

بیان ... استنجا ... بیان ... زمزم

ابن ماجہ نے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلعم کے سامنے ایک ڈول بھرا ہوا آب چاہ زمزم سے لائے آپ نے اوسمین کُلّی ڈالدی کہ اوسیوقت اوس پانی مین خوشبو مشک سے زیادہ آنے لگی ف سیر کی معتبر کتابون مین لکھا ہے کہ چاہ زمزم بعد زمانہ حضرت اسمٰعیلؑ کے ایک مدت تک پوشیدہ رہا اور اسکا قصہ مختصر اسطرح پر ہے کہ عمرو بن حارث سردار قوم جرہم نے حجر اسود کو مع چند ہتیارونکے کہ خانہ کعبہ مین تھے چاہ زمزم مین چھپاکر اسطرح بند کردیا کہ کچہ نشان چاہ زمزم کا نہ باقی رہا مگر جب ارادۂ خدا متعلق باظہار چاہ زمزم ہوا تو عبدالمطلب پر نشان اور علامات چاہ زمزم کے بالہام غیبی ظاہر ہوئے اور عبدالمطلب بتائید آسمانی قریش پر غالب آئے اور آپنے چاہ زمزم صاف کیا اور ہتیار اور حجر اسود اوس سے برآمد ہوئے اور آخر کو پانی نکلا عمق اس چاہ کا شصتہ گز ہے اور عرض اوسکے منھہ کا چار گز سے چار گز ہے اور دیوار کعبہ شریف سے تا چاہ زمزم ۳۳ گز ہے اور فرق درمیان مقام ابراہیم اور چاہ زمزم کے ۱۱ گز ہے اللہ تعالی سب مسلمانونکو وہ پانی پینا اور اوس کنوین کو دیکھنا نصیب فرماوے آمین رب العالمین

فصل پانچوین
صفا مروہ کے فضائل مین اور چارون مصلونکے بیان مین

سیر کی معتبر کتابون مین وارد ہوا کہ صفا پر حضرت آدم صفی اللہ بیٹھے تھے اور مروہ پر امراد یعنے حضرت حوا بیٹھی تھین اسلیے نام انکا صفا مروہ ہوا اور مشہور یہ ہے کہ صفا مروہ نام تھے مرد و عورت کے جنھونے نعوذ باللہ کعبہ شریف مین بدکاری ہوئی تھی پس وہ دونون مسخ ہوکر پتھر بن گئے عبرت کے لیے انکو ان دونون پہاڑیون پر رکھدیا تھا رفتہ رفتہ ان دونون پہاڑیونکا بھی وہی نام پڑگیا اللہ تعالی قرآن مجید مین فرماتا ہے اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ الخ مفسرین شان نزول اس آیت کی اسطور پر لکھتے ہین کہ صفا مروہ پر دو بت تھے اساف اور نائلہ اساف اوپر صفا کے تھا اور نائلہ اوپر مروہ کے پس مشرکین بسبب تعظیم ان دو بتونکے صفا مروہ کا طواف کیا کرتے تھے جب زمانہ اسلام کا آیا اور بت توڑے گئے تو مسلمانونکو اوسکے طواف کرنے سے کراہت اور عار تھی اللہ تعالی نے فرمایا کہ صفا مروہ اللہ کی نشانیونسے ہین یعنے ان دونون کا بھی طواف کرنا چاہیے لکھا ہے کہ صفا سے مروہ تک سات سو ستر گز کی مسافت ہے اور دونون

میلون مین تخمینًا چالیس قدم کا فرق ہے اور دونو نکے مقابل بازار کے دوسری طرف بھی
دو مینار سبز بنے ہوئے ہین ابن منذر کتاب الترغیب مین ابن عمر رض سے روایت کرتے ہین کہ
سعی کرنا صفا مروہ کا مثل ثواب آزاد کرنے ستر بردونکے ہے روایت کیا طبرانی نے کبیر مین
اور بزاز نے اور نافع ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہین کہ جنے سعی کی درمیان صفا مروہ کے
اللہ تعالی اوسکے قدمونکو ثابت رکھیگا اوپر پل صراط کے اوسدن کہ پھسلینگے پاؤن روایت
کیا صاحب المسالک نے پوشیدہ نرہے کہ چارون مصلونمین سے پہلا مصلی حنفیؒ ہے
وہ ایک مکان ہے تین درکا دو منزلہ جانب شمال اس مصلے سے حطیم تک ۴۸ گز کا فاصلہ
ہے دوسرا مصلی شافعیؒ ہے قریب چاہ زمزم کے کعبہ شریف کی دیوار سے چالیس گز پر ہے تیسرا
مصلی حنبلیؒ ہے مقابل حجر اسود کے کعبہ شریف کی دیوار سے ۴۸ گز ہے چوتھا مصلی مالکیؒ
ہے دیوار کعبۂ شریف سے فاصلہ ۵۷ گز کا ہے اور یہ سب مصلے مطاف سے باہر ہین اور
دائرہ طواف کرنیکا جو سنگ سفید کا اب موجود ہے سنہ ۹۶۱ ہجری مین سلطان سلیمان خان
سلطان روم کے حکم سے تیار ہوا ملا علی قاریؒ شرح منسک متوسط مین لکھتے ہین کہ مراد مطاف
سے وہ جگہ ہے کہ مقرر کی گئی ہے واسطے طواف کرنے کے اور اسیقدر تھی مسجد الحرام
رسول مقبول صلعم کے زمانہ مین اور اسیطرح مولانا قطب الدین مکی لکھتے ہین مجالس مکیہ مین

باب چھٹا
فصل پہلی

مسجد الحرام کی بنا مین اور اوسکی کی حیثیت کے بیان مین

ارباب سیر لکھتے ہین کہ جسوقت بنا کیا کعبہ شریف کو حضرت ابراہیمؑ نے اوسوقت نہ تھا کعبۂ
شریف کے گرد کوئی گھر اور دیوار کیونکہ بسبب تعظیم اور ہیبت کعبہ معظمہ کے گھر بنانے مین کسی نے
جرات نکی آخر کار جب قصی ابن کلاب کا زمانہ آیا کہ حضرت کی پانچوین پشت مین ہین اونھون نے
جمع کیا قوم کو اور حکم دیا اونکو گھر بنانے کا چنانچہ گھر تعمیر ہونے شروع ہوئے اور دروازے
گھرونکے کعبۂ شریف کیطرف کیے اس مراد سے کہ داخل ہون اوسطرف سے طواف کو اور چھوڑ
دیا طواف کی جگہ کو اسیطرح رہا قرینہ رسول مقبول صلعم کے عہد مبارک اور خلیفہ اول کے زمانہ تک

بیان مصلی حنفی و شافعی و حنبلی و مالکی

جب حضرت عمرؓ خلیفہ ہوئے اور مسلمانوں کی کثرت ہوئی اوس وقت آپ نے بڑھایا مسجد الحرام کو سال
چودہ ہجری مین اور وہ حویلیان جو گرد مسجد الحرام کے تہین اون سب کو توڑ کر مسجد الحرام مین داخل
کیا اور بنائی ایک دیوار گرد قد آدم سے کچھ کم اور رکھے چراغ اوس دیوار پر پس اول دیوار مسجد کی
حضرت عمرؓ نے بنائی جب حضرت عثمان خلیفہ ہوئے تو آپ نے بھی بہت گھر داخل کیے سال
۲۶ ہجری مین بعد اسکے عبد اللہ بن زبیرؓ نے مسجد الحرام مین بہت گھر داخل کیے یہانتک کہ خریدا
ایک گھر ازرق کا زیادہ دس ہزار دینار سے بعد اسکے عبد الملک بن مروان نے بلند کین دیوارین
مسجد کی اور چھت بنائی ساج کی لکڑی کی لیکن بڑھایا نہین بعد اسکے بڑھایا اوسکے بیٹے ولید نے
بعد اسکے زیادہ کیا ابو جعفر منصور نے دو بار ایکمرتبہ ۱۳۶ہ ہجری مین اور دوسری بار شروع
کیا ۱۶۴ہ مین اور تمام کیا اوسکو ایکسو اونہتر ہجری مین اور وفات پائی اوسنے اوسی برس مین
اور بہت مال اس عمارت مین خرچ کیا چنانچہ ایک گز زمین پر پچیس ۲۵ پچیس ۲۵ دینار صرف ہوئے
بعد اسکے زیادہ کیا معتضد عباسی نے اور داخل کیا دار الندوہ کو اور نام رکھا اوس زیادتی کا
باب الزیادہ اور پشت کعبہ شریف کیطرف سے بھی بڑھایا کہ وہ زیادتی مشہور ہے باب
ابراہیم کیطرف سے بعد اسکے ۹۷۹ہ مین سلطان سلیمان خان بادشاہ روم نے کمال مضبوطی
اور آراستگی سے مسجد الحرام کی از سر نو تعمیر کی مگر یہ عمارت اس بادشاہ کے بیٹے کے عہد مین
کہ نام اوسکا سلطان مراد خان تھا سال آخر نو سو تر ۹۸۴ اسی مین تمام ہوئی مجالس مکیہ مین وارد ہوا
کہ سب منارے مسجد الحرام کے سات ہین چار چارون کونون پر اور تین سوا سے
کونون سے کے اور سب کنگورے مسجد الحرام کے ایک ہزار تین سو باون ہین ٭

بیان بنا مسجد الحرام حضرت عمرؓ ٭

بیان بنا عثمانؓ ٭

بیان بنا عبد اللہ بن زبیرؓ ٭

بیان بنا عبد الملک بن مروان و بنا ولید و ابو جعفر و معتضد عباسی ٭

بیان بنا سلطان مراد خان و سلیمان ٭

تعداد مسجد الحرام کے مناروں کی

فصل دوسری

مسجد الحرام مین نماز پڑھنے کے فضائل مین

شیخ احمد حضرادی عقد الثمین مین لکھتے ہین کہ وہب بن منبہ سے روایت ہے کہ وہ کہتے
ہین کہ مینے توریت مین لکھا ہوا دیکھا کہ جو شخص پڑھے پانچ نمازین مسجد الحرام مین لکھا جائے
اللہ تعالی واسطے اوسکے ثواب پانچ لاکھ اور چوبیس ہزار نمازونکا اور اسیطرح روایت کیا
بندہ نے شیخ ابو بکر نقاش رح لکھتے ہین کہ مینے حساب کیا مسجد الحرام کی ایک نماز کا تو معلوم ہوا

کہ ایک نماز مسجد الحرام کی دوسری جگہ ۵۵ برس اور چھ مہینے اور بیس دنون مین تمام ہوتی ہے
اور ایک دن ایک رات کی نماز مسجد الحرام کی دو سو برس اور نو مہینے اور دس راتو مین تمام ہوتی
ہے بغیر حساب کے گنی ہوئے نیکیو نکے اور ثواب نماز جماعت و مسواک کے بعد یکہ شمار اوسکا دشوار اور
مشکل ہوگا جیسے کہ شیخ عبد الحق محدث دہلوی جذب القلوب مین اس مضمون کی تصریح فرماتے ہین
فسبحان اللہ ذی الفضل العظیم وصلواتہ علی النبی ورسولہ الکبیر الکریم
اسیطرح نقل کیا مرجانی نے بہجۃ النفوس مین اور پھر شرح کی اس امر کی کہ یہ ثواب عظیم حاصل
ہوتا ہے اوسکو جو اکیلا مسجد الحرام مین نماز پڑھے اور جو پڑھے نماز جماعت سے تو بحساب ثواب
نماز جماعت کے اجر و ثواب ملتا ہے چنانچہ مجالس مکیہ مین وارد ہوا کہ جسنے حرم شریف مین نماز
جماعت سے ادا کی تو اوسکا ثواب دو کرور اور پانچ لاکھ نماز کے برابر ہے اور یہ ثواب عظیم کچھ خاص کر
نماز ہی کے باب مین نہین ہے بلکہ اوس مقام اقدس مین جو اعمال و افعال مسلمان کرتا ہے ایک کے
عوض لاکھ پاتا ہے چنانچہ احیاء العلوم مین وارد ہوا کہ حضرت امام حسن بصری سے روایت ہے
کہ مکہ شریف مین ایک روزہ رکھنا اور ایک درم خیرات کرنا برابر لاکھ کے ہے ف اہل اسرار
لکھتے ہین کہ اس مقام کو مسجد الحرام اسوجہ سے کہتے ہین کہ اہل عرفان کو اوسجگہ نظر بغیر خدا حرام ہے
حقتعالی نے اسمقام کو ایسی حرمت اور عظمت عنایت کی کہ روی زمین کی مسجدین اوسکی حرمت کو نہین
پہونچتی ہین اب معلوم کرنا چاہیے کہ علماء دین کے نزدیک مسجد الحرام کی حد مین کئی قول وارد ہوئے
اول یہ کہ مسجد الحرام سب حرم شریف ہے ابن عباس رض سے روایت ہے کہ ساری مسجد الحرام
حرم ہے روایت کی سعید بن منصور نے اور ابوذر رض نے بتائید قولہ تعالی والمسجد الحرام الذی
جعلناہ للناس الخ وقولہ تعالی وصدوکم عن المسجد الحرام وقولہ تعالی سبحان الذی
اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الخ کہ اوسوقت آپ حضرت ام ہانی کے گھر مین تھے
دوسرا قول یہ ہے کہ مسجد الحرام صرف مسجد الجماعت ہے اور وہ جگہ اتنی ہے جسمین کہ ٹھہرنا
حالت ناپاکی مین حرام ہے تیسرا قول یہ ہے کہ مسجد الحرام سب مکہ معظمہ ہے اللہ تعالی فرماتا ہے
ان الذین کفروا ویصدون عن سبیل اللہ والمسجد الحرام امام زمخشری تفسیر کشاف
مین اس آیت شریف کی شرح مین اصحاب حضرت امام اعظم سے روایت کرتے ہین کہ مراد

مسجد الحرام ہے مکہ معظمہ ہے اور چوتھا قول یہ ہے کہ مسجد الحرام صرف کعبہ معظمہ ہے
قاضی معز الدین ابن جماعہ فرماتے ہین کہ چوتھا قول بعید اور ضعیف ہے مذہب قوی اور
قریب پہلا قول ہے حضرت ابن عباس رض سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلعم نے
پڑھی یہ آیت شریف اِنَّ فِی هٰذَا الْبَلَاغًا لِقَوْمٍ عَابِدِیْنَ اور آپ نے فرمایا کہ وہ پانچون نمازین
پڑھنا ہے مسجد الحرام مین اللہ تعالی سب مسلمانونکو اوس مقام اقدس مین نماز پڑھنا نصیب فرماوی آمین

فصل تیسری

مکہ معظمہ کے فضائل مین

اہل اسلام کو مقام آگاہی اور بیداری ہے کہ حقتعالی قرآن مجید مین فرماتا ہے وھٰذا البلد الامین
یعنے قسم ہے اس شہر امانت والیکی یا امن والیکی اہل تفسیر لکھتے ہین کہ مراد اوس شہر سے
مکہ معظمہ ہے کہ جامعیت اور خیر و برکت مین انتہا مرتبہ کو پہونچا ہے اسلیے کہ ہر شہر قسم قسم کے
لوگون اور قسم قسم کی چیزون اور قسم قسم کے مکانون متبرک کو جامع ہوتا ہے لیکن کسی شہر مین
خانہ خدا کہ ہمیشہ تجلی الہی کی اوترنے کی جگہ ہو اور سب مخلوق کی عبادت کا قبلہ ہو نہین ہے
مگر یہی شہر ہے کہ یہ بزرگی اور شرف اسیکو نصیب ہوئی اور اس سبب سے اسکو جامعیت کامل
حاصل ہوئی اور ان سب وصفون کے سات جناب سید المرسلین خاتم النبیین کے پیدا ہونیکی
جگہ ہے پس جامع ہے اسرار وحی محمدی صلعم کا چنانچہ رسول مقبول صلعم کی نبوت اور ولایت
کے انوار اوسمین تابان اور نمایان ہین اور قیامت تک رہینگے اور وہ نور نبوت اور ولایت
جامع اور اکمل ہے سبطرح دوسری نبوتون اور ولایت سے پس اس قسم مین ایسی بڑی ترقی
اور بزرگی اس شہر مقدس کو حاصل ہوگئی کہ اسنے سب عالم علوی و سفلی کے اسرارون اور
کمالون کو اپنے اندر سمیٹ لیا اور خالق و خلق کو آپسمین ملا دیا اہل تفسیر لکھتے ہین کہ مکہ
معظمہ ایک شہر ہے لنبا یعنے لنبائی اوسکا زیادہ ہے چوڑاؤ سے اور پہاڑ گرداگرد اوسکے
قلعہ کے مانند واقع ہوئے ہین اور عمارتین بہت ہین اور چشمے اور چشمہ دار کنوین اور وقفی حوض
اور حمام اور رباطین بہت سی ہین چنانچہ لکھا ہے کہ امام فاکہی رح کے زمانہ مین کہ اسمقام اقدس
کے بڑے مورخ ہین سولہ حمام گرم ہوتے تھے اور یہ شہر مقدس حجاز کی ولایت مین داخل ہے

اور یہ ولایت درمیان ولایت شام وعراق ومصر ویمن کے واقع ہے اور اس ولایت مین کئی
شہر داخل ہین ایک مکہ معظمہ دوسرا مدینہ منورہ اور تیسرا یمامہ اور بہت پرگنے ان تین شہرونکے
سات تعلق رکھتے ہین لکھا ہے کہ مکہ معظمہ کی آبادی نے بعہد سلطان مراد خان کے بہت فروغ
پکڑا اور پانی کی بھی بہت کثرت ہوگئی اسوجہ سے کہ اوسکے آبا واجداد نے درست کیا نہر زبیدہ کو
اور اوسمین بہت چشمے ملائے اور یہ نہر زبیدہ ہارون رشید کی بیوی بڑی جانفشانی اور خرچ
کثیر سے نہر حنین سے لائی چنانچہ اسکے صرف مین ایک کرور سات لاکھ مثقال دینار صرف ہوئے
عرفات کو بھی یہی نہر گئی ہے اور منبع اس نہر کا بعض کے نزدیک مغاک جبل کرا ہے
اور بعض کے نزدیک طاد ہے حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول
مقبول صلعم نے واسطے مکہ معظمہ کے یعنے جبکہ آپ وہانسے رخصت ہوے کہا کہ کیا خوب
شہر ہے تو اور بہت محبوب ہے تو طرف میرے اور اگر تحقیق قوم میری نہ نکالتی مجکو تجہ سے
تو نہ رہتا مین کہین سوائے تیرے نقل کی ترمذی نے اور بہت حدیثین اس مضمون مین صحاح ستہ
مین وارد ہوئی ہین حضرت امام حسن بصریؒ سے روایت ہے کہ بہترین اور دوست ترین
شہرون روے زمین سے خدا کے نزدیک مکہ معظمہ ہے تمام روے زمین کو اسکے نیچے
کھینچا ہے نام اوسکا ام القریٰ ہے اور اول وہ پہاڑ جو زمین پر رکھا گیا وہ جبل ابو قبیس ہے
اور اول جنے کہ طواف کیا مکہ شریف کی زمین کا فرشتے ہین حضرت آدم کی پیدائش سے دو ہزار
برس پیشتر اور وارد ہوا کہ مکہ شریف مین افطار کرنا دوسری جگہ کے ایک برس کے روزہ رکھنے
سے افضل ہے اور سونا وہانکا بہتر ہے دوسری جگہ کی تمام رات نماز پڑھنے سے اور آپ
فرماتے ہین کہ نہین جانتا ہون مین کسی شہر کو روے زمین پر سوا مکہ معظمہ کے جسمین اوٹھین
دن قیامت کے انبیا اور صدیقین اور شہدا وصالحین مردون اور عورتون سے کہ وہ سب
نجات پانے والے ہونگے دن قیامت کے اور نہین جانتا ہون مین کہ سوا مکہ معظمہ کے
تمام انبیا اور رسول اوسکی طرف آئے ہون اور دروازے بہشت کے کھلے ہون اوسمین
دن قیامت تک چنانچہ وارد ہوا کہ ایک دروازہ نزدیک کعبہ شریف کے اور ایک
نیچے میزاب رحمت کے اور ایک نزدیک حجر اسود کے اور ایک نزدیک رکن یمانی کے

بیان ولایت حجاز مع بیان شہر وہان کا*
بیان نہر زبیدہ خاتون کے

اور ایک نزدیک صفا مروہ کے اور ایک نزدیک چاہ زمزم کے اور ایک اندر کعبہ شریف کے
اور آپنے فرمایا کہ نہین جانتا ہون مین کسی شہر کو روے زمین پر سوائے مکہ معظمہ کے جسمین ہر عمل
خیر برابر لاکھہ کے ہوا ور جسمین شراب ابرار او مصلی اخیار رہا ہو اور نہین جانتا ہون کسی شہر کو
روے زمین پر سوائے مکہ معظمہ کے کہ حقتعالی نے رسول مقبول صلعم کو فرمایا ہو کہ فلانی جگہ
اپنی نماز کی جگہ کرو وَاتَّخِذُوا مِن مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى اور نہین جانتا ہون کسی شہر کو
روے زمین پر جب صرف نظر کرنے سے عبادت لکھی جاوے بغیر پڑھنے نماز اور کرنے
طواف کے سواے مکہ معظمہ کے اور نہین جانتا ہون مین کسی شہر کو روئے زمین پر جسمین
طاعت اور عبادت نہ کیجاوے اور اجر و ثواب لکھا جاوے سواے مکہ معظمہ کے جہان
دعا کرنے سے اوترتی ہے رحمت الہی اور خوشبو جنت کی اور قبول ہوتی ہے دعا اور
فرمایا حضرت نے کہ نہین ہے کوئی شہر مگر کہ پامال کریگا اوسکو دجال مگر مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ
و بیت المقدس کہ ہر دروازے پر ملائکہ واسطے نگہبانی کے صف باندھے کھڑے ہونگے
فرمایا رسول مقبول صلعم نے جسنے ایک روزہ رکھا مکہ معظمہ مین لکھے گا اللہ تعالی واسطے
اوسکے لاکھہ روزے اور جسنے ختم کیا ایکبار قرآن مجید لکھے گا اللہ تعالی واسطے اوسکے ثواب
لاکھہ ختم کا غرض اسیطرح تمامی اعمال و عبادات کو سمجھنا چاہیے حضرت امام حسن بصری سے
روایت ہے کہ حضرت آدم کے صحیفہ مین ایک سورۃ نازل ہوئی کہ ترجمہ اوسکا زبان
ہندی مین یہ ہے کہ مین کہ خدا ہون مکہ شریف کو پیدا کیا مینے اور کعبہ معظمہ کو اپنے گھر کے
ساتھہ نسبت لگا کر حرمت و عظمت عنایت کی مینے پس رہنے والے مکہ شریف کے ہمسایہ
میرے ہین اور مکہ معظمہ کو ساتھہ رہنے والون آسمان و زمین کے آباد رکھتا ہون مین یہانتک
کہ ستر ہزار فرشتے ہر روز بھیجتا ہون مین کہ بعد طواف بیت المعمور آنکر کعبہ شریف کا طواف
کرتے ہین اور وہان سے مرقد انور اطہر سرور عالم صلعم کو جاتے ہین اور اونکی باری پھر قیامت
تک نہین آئیگی اور حج کے دن آٹھہ لاکھہ حاجی آتے ہین اگر کم ہوتے ہین تو فرشتے بھیجکر پورا
کر دیتا ہون پس جبکہ حاجی لوگ فوج فوج پریشان بال اور گرد آلودہ تکبیر کہتے ہوئے شور
مچاتے ہوئے لبیک اور تسبیح کے ساتھہ میری زیارت کے واسطے آتے ہین اور مینرے

مہمان ہوتے ہین اور میری جناب کبریائی مین اوترتے ہین تو اب میرا ذمہ ہے اور مجھپر واجب ہے
کہ اونکو ثواب بحساب دیگر خوش کرون اور اونکی بدیونکو نیکیان کردون اور اونکے درجے بلند کرون
اے آدم کعبہ شریف کی عمارت تیرے بیٹے ابراہیم ع کے ہاتہ سے تمام کرون اور ابراہیم ع کو
بطفیل اسی گھر کے عزت وحرمت عطا کرون اور بعد اسکے اوسکی اولاد سے اپنی رحمت اور
فضل سے آباد کرون یہانتک کہ جمال جہان آرا حبیب اپنے محمد رسول اللہ صلعم کا مکہ شریف سے
ظاہر کرون اور اس شہر کو اوسکی امامت سے قیامت تک آباد رکھون اور تیرے اوس فرزند
ارجمند کو خاتم النبیین کرون پس جو شخص کہ موسم حج مین میرے ملنے کا مشتاق ہو تو جان لے
کہ مین نزدیک فقرا و غربا کی جماعت کے ہون جو بال پریشان اور گرد آلودہ رکھتے ہین شیخ احمد
حضراوی عقد الثمین مین لکھتے ہین کہ مکہ معظمہ مرکز اولیا اور قیام اولیا ہے خصوص اخیر زمانہ مین
سہل ابن عبد اللہ تستری سے روایت ہے کہ تھے عبد اللہ بن صالح بڑے مرتبہ کے
عارف باللہ کہ آدمیونکے مارے ایک شہر سے دوسرے شہر کو بھاگتے تھے آخر کار
مکہ شریف مین آنکر رہے لوگون نے پوچھا کہ آپ یہان کیسے رہے آپ نے فرمایا کہ نہین دیکھا مینے
کسی شہر کو جسمین رحمت اور برکت الہی اوترتی ہو مانند مکہ شریف کے اور دیکھا مینے فرشتونکو طواف
کرتے صورتون مختلف پر اور فرمایا کہ نہین ہے کوئی ولی اللہ کا کہ صحیح ہو ولایت اوسکی مگر کہ وہ
حاضر ہوتا ہے مکہ شریف مین ہر جمعہ کی رات کو جسنے دیکھ لیا ایک کو اونمین سے یا اونمین سے
کسی نے دیکھ لیا پہونچ گیا اپنے مقصد کو حضرت شیخ احمد حضراوی عقد الثمین مین لکھتے ہین کہ حضرت
امام یافعی رح بعض اکابر دین سے روایت کرتے ہین کہ اکثر اوقات کعبہ شریف کے گرد ملائکہ اور
انبیا اور اولیا بیٹھے ہین اور اکثر جمعہ کی رات کو اور جمعرات اور پیر کی رات کو حاضر ہوتے ہین مع اپنے
تابعین اور اصحاب و اقرباء کے چنانچہ سرور عالم صلعم رکن یمانی کے پاس مع اہلبیت وصحابہ
و اولیاء امت رونق افروز ہوتے ہین اور حضرت ابراہیم ع مع اپنی اولاد کے کعبہ شریف کے
دروازے کے پاس بیٹھتے ہین اور حضرت عیسی ع مع اپنی جماعت کے حجر اسود کی جانب بیٹھتے ہین
مگر سب سے زیادہ جماعت سرور عالم صلعم کی ہوتی ہے اور فرماتے ہین کہ اون سب نبیوتین سے
دیکھا گیا کہ حضرت ابراہیم ع اور حضرت عیسی ع کمال محبت اور شفقت سے امت محمد صلعم کے ساتھ

پیش آتے ہین اور آپکی امت کے کمالات ظاہری و باطنی دیکھکر خوش ہوتے ہین وغیرہ اور اسرار عجیب و حکایات غریب اس باب مین اہل حدیث نے نقل فرمائی ہین ف اہل حدیث لکھتے ہین کہ مکہ معظمہ کے بہت نام اور القاب ہین امام نووی فرماتے ہین کہ نہین جانتا ہون مین کسی شہر کو زیادہ نامون مین مکہ معظمہ اور مدینہ طیبہ سے اور کثرت نامونکی ہونا دلالت کرتا ہے اوپر شرف وفضل مسمی کے چند نام اور القاب مبارک اسجگہ تبرکاً لکھے جاتے ہین مکہ معظمہ قرآن مجید مین اللہ تعالی فرماتا ہے بِبَطْنِ مَكَّةَ اہل حدیث نے اس نام مبارک کے کئی معنی بیان فرمائے ہین بعض کہتے ہین کہ بسبب کم ہونے پانی کے یہ نام رکھاگیا اور بعض کے نزدیک معنی چوسنے کے ہین کہ گنہگارونکے گناہونکو چوس لیتا ہے اور بعض کے نزدیک معنی کھینچنے کے ہین اور یہ مقام اقدس بھی مخلوق کو اپنی طرف کھینچتا ہے راہ دور و دراز سے اور نام مبارک بکہ ہے اللہ تعالی فرماتا ہے لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبَارَكًا الخ بعض علما کے نزدیک مکہ اور بکہ کے ایک ہی معنی ہین اور بعض کے نزدیک بکہ نام ہے اوس مین اقدس کا جسمین کعبہ معظمہ ہے اور علاوہ اوس زمین کے سب مکہ ہے اور بعض کہتے ہین کہ بکہ نام کعبہ اور مسجد الحرام کا ہے اور مکہ نام ہے کل حرم کا چنانچہ تحقیق ان دونون نامون مبارک کی ابن جوزی اور جوہری نے بخوبی فرمائی ہے اور نام مبارک ہے قریہ و ام القری اسوجہ سے کہ سب قریون سے افضل و اشرف ہے بوجہ اسکے کہ اسمین خانہ خدا ہے یا اسواسطے کہ بچھائی گئی زمین اول اسی کے نیچے سے اور نام مبارک ہے حاطمہ کیونکہ ہلاک کرنیوالا ہے ملحدین کو یا دور کرنیوالا ہے گناہونکو یا توڑنے والا ہے گردنون مغرورونکو اور نام مبارک ہے بلد امین شہر امانت والا یا امن دینے والا اسواسطے کہ جو گنہگار یا واجب القتل اسکو اسمین پناہ پکڑے جبتک وہ اسمین رہے امن مین رہے اور نام مبارک ام صفا ہے اسوجہ سے کہ جو شخص بصدق نیت و عقیدہ صحیح وہان پہونچتا ہے تو اوسکو صفائے قلب اور نور معرفت حاصل ہوتا ہے اور نام مبارک ہے مرویہ اسواسطے کہ اس شہر مقدس کی بزرگیان روز ازل سے روایت ہوتی چلی آئی ہین اور نہین ہے کوئی نبی اور رسول مگر کہ وہان حاضر ہوا اور حج کیا بیت الحرام کا اور نام مبارک ہے برہ بسبب ہونے زیادہ خیر و برکت کے

جسکا وصف نہین بیان ہوسکتا اور ہروقت جاتا ہے کہ یہ رزق حق سبحانہ تعالی کیطرف سے ہے
فرمایا قرآن مجید مین یُجْبیٰ اِلَیْہِ ثَمَرَاتُ کُلِّ شَیْءٍ رِزْقًا اور فرمایا اَطْعَمَهُمْ مِنْ جُوْعٍ وَّاٰمَنَهُمْ مِنْ
خَوْفٍ اور نام مبارک سے تشامه و حجاز و بلد و طیبه و مقدسه و قادسیه و ناسته
و سبوحة و تاج و ام کوثی و ام رحم و ام المشاعر و متحفه و معطشه و رحم و ام و
بلد و حجاز و بلد الحرام و طیبه و معاد اور منجملہ القاب مبارک سے ہے مشرفه و مکرمه
و مفخمه و مهابه و والدة و نادرة و جامعة و مبارکه وغیرہ القاب معظم اور نام مکرم
شیخ مجد الدین فیروزآبادی صاحب قاموس نے ایک رسالہ مکہ معظمہ کے نامون مبارک کی تحقیق
اور تصریح مین لکھا ہے جنکی تصریح اسمقام مین دشوار ہے جو مشتاق ہو ائمہ دین کی کتب مین دیکھ
لیوے بعض لکھتے ہین کہ یہ عمل مجرب ہے کہ اگر صاحب نکسیر کی پیشانی پر نکسیر کے خون سے
یہ عبارت لکہی جاوے مَکَّةُ وَسَطُ الدُّنْیَا وَاللّٰهُ رَؤُوْفٌ بِالْعِبَادِ تو خدا چاہے تو بند
ہو جاویگا خون نکسیر کا حاصل یہ کہ مکہ معظمہ کے فضائل بیشمار و بیحساب ہین کافی اور بس ہے
کہ بلد اللہ اور بلد رسول ہے خداوند کریم سب مسلمانون کو اپنے فضل عظیم سے وہ شہر
مقدس دیکھنا نصیب فرماوے آمین رب العالمین

فصل چوتھی

مکہ معظمہ کے حرم مقدس کے آداب اور حدودنکے بیان مین +

پوشیدہ نہ رہے کہ اوس زمین کو جو گرد کعبہ شریف اور مکہ معظمہ کے ہے بسبب تعظیم کعبہ
شریف کے اللہ تعالی نے واجب التعظیم کر دیا اور حرم نام اوسکا اسوجہ سے ہے کہ اللہ تعالی
نے اوسمین بہت سی چیزین حرام کر دین جو دوسری جگہ نہین اہل حدیث لکھتے ہین کہ جب حجر اسود کو
حضرت ابراہیمؑ نے کعبہ شریف مین رکھا تو اوسکی روشنی چارونطرف جہانتک پہونچی وہ
حد حرم کی مقرر ہوئی اور بعض کہتے ہین کہ جب اللہ تعالی نے حضرت آدمؑ کو زمین پر بھیجا
تو آپ ڈرتے تھے شیاطین سے بوجہ تنہائی کے اللہ تعالی نے فرشتونکو حضرت آدمؑ کی
محافظت کے لیے بھیجا پس جہان جہان کہ حدین حرم کی ہین وہان ہر طرف فرشتے کھڑے
ہوگئے پس جتنی زمین کہ درمیان کعبہ معظمہ اور جگہ کھڑے ہونے فرشتونکی تھی وہ سب حرم ہے

اور وہ زمین مکہ معظمہ سے مدینہ شریف کیطرف تنعیم تک تین میل ہے اور یمن و عراق و طائف
کیطرف سات میل اور جعرانہ کیطرف نو میل اور جدہ کیطرف دس میل ہے اتنی زمین مین چار [illegible]
طرف شکار کرنا اور درخت کاٹنا درست نہین ہے اور اگر اتفاق سے کسی نے وہان شکار مارا
یا جھاڑ کاٹا تو اوسپر کفارہ آتا ہے اور نہ چاہیے وہانکے جانورونکو سایہ اور پانی سے ہانکنا اور
نہ پتے جھاڑنا مگر آذخر و سنا کہ دوا کے واسطے جائز رکھا ہے لکھا ہے کہ اگر کوئی جانور درندہ
کسی جانور کے پیچھے دوڑتا ہے جب وہ جانور حرم کی حد مین داخل ہوتا ہے تو وہ درندہ
پھر جاتا ہے اور حرم کی حد مین زنہار نہین داخل ہوتا ہے اور اکثر لوگون نے حرم کی حد مین
ہرنون اور درندہ جانورونکو ایک جگہ ملے دیکھا ہے ابو نعیم حلیۃ الاولیا مین حضرت مجاہد سے
روایت کرتے ہین کہ بعض بعض اوقات لاکھ لاکھ آدمی بنی اسرائیل سے حج کے لیے آتے تھے
جب حد حرم مین پہونچتے تھے تو ننگے پانون ہو جاتے تھے اور مصنف ابن ابی شیبہ مین مذکور ہوا
کہ جب پہونچتے تھے بنی اسرائیل مقام طوی مین تو فوراً بسبب تعظیم کعبہ و ادب حرم شریف
کے ننگے پانون ہو جاتے تھے ازرقی و ابن عساکر حضرت ابن عدی رض سے روایت کرتے
ہین کہ حواریون نے بھی حج خانہ کعبہ کا کیا پس جبکہ حد حرم شریف مین داخل ہوئے تو
سواریون پر سے اوتر پڑے اور پیدل چلے اور ابن ابی شیبہ سے روایت ہے کہ انبیا ع جو
کہ دیکھتے تھے نشان حرم شریف کا تو ننگے پاؤن ہو جاتے تھے اور روایت کی حضرت
امام جعفر صادق ع نے اپنے باپ امام محمد باقر ع سے کہ حضرت امام حسن ع نے پندرہ حج پیدل
کیے اور آپکے گھوڑے کوتل آگے آگے چلتے تھے احادیث کی کتابون مین مذکور ہوا کہ سب
نبیون نے پیادہ پا حج کیا اور حضرت آدم ع نے سراندیب سے پیادہ چلکر چالیس حج کیے
اور سعید ابن منصور مجاہد سے نقل کرتے ہین کہ حضرت ابراہیم ع اور حضرت اسمعیل ع نے
پا پیادہ حج کیا اور بعض کتب سیر سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت ابراہیم ع بعد بناء کعبہ ہر سال
ہمراہ حضرت سارہ اور حضرت اسحق کے حج کے لیے تشریف لاتے تھے مذہب حنفی مین
حکم ہے کہ اگر کوئی کسیکو قتل کرے اور حرم مین آن بیٹھے تو اوسکو قتل نکرے جبتک کہ
وہان سے باہر نہ نکلے غرض اوس مقام اقدس کو ایک خصوصیت ایسی حاصل ہے کہ اور

نہیں ہوگا کہ حاصل نہیں مانند بادشاہی قلعہ کے نعمت بممالک محروسہ رب العالمین اوس سرزمین
متبرکہ میں سب مسلمانونکو پہونچاوے آمین یارب العالمین ؛

فصل پانچوین
مکہ شریف مین رہنے اور مرنے کی فضیلت مین ✦

شیخ احمد مصری اوپنی عقد الثمین مین حضرت امام حسن بصری سے روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول مقبول
صلعم نے کہ جسنے صبر کیا مکہ شریف کی گرمی پر اگرچہ ایک ساعت دن کی دور رکھیگا اوسکو اللہ
تعالی دوزخ کی آگ سے پانسو برس کی راہ اور نزدیک فرماویگا اوسکو جنت سے
دو سو برس کی راہ اور ایک روایت مین وارد ہوا ہے سو برس روایت ہے کہ حضرت
اسمعیل نے مکہ شریف کی گرمی کی اللہ سے شکایت عرض کی حکم ہوا کہ ای اسمعیل کھولدونگا
مین واسطے تیرے ایک دروازہ جنت کے دروازون سے بیچ حجر اسود کے کہ چلیگی
اوپر تیرے ہوا اوسمین سے دن قیامت تک سعید ابن جبیر سے روایت ہے کہ جو
شخص بیمار ہوا مکہ شریف مین ایک دن لکھتا ہے اللہ تعالی واسطے اوسکے اجر نیک عمل کہ کرتا
تھا ساٹھ برس اپنے گر مسافر ہے وہ تو اللہ تعالی اسکا دگنا اجر و ثواب عنایت کرتا ہے
روایت کیا امام واحدی نے اور قرشی نے وارد ہوا کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ اگلے
نبیون مے جب کسی پیغمبر کی امت عذاب الہی سے ہلاک ہو جاتی تھی تو وہ نبی مکہ شریف
مین آکر عبادت الہی مین مشغول ہو جاتا تھا یہانتک کہ انتقال پاتا تھا روایت کیا ازرقی
نے **ف** تفسیر فتح العزیز مین وارد ہوا کہ اسکی مثال اسطور پر سمجھنا چاہیے کہ جیسے عہدہ دار
اور ارباب خدمت بادشاہی جب اپنے کام سے بیکار ہوتے ہین تو اپنے بادشاہ کی حضوری
مین رجوع کرتے ہین اور اوسکے سلام و مجرے مین حاضر رہتے ہین اسیطرح سمجھنا چاہیے
کہ جب کسی کا دل دنیا سے سیر ہو جاتا ہے اور چاہتا ہے کہ رجوع بخدا کرون تو وہ
بیت اللہ شریف کا قصد کرتا ہے گویا رجوع بخدا اسی طریق مین جانتا ہے حضرت امام
حسن بصری سے روایت ہے کہ جو شخص مرا حرم مکہ معظمہ مین تو گویا وہ مرا چوتھے آسمان
مین اور بھی آپ سے روایت ہے کہ خدا تعالی کی رحمت ایک طرح پر اوترتی ہے لیکن

جب زمین پر اوترتی ہے تو دس حصے ہو جاتی ہے نو حصے مکہ شریف کے رہنے والونکو
نصیب ہوتی ہے اور ایک حصہ تمام عالم کو نصیب ہوتی ہے اور فرمایا رسول خدا صلعم نے
کہ جو شخص مرا مکہ شریف مین پس گویا کہ مرا وہ بیچ آسمان دنیا کے اور جو شخص مرا بیچ حرم مکہ معظمہ کے
درآنحالیکہ وہ حج کرنیوالا ہے یا عمرہ لانیوالا ہے اوٹھاویگا اوسکو اللہ تعالی دن قیامت کے
کہ نہ حساب ہوگا اوسکا اور نہ عذاب روایت کیا جندی نے حضرت محمد بن سابط سے روایت
ہے کہ انتقال پایا حضرت نوحؑ اور حضرت ہودؑ اور حضرت صالحؑ اور حضرت شعیبؑ نے مکہ شریف
مین اور یہان سب حضرات کی قبرین درمیان زمزم شریف اور حجر اسود کے ہین اور روایت
ابن عباس سے ہے کہ آں خطاب سے تھا فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ جو شخص مرا مکہ معظمہ مین
اوٹھاویگا اوسکو اللہ تعالی امن والونمین سے یعنے وہ شخص امن والون سے ہوگا [illegible]
دن قیامت کے حضرت شیخ احمد حضراوی عقد الثمین مین لکھتے ہین کہ خداوند کریم نے انعام
جلیل اور تفضل عظیم فرمایا اوپر رہنے والون حرم شریف کے کہ نہین [illegible] کوئی بھوکا
رکھکر اور کیسے بھوکا رہے جس حالمین کہ اللہ تعالی نے [illegible] طعام لذیذ اور شفا
کل بیماریونکی زمزم شریف کو مقرر کیا وارد ہوا کہ حجر اسود پر لکھا ہوا ہے کہ مین ہون اللہ صاحب مکہ
کا رزق دیتا ہون اوسکو جسکے واسطے کچھ حیلہ نہو یہانتک کہ [illegible] آیا ہے اوسپر حیلہ والون کو
اہل حدیث آداب مکہ شریف مین رہنے کے بہت لکھے ہین اونمین سے کئی [illegible]
جاتے ہین کہ جو شخص وس مقام اقدس مین رہے تو اوسکو چاہیے کہ جہانتک ممکن ہو اکل حلال
کھاوے اور یہ بات خواہ کسب پیشہ سے اوسکو حاصل ہو خواہ مزدوری و محنت سے جیسے
کہ فضیل بن عیاض اور سفیان بن عیینہ وابراہیم ادہم محنت و کسب سے قوت حلال کھایا کرتے تھے
یا اسطرح کہ بہمہ وجوہ بارگاہ الہی مین متوجہ ہو جاوے کہ رزاق مطلق مسخر کر دے واسطے
اوسکے اکل حلال اور وہان سے اوسکو غذا عنایت فرما دے جہانسے اوسکو گمان نہو ماشد
دامام انبیا اور اولیا کے دوسرے یہ کہ نہ سوال کرے حرم شریف مین کسی سے بڑی
شرم کی بات ہے کہ بارگاہ الہی مین رکھکر مخلوق سے التجا کرے تیسرے یہ کہ [illegible] رکھ دیا
لی ضد تون اور نفسانی خواہشون پر افسوس و حسرت دلمین نہ لاوے ورنہ آنکھین [illegible]

اور چاہیے کہ بغیر اہل کے وہان نہ رہے اکثر صالحین و ابرار بغیر اہل کے وہان نہ رہے اور
چاہیے کہ کم کھاوے اکثر غذا زمزم شریف کو کرے اور جبتک کہ اضطرار شرعی اور خواہش
صادق غالب نہووے جبتک نہ کھاوے اور چاہیے کہ مسکینون اور محتاجون کی طرح وہان
رہے اور جو کچھ میسر ہو تو اوسمین فقیرون و غیرہا کو شامل کرے اور جہانتک ممکن ہو کسی سائل کو خالی
نہ پھیرے اور مزاج مین نرمی اور صبر رہا یہی پیدا کرے غرور اور تکبر کو بار نکرے کہ ابلیس لعین کو
اسی گناہ نے بارگاہ الٰہی سے مردود کیا اور ہر ایک جگہ پیشاب پاخانہ کو نہ بیٹھ جاوے اسیطرح
نقل کیا امام قشیری نے ابن عثمان مغربی وغیرہ سے اور چاہیے کہ حرم شریف مین بغیر ضرورت کے
زیادہ نہ پھرے کیونکہ حرم شریف سجدہ گاہ انبیا و اولیا و ملائکہ ہے اگر کھل جاوے پردہ کسی کے
تو نہ پاوے حرم شریف مین کوئی جگہ خالی سجدہ کرنے والون سے دن رات اکثر اولیاء اللہ صاحب
حال نے یہہ کیفیت دیکھی اور محجوب ہوکر خدا سے زاری کی یہانتک وہ کیفیت اشراق اونسے
سلب ہوگئی اور چاہیے کہ کبھی دلمین خیال نکرے کہ مینے خدا کی عبادت کامل کی بلکہ اپنی
نقصان عبادت کا اقرار ہر دم کرتا رہے اور عفو و مغفرت چاہتا رہے اور کسیکی غیبت اور برائی
نکرے اور تہمت نہ لگاوے اور ڈرا کرے خدا کی جلال و عظمت سے لکھا ہے کہ حضرت
ابو محمد جریری نے ایک برس مکہ معظمہ مین قیام کیا اس عرصہ مین بپاس ادب نہ لگایا تکیہ آپنے
دیوار کا اور نہ سوئے اگر غلبہ نیند کا ہوتا تھا تو بیٹھے بیٹھے آپ سو جاتے تھے اسیطرح ابو عمرو زجاجی
تیس برس مکہ معظمہ مین رہے لیکن بول و براز کے واسطے حد حرم مین کبھی نہ گئے اسیطرح
حضرت امام اعظم رح نے آداب مکہ معظمہ کے ادا فرمائے جزاہم اللہ خیر الجزا حضرت ذوالنون مصری رح
فرماتے ہین کہ دیکھا مینے ایک جوان کو نزدیک دروازہ کعبہ معظمہ کے کہ کثرت سے رکوع اور
سجدے کر رہا ہے پس قریب ہوا مین اوس سے اور کہا مینے کہ اسکا سبب کیا ہے تو اوسنے
بیان کیا کہ منتظر ہون مین اذن کا اپنی رخصت مین پس دیکھا مینے ایک رقعہ کہ گرا اوسپر اوسمین یہہ عبارت
لکھی تھی مِنَ العَزِیزِ الغَفُورِ اِلَی العَبدِ الصَّادِقِ الشَّکُورِ اِنصَرِف مَغفُوراً لَکَ مَا تَقَدَّمَ
مِن ذَنبِکَ وَمَا تَأَخَّرَ حاصل یہہ کہ معصیت اور برائی سب جگہ بد ہے لیکن بارگاہ الٰہی مین
اور حرم اقدس مین نہایت بد اور موجب سخت عقوبت ہے پس مرد با ایمان کو لازم ہے

کہ جبتک اوس مقام اقدس مین حاضر رہے ہر ایک اپنے اعمال و افعال مین ہر ساعت خیال رکھے
خداوند کریم سب مسلمانونکو وہان رہنا نصیب فرماوے آمین یا رب العالمین

باب ساتوان
فصل پہلی
مکہ معظمہ کے قبرستان یعنے جنت المعلا کے فضائل کے بیان مین

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ کیا اچھا قبرستان ہے یہہ
روایت کیا ابو الفرج نے ف یعنے رسول مقبول صلعم نے مکہ معظمہ کے قبرستان کی تعریف بیان
فرمائی تو جس شی کو حبیب کبریا نے اچھا کہا تو اوسکی بڑائی اور بزرگی کیا بیان کیجاوے عبد اللہ
ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ کھڑے ہوئے رسول خدا صلعم اوپر ثنیہ کے اور نہین تھا اوسجگہہ
اون دنون قبرستان پس آپ نے فرمایا کہ اوٹھاویگا اللہ تعالی اس مین سے یا سارے
حرم سے ستر ہزار لوگ کہ داخل ہونگے جنت مین بغیر حساب کے اونمین سے ہر ایک شفاعت
کریگا ستر ہزار کی چہرے اونکے مانند چودھوین رات کے روشن ہونگے حضرت ابا بکر صدیقؓ
نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ وہ کون ہونگے آپ نے فرمایا کہ غربا ف غربا یعنے وہ لوگ جو
سامان ظاہری سے عاری رہے اور دنیا کی تکلیفونپر خوشی سے صبر کیا اور خدا و رسول کی
محبت مین سرشار رہے حضرت بریدہ اسلمیؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے
کہ جس مین سے ایک صحابی مرے صحابیون مین سے دفن ہو تو وہ کل اہل ورثہ مین کو کھینچنے والا
ہوگا طرف جنت کے اور اون سب پر نور پہونچانے والا ہوگا دن قیامت کے روایت کیا
ابن جوزی نے اور ایک روایت مین وارد ہوا کہ شفاعت کرنیوالا ہوگا واسطے اون دس مین کے
اہل اسلام کو مقام غور کرنے کا ہے کہ جب ایک صحابی کے دفن ہونے سے یہہ خیر و برکت اور
نفع عظیم حاصل ہوتا ہے تو جنت المعلا تو وہ مقام اعلی ہے کہ وہان کیسے کیسے مقبول بارگاہ
کبریا آرام فرما رہے ہین مثل سیدنا عبد اللہ ابن زبیرؓ و سیدنا عبد الرحمن ابن ابا بکرؓ و سیدنا قاسم ابن رسول اللہ
صلعم و سیدنا عتاب بن اسید و سیدنا طاہر و سیدنا عبد اللہ بن عمر بن الخطاب و سیدنا ابو محذورہ
و سیدنا جبیب بن عدی و سیدنا عبد اللہ بن زبیر و سیدنا سعد بن حنیف و سیدنا عثمان بن ابی طلحہ کی سیدنا

بیان یعنے اصحاب رکے ... جنت معلی

حضرت ابابکر صدیق رضی ... سیدنا عبدالقاسم بن سلام وسیدنا عطار بن رباح وسیدنا سفیان بن عیینہ وسیدہ اسماء بنت ابی بکر وسیدہ حضرت خدیجۃ الکبری وسیدہ حضرت آمنہ وسیدہ میمونہ وسیدنا امام احمد بن حجر الہیتمی شافعی وسیدنا امام عبداللہ بن اسعد الیافعی وسیدنا شیخ دلاحی وسیدنا امام عبداللہ المدنی وسیدنا امام قشیری وسیدنا شیخ ... وغیرہ صحابہ وتابعین واولیا وعارفین کی بہت سی قبرین ہین کہ اہل کمال کمال تحقیق سے ان حضرات کی قبرون کے نشان بنا دیے ہین اور جنت المعلا کے دروازے پر مزار حضرت ملا علی قاری کا ہے اور راہ مین مزار سید احمد رفاعی اور ابو البرکات نسفی صاحب کنز کا اور حضرت خواجہ ابو عثمان ہارونی کا بھی مشہور ہے معلا اصل مین معلاۃ تھا کثرت استعمال سے تے اسکے آخر سے دور ہو گئی ہے جیسے لفظ محابا کہ اصل مین محاباۃ تھا جنت المعلا کے دو احاطے ہین اندر کے احاطے کے دروازے پر جانے والونکو بائین طرف قبر ملا علی قاری کی مشہور ہے سابق مین جنت المعلا کو حجون کہا کرتے تھے عقد الثمین مین وارد ہوا کہ رسولخدا صلعم نے سوال کیا بیچ مقدمہ اہل بقیع کے یعنی واسطے اہل قبرستان مدینہ طیبہ کے ارشاد ہوا کہ اونکے لیے جنت ہے پہر آپنے سوال کیا واسطے اہل قبرستان مکہ معظمہ کے حکم ہوا کہ اے حبیب میرے سوال کیا تونے اپنے ہمسایہ کے مقدمہ مین سوال کر میرے ہمسایہ کے مقدمہ مین روایت کیا قرشی نے منسک مین جس مسلمان بہائی کو رب العالمین وہان جانا نصیب کرے تو چاہیے کہ کمال آداب حضوری سے بعد تحفہ سلام وادعیہ ماثورہ کے قرآن مجید جتنا ہو سکے ضرور پڑھے اور خدا کی تسبیح وتہلیل اور دعا واستغفار مین مشغول ہو اور تھوڑی تھوڑی دیر سب اہل خیر کی قبرون پر ٹھہر تا جائے امام قرطبی اپنے تذکرہ مین لکھتے ہین کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ جو شخص گذرے اوپر کسی قبرستان کے اور پڑھے سورۂ اخلاص گیارہ بار تو اللہ تعالی ہر مردے کو ثواب گیارہ گیارہ قل کا پہونچاتا ہے کاٹ کسر اوسکین مٹین ہوتی ہے ابن ابی شیبہ حضرت امام حسن بصری سے روایت کرتے ہین کہ جو شخص داخل ہوا قبرستان مین اور اوسنے یہ دعا پڑھی اللھم رب ھذہ الاجساد البالیۃ والعظام النخرۃ التی خرجت من الدنیا وھی بک مومنۃ ادخل علیھا روحا منک وسلاما منی تو اسکا اتنا ثواب ہے کہ استغفار مانگتا ہے واسطے پڑھنے والے کے ہر مومن جو مرا حضرت آدم کے وقت سے اور روایت ابن ابی الدنیا سے طور پر وارد ہوا کہ لکھی جاتی ہین واسطے اوسکی

نیکیان جتنی کا حضرت آدم کی اولاد مرسے قیامت تک مرجانی محدث سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ
دلاحی فرماتے ہین کہ مین مشرف ہوا اہل جنت المعلا پر اور اونسے کہا مینے کہ آیا تم کچھ نفع پاتے ہو لوگون کے
تحفہ قرات وغیرہ سے تو اونھون نے کہا کہ اسجگہ کوئی کسیکے حال سے واقف نہین ہے اپنے اپنے
عیش و آرام مین سب مشغول ہین محمد ابن سابط سے روایت ہے کہ درمیان مقام ابراہیم اور حجر اسود کے
اور رکن یمانی اور زمزم کے ایک کم سو نبیونکی قبرین ہین اور گرد کعبہ شریف کے قبرین تین سو نبیونکی ہین
اور ایک روایت مین وارد ہوا کہ درمیان حجر اسود اور رکن یمانی کے ستر نبیونکی قبرین ہین کہ اون سبنے
انتقال کیا بھوک اور جوؤن کی تکلیف سے اور قبر شریف حضرت اسمعیل اور حضرت ہاجرہ کی حطیم مین
نیچے میزاب رحمت کے ہے واللہ اعلم بالصواب

فصل دوسری
مکہ معظمہ کی آس پاس کی مسجدون کے بیان مین

پوشیدہ نرہے کہ جب حاجی مکہ معظمہ مین پہونچے تو سواے مسجد الحرام کے جو اور مسجدین آس پاس
مکہ معظمہ کے ہین اون سبکی جہانتک ممکن ہو زیارت کرے اونمین سے ایک مسجد حنیف ہے
وارد ہوا کہ اس مسجد مین ستر پیغمبرون نے نماز پڑھی ہے اونمین سے حضرت موسیٰ بھی ہین اور وہ
سب نبی وہین مدفون ہین روایت کیا قرشی نے مناسک مین امام ازرقی لکھتے ہین کہ اس مسجد کے
بیس دروازے تھے لیکن اب بند ہوگئے بالفعل دو دروازے یا تین کھلے ہین رسول مقبول صلعم
نے عرفات پر جاتے ہوئے اس مسجد مین نماز پڑھی ہے حضرت عطا فرماتے ہین کہ فرمایا حضرت ابو ہریرہؓ
نے کہ اگر ہوتا مین اہل مکہ سے تو البتہ حاضر ہوتا مین ہر ہفتہ روایت کیا ازرقی نے اور حضرت مرجانی
بہجۃ النفوس مین لکھتے ہین کہ مسجد حنیف مین چار سَو نبیون نے بسبب صدمۂ جوؤن کے وفات
پائی بعض صالحین سے روایت ہے کہ اس مسجد شریف مین ہر برس حضرت خضرؑ اور حضرت
الیاس جمع ہوتے ہین اور اکثر اولیاء اللہ اوسکی زیارت کو آتے ہین تو اہل حدیث لکھتے ہین کہ
حاجی کو چاہیے کہ ایام قیام منا مین امام کے ساتھ جہانتک ممکن ہو نماز اس مسجد مین نہ چھوڑے
کہ اسکا بہت بڑا اجر و ثواب ہے جیسا کہ علامہ غزالی احیا مین لکھتے ہین ف حنیف کہتے ہین
کنارہ کو یہ مسجد بھی منا کے کنارہ مین یا منا کے پہاڑ کے کنارہ مین ہے دوسری مسجد ابو قبیس ہے

جہان حضرت بلالؓ نے اول اذان دی ہے اور زیارت مسجد الشجرہ کی کہ مقابل مسجد الجن کے ہے کہ جہان حضرت نے ایک درخت کو واسطے کسی کام کے طلب فرمایا اور وہ درخت مع جڑ کے حاضر ہوا تھا اور مسجد الاجابہ کی بھی زیارت کرنی چاہیے کہ حضرت نے اس مسجد مین بھی نماز پڑھی بعض کہتے ہین کہ مسجد الغنم بھی یہی مسجد ہے اور مسجد الجن ہے کہ جنون نے وہان حضرت کا قرآن مجید سنکر ایمان لائے اور اسکو مسجد البیعۃ بھی کہتے ہین اسوجہ سے کہ جنون نے آپ سے وہین بیعت کی روایت کیا ازرقی نے اور مسجد بیعت العقبی کی زیارت کرنی چاہیے کہ انصار نے اول اوسجگہہ بیعت کی اور بالفعل یہ مسجد آباد ہے منا کے جانے والے کو باہین طرف پڑتی ہے اور مسجد الرایہ کی زیارت کرے کہ حضرت نے وہان نماز پڑھی اور فتح مکہ کے دن وہان نیزہ گاڑا ہے روایت کیا طبرانی نے اور زیارت مسجد اجیاد کی جہان بادشاہ تُبَّع کے گھوڑے بندھے تھے مگر اب اجیاد مکہ شریف مین ایک محلہ کا نام ہے اور بھی زیارت مسجد ذی طوی کی کرے کہ رسول مقبول صلعم حالت حج اور عمرہ مین وہان اوترے اور زیارت مسجد جعرانہ کرے کہ مکہ معظمہ سے نوکوس ہے غزوہ حنین کی غنیمت وہین تقسیم فرمائی اور مسجد حضرت عائشہ کی جو تنعیم مین ہے زیارت کرے اور مسجد منحر النبی کی منا مین جہان انا اعطینا نازل ہوئی کرے اور زیارت مسجد الکبش کی منا مین کرے جہان حضرت ابراہیم نے قربانی فرمائی تھی منا ایک مقام کا نام ہے مکہ شریف سے تین کوس پر جانب مشرق کے کہ وہان مکانات اور دکانین بنی ہوئی ہین موسم حج مین وہان بازار نہایت آراستہ کرتے ہین اور وجہ نام رکھنے کی یہ ہے کہ منا کے معنی لغۃ مین اندازہ کرنے کے ہین اسجگہہ بھی قربانی کرنا اندازہ کیا جاتا ہے یا اس جہت سے کہ جب حضرت جبرئیل حضرت آدمؑ سے اسمقام مین جدا ہونے لگے تو کہا تمنّ یعنے آرزو کر حضرت آدم نے کہا اتمنی الجنۃ یعنے آرزو کرتا ہون جنت کی اسلیے اسمقام کا نام منا رکہا کہ امنیت حضرت آدمؑ کی یعنی آرزو وہان واقع ہوئی تھی رب العالمین سبکو وہ مقام دیکھنا نصیب کرے آمین

فصل تیسری
مکہ معظمہ کے پہاڑون کے بیان اور اونکے فضائل مین

شیخ احمد حضراوی نے عقد الثمین مین لکھتے ہین کہ پہاڑ مکہ معظمہ کے بہت ہین چنانچہ ازرقی لکھتے ہین

زیارت مسجد الشجرہ
زیارت مسجد الاجابہ
زیارت مسجد الجن
زیارت مسجد بیعت العقبی
زیارت مسجد الرایہ
زیارت مسجد اجیاد
زیارت مسجد ذی طوی
زیارت مسجد جعرانہ
زیارت مسجد عائشہ
زیارت مسجد منحر النبی
زیارت مسجد الکبش
وجہ تسمیہ منا

الغرض حرم مکہ معظمہ مین بارہ ہزار پہاڑ ہین اور ترتیبی بحر العمیق مین لکھتے ہین کہ مکہ معظمہ کے سب
پہاڑون کے سر جھکے ہین طرف کعبہ شریف کے اور ابن نقاش وغیرہ اہل حدیث لکھتے ہین کہ مکہ
معظمہ کے پہاڑون مین اکثر پہاڑ ہین سونے اور چاندی کے اور خزانون لعل اور جواہر کے
چنانچہ بعض عارفین اہل اللہ کو بعض اوقات نظر آنے لگتے ہین اونمین سے پہاڑ معظمہ مکرمہ جبل ابو قبیس ہے
کہ اوسپر شق القمر ہوا اول اللہ تعالی جل جلالہ نے اسی پہاڑ کو زمین پر رکھا اور اسی پہاڑ پر حضرت
ابراہیم نے چڑھ کر خلائق کو واسطے حج کے پکارا یہ پہاڑ جنت کے پہاڑون مین سے ہے
اس پہاڑ کے منجملہ عجائبات سے قزوینی عجائب المخلوقات مین لکھتے ہین کہ جو اس پہاڑ پر
جاکر بکری کے کلّے بھونے ہوے کھائے تو وہ شخص سر کے درد ون سے محفوظ رہے چنانچہ
اکثر لوگ کیا کرتے ہین اور اونکو شفا حاصل ہوتی ہے والاعمال بالنیات لکھا ہے کہ اسی پہاڑ پر
کعبہ معظمہ آراستہ کیا جاویگا وقت لیجانے طرف جنت کے جیسے دولہن سنواری جاتی ہے اور
ایک پہاڑ جبل نور ہے رسول مقبول صلعم پہلے نبوت کے وہین عبادت فرمایا کرتے تھے اور
اسی پہاڑ مین نزول وحی کا ہوا اسپر سے کعبہ شریف بھی دکھلائی دیتا ہے اس پہاڑ کے منجملہ
عجائبات سے مرجانی بہجۃ النفوس مین لکھتے ہین کہ مینے اس پہاڑ کے بعض پتھرون سے
آوازین عجیب غریب سنین معلوم کیا کہ وہ سب ذکر الہی مین مشغول ہین چنانچہ وہ آواز سوقدم سے
سنی جاتی تھی اپس مینے اپنے باپ سے ذکر کیا اونھون نے فرمایا کہ مینے بھی اسیطرح وہان آوازین
سنین اور دیکھا مینے ایک عارف باللہ کو اس پہاڑ پر چڑھ کے بعض پتھرون سے کوئی شئے
ڈھونڈنے لگے مینے اونسے اسکی حقیقت پوچھی تو اونھون نے کہا کہ مین اونمین سے اپنے سال بھر کے
خرچ کے موافق سونا نکال لیتا ہون ابونعیم سے روایت ہے کہ حضرت جبرئیل و میکائیل نے
شق صدر حضرت کا اسی پہاڑ پر کیا ہے اور ایک پہاڑ جبل ثور ہے طبری لکھتے ہین کہ یہ پہاڑ
مکہ شریف سے تین میل پر ہے اور اوسمین غار ہے جسکا بیان عنقریب آتا ہے لکھا ہے کہ اس
پہاڑ مین بوٹیان ہر قسم کی ہین اور اوسمین ایک درخت ایسا ہے کہ جسکے پاس کوئی چیز بھی اوسمین سے
ہووے تو کسی جانور کا زہر اوسپر اثر نکریگا اور ایک پہاڑ جبل ثبیر ہے منا سے مزدلفہ جانے
والے کو بائین طرف پڑتا ہے ابن نقاش لکھتے ہین کہ اس پہاڑ پر بھی دعا قبول ہوتی ہے

اور جہرگاہ تجلی الٰہی طور پر ظاہر ہوئی تو اوسکے تین ٹکڑے تین جگہ مکہ معظمہ مین آکر پڑے جبل ثبیر وجبل ثور وجبل نور اور ایک پہاڑ مسجد حنیف کی پشت پر ہے جسمین غار مرسلات ہے پس جو پہاڑ کہ مشہور و معروف تھے اونکے فضائل لکھہ دیے گئے زیارت کرنے والون کے لیے اسیقدر کافی اور بس ہین

فصل چوتھی
مقامات زیارت مکہ معظمہ مین

اہل حدیث لکھتے ہین کہ مستحب ہے حاجی پر کہ زیارت کعبہ شریف کی اندر سے کرے اسطور پر کہ ننگے پانون سر جھکائے ہوئے کمال عاجزی اور زاری سے پشیمان و شرمندہ اپنے بُرے کامون پر توبہ و استغفار پڑھتا ہوا داخل ہو اور واسطے تماشے قندیلون وغیرہ کے چھت کیطرف سر اوٹھا کر نہ دیکھے کہ سراسر خلاف آداب ہے اور سامنے باب کے چلا جاے جب تین ہاتھہ دیوار باقی رہے وہان نفل پڑھے کہ وہ رسول مقبول صلعم کا مصلی ہے پھر سامنے سیدہا بیٹھکر اپنا رخسارہ دیوار پر رکھے اور حمد و استغفار پڑھے اور جو چاہے سو دعا مانگے یہ دعا نہایت جامع اور بہتر ہے رب ادخلنی مدخل صدق واخرجنی مخرج صدق واجعل لی من لدنک سلطانا نصیرا اللھم ادخلنی جنتک کما ادخلتنی بیتک وارزقنی رویتک اللھم یا رب البیت العتیق اعتق رقابنا ورقاب ابائنا وامھاتنا من النار یا عزیز یا غفار اللھم یا خفی الالطاف امنا مما نخاف اللھم انی اسئلک من خیر ما سئلک منه نبیک محمد صلی الله علیه وسلم واعوذبک من شر ما استعاذ منه نبیک محمد صلی الله علیه وسلم ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم وتب علینا انک انت التواب الرحیم اور مستحب ہے زیارت حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی کے گھر کی کہ جسمین سیدۃ النساء حضرت فاطمہ رضی پیدا ہوئین رسول مقبول صلعم ہجرت تک وہین رہے اوس گھر مین حضرت فاطمہؓ کی پیدائش کی جگہہ پر بالفعل ایک قبہ لکڑی کا بنا ہوا ہے اور حضرت کے وضو اور عبادت کا بھی مقام زیارتگاہ ہے اور مستحب ہے زیارت مولد رسول اللہ صلعم کہ بالفعل وہ ایک مکان مکلف پہاڑ بوقبیس کے نیچے مشہور ہے ایسی ہی زیارت حضرت ابابکرؓ صدیق کے گھر کی کہ وہ مشہور ہے ساتھہ دوکان حضرت ابابکر کے کوچہ حجر مین کہ اب اوسکو زقاق صواغین کہتے ہین وہان دو پتھر دونون طرف کی دیوار مین کھڑے ہین ایک حجر متکلم جسنے

یعنے کوچہ زرگران ۱۲

رسول مقبول صلعم سے سلام اور کلام کیا تھا وہ سر حجر اشکا چیسپر آپکی کہنی مبارک کا نشان ہے اور
مستحب ہے زیارت مولد شریف علیؓ کی کہ وہ شعب بنی ہاشم مین مشہور ہے اور زیارت دار ارقم کی کہ
وہ مسجد ہے صفا کی پاس اوسمین حضرت عمرؓ ایمان لائے تھے دار ارقم کو مختبی بھی کہتے ہین
اسواسطے کہ حضرت صلعم ابتدای حال مین وہان چھپ کر رہے تھے اور مومنین سابقین کے ساتھ
نماز جماعت سے پڑھتے تھے پھر اوسکو خیزران ہارون رشید کی مان نے مول لیا تھا اسوجہ
اوسکو دار خیزران کہتے ہین اور مستحب ہے زیارت غار حرا کی جسکو بالفعل جبل نور کہتے ہین مکہ معظمہ
سے تین کوس پر ہے وہین شق صدر آپکا ہوا اور وہی پہلی عبادتگاہ تھی وہین سورہ اقرا نازل
ہوئی اور مستحب ہے زیارت غار ثور کی کہ یہ جگہ مکہ شریف سے تین کوس سے بھی زیادہ ہے
اور نہایت بلند اور دشوار گزار ہے چوٹی کے پاس وہ غار ہے داخل ہونیکا مقام وسمین
ایسا تنگ ہے کہ ظاہر دیکھنے مین اوسکے اندر جانا ہرگز خیال مین نہین آتا فقط درمیان مین
ایک بالشت چار انگشت کی بلندی رکھتا ہے اور دونون طرف سے کم ہو گیا ہے مگر ظاہرا
اوپر [illegible] سے داخل ہوتے ہین کہ پہلے دونون ہاتھ اندر بڑھا کے باقی بدن اسی گھسٹ
جاتے ہین شیخ احمد حضراوی وغیرہ عقلائے [illegible] لکھتے ہین کہ جو شخص داخل ہوا اس غار شریف مین
تو اوسکے بعد وہ شخص دنیا کی تکلیفات مین غمگین نہوگا کہ یہ خاصیت اللہ تعالی کے فرمانے سے
ثابت ہے کہ فرماتا ہے اذ یقول لصاحبہ لاتحزن ان اللہ معنا اور زیارت غار مرسلات
کی بھی کرنی چاہیے کہ قریب مسجد خیف کے ہے بروایت حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کے سورۂ
مرسلات وہین نازل ہوئی اللہ تعالی اپنے فضل عظیم سے بتصدق رحمۃ للعالمین کے یہ زیارات
مقدسہ سب مسلمانونکو نصیب فرمادے آمین یا رب العالمین

فصل پانچوین
مقامات قبولیت دعا کے بیان مین

حضرت امام حسن بصریؓ بروایات صحیحہ نقل فرماتے ہین کہ مکہ معظمہ مین سولہ جگہ ہین جہان جلد
دعا زیادہ قبول ہوتی ہے اور بعض کے نزدیک زیادہ ہین اکثر اونمین سے واسطے فائدہ
عام مسلمانونکے لکھی جاتی ہین اول جب کعبہ شریف پر نظر پڑے منقول ہے کہ جسنے

[illegible] زیارت غار مرسلات

دعا وقت زیارت [illegible]

حضرت امام اعظم سے پوچھا کہ جب کعبہ شریف کو دیکھوں تو کیا دعا مانگوں آپ نے فرمایا کہ اپنے
مستجاب الدعوات ہونے کی اسلیے کہ اگر یہ دعا قبول ہوئی تو گویا ساری دعائین قبول ہوئین دوسرے
حجر اسود کے پاس خصوصاً ... کے وقت تیسرے مطاف مین باب الکعبہ کے سامنے
چوتھے ملتزم کے پاس آدھی رات کو پانچوین حطیم مین چھٹے میزاب رحمت کے نیچے خصوصاً وقت
صبح کے ساتوین رکن یمانی کے پاس خصوصاً وقت صبح کے آٹھوین درمیان رکن یمانی اور
دروازہ بند کی پشت کی جانب خانہ کعبہ کے سامنے اس دروازہ کے تھا اوس مقام کو مستجار
کہتے ہین نوین درمیان رکن یمانی اور حجر اسود کے دسوین مقام ابراہیم کے پاس خصوصاً
صبح کو گیارھوین زمزم پر خصوصاً غروب کی وقت بارھوین خانہ کعبہ کے اندر چار دن کو نوین
اور دو ستون کے درمیان خصوصاً زوال کے وقت تیرھوین چودھوین صفا مروہ پر خصوصاً
بعد عصر کے پندرھوین بین المیلین سولھوین سترھوین عرفات پر دو مقام ہین ایک بیری کے
درخت کے نیچے زوال کے وقت کہ اب اوس درخت کا نشان باقی نہ رہا دوسرے جبل رحمت کے
بائین طرف سورج ڈوبتے اٹھارھوین مشعر الحرام سورج نکلنے سے پہلے انیسوین بیسوین منا مین
دو جگہ ہین ایک مسجد خیف کے پاس دوسرے جہان کنکریان مارتے ہین خصوصاً چودھوین
کی آدھی تکو محمد بن حسن نقاش رح لکھتے ہین کہ حضرت خدیجۃ الکبری رض کے گھر مین بھی دعا قبول ہوتی ہے
جمعہ کی رات کو اور مقام میلاد شریف مین پیر کے دن وقت زوال کے اور دار خیزران مین
کہ قریب صفا کے ہے اور مسجد الشجرہ یا کہ مقابل مسجد بیعت ہے بدھ کے دن اور متکا مین اتوار
کے دن اور غار ثور مین اور مسجد الکبش مین کہ جای ذبح حضرت اسمعیل ہے اور مسجد خیف مین
اور غار مرسلات مین اور غار حرا مین کہ وہان ہر وقت دعا قبول ہوتی ہے اور جبل ابو قبیس پر
وقت ظہر کے اور باب بنی شیبہ و باب ابراہیم و باب النبی کے پاس بھی دعا قبول
ہوتی ہے اور بھی نزدیک قبر شریف حضرت خدیجۃ الکبری رض و قبر سفیان بن عیینہ و قبر شریف
فضیل بن عیاض و قبر شریف امام عبد الکریم و قبر شریف شیخ ابو الحسن شیولی و قبر شریف حضرت
عبد اللہ الحسن بن ابی عمید کی و قبر شریف حضرت عبد اللہ بن اسعد الیافعی الیمنی کی بھی قبول
ہونے دعا کی جگہ ہے اور بھی نزدیک دروازہ جنت المعلی کے اور قبر شریف امام دلاجی کے

ف تمام اہل حدیث وعلماء دین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ تمام مکہ معظمہ دعا قبول ہونیکی جگہ ہے
لیکن جو مقامات کہ مشہور تھے وہ اسجگہ لکھے گئے رسول مقبول صلعم نے فرمایا کہ تحقیق رب تمہارا بڑا
حیا والا اور کرم والا ہے حیا کرتا ہے اپنے بندے سے جسوقت کہ اوٹھاتا ہے بندہ ہاتھونکو
یہ کہ پھیر دے اون ہاتھونکو خالی لیکن سمجھنے کی جگہ ہے کہ پروردگار علیم رحیم وکریم حکیم ہے اگر
اپنی مصلحت کاملہ اور حکمت بالغہ سے کسی بندے کی دعاؤنکا ظہور دنیا مین نہ فرماوے یا ظہور میں دیر
ہووے تو نا امید اور شاکی بارگاہ مجیب الدعوات مین نہووے کہ عنقریب آخرت مین اپنے فضل
وکرم سے اوسکے نتیجے اور ثمرے عالی عطا فرماویگا مگر دعا کرنیوالیکو چاہیے کہ وقت دعا عاجزی
اور اضطرار قلبی کا ضرور لحاظ رکھے آمین یا رب العالمین

باب آٹھوان مدینہ طیبہ کے حال مین

فصل پہلی

ہجرت فرمانا رسول مقبول صلعم کا مکہ معظمہ سے اور راہ مین خوارق ومعجزات کا وقوع مین آنا اور پہونچنا آپکا مدینہ طیبہ کی سرزمین مین اور قیام فرمانا محلہ بنی نجار مین

پوشیدہ نرہے کہ آگاہ ہونا احوال حضرت سید الانبیا اور حبیب کبریا صلعم پر موجب سعادت دنیا
وآخرت وہزاران خیر وبرکت ہے جیسا کہ وارد ہے تنزل الرحمۃ عند ذکر الاولیاء اللہ
یعنے وقت ذکر اولیاء اللہ کے رحمت نازل ہوتی ہے پس وقت ذکر سرور عالم صلعم کسقدر
رحمت عظیم نازل ہوتی ہوگی پس مطلع ہونا سید الکائنات کے حالات پر سبب قوی ہے بندہ کے
مقبول اور محبوب خدا ہونے کا اور بہت بڑا سبب ہے گناہونکے بخشے جانے کا آپ مقام آگاہی
اور بیداری ہے کہ رسول مقبول صلعم ہر وقت احکام الہی کے پہونچانے مین مصروف رہتے
تھے خاصکر موسم حج مین کہ ہر ایک جماعت اور ہر ایک قبیلہ عرب کو دعوت اسلامی فرماتے تھے
سو یہ سعادت عظمی حضرات اہل مدینہ انصار رض کو نصیب ہوئی چنانچہ لکھا ہے کہ گیارھوین برس
سال نبوت کے کچھ لوگ ایمان لائے تیرھوین سال ستر آدمی ایمان لائے اور آپکے ساتھ
عہد وپیمان کیا اور عرض کیا کہ یارسول اللہ ایسا نہو کہ ہمکو آپ چھوڑ دین آپنے سنکر تبسم فرمایا
اور ارشاد کیا کہ مین تمسے اور تم مجھسے جان ساتھ جان کے اور تن ساتھ تن کے یہ ستر انصار

حضور کیا کہ یا رسول اللہ اگر ہم لوگ تیری راہ محبت مین مارے جاوین اور جان و مال اپنا تصدق کرین
تو ہمکو کیا ملیگا ارشاد ہے آپنے فرمایا کہ جَنّٰتٌ تَجْرِی مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ آیت کریمہ نازل ہوئی
اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَهُمْ وَ اَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ لکھا ہے کہ اونمین سے
ایک انصار نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اگر آپ فرماوین تو آج سب مشرک منا مین جمع ہین سبکو
تہ تیغ کرڈالون آپنے فرمایا کہ ابھی میرے رب نے مجکو یہ حکم نہین دیا پھر آپنے موافق اونکی درخواست
کے حضرت مصعب بن عمیر کو واسطے تعلیم قرآن مجید اور شرائع اسلام کے مدینہ طیبہ کو روانہ کیا تیرھوین
سال اور انصار آنکر مسلمان ہوئے اور عہد و پیمان آپکے ساتھ کیا کہ آپ جو مدینہ طیبہ کو تشریف لیجاوین
تو زہے سعادت ہم خدمت اور رفاقت مین کبھی کوتاہی نکرینگے اور جو کوئی جماعت مخالف آپ پر چڑھ آویگی تو ہم
جان نثاری مین ہرگز دریغ نکرینگے آپنے فرمایا کہ ابھی میری ہجرت کے واسطے کوئی جگہ مقرر نہین
ہوئی حکم الہی کا منتظر ہون یہ دونون بیعتین بیعت عقبہ اولی اور بیعت عقبہ ثانیہ کہلاتی ہین ف
عقبہ کے معنی ہین گھاٹی کے یہ بیعتین بھی ایک گھاٹی پر ہوئی تھین غرض بعد بیعت عقبہ ثانیہ
کے رسول مقبول صلعم نے اصحاب کو اجازت ہجرت کی مدینہ طیبہ کیطرف فرمائی اور اصحاب نے
خفیہ جانا ہونا شروع کیا مگر حضرت عمر آپ مسلح ہوکر خانہ کعبہ پر آئے اور طواف کیا اور بعد
اسکے جماعت کفار کو خطاب کرکے کہا کہ خراب و ہلاک ہون وہ لوگ جو پتھرونکو پوجتے ہین پھر
فرمایا کہ جسکو اپنی جورو کا بیوہ کرنا اور اپنی اولاد کا یتیم کرنا منظور ہو میرا مقابلہ کرے یہ کہکر آپ
مدینہ طیبہ کو روانہ ہوئے کسی نے ہیبت و شجاعت فاروقی کے سامنے دم نمارا حضرت مولانا
مثنوی شریف مین فرماتے ہین ؎ ہیبت حق است این از خلق نیست ؎ ہیبت این مرد صاحب
دلق نیست ؎ غرض سب صحابہ ہجرت کرگئے سواے حضرت ابابکر صدیقؓ اور حضرت علی مرتضیؓ
کے حضرت ابابکر صدیقؓ نے بھی آپسے اجازت چاہی آپنے بشارت دی کہ تم میری رفاقت مین
چلوگے آپ سنکر کمال خوش ہوئے ایکدن دوپہر کے وقت رسول مقبول صلعم حضرت
ابابکر صدیق کے گھر تشریف لے گئے اور حال ہجرت کا فرمایا آپنے عرض کیا کہ یا رسول اللہ
یہ دو اونٹنیان مین نے اسی نیت سے خرید کی ہین آپنے فرمایا کہ ایک مجھے اوسکی قیمت
سے دو آپنے بہت عذر کیا کہ ویسی ہی حضور کی نذر ہے مگر آپنے بوجہ ہونے عبارت

سے کے وَلَا یُشْرِکْ بِعِبَادَۃِ رَبِّہٖ اَحَدًا ایک دشمنی جسکا نام قصوی تھا آٹھ سو درم مین خریدی
پس آپ اُس راتکو دولتخانہ مین تھے کہ جماعت کفار نے آکر دروازۂ اقدس کو گھیر لیا آپنے حضرت
علیؓ کو اپنی جگہ لٹادیا اور فرمایا کہ کفار تمھین کچھ ضرر نہ پہونچا سکینگے اور آپ چادر مبارک اوڑھے
ہوئے باہر تشریف لائے ابو جہل لعین نے بطریق تمسخر کے نعوذ باللہ آپ سے کہا کہ یہ محمد صلعم
کہ ہم لوگونسے کہتا ہے کہ اگر تم میری اطاعت کروگے تو ملک عرب و عجم تمھارا ہوجاویگا اور بہشت
برین تمکو ملیگی اور اگر اطاعت نکروگے تو قتل ہوگے اور جہنم مین جاؤگے آپنے فرمایا کہ ہان یہی
کہتا ہون اور انشاء اللہ العزیز ایسا ہی ہوگا اور آپنے اول سورۂ یسین فَاَغْشَیْنٰھُمْ فَھُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ
تک پڑھکے ایک مٹھی خاک جماعت کفار پر پھینک ماری ہر کافر کے سر اور منھہ پر اور آنکھون مین
پہونچی اور آپ اونکے سامنے سے نکل گئے اور کسیکو نظر نہ آئے لکھا ہے کہ جتنے کافرون پر
وہ خاک پڑی دن بدر کے وہ سب قتل ہوئے سوائے حکیم بن حزام کے کہ وہ مشرف باسلام
ہوئے غرض رسول مقبول صلعم حضرت ابابکر صدیقؓ کے گھر تشریف لیگئے اور اونکو ساتھ لیکر
آپ پیادہ ننگے پاؤن روانہ ہوئے تاکہ نشان قدم مبارک نہ معلوم ہو جب آپکے پاؤن مبارک
زخمی ہوئے تو حضرت ابابکر صدیقؓ نے کندھے پر سوار کیا اور غار ثور تک پہونچادیا اتنے مین
کفار اندر مکان کے داخل ہوئے حضرت علیؓ کو دیکھا اونسے کفار نے پوچھا کہ محمد صلعم
کہان ہین آپنے فرمایا کہ مجھے نہین معلوم پھر آپسے کچھ متعرض نہوئے اور حضرت کی تلاش مین مشغول
ہوئے اتنے مین شیطان وہان پہونچا اور کہا کہ کسکی تلاش مین پھرتے ہو اونھون نے کہا کہ
محمد صلعم کی تلاش ہے شیطان نے کہا کہ وہ تمھاری آنکھون پر اور سرون پر خاک ڈالکر چلے
ہر ایک نے اپنے چہرے اور منھہ پر ہاتھ پھیرا اثر خاک کا پایا لکھا ہے کہ جب رسول مقبول صلعم
متصل غار کے پہونچے تو حضرت ابابکر صدیقؓ نے عرض کیا کہ آپ ذرا ٹھہرین مین جاکر
غار کو صاف کردون کہ ایسی جگہ مین اکثر جانور موذی آجاتے ہین پس آپ اندر غار کے گئے اور
اپنی چادر مبارک پھاڑکر سب سوراخ بند کردیے صرف ایک سوراخ باقی رہ گیا اوسمین اپنے
پاؤن مبارک کی ایڑی لگائی اور حضرت صلعم کو اندر بلایا پس آپ اندر تشریف لیگئے اور اندر غار
کے زانو پر سر مبارک رکھکر سو رہے اتنے مین سانپنے حضرت صدیق اکبرؓ کے پاؤنمین کاٹا

مگر آپنے جنبش نہ کی اس لحاظ سے کہ رسول مقبول حبیب کبریا صلعم کے آرام مین خلل نہ پڑے
لیکن بسبب شدت تکلیف کے آپکے آنسو نکل پڑے اور چند قطرے رخسارہ نورانی حبیب سبحانی پر
گرے آپ جاگ اوٹھے حضرت ابابکر صدیق رضنے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے سانپ نے کاٹا آپنے
لعاب دہن مبارک اوسجگہ لگا دیا فوراً اثر اوسکا جاتا رہا لکھا ہے کہ بعد آپ کے غار مین داخل ہونیکے
مکڑی نے جالا تنا اور کبوتر نے انڈے دیے صبح کو کفار تلاش کرتے ہوئے وہین جا پہونچے
اور اسطرح جا کھڑے ہوئے کہ حضرت ابابکر صدیق رضکو اونکے پانون نظر پڑے تو آپ کمال بیقرار
ہوئے رسول مقبول صلعم نے فرمایا لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا کفار نے جو مکڑی کا جالا اور
کبوتر کے انڈے دیکھے تو اونکا شبہ جاتا رہا اور آپسمین کہنے لگے کہ کبوتر جنگلی وحشی جانور ہے
آدمی کے ہوتے کبھی نہ رہتا اور بعضون نے کہا کہ یہ جالا تو ہمنے محمد صلعم کی پیدائش سے
پہلے دیکھا تھا ویسا ہی ہے **ف** علماء دین لکھتے ہین کہ قصہ ہجرت مین اللہ تعالی جل جلالہ نے
حضرت ابابکر صدیق رضاور حضرت علی رضکو بڑی خصوصیت اور فضیلت عطا فرمائی جسکا بیان
نہین ہوسکتا حضرت علی رضکو تو یہ کہ محل خوف جان مین بجاے رسول مقبول صلعم کے آپ
لیٹے گویا حبیب کبریا پر قرار واقعی جان نثاری کی بعض علما فرماتے ہین کہ یہ آیت وَمِنَ النَّاسِ مَن
یَّشْرِیْ نَفْسَہُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ آخر تک حضرت علی رضکی شان مین قصہ ہجرت مین نازل ہوئی
جیسے کہ تفسیر جواہر وحسینی وغیرہ مین تصریح اسکی موجود ہے اسیطرح یار غار حضرت ابابکر
صدیق رضکی بھی فضیلت ظاہر ہے کہ سارے سفر ہجرت مین حق خدمتگزاری اور جان نثاری
جیسا کہ چاہیے بجالاے چنانچہ آیت شریف اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِہٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا
بالاتفاق حضرت ابابکر صدیق رضکی شان مین نازل ہوئی یہان سے مقام غور کرنے کا ہے
کہ صریح آیت مین اللہ تعالی نے حضرت ابابکر صدیق رضکو صاحب رسول اللہ فرمایا مشکوۃ شریف
مین حضرت عمر رضسے روایت ہے کہ انھون نے کہا کہ اگر ابابکر صدیق رضمیری ساری عمر کے
اعمال وعبادات لے لین اور بدلے اونکے ایک رات اور ایک دن کے اپنے اعمال دیدین تو مین
راضی ہون رات ہجرت کی اور دن وہ کہ بعد وفات رسول مقبول صلعم کے اطراف مدینہ طیبہ
کے لوگ اکثر مرتد ہوگئے اور زکوۃ کے منکر ہوگئے تو حضرت ابابکر صدیق رضنے کوشش کامل

بیان فضیلت حضرت ابابکر صدیق رض و علی مرتضی

فرمائے انہوں نے دین کو تازہ کیا حضرت عمر رضی سے روایت ہے کہ ہمیشہ حضرت ابوبکر رضی مجھپر امور
خیر مین غالب رہا کرتے تھے زمانہ تجہیز غزوہ تبوک مین مجھے دسترس خوب تھی مین یہ مجھا کہ آج
مرتبہ مین غالب ہونگا اپنے سب مال مین سے آدھا حضرت کے سامنے لیگیا آپنے پوچھا کہ
عیال و اطفال کے لیے کیا چھوڑا مینے عرض کیا کہ اتنا ہی حضرت ابابکر صدیق سب مال اپنا
لے آئے آپنے پوچھا کہ لڑکے بالونکے لیے کیا رکھا ہے آپنے عرض کیا کہ خدا اور خدا کا
رسول آپنے فرمایا ما بینکما ما بین کلماتکما یعنے فرق تم دونونکے درجونمین
ایسا ہے جیسا تم دونونکے کلمونمین یعنے حضرت ابابکر صدیق رضی نے عیال کے لیے خدا اور
رسول کو بتایا اور حضرت عمر رضی نے مال کو اور ظاہر ہے کہ دونون باتونمین بڑا فرق ہے
حضرت عمر کہتے ہین کہ مینے حضرت ابوبکر رضی سے کہا کہ مین تمپر کبھی غالب نہونگا غرض تین دن تک
آپ غار ثور مین رہے عامر بن فہیرہ کہ حضرت ابابکر صدیق رضی کے غلام آزاد تھے متصل
غار کے بکریان چراتے تھے وہ دودھ بکریونکا دیجاتے تھے اور عبداللہ بیٹے حضرت
ابابکر صدیق رضی کے قریش کی مجلسونمین جاکے خبرین دریافت کرکے رات کو بیان کرجاتے
تھے بعد تین دن کے آپ اور حضرت ابابکر صدیق رضی اور عامر بن فہیرہ اونٹنیون پر سوار ہوکے
پیر کے دن براہ ساحل روانہ ہوئے ف ابن جوزی شرف المصطفے مین لکھتے ہین کہ
پیر کے دن کی بہت بڑی فضیلت ہے کہ ولادت شریف و ابتداء البعثت اور پہونچنا
مدینۂ طیبہ مین اور قبض روح پاک یہ سب معاملے پیر کے دن ہوئے غرض جب آپ
غار ثور سے روانہ ہوئے اس عرصہ مین کفار مکہ نے اشتہار دیا تھا کہ جو کوئی آپکو
یا نعوذ باللہ قتل کرے وہ سو اونٹ پاوے اور جو دونوکو پکڑ لاوے دو سو اونٹ
پاوے سراقہ بن مالک نے بطمع انعام تعاقب کیا اور حضرت کو جالیا حضرت ابابکر صدیق نے
دیکھکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ ایک سوار آپہونچا حضرت نے بد دعا کی ایکبار گی مٹی تک
سراقہ کے گھوڑے کو پیٹ تک نگل لیا سراقہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین جانتا ہون
کہ آپ کی بد دعا سے یہ عذاب آیا اب مین آپ سے عہد کرتا ہون کہ اب جو آپکی تلاش
مین آویگا اوسکو مین پھیر دونگا آپ مجھے اس بلا سے بچادین پس آپنے دعا کی اور وہ نجات

نجات پالی چنانچہ بعد اسکے وہ مشرف باسلام ہوئے اور صحابہ مین داخل ہوئے ف مقام
غور کرنے کا ہے کہ قارون نے جو حضرت موسی سے اپنی بچنے کی دعا چاہی تو آپنے کچھ التفات
نکیا اور یہی فرماتے رہے کہ خذیہ خذیہ یعنے اے زمین اس کافر کو دھنسا لے یہانتک کہ سب غرق
ہوگیا پس رحمۃ للعالمین کی شان ہی نرالی ہے جو عادت ہے سب سے عالی ہے علاوہ اسکے
ایک اور معجزہ آپ سے راہ مین یہ ہوا کہ آپکا گذر خیمہ ام معبد پر ہوا تو آپکی خیر و برکت سے اوسکی
ایک بکری جو جنی نہین تھی اور بسبب ناتوانی کے جنگل کو بھی نہین جا سکتی تھی اوسنے اتنا دودھ
دیا کہ سب گھر والے متعجب ہوگئے چنانچہ ابو معبد اور ام معبد مشرف باسلام ہوئے اور صحابہ مین
داخل ہوئے مواہب لدنیہ مین وارد ہوا کہ وہ بکری حضرت عمر رض کے زمانہ تک زندہ رہی اور
دودھ دیتی رہی لکھا ہے کہ مکہ معظمہ مین بروقت گذرنے آپکے خیمہ ام معبد پر اشعار عربی سنے گئے
اونمین مضمون آپکے گذر جانے کا خیمہ ام معبد پر اور بدنصیب و محروم رہنا کفار قریش کا مذکور
تھا اسیطرح جب آپ قریب مدینہ طیبہ پہونچے تو حضرت بریدہ اسلمی ستر سوار دنکے ساتھ حضرت کو ملے
آپنے پوچھا کہ تم کون ہو اونھون نے عرض کیا کہ میرا نام بریدہ ہے آپنے بطور نیک فالی کے فرمایا
برد امرنا یعنے خنک و ٹھنڈا ہوا کام ہمارا اور قبیلہ کا نام اسلم سنکر فرمایا سلمنا یعنے سلامت رہے ہم
اور قوم کا نام بنی سہم سنکر فرمایا کہ خرج سہمک یعنے حاصل ہو حصہ تیرا اسلام سے مقام غور کرنیکا ہے
کہ بریدہ آئے تو کس ارادے سے تھے لیکن جمال جہان آرا اور تقریر لطیف سنکر مسخر ہوگئے اور
مع سب ہمراہیون کے اسلام لائے پھر اونھون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ضرور ہے کہ بوقت
داخل ہونے حضور کے مدینہ طیبہ مین آپکے ساتھ نشان ہو پس غلبہ شوق مین آکر اپنے عمامہ کو
نیزہ پر لپیٹا اور آگے آگے حضور کی جلو مین چلے سبحان اللہ کیا قدرت خدا ہے کہ سرکشی سے
آئے اور کیسے تابعدار ہوکے ساتھ چلے ادھر اہل مدینہ بخیال تشریف آوری آپکے ہر روز واسطے
استقبال کے مکہ معظمہ کی راہ پر آتے اور قریب دوپہر کے پھر جاتے کہ اتنے مین ایک یہودی
پکار اٹھے کہ گروہ عرب یہ مطلب تمھارا آیا انصار غلبہ شوق مین دوڑے اور آپنے محلہ قبا مین
منازل بنی عمرو بن عوف مین قیام فرمایا اور وہ دن پیر کا بارہوین ربیع الاول کی تھی چودہ دن
آپ وہان رہے اس عرصہ مین حضرت علی بھی حاضر ہوگئے امام صاحب نے جابر بن عبد اللہ سے

اور ابو نعیم نے حمزہ سے اور بیہقی نے امام زین العابدین سے روایت کی ہے کہ اول خبر جناب رسول مقبول صلعم کی مدینہ منورہ مین اسطرح پہونچی کہ ایک مدینہ منورہ کی عورت کے ساتھ ایک جن کو عشق تھا وہ ہر رات اوس عورت کے پاس آیا کرتا تھا اور اکثر جانور پرند کی صورت بنکر دیوار پر آبیٹھتا تھا جب خلوت ہوجاتی تو اپنے تئین آدمی کی شکل بناکر صحبت کرتا تھا ایکبارگی اوسکا آنا موقوف ہوگیا چند روز نہ آیا ایکدن آکر بصورت جانور دیوار پر بیٹھا اوس عورت نے کہا کہ تجھے کیا ہوگیا جو اتنی مدت سے نہین آتا اوسنے کہا کہ اب تجھسے رخصت ہوتا ہون مجھسے آنے کی توقع مت رکھہ مکہ شریف مین ایک پیغمبر پیدا ہوئے ہین اونھون نے ہمپر زنا حرام کیا ہے لکھا ہے کہ جسدن رسول مقبول صلعم وہان رونق افروز ہوئے تو حضرت ابابکر صدیق لوگونکی ملاقات اور دریافت حال مین مشغول تھے اور رسول مقبول صلعم خاموش بیٹھے تھے لوگونکو بسبب ہجوم و ازدحام کے شبہ واقع ہوا کہ شاید پیغمبر خدا کے حضرت ابابکر صدیق رض ہین لیکن جبکہ آفتاب مقابل جمال جہان آرا کے آیا تو یار غار حضرت صدیق اکبر رض اپنی چادر مبارک چہرۂ نورانی شان رحمانی کے سامنے لیکر کھڑے ہوگئے تاکہ حضرت پر سایہ ہوجاوے اسکے دیکھنے سے سب کا شبہ جاتا رہا غرض اہل قبا نے آپ سے عرض کی کہ ایک مسجد ہمارے واسطے حضور بنا دیوین کہ ہم اوسمین عبادت الٰہی کیا کرین پس آپ نے بموجب اونکی درخواست کے مسجد جسکا نام مسجد قبا ہے مدینہ طیبہ سے تین کوس پر ہے بنوادی کہ جسکا بیان خدا چاہے آگے آوے گا۔

فصل دوسری

روانہ ہونا رسول مقبول صلعم کا محلہ قبا سے جانب مدینہ طیبہ اور اوترنا حضرت ابوایوب انصاری کے گھر مین

شیخ عبدالحق محدث دہلوی وغیرہ لکھتے ہین کہ جمعہ کے دن رسول مقبول صلعم محلہ قبا سے جانب مدینہ طیبہ روانہ ہوئے جماعتین انصار کی پیادہ و سوار حبیب کبریائی اردلی و ہمرکابی مین حاضر ہوئین بنی قبا نے جو یہ سامان جانیکا دیکھا تو نہایت بیقرار ہوکر عرض کرنے لگے کہ حضور کے تشریف لیجانے کا کیا سبب ہے آپنے فرمایا کہ جلوحکم الٰہی ہے الیٰ سنتین ہین منزلہ کا

کہ نام اوسکا اگالہ قری ہے یعنے مدینۂ طیبہ غرض آپ روانہ ہوے راہ مین جب وقت جمعہ کا آگیا
تو آپنے جمعہ ادا فرمایا اور چلے ہر ایک جماعت انصار منتظر و امید وار ستی گھیرے کھڑے تھے پس
ہر ایک کمال نیاز مندی اور منت وزاری سے عرض کرتا تھا کہ حضور میرے غریب خانہ کو رشک
فردوس برین فرماوین کوئی حالت وجد و بیخودی مین آگے سواری کے کھڑا ہو جاتا تھا اور
کوئی جذبۂ شوق مین اونٹنی کی نکیل پکڑتا تھا آپ ہر ایک کے حق مین دعای خیر فرماتے جاتے
تھے اور یہ ارشاد ہوتا تھا کہ میری اونٹنی بحکم خدا مامور ہے جہان بیٹھے گی وہین رہونگا یہانتک
کہ جب حبیب کبریا اوس مقام پر پہونچے جہان اب مسجد نبوی ہے بے اختیار اونٹنی بیٹھہ گئی
پھر اوس جگہہ سے اوٹھہ کر چند قدم چلکر جس جگہہ کہ منبر شریف ہے بیٹھی قریب اوس مقام اقدس کے
حضرت ابو ایوب انصاری کا گھر تھا وہان آپنے قیام فرمایا وارد ہوا کہ حضرت ابو ایوب انصاری رضہ
شامول کی اولاد مین سے تھے جو سردار چار سو عالمونکا تھا اور وہ سب مصاحب تبع بادشاہ مین کے تھے
لکھا ہے کہ جب اس بادشاہ کا گذر مدینہ طیبہ پر ہوا تو سب علمانے اوس بادشاہ کی رفاقت ترک
کی اور بادشاہ سے کہا کہ یہ مقام ہجرتگاہ نبی آخر الزمان ہے ہم یہانسے نہین جاینگے بادشاہ نے
اپنے ارادت صادق سے سبکو گھر بنوا دیے اور اون چار سو عالمونکو وہان آباد کیا حضرات
انصار بھی انھین کی اولاد ہین اور آپنے بھی رہنا بہت چاہا لیکن بسبب معاملات سلطنت کے
نہ رہ سکا مگر ایک نامہ اپنے ایمان لانے کا بنام رسول مقبول صلعم لکھکر شامول کو دیا کہ تم اپنی
اولاد کو وصیت کیجیو کہ جو اونمین سے زمانہ نبی آخر الزمان کا پاوے میرا اسلام اور یہ نامۂ ایمان
حضور اقدس مین پیش کر دے پس حضرت ابو ایوب کے گھر مین وہ نامہ چلا آتا تھا اونکی نسبت سے
انھون نے حضور مین پیش کر دیا اور جس گھر مین کہ حضور ٹھہرے یہ گھر بھی اوسی بادشاہ نے
اسی مراد سے بنایا تھا کہ جب آپ تشریف لاوین اوسمین قیام فرماوین خداوند کریم نے اوسکی
مراد پوری کی غرض جب حبیب کبریا نے حضرت ابو ایوب کے گھر کو رشک جنت الفردوس
فرمایا تو بنی نجار کی لڑکیان حبیب خدا کی آنیکی خوشی مین دف بجاتی ہوئین باہر نکل آئین اور
اشعار عربی پڑھنے لگین شعر نحن جوار من بنی النجار حبذا محمد صلی اللہ علیہ
وسلم من جار رسول مقبول صلعم نے انصار کے یہ ذوق شوق دیکھکر فرمایا کہ اے

قبایل انصار آیا تم مجکو دوست رکھتے ہو سبنے عرض کیا کہ ہان یا رسول اللہ آپ سنے فرمایا
کہ قسم اللہ کی مین بھی تمکو دوست رکھتا ہون رزین محدث سے روایت ہے کہ وقت تشریف
لانے حضرت کے پردہ نشین عورتین انصار کی کوچون اور گھرونکے دروازون پر باہر نکل آئین
اور یہ کہتی تھین بہ طلع البدر علینا من ثنیات الوداع وجب الشکر علینا ما دعا للہ داع
غرض سب خرد و بزرگ مرد و عورت حبیب کبریا کے آنیکی خوشی مین مست اور سرشار تھے
اور یہ کہتے تھے جاءَ رَسُوْلُ اللّٰہِ جاءَ نَبِیُّ اللّٰہ حضرت انس رض سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہین
کہ مجکو خوب یاد ہے وہ دن جس دن سرور عالم صلعم مدینہ طیبہ مین تشریف لائے تمام در و دیوار
مدینہ طیبہ کے جمال جہان آرا سے روشن اور منور ہو گئے جیسے کہ آفتاب نکلتا ہے اور جسدن
کہ آپ اس عالم سے پوشیدہ ہوئے سب جگہ اندھیرا ہو گیا جیسے کہ آفتاب غروب ہوتا ہے
محمد ابن اسحاق بروایت حضرت ابوایوب انصاری نقل کرتے ہین کہ وہ فرماتے ہین کہ جب حبیب خدا
نے میرے گھر کو اپنے قیام سے دونون جہان مین مشرف و ممتاز فرمایا تو آنحضرت صلعم نے
نیچے کے درجہ کو اختیار فرمایا اور مین مع اہل و عیال اوپر کے درجہ مین رہا تو مینے عرض کیا
کہ یا رسول اللہ مان باپ میرے آپ پر قربان مین اوپر کے درجہ مین کمال صدمہ و تکلیف
پاتا ہون کیونکہ یہ بات قیامت ہے کہ آپ نیچے کے درجہ مین ہون اور مین بالاخانہ پر رہون
آپنے فرمایا کہ بوجہ پردہ کے تمھارے لیے اوپر کا درجہ بہتر ہے ابوایوب فرماتے ہین کہ
ایکدن کوزہ پانی کا اوپر ٹوٹ گیا اور گھر مین لحاف اوڑھنے کا ایک ہی تھا مینے گھبرا کر اوسی سے
تمام پانی خشک کر لیا اس خوف سے کہ مبادا ٹپکر خادمان رسول مقبول صلعم کو تکلیف ہو
اور ایک روایت مین وارد ہوا کہ ایک رات حضرت ابوایوب اور آپکی بیوی کو حضرت کے نیچے
رہنے سے ایسی بیقراری رہی کہ رات بھر نہ سوے صبح کو اصرار کر کے آپکو بالاخانہ پر مقیم کیا اور
خود نیچے کے درجہ مین رہے حضرت ابوایوب فرماتے ہین کہ انصار آپکے واسطے کھانا
لایا کرتے تھے ایکدن ایک انصار نے کھانا تکلف سے پکوایا اور اوسمین پیاز و لہسن بھی ڈالا
رسول مقبول صلعم نے اوس کھانے کو نوش نہ فرمایا لیکن اصحاب کو اشارہ فرمایا کہ تم کھاؤ
مین تمھارے مانند نہین ہون میرا ایک دوست ہے کہ وہ اس کھانے کی بو سے ایذا اوٹھاتا

تکلیف پاتا ہے حضرت ابو ایوب فرماتے ہین کہ مینے اوسدن سے لہسن و پیاز کا کہانا چھوڑ دیا کہ جسکو کہ مکروہ رکھا حبیب کبریا نے بیہقی و طبرانی نے حضرت ابو ایوب انصاری سے روایت کی ہے کہ اونھون نے جناب رسول مقبول صلعم کے اور حضرت ابو بکر رض کے لیے کہانا پکوایا بقدر دو نہین دونون صاحبون کے آنحضرت صلعم نے اونسے فرمایا کہ تیس آدمیونکو شرفای انصار مین سے بلالو سو اونکو بلایا اون سبھون نے کہایا اور کہانا بچ رہا پھر آپنے فرمایا کہ بچاس آدمیون کو بلوالو بچاس آدمی اور آئے اور اونھون نے بھی کہانا کہایا اور بچ رہا پھر آپ نے فرمایا کہ ستر آدمی اور بلالو ستر آدمی اور آئے اور اونھون بھی کہانا کہایا اور بچ رہا حضرت ابو ایوب فرماتے ہین کہ سبھون نے خوب سیر ہوکر کہایا اور سب مسلمان ہوئے اور سبھون نے رسول مقبول صلعم کے ہاتھ پر بیعت کی ابو ایوب کہتے ہین کہ سب ایکسو اسی آدمیون نے اوسدن اوس کہانے میں سے کہایا یعنے ڈیرھ سو تو مذکور ہوئے اور تیس اور ف یہ قصہ اوائل ہجرت مین واقع ہوا کہ جناب رسول مقبول صلعم اور حضرت ابا بکر صدیق حضرت ابو ایوب کے گھر ٹھہرے تھے اور تب تک سب انصار مسلمان نہو چکے تھے غرض بروایت صحیح رسول مقبول صلعم حضرت ابو ایوب کے گھر مین سات مہینہ رہے اسی سال مین حضرت عبد اللہ بن سلام کہ بڑے عالم یہودیونکے تھے توریت مین آپکے اوصاف و کمالات دیکھکر ایک عرصہ سے مشتاق ملازمت تھے حاضر ہو کر ایمان لائے اسیطرح حضرت سلمان فارسی کہ اصل مین مجوسیون فارس سے تھے اور دین مجوسی چھوڑکر دین نصاری اونھون نے اختیار کیا تھا اور علماء یہود و نصاری سے سنکر نبی آخر الزمان کی ہجرتگاہ مدینہ طیبہ ہوگی تو اس شوق دشتی مین آپ مدینہ شریف مین آرہے تھے ایمان لائے اور اسی عرصہ مین رسول خدا صلعم نے درمیان انصار و مہاجرین کے قریب ۹۰ آدمیون کے عقد مواخات باندھا تھا ایک دوسرے کو آپس مین بھائی کر دیا اور اس مواخات کو فقہا نے بدرجۂ اعتبار رکھا ہے بعد اسکے حکم جہاد نازل ہوا اور آپنے کفار سے مقاتلہ شروع کیا پس جس لڑائی مین کہ رسول مقبول صلعم بنفس نفیس تشریف لیگئے اوسکو غزوہ کہتے ہین اور جسمین صرف لشکر ہی گیا اوسکو سریہ کہتے ہین افضلترین علماے دین کے نزدیک غزوۂ بدر و غزوۂ احد ہے جسکا بیان عنقریب آتا ہے انشاء اللہ تعالے

فصل

فصل تیسری

فضائل مدینہ طیبہ مین

پوشیدہ نرہے کہ علماء دین کا اتفاق اس مسئلہ پر ہے کہ افضل ترین و اشرف ترین بقعون زمین سے مکہ معظمہ اور
مدینہ طیبہ ہے اور بعد رفع اختلاف تفضیل و ترجیح درمیان مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ کے کل علماء دین کا
اجماع اس مسئلہ پر ہے کہ مقام قبر شریف حبیب کبریا سید الانبیا صلعم کا بالاتفاق افضل و اکرم ہے سب آسمانون سے اور عرش
و کرسی سے اور کعبہ شریف سے جیسے کہ ائمہ دین نے اس مسئلہ کی تصریح کما حقہ فرمائی ہے جو مشتاق ہو کتب احادیث و
سیر کو دیکھے ہے حاکم مستدرک مین روایت کرتے ہین کہ رسول مقبول صلعم وقت ہجرت کے
فرماتے تھے اللھم انک ان خرجتنی من احب البقاع الی فاسکنی فی احب البقاع الیک
یعنے ای خداوندا اگر مجکو اوس زمین سے نکالا تو نے جو محبوب ترین زمینون مین ہے میرے
نزدیک ہے پس ٹھہرا مجکو اوس زمین مین جو محبوب ترین زمینونکی ہو تیرے نزدیک علماء دین
لکھتے کہ اس حدیث سے صاف ظاہر ہوا کہ بعد ظہور اثر قبولیت دعاء سید الانبیاء مدینہ طیبہ
محبوب ترین سب شہرونکا ہوا بھی نزدیک خدا اور بھی نزدیک رسول مقبول صلعم کے
اذا الحبیب لایختار لحبیبہ الا ما ھو اکرم و احب عندہ طبرانی معجم کبیر مین رافع بن خدیج
سے روایت کرتے ہین کہ اونھون نے کہا کہ سنا مینے رسول مقبول صلعم سے المدینۃ
خیر من المکۃ یعنے مدینہ طیبہ بہتر ہے مکہ معظمہ سے فی الحقیقت مقام غور اور فکر کرنیکا ہے
کہ ارحم الراحمین نے اپنے محبوب رحمۃ للعالمین کے شہر مین وہ خوبیان اور کرامتین عنایت فرمائی
ہین جو روے زمین کے پردہ مین نہین ہین چنانچہ رسول مقبول صلعم نے فرمایا کہ جو شخص
قصد میری مسجد کا اس ارادہ سے کرے کہ دو رکعت اوسمین پڑھے ثواب حج کامل کا پاوے
اور دوسری حدیث مین وارد ہوا کہ جسنے حج کیا اور پھر اوسنے قصد کیا میری زیارت کا اور مشرف
ہوا مسجد نبوی مین تو لکھے جاتے ہین واسطے اوسکے دو حج مبرور یعنے دو حج مقبول اور
بروایت نسائی وارد ہوا کہ جو شخص مسجد قبا مین دو رکعتین پڑھے ثواب عمرہ کا پاوے اور بروایت
بخاری ثابت ہوا کہ وادی عقیق مین نماز پڑھنا مانند عمرہ اور حج کے ہے کہ جو مکہ معظمہ مین
مسلمان کو بعد سال بھر کی انتظاری کے یہ کرامتین نصیب ہوتی ہین حبیب کبریا کی شہر مین

ہر وقت میسر ہے امام سبکی رحمہ وغیرہ نے مدینہ طیبہ کے فضائل بہت لکھے ہین جو مشتاق ہو کتب
احادیث کو مطالعہ کرے فرمایا رسول مقبول صلعم نے اللھم حبب الینا المدینۃ کحبنا
مکۃ او اشد یعنے خداوند محبوب کر طرف ہمارے مدینہ طیبہ مانند مکہ معظمہ کے بلکہ زیادہ
اوس سے چنانچہ آثار قبولیت دعا ظاہر ہین کہ پروردگار عالم نے اپنے حبیب صلعم کو مکہ
شریف سے حکم ہجرت کا فرمایا اور مدینہ طیبہ مین رہنے کا حکم دیا پس جو کمالات ظاہری باطنی
اور برکات صوری و معنوی کہ علم الٰہی مین تھے اون سبکو اس شہر مقدس مین جمع فرمایا اور اس
تربت اطہر معطر کو صدف گوہر عنصر شریف اپنے حبیب کا فرمایا کہ تا دور قیامت یہ زمین آپکے
وجود پاک کی ہمسایگی کے شرف و فضل سے مشرف ہو کر فیض بخش ملک اور ملکوت رہیگی اور وارد
ہوا کہ جب سرور عالم صلعم سفر سے تشریف لاتے اور آپ قریب مدینہ طیبہ کے پہونچتے
تو بوجہ غلبۂ محبت اور جاذبۂ شوق مدینہ طیبہ کے سواری کو تیز فرماتے اور چادر اقدس کو دوش
کرامت نیوش سے نہ اوتارتے اور فرماتے کہ ہمین سے خوشبوئین پاک آتی ہین اور جو گرد و غبار
کہ چہرۂ نورانی شان رحمانی پر پڑتا اوسکو دور نہ فرماتے اور اگر کوئی صحابہ سے اپنا گرد و غبار
جھاڑتا تو آپ منع فرماتے اور یہ ارشاد فرماتے کہ خاک مدینہ شفا ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے
روایت ہے کہ فرمایا حضرت صلعم نے کہ شیاطین نا امید ہو گئے عبادت اپنی سے مدینہ طیبہ
مین حضرت عباس رض سے روایت ہے کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ حقتعالی نے اس جزیرہ کو
یا اس قریہ کو نجاست شرک سے پاک کیا حضرت ابی بکر رض سے روایت ہے کہ فرمایا رسول
مقبول صلعم نے کہ نہین داخل ہوگا مدینہ طیبہ مین خوف کانے دجال کا او مدینہ شریف کے
اوسدن یعنے دن نکلنے دجال کے سات دروازے ہونگے ہر دروازہ پر دو دو فرشتے
ہونگے یعنے داہنے بائین محافظت کے لیے نقل کی بخاری نے حضرت انس رض سے روایت
ہے کہ فرمایا حضرت صلعم نے کہ نہین ہے کوئی شہر مگر کہ پامال کریگا اوسکو دجال مگر کہ مکہ
معظمہ و مدینہ طیبہ نہین ہوگی کوئی راہ راہون مدینہ طیبہ سے یا ہر ایک مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ کیسے
مگر کہ اوسپر ہین فرشتے صف باندھے ہوئے واسطے محافظت کے پس وتریگا دجال شور مین
مین کہ باہر ہے مدینہ شریف سے پس ہلیگا مدینہ طیبہ ساتھ رہنے والون اپنے کے تین بار ہلنا

پس نکلجائیگا مرف دجال کے ہر کافر و منافق روایت کی بخاری اور مسلم نے اور حضرت ابوہریرہ رضی
روایت ہے کہ فرمایا حضرت صلعم نے کہ اوپر راہون مدینہ طیبہ کے فرشتے نگہبان ہین نہین
داخل ہوگی اوسمین بیماری طاعون کی نہ دجال روایت کی بخاری اور مسلم نے ف طاعون
ایک بیماری کا نام ہے سوا وبا کے کہ وہ بیماری حضرت کی دعا سے مدینہ طیبہ مین نہین ہوتی
ہے یہ صریح معجزہ ہمارے رسول مقبول صلعم کا ہے اور بعض کے نزدیک طاعون وبا ہے
حضرت ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ نہین قائم ہوگی قیامت
یہانتک کہ دور کردیگا مدینہ طیبہ اپنے شریرونکو جیسے کہ دور کرتی ہے بھٹی میل لوہے کا روایت
کیا مسلم نے اور بھی آپ سے روایت ہے کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ حکم کیا گیا ہو نمین ساتھہ ہجرت
کرنے ایسی بستی کے کہ غالب آتی ہے سب بستیون پر اور وہ مدینہ ہے کہ دور کرتا ہے بُرے
آدمیونکو جیسے دور کرتی ہے بھٹی میل لوہے کا روایت کیا بخاری اور مسلم نے ف یہ جو ارشاد
ہوا مدینہ طیبہ کی نسبت کہ کھالیتا ہے سب بستیونکو یعنے جو کوئی اس شہر عظیم الشان مین ہتا ہے
غالب آتا ہے اور فتح کرتا ہے اور شہرونکو یہ خاصیت اس شہر مبارک کی ہے چنانچہ پہلے
قوم عمالقہ آئی تو غالب ہوئی اور فتح کیا ولایتونکو بعد اسکے یہود آئے وہ غالب آئے عمالقہ پر
پھر انصار رضی آئے تو وہ غالب ہوئے یہود پر پھر رسول مقبول صلعم اور مہاجرین آئے تو انکو
اللہ تعالی کے فضل و کرم سے اسطرحکا غلبہ حاصل ہوا کہ مشرق سے مغرب تک لے لیا
اور بعض یہ معنی بیان فرماتے ہین کہ اللہ تعالی نے مدد دی اسلام کو ساتھہ اہل مدینہ کے
اور وہ انصار ہین کہ اونکے ہاتھون پر بستیان فتح ہوئین اور غنیمت کے مال بیشمار مسلمانون کے
ہاتھہ آئے جریر ابن عبداللہ رضی سے روایت ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ تحقیق
اللہ تعالے نے وحی کی طرف میرے کہ ان تین بستیونمین جونسے شہر مین تو اوتریگا پس وہی ہے گھر
تیری ہجرت کا ہے مدینہ طیبہ و بحرین و قنسرین روایت کی ترمذی نے ت بحرین ایک
جزیرہ ہے دریائے عمان مین اور قنسرین نام ہے ایک شہر کا شام کے شہرونمین سے
پس باوجود حاصل ہونے اختیار کے آپنے مدینہ طیبہ اختیار فرمایا تو اب وسکی فضیلت اور
بزرگی کیا بیان ہوسکتی ہے حضرت ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت صلعم نے

بیان اسکا کہ رسول مقبول صلعم زمین میں ... *

کہ اسلام کی بستیون مین سے خراب ہونے مین آخر بستی مدینہ طیبہ ہے روایت کی ترمذی نے ف
ہیے قریب قیامت کے سب شہر ویران ہوجاوینگے اور مدینہ طیبہ سبکے پیچھے ویران ہوگا ہو واسطے
کہ عمارت اور آبادی دین اسلام کی متعلق ہے اور آبادی مدینہ طیبہ کے اور یہ فضیلت بسبب خیر و
برکت وجود باجود سرور عالم صلعم کے حاصل ہوئی اور بھی حضرت ابوہریرہ رض سے روایت ہے
کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ تحقیق ایمان سمٹ آویگا طرف مدینہ طیبہ کے جیسے کہ سمٹ آتا ہے سانپ
طرف سوراخ اپنے کے روایت کیا بخاری اور مسلم نے حضرت امام احمد بن حنبل رح سے بحدیث صحیح
مروی ہے کہ ایکدن رسولخدا صلعم نے قیامت کے ذکر بیان فرمائے اور بار بار مکرر وہی ذکر
فرمانے لگے صحابہ نے پوچھا کہ یارسول اللہ قیامت کا دن کیا ہوگا آپنے فرمایا کہ ایکدن دجال
آویگا اور احد پہاڑ پر کھڑا ہو کر دیکھے گا اور اپنے یارون سے کہیگا کہ جانتے ہو کہ یہ محل سفید کہ
دکھلائی دیتا ہے کیا ہے یہ مسجد احمد صلعم کی ہے بعد اسکے قصد مدینہ طیبہ مین آنیکا کریگا لیکن ہر کوچہ پر
فرشتہ محافظت کے لیے کھڑا پاویگا پس نہ جاسکیگا اوسوقت مدینہ طیبہ تین بار ہلیگا جو کافر و منافق
ہونگے نکلکر دجال کے ساتھ ہوجاوینگے اور مدینہ طیبہ ہر آلودگی اور نجاست سے پاک ہوجاویگا
آپنے فرمایا کہ یہ دن ہے روز خلاص اور ایک روایت مین وارد ہوا کہ ملائکہ دجال کا احد سے
منھہ پھیر دینگے طرف شام کے اور وہ وہین ہلاک ہوگا صحیح بخاری اور صحیح مسلم مین وارد ہوا کہ ایک
مرد ہوا بہترین آدمیون مین سے کہ دجال کے پاس آکر کہیگا کہ گواہی دیتا ہون مین کہ تو وہ دجال ہے
کہ تیرے نکلنے کی خبر رسول مقبول صلعم نے دی تھی بروایت ابوحاتم ثابت ہوتا ہے کہ وہ مرد خضر ع
ہین اور فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ مدینہ طیبہ میری ہجرت کی جگہ ہے اور اسی مین ہے خوابگاہ میری
اور اسی مین سے اوٹھونگا ستر ہزار فرشتونکے ساتھ رب العالمین سب مسلمانونکو دیکھنا نصیب ہووے آمین

فصل چوتھی
مدینہ طیبہ کے نامون کے بیان مین

احادیث کی معتبر کتابون مین وارد ہوا کہ مدینہ طیبہ کے بہت نام ہین کہ کسی شہر کے نام اس
کثرت کو نہین پہونچے اور بہت نام ہونا دلیل ہے اوپر شرف و عظمت مسمی کے چنانچہ بعض
اہل علم نے قریب سو کے اور بعض نے زیادہ بیان فرمائے ہین اس فصل مین تبرکا و تیمنا چند

اسمار مبارک و القاب عظمت آب لکھے جاتے ہین طابہ و طیبہ و طائبہ و طیبہ اہل حدیث لکھتے ہین کہ یہ نام اس جہت سے ہین کہ یہ شہر مقدس پاک ہے نجاستون شرک و نفاق و فسق سے اور مسلمانون صافی مشرب کی طبیعتو نکے موافق ہے یا کل امور اس سرزمین عنبر شمیم کے طیب اور نفیس ہین یا اسوجہ سے کہ رہنے والے اس سرزمین مقدس کے خاک پاک اور درو دیوار سے خوشبوئین پاک اور عجیب و غریب پاتے ہین کہ کسی خوشبو مین وہ لذت نہین پاتے ہین فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ پروردگار عالم نے مجکو حکم کیا کہ مدینۂ طیبہ کا نام طابہ رکھون وہب بن منبہ سے روایت ہے کہ نام مدینہ طیبہ کے توریت مین طابہ اور طیبہ اور طیبہ وارد ہوئے لکھا ہے کہ پہلے تشریف لانے رسول مقبول صلعم کے مدینہ طیبہ کو یثرب کہتے تھے بمعنی فساد یا مواخذہ وعقاب پس آپ نے بنظر نام جاہلیت کے یہ نام دور کردیا یہانتک کہ امام احمد و ابو یعلی روایت کرتے ہین کہ جو کوئی مدینۂ طیبہ کو یثرب کہے چاہیے کہ استغفار پڑھے نام اوسکا طابہ ہے اور تاریخ بخاری مین وارد ہوا کہ جو شخص ایکبار یثرب کہے چاہیے کہ اوسکے تدارک مین دس بار مدینہ کہے

ف یثرب نام ایک کا اولاد حضرت نوح ؑ سے ہے کہ بعد تفرقہ حاصل ہونے کے اوسنے یہان رہنا اختیار کیا تثرب لبکون بمعنی فساد کے ہے یا تثریب کہ بمعنی مواخذہ وعقاب کے ہے اور یہ شہر مقدس غبار شرک وکفر سے منزہ و مبرا ہے اسواسطے آپنے بحکم الٰہی نام طیبہ و طابہ رکھا اور اگر کوئی کہے کہ قرآن مجید مین وارد ہوا یا اھل یثرب لا مقام لکم الخ تو یہ نقل زبان منافقین سے تصور کرنا چاہیے اور نام مبارک ہے ارض اللہ و ارض الہجرۃ حقتعالی فرماتا ہے الم تکن ارض اللہ واسعۃ فتھاجروا فیھا اور بھی القاب مبارک ہے اکالۃ البلدان و اکالۃ القری اسوجہ سے کہ جو یہان آیا اوسکا تسلط اطراف عالم پر ہوا جیسے کہ پہلے بیان ہوچکا اور بھی نام اس مکان عظیم الشان کا ایمان ہے اللہ تعالے فرماتا ہے والذین تبوؤا الدار والایمان کہ انصار اور محبان انصار کی شان مین نازل ہوئی پس ظاہر ہے کہ مرجع اور مآل ایمان کا اور مظہر اور مظہر احکام ایمان کا یہی شہر مقدس ہے حضرت انس رضؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ فرشتۂ ایمان نے کہا کہ مین عہد کرتا ہون مدینۂ طیبہ مین رہنے کا کہ ہرگز وہان سے نہ نکلون تو فرشتۂ حیا نے بھی اوسکے ساتھ

بیان وجہ تسمیہ وطابہ و طیبہ

بیان اسکا کہ توریت مین بھی مدینہ طیبہ کے نام وارد ہوئے ہین

بیان اسکا کہ مدینہ طیبہ کو یثرب کہنا منع ہے

ارض اللہ و ارض الہجرۃ و اکالۃ البلدان و اکالۃ القری

ایمان

بیان اسکا کہ فرشتہ ایمان کا عہد کیا طیبہ مین رہنے کا

عقد موافقت باندھا یعنے اوسنے کہا کہ [illegible] ساتھ [illegible] اور کبھی تعجب [illegible] اس شہر ور ہوا۔
کہ یہ دونون وصف اوس شہر مقدس [illegible] وجہ سے جمع ہین کہ الحیاء من الایمان ارشاد
ہو چکا ہے اور بھی نام مبارک ہے بلد حق تعالی فرماتا ہے لَاۤ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ شیخ رح فرماتے
ہین کہ بعض مفسرین کے نزدیک اس آیت شریف مین بلد سے مراد مدینہ طیبہ ہے اہل اسرار
لکھتے ہین کہ اس آیت شریف سے جو بات ظاہر ہے [illegible] مرتبت
مقصود نہین کہ مقید کیا حق تعالی نے قسم کو [illegible] حال
اور نزول اپنے حبیب کا اوس شہر مین اسی جا سے کہتے ہین کہ شرف المکان بالمکین مواہب لدنیہ
مین حضرت عمر رض سے روایت ہے کہ اونھون نے حضرت کی خدمت مین عرض کی کہ بابی
انت وامی پہونچی فضیلت آپکی نزدیک خدا کے اس مرتبہ کو کہ قسم کھائی خدا نے آپکی حیات کی نہ حیات
کسی نبی کی اور پہونچی فضیلت آپکی نزدیک خدا کی اس حد کو کہ سوگند کھائی آپکے خاک پا کی اور
فرمایا لَاۤ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ یعنے قسم کھاتا بلد کی کہ عبارت زمین سے ہے کہ اوسپر چلتے ہین قسم
کھانا خاک پا کی ہے اور یہ قسم ایک سر مکنون اور راز مکتوم ہے کہ نظر کوتاہ بینونکی اوسکے ادراک
سے قاصر ہے جو صاف بین اور پاک نظر واقف انداز راز و نیاز عاشق و معشوق ہین وہ ہی ان
باتونکی کیفیت اور لذت پاتے ہین یہ جو کچھ مذکور ہوا مدارج النبوۃ مین مسطور ہے **بیت رسول
اللہ** بھی القاب مبارک ہے جیسے کہ بیت اللہ نام مبارک مکہ معظمہ کا ہے ؎ و لنعم ما قیل ؎
زہے سعادت آن بندہ کہ کرد نزول ✢ گہے ببیت خدا و گہے ببیت رسول ✢ اور **جابرہ
و جبارہ** بھی نام مبارک ہے کہ صاحب کتاب نواحی نے توریت سے نقل کیا بوجہ اسکے
کہ اس شہر مقدس نے منکرون اور مغرورونکی گردنین زیر کین اور **مجبورہ** بھی نام مبارک ہے
اسوجہ سے کہ وہ مجبور ہے حکم آلہی کا بیچ مقدمہ سکونت حبیب کبریا کے اور **جزیرۃ العرب**
بھی نام مبارک ہے کہ حدیث شریف مین وارد ہوا اخرجوا المشرکین من جزیرۃ العرب کہ مراد
مدینہ طیبہ ہے اگرچہ شامل تمام زمین حجاز کو ہے **و مُجبّۃ و حبیبہ و محبوبہ** بھی نام مبارک ہین
کہ حدیث شریف مین وارد ہوا اللھم حبب علینا المدینۃ کحبنا مکۃ اور بھی **حرم
و حرم رسول اللہ** القاب شریف ہین کہ حدیث مسلم مین وارد ہوا کہ المدینۃ حرم و بر[illegible]

بیت رسول اللہ — جابرہ و جبارہ — مجبورہ
جزیرۃ العرب
مجبۃ حبیبہ محبوبہ — حرم و حرم رسول اللہ

حسنۃ *

طبرانی وارد ہوا حرم ابراہیم مکۃ وحرمی المدینۃ و حسنۃ بھی نام مبارک ہو ف
حسن ظاہری تو یہ ہے کہ باغون اور چشمون اور نہرون اور پہاڑون بلند و عمارات عالیہ و
شاہد مقدسہ و فضای وسیع کو شامل ہے اور حسن معنوی یہ کہ وجود قدس شہود حضرت
ختم المرسلین کو کہ شاہد شہود حضرت پروردگار و مقصود مقصد کا فہرا رہے و غیرہ آل و
اصحاب و تابعین کہ جامع تمامی برکات و کرامات کو ہین شامل و حاوی ہے عرف من ذاق
و وجد من عرف ولنعم ما قیل ومن مذہبی حب الدیار لاہلہا وللناس
فیما یعشقون مذاہب غرض لذات باطنی و حسن و زیبائی جو اس مقام مقدس مین جلوہ گر
ہے روے زمین پر نہین ہے سو ہر گاہ نسبت تابان باکمال ہنوز بہت اصل آن از
آفتاب این جمال ❊ خیرۃ بھی نام مبارک ہے کیونکہ جامع جمیع حسنات اور خیرات دنیا و آخرت
ہے چنانچہ جو حاکم کہ بعد فتح پانے کے وہان سے بیٹھ گئے تو حضرت نے اونکے حق مین فرمایا
کہ مدینہ بہتر تھا اگر جانتے وہ قرار دیگی وہ دار الابرار دار الاخیار و دار الایمان وارض
و دار السلام و دار الفتح و دار الہجرۃ و قبۃ الاسلام یہ سب القاب اسی جناب
مستطاب عرش مآب کے ہین شافیہ بھی نام مبارک ہے کہ حدیث شریف مین وارد ہوا
کہ خاک مدینہ شفا ہے ہر بیماری کو حتی کہ جذام اور برص کو اور عاصمہ بھی نام مبارک ہے
بسبب محفوظ رہنے مہاجرین کے مشرکین کی ایذا سے بلکہ محفوظ رہنا اس شہر کے رہنے والو
دین و دنیا کی آفتون اور عذاب آخرت سے بسبب شرف ہمسایگی حبیب کبریا کے اور غلبہ
بھی نام مبارک قدیمہ سے ہے بوجہ مذکورہ کہ جو قوم یہان وارد ہوئی سب پر غالب ہوئی
چنانچہ یہود عمالقہ پر غالب آئے اور اوس و خزرج یہود پر اور مہاجرین اوس و خزرج پر اور
اعاجم مہاجرین پر الا ماشاء اللہ اور نام مبارک فاضحہ ہے یعنے بداعتقاد اور بدکار اوسمین
پوشیدہ نہین رہ سکتے ہین آخر کار اونکی فضیحت اور رسوائی ہوتی ہے نعوذ باللہ من غضب اللہ
وغضب رسولہ اور مومنہ بھی نام مبارک اس مکان مقدس کا ہے بسبب رہنے اہل ایمان کے
اور منتشر ہونے احکام ایمان اور شعائر اسلام کے اوسمین چنانچہ نفع اور خیر و برکت اور الفت
و مسکنت کہ علامات کاملہ مومن ہین مدینہ طیبہ کے رہنے والون مین یہ سب اوصاف کاملہ ظاہر ہین

خیرۃ *

دار الابرار دار الاخیار دار الایمان دار السلام دار الفتح دار الہجرۃ قبۃ الاسلام شافیہ عاصمہ

عاصمہ *

غلبہ *

فاضحہ *

مومنہ *

حدیث شریف مین وارد ہوا والذی نفسی بیدہ تربتہا المومنة یعنے فرمایا رسول مقبول
صلعم نے کہ قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے قبضہ قدرت مین ہے کہ خاک مدینہ مومن
ہے اور بھی روایت ہے کہ نام اوسکا توریت مین مومنہ ہے **مبارکہ** بھی القاب برکت مآب
اس جناب مستطاب کا ہے احادیث صحیحہ مین وارد ہوا کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ الہی مدینہ طیبہ
کی سب چیزونمین حتی کہ مد اور صاع مین برکت عنایت کر زیادہ اوس برکت سے جو تو نے
مکہ شریف مین کی چنانچہ ظہور قبولیت دعا کا وہان ہر شے مین عام وخاص پر روشن ہے
بغیر شک اور تردد کے اور **مجبورہ** بھی نام مبارک ہے بمعنے سرور اہل تحقیق لکھتے ہین کہ مجبار اوس
زمین کو کہتے ہین کہ جسمین جلدی چیز اوگتی ہو اور کثیر المنفعت ہووے اور یہ سب وصف وہان موجود
ہین اور **محروسہ ومحفوظہ ومحفوفہ** بھی نام مبارک ہین اسوجہ سے کہ جابجا احادیث مین وارد
ہوا کہ ملائکہ مدینہ طیبہ کی نگہبانی کے لیے کھڑے ہین جیسے کہ پہلے بیان سے ان سب نامونکے
معنی ظاہر ہوتے ہین **ومرحومہ ومرزوقہ** بھی توریت سے نام روایت کیے گئے ہین کیونکہ منزل
اور ماوای رحمة للعالمین ہے نزول رحمت ارحم الراحمین ہے علاوہ اسکے ساکنان اس بارگاہ اقدس کو
رزق غیبی جسمانی اور روحانی عنایت ہوتا ہی جہان نہی وہم وخیال نہین ہوتا ہی ویرزقہ من حیث لا یحتسب اور **مسکینہ**
بھی نام مبارک ہے حضرت علی رض سے روایت ہے کہ رب العالمین نے اپنے حبیب پاک
کے شہر مقدس کو خطاب فرمایا کہ اے زمین پاک اور اے بقعۂ مطہر واے مکان سکین
شہر تو نکو مسکنت قبول کر نام اپنا ساتھہ مسکینت کے کر لے حقیقت مین یہ خطاب مدینہ طیبہ
کے رہنے والونکی طرف ہے کہ بصفت مسکنت اور غربت اور خشوع وخضوع کے موصوف
رہین اور بطرف اہل دنیا کے جو اس صفت پر نہون رغبت نکرین اللہم احینی مسکینا
وامتنی مسکینا واحشرنی فی زمرة المساکین اعنی فی بلدة حبیبك سید المرسلین
صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین اور **مسلمہ** بھی نام مبارک ہے مثل مومنہ کے
اور ایمان واسلام ایک ہے یا یہ کہ یہانکے رہنے والے عذاب آخرت سے سلامت رہینگے
اور **مطیبہ مقدسہ** بھی نام مبارک ہین اسوجہ سے کہ اللہ تعالی نے اس شہر مقدس کو طہارت
اور تقدس اور نزہت کے ساتھہ آباد کیا کہ یہ سب وصف لوازم ذاتیہ اس شہر مقدس سے ہین

اور مقعر بھی نام مبارک ہے بمعنی جاے قرار کے حدیث شریف مین وارد ہوا کہ اللہم اجعل لنا بہا قرارا و رزقا حسنا اور مکینہ بھی نام مبارک ہے اس جہت سے کہ عظمت و برکت اس شہر مقدس کی بارگاہ خداوندی مین ہے ناجیہ بھی نام مبارک ہے کہ نجات سے مشتق ہے یعنے اس شہر کے رہنے والے نجات پانے والے ہونگے دنیا و آخرت کی آفتون سے اور مدینہ بھی نام مبارک ہے کہ یہ نام مشہور و معروف ہے اصل لغت مین مدینہ نام گھرون آباد کا ہے اور کثرت عمارت مین حد قریہ سے بڑھ گیا ہوا ور بمرتبہ مصر کے پہونچا ہو اور بعض کے نزدیک مصر و مدینہ ایک ہے مرتبہ مین اور اب یہ نام حبیب کبریا کے شہر پاک کا ہے قرآن مجید مین کئی جگہہ یہ نام مبارک وارد ہوا اور توریت مین وارد ہوا سید البلدان حدیث شریف مین روایت امیر المومنین حضرت عمرؓ وارد ہوا یا طَیِّبَۃُ یَا سَیِّدُ الْبُلْدَانِ کہ اسکی تحقیق فضائل مدینہ کے بیان مین بخوبی روشن اور ظاہر ہے واللہ اعلم بالصواب۔

فصل پانچوین

مدینہ طیبہ کی خاک شفا اور میوون کے فضائل مین اور بھی اعتدال آب و ہوا مین

پوشیدہ نہ رہے کہ ارحم الراحمین نے اپنے حبیب رحمۃ للعالمین کے شہر مقدس مدینہ طیبہ کی زمین مین بہت بڑی تاثیرین اور برکتیں عنایت فرمائی ہین خصوص مدینہ طیبہ کی خاک شفا کے باب مین بہت حدیثین وارد ہوئی ہین اونمین سے چند فضائل احادیث معتبرہ سے لکھے جاتے ہین ابن جوزی سے روایت ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ خاک مدینہ طیبہ کی شفا ہے واسطے جذام کے اور دوسری روایت مین لفظ برص کا بھی مذکور ہے اور ایک روایت مین وارد ہوا کہ خاک مدینہ شفا ہے ہر بیماری کے لیے اور حضرت سعدؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ قسم ہے اوس ذات کی جسکے قبضہ قدرت مین میری جان ہے کہ تحقیق خاک مدینہ طیبہ کی شفا ہے ہر بیماری کے لیے اور لفظ جذام اور برص کا بھی مذکور ہوا روایت کیا رزین نے حضرت امام مالکؒ نے فتویٰ دیا بیچ مقدمہ اوس شخص کے جسنے کہا نعوذ باللہ خاک مدینہ طیبہ ردی ہے واسطے مارنے تیس درون کے اور حکم فرمایا اوسکے قید کرنیکا کذا فی الشفا اور شیخ لکھتے ہین کہ مذہب امام مالکؒ کا یہ ہے کہ جو شخص مدینہ طیبہ

زمین کو ساتھ مہونے طیبہ کے نسبت کرے معاذ اللہ اور اوسکی ہوا کو ناخوش بتلاوے واجب التعزیر
ہو جاتا ہے اوسکو یہانتک قید کرنا چاہیے کہ توبہ صحیح کرے حضرت شبلی رح کہ منجملہ علماء کبار
اور صاحب حال سے ہین فرماتے ہین کہ خاک پاک مدینہ طیبہ کو ایک خوشبو خاص حاصل ہے
کہ مشک و عنبر مین نہین ہے شیخ فرماتے ہین کہ یہ بات اعجب العجائب سے ہے لیکن آپ لکھتے ہین
کہ حقیقت مین کچھ عجب نہین ہے کیونکہ جس جگہہ خوشبوئین انفاس پاک حبیب کبریا کی پہونچی ہون مشک
و عنبر کی کیا حقیقت ہے ولنعم ماقیل ؎ دران زمین کہ نسیمے وزد ز طرۂ دوست * چہ جای
دم زدن نافہ ہای تاتاری ست * چنانچہ خاصان حق لکھتے ہین کہ اوس شہر مقدس کی ہر ایک
خوشبو مین ایک کیفیت خاص حاصل ہے کہ کسی جگہہ نہین ہے خصوصًا گل گلاب کہ حبیب کبریا کے
ساتھہ بہ نسبت خاص مشہور و معروف ہے ؎ ز نسیم جانفزایت تن مردہ زندہ گردد * ز کدام
باغی اے گل کہ چنین خوش ست بویت * علماء دین لکھتے ہین کہ مدینہ طیبہ کی خاک پاک کا
اس سے زیادہ کیا شرف و فضل بیان کیا جاوے کہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہوا کہ
پیدائش ہر نفس کی اوس خاک سے ہے جہان وہ دفن ہوتا ہے پس صریح لازم آیا
کہ پیدائش اطہر مصطفی حبیب کبریا سید انبیا کی تربت طیبہ مدینہ منورہ سے ہے اور علاوہ
اوسکے شہنشاہ عالی پناہ کے اکثر خلفا اور اصحاب و تابعین و عارفین اوس سرزمین عنبر شمیم مین
آرام فرما رہے ہین ابن حجر فرماتے ہین کہ مدینہ طیبہ مین ایک گرد [illegible] تجربہ اسکا
علماء دین نے واسطے حاصل ہونے شفا کے [illegible] اس طریقہ سے کہ تھوڑی سی وہ
خاک پاک پانی مین گھولکر پلوے رسول مقبول صلعم نے بعض اصحاب کو حکم فرمایا کہ عارضہ تپ کا
علاج اس خاک پاک سے کرین چنانچہ مدینہ طیبہ مین صحابہ و تابعین سے یہ عمل ارثًا چلا آتا ہے
شیخ مجد الدین فیروز آبادی لکھتے ہین کہ اپنے خود تجربہ کیا کہ میرا ایک غلام تھا کہ ایک برس سے
تپ کے عارضہ مین گرفتار تھا پس مینے تھوڑی سی خاک پاک پانی مین گھولکر پلادی اوسیدن
صحت پائی اسیطرح حضرت شیخ فرماتے ہین کہ مجھے بھی اس علاج کا تجربہ ہوگیا جس زمانہ مین مین
وہان حاضر تھا تو یہانتک بیمار ہوا کہ پاؤن پر ورم آگیا کہ باتفاق حکما آثار ردی ہین تو اوسوقت
مینے خاک پاک تھوڑی سی چند روز استعمال کی کہ اوس عارضہ مہلک سے صحت پائی

بیان اسکا کہ مدینہ طیبہ کی خاک پاک مین خوشبو [illegible] مشک و عنبر [illegible]

[illegible]

[illegible]

وہ کھانا اور پینا مٹی کا حرام ہے لیکن علماء دین لکھتے ہین کہ اس خاک پاک کے باب مین جو احادیث
متواتر وارد ہوئین اسوجہ سے اسکا کھانا حلال ہے اور بھی اس خاک پاک کے لیجانے کے باب مین
آثار وارد ہوئی ہین بعض اخبار سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ خاک ایک جگہہ خاص کی ہے کہ اوسکو
صعیب اور وادی البطحان بھی کہتے ہین لیکن مسلمان کو چاہیے کہ نیت صادق اور اعتقاد صحیح سے
کل [illegible] بہ نیت تجربہ اور [illegible] رسول مقبول صلعم نے کہ جو کوئی سات کھجورین عجوہ نہار منہہ
کھاوے کوئی زہر اور کوئی سحر اوسپر تاثیر نکرے حضرت عائشہ صدیقہ رض اسکے کھانے کو واسطے
عارضہ دوار کے کہ نہایت سخت مرض ہے بتلاتی تھین ف عجوہ ایک قسم ہے تمر سے
کہ اہل مدینہ طیبہ اوسکو جانتے ہین اور بعض کہتے ہین کہ اصل اوسکی اوس کھجور سے ہے کہ رسول
مقبول صلعم نے اپنے دست مبارک سے لگائی تھی اور کھجور کی قسمین مدینہ شریف مین بہت ہین
اثمار اونکے اقسام کی دشوار ہے سید سمہودی تاریخ کبیر مین ایک سو اونتالیس ١٣٩ لکھتے ہین اونمین سے
ایک قسم صیحانی ہے کہ بروایت حضرت جابر رض ثابت ہوا کہ ایک روز رسول مقبول صلعم ہاتھہ
مین ہاتھہ حضرت علی رض کے لیے ہوئے مدینہ شریف کے باغون مین گلگشت فرماتے تھے
کہ یکایک ایک کھجور کے درخت سے آواز آئی کہ ھذا محمد صلی اللہ علیہ وسلم سید الانبیاء
وھذا علی سید الاولیاء ابو الائمۃ الطاہرین بعد اسکے گذر آپکا دوسرے درخت پر ہوا
اونمین سے یہ آواز آئی ھذا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھذا علی سیف اللہ
اسوجہ سے نام اوسکا صیحانی ہے ابن عباس رض سے روایت ہے کہ سب قسم کی کھجورونمین سے
حضرت کو کھجور عجوہ قسم بہت پسند تھی شیخ عبد الحق لکھتے ہین کہ مدینہ طیبہ کے میوونکے ساتھہ بھی
شفا طلب کرنے مین حدیث صحیح ثبوت کو پہونچی اور کیون نہو وہانکی کل چیزونمین خیر و برکت اور شفا
وسعت جس سرزمین کے لیے رحمۃ للعالمین نے دعائین فرمائی ہون اور اپنے آرام و قیام کے
واسطے دل سے پسند فرمایا ہوا اور وہانکی آب و ہوا کو اور کل چیزونکو عزیز اور محبوب رکھا ہو حضرت
ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ تھے لوگ کہ جسوقت دیکھتے تھے کوئی نیا پھل تو لاتے حضرتکی
خدمتمین پس آپ اوسکو لیتے اور دعا فرماتے کہ اے اللہ برکت دے واسطے ہمارے بیچ میوے
ہمارے کے اور شہر ہمارے کے اور مد و صاع ہمارے کے حضرت عائشہ رض سے روایت ہے

کہ فرماتی ہین کہ جب آئے رسول مقبول صلعم مدینہ طیبہ مین تو حضرت ابابکر صدیق رضہ اور حضرت بلال کو
تپ آئی پس آئی مین رسول مقبول صلعم کے پاس اور خبر دی مینے آپکو تو آپنے فرمایا کہ الہی دوست کر تو
طرف ہمارے مدینہ طیبہ کو مانند دوستی ہماری کے مکہ شریف کو بلکہ زیادہ تر اوس سے اور اے
اللہ دوست کر تو آب وہوا مدینہ طیبہ کو اور برکت دے واسطے ہمارے بیچ صاع اور مد مدینہ طیبہ کے
اور نکال اسکی تپ کو اور رکھہ اوسکو جحفہ مین **ف** وارد ہوا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضہ نے حضرت
ابابکر صدیق رضہ سے حالت تپ مین پوچھا کہ کیا حال ہے آپکا اوسوقت باواز بلند مکہ شریف کا اور
اوسکی آب وہوا موافق کا ذکر فرمانے لگے آپنے یہ حال سنکر حضرت کی خدمت مین جاکر عرض کیا
اوسوقت حضرت صلعم نے دعا مذکور فرمائی اور جحفہ نام ایک جگہہ کا ہے درمیان مکہ معظمہ و
مدینہ طیبہ کے اوس زمانہ مین وہان یہود رہتے تھے اور مدینہ طیبہ کی زمین مین پہلے ہجرت فرمانے
کے وبا اور بیماری رہتی تھی پس آپنے فرمایا کہ کفار کی زمین مین جاوے اس حدیث سے علماء دین
دلیل پکڑتے ہین کہ جائز ہے بد دعا کرنی کفار پر ساتھہ بیماریون اور موت وہلاک کے اور خراب
ہونے شہرونکے حضرت علی رضہ سے روایت ہے کہ آپ فرماتے ہین کہ ایکدن مین رسولخدا صلعم
کے ساتھہ مدینہ طیبہ سے نکلا اور بمقام سعد بن وقاص پہونچا پس آپنے وہان وضو کیا اور
جانب قبلہ کھڑے ہوکر آپنے دعاء خیر فرمائی کہ خداوندا ابراہیم بندہ تیرا اور خلیل تیرا ہے دعا کی
اوسنے تجھسے مکہ معظمہ کی شان مین خیر وبرکت کے ساتھہ اور مین کہ بندہ تیرا اور رسول تیرا ہون
دعا کرتا ہون مدینہ طیبہ کی شان مین خیر وبرکت کے ساتھہ خداوندا برکت دے اونکے صاع اور
مد مین جیسے کہ برکت دی تو نے مکہ شریف مین اور مانند اوسکے یعنے دو چند اوسکے کہ دعا کی حضرت
ابراہیم نے اور حضرت انس رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ پروردگار
میرے کر مدینہ طیبہ مین دوچند اوس برکت سے کہ کی تو نے مکہ شریف مین روایت کیا بخاری
اور مسلم نے **ف** ظاہر ہے کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ تھے اور ہمارے حضرت صلعم
حبیب اللہ ہین اور حبیب کا مرتبہ بڑا ہے خلیل سے تو جب خلیل کی دعا مکہ شریف کے
باب مین قبول ہوئی تو حبیب کی دعا کیون نہ قبول ہو رب العالمین اوس دیس مین سب
مسلمانونکو پہونچاوے اور اوس سرزمین عنبر شمیم مین پھراوے آمین

باب نوان
فصل پہلی
اداب داخل ہونے مدینہ طیبہ کے

پوشیدہ نرہے کہ جب حاجی حج سے فارغ ہوجاوے تو قصد روضہ مقدس مطہر کی زیارت کا
کرے اور اوسکے ساتھہ نیت مسجد نبوی کی بھی شریک کرلے پس جب مدینہ طیبہ کیطرف روانہ ہو
تو راہ مین فرائض و واجبات وسنن کو بخوبی بجالائے اور محرمات و مکروہات سے پرہیز کرے اور
جہانتک ممکن ہو ساتھہ اخلاص نیت اور پاکی اور طہارت قلب کے روانہ ہوا اور جتنی مسجدین مکہ شریف
سے مدینہ طیبہ تک راہ مین ملین اونمین نماز پڑھتا جائے بالفعل اونمین سے ایک مسجد تنعیم ہے
جسکو مسجد عائشہ رض کہتے ہین دوسری سرف کہ حضرت میمونہ رض کی درگاہ اقدس سے قبلہ کیطرف
پختہ بڑی مسجد ہے تیسری مسجد خلیص کی کہ بالفعل خام ہے اور نہر بھی اوسکے صحن سے باہر
جاری ہے چوتھی مسجد بدر کی کہ پختہ اور بہت بڑی ہے اور بدر مین ایک مسجد اور بھی بڑی
ہے کہ اوسکے آگے نہر جاری ہے اوسکو مسجد شریف کہتے ہین پانچوین مسجد الشجرہ ذوالحلیفہ
مین کہ بالفعل وہان ایک دیوار قبلہ کیطرف باقی ہے اکثر لوگ وہان سے احرام باندھتے ہین اور
چاہیے کہ زیارت کرے حضرت میمونہ کی قبر شریف کی جو مقام سرف مین تنعیم اور وادی کے
درمیان ہے اور وہان ایک مسجد بھی بنی ہوئی ہے وہان دعا مانگے اور راہ مین جب نماز وغیرہ
ضروریات سے فارغ ہو تو درود شریف پڑھتا رہے حضرت امام محمد غزالی رح احیا مین
لکھتے ہین کہ جبوقت نظر پڑین درخت مدینہ طیبہ کے تو کثرت سے درود شریف پڑھے
اور شوق مین آگے تیز چلے اور ہوسکے تو پیادہ ننگے پاؤن روتا ہوا عاجزی کرتا ہوا روانہ
ہو اور اوسوقت اس بات کا دہیان کرے کہ یہ وہ شہر مقدس مطہر معتبر ہے
کہ رب العالمین نے اپنے حبیب کے واسطے دار ہجرت مقرر کیا اور حبیب کبریا نے
اس شہر کو دل سے پسند فرمایا اور دین محمدی نے یہین سے ترقی پائی اور یہ وہ شہر
ہے کہ جسمین حبیب کبریا رونق افروز و جلوہ گر ہے اور آپکے محبان قلبی مہاجرین و انصار
وغیرہ تابعین و آل اطہار سب مہین آرام فرمارہے ہین اور یہ وہ سرزمین عنبر شمیم ہے

کہ جسمین رحمۃ للعالمین محبوب رب العالمین چلے پھرے ہین اور اس سرزمین کو تمام عالم کے بقعون سے شرف وفضل بخشا اور غلبۂ محبت مین اس شہر مقدس کے ہر طرف گذر فرمایا پس نہ رکھے کوئی قدم مگر نہایت ادب او حضوری و بیداری سے کیونکہ یہ وہ مقام عالی رتبہ ہے کہ خاصان حق اور عاشقان رسول اسکی قدر و منزلت اور شوکت و عظمت جانتے ہین بے ادب اور گستاخ کیا جانین حضرت لسان الغیب خواجہ حافظ فرماتے ہین ؎ بر زمینی کہ نشان کف پای تو بود ۔ سالہا سجدۂ صاحب نظران خواہد بود ۔ اہل حدیث لکھتے ہین کہ چلنا اوس زمین مین جسمین چلے سرور عالم صلعم موجب کفارۂ گناہونکا اور باعث پیدا ہونے نور ایمان اور عرفان کا ہے خصوصًا نیت صالحہ کے ساتھہ ہو فی الحقیقت کیسی بڑی سعادت دنیا و آخرت اوس شخص کو حاصل ہے جو تتبع آثار شریفہ عالیہ کا کرے اور حبیب کبریا کے دیس مین چلتا اور پھرتا ہے خدا جسکو نصیب کرے اور تصور کرے اس بات کا کہ یہ شہر اوس ذات اقدس سید الانبیا والمرسلین کا ہے جسکی شان مین وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ نازل فرمایا اور کل امورات دنیا و آخرت کو اوسکی رضامندی اور خوشنودی پر موقوف رکھا اور اوسکی اطاعت اور بیعت کو اپنی بیعت کے ساتھہ ذکر فرمایا اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ اور اوسکی تابعداری اور فرمان برداری کو عین اپنی تابعداری کے ساتھہ ارشاد فرمایا اور بہت بڑا سبب اپنی رضامندی اور خوشنودی کا مقرر کیا اور فرمایا دیا مَنْ يُطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَقُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ اور فرمایا اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى الْحَبِيْبِ الْمُكَرَّمِ الف الف مرۃ غرض جون جون بڑھتا جائے درود شریف پڑھتا جائے جب حرم اقدس دکھلائی دے تو یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ هٰذَا حَرَمُ رَسُوْلِكَ فاجعله لی وقایة من النار وامانا من العذاب وسوء الحساب اور جو ہوسکے تو غسل کرے پہلے داخل ہونے سے یا بعد اوسکے اور اچھے کپڑے پہن کر خوشبو لگا کر کمال تواضع و وقار کے ساتھہ مدینہ طیبہ مین داخل ہو اور یہ دعا پڑھے بسم اللّٰه ما شاء اللّٰه ولا قوة الا باللّٰه رب ادخلنی مدخل صدق واخرجنی مخرج صدق اللّٰهم افتح لی ابواب رحمتك وارزقنی من زيارة

رسولك صلی اللہ علیہ وسلم ما رزقت اولیائك واهل طاعتك واخلصنی من النار
واغفر لی وارحمنی یاخیر مسؤل پھر مسجد اقدس مین باب جبرئیل یا باب السلام سے
داخل ہو مگر اول بہتر ہے اور یہ درود اور دعا پڑھے اللھم صل علی سیدنا محمد وعلی آل
سیدنا محمد اللھم اغفر لی ذنوبی وافتح لی ابواب رحمتك اللھم اجعلنی الیوم
من اوجه من توجه الیك واقرب من تقرب الیك وانجح من دعاك وابتغی
مرضاتك اوسوقت دل سے یقین کرے اس بات پر کہ آج کا دن ثمرۂ زندگانی اور نتیجۂ
تمام عمر ہے کیونکہ دن مغفرت کا ہے اس خوشی مین پھولا نہ سمائے اور جہانتک ہوسکے
شکر اس نعمت عظمیٰ کا بجالائے خدا وہ دن سب مسلمانونکو نصیب کرے آمین یارب العالمین

فصل دوسری

اداب زیارت شریف کے اور طریقہ زیارت کرنے مین

پوشیدہ نہ رہے کہ جسوقت ارحم الراحمین اپنے فضل عظیم اور رحمت عمیم سے بارگاہ
رحمۃ للعالمین اور دربار سید المرسلین مین پہونچاوے تو وقت داخل ہونے کے
اول سیدھا پاؤن رکھے اور یہ دعا پڑھے اعوذ باللہ العظیم ولوجهه الکریم
وبنوره القدیم من الشیطان الرجیم بسم اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ
ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ اللھم صل علی سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم
عبدك ورسولك وعلی آله وصحبه وسلم تسلیما کثیرا اللھم اغفر لی
ذنوبی وافتح لی ابواب رحمتك اللھم وفقنی واعنی علی کل ما یرضیك
ومن علی بحسن الادب السلام علیك ایها النبی ورحمۃ اللہ وبرکاته
السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اس دعا کو آتے اور جاتے نہ چھوڑے
پس اوسوقت اس بات کا دھیان رکھے کہ اسوقت مین ایسی جگہہ ہون کہ دنیا و مافیہا مین
کوئی مقام اس رتبہ اور عظمت کا نہین ہے اور اس مضمون کو سمجھ کر شکر خدا بجالاوے
کہ مجھ بندۂ گنہگار تبہ کار پر یہ فضل عظیم ہوا کہ جاے قیام صاحب قاب قوسین سید الکونین اور
مقام صاحب لولاک سید الکونین مین پہونچنا نصیب ہوا اور اس دنیا ناپائدار مین جنت کی

زمین دیکھنا اور اوسپر کھڑا ہونا اور بیٹھنا روزی ہوا اور سمجھے کہ یہ وہ دربار شہنشاہ عالم پناہ ہے جسکا اہتمام رب العالمین خود فرماتا ہے لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ تو وہان زنہار پکار کر نہ بولے پس کمال ادب سے اول درمیان منبر اقدس ورقبر شریف کے اسطرح پر کہ ستون منبر کا داہنے کندھے کے برابر پڑے سامنے محراب کے دوگانہ تحیۃ المسجد کا قل یا اور قل ہو اللہ کے ساتھ پڑھے اور وہ مقام موقف ہے سرور عالم صلعم کا اور داخل ہے روضہ اقدس اطہر مین جسکی شان مین یہ حدیث آئی ہے مَا بَیْنَ بَیْتِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّةِ یعنے فرمایا حضرت صلعم نے کہ درمیان گھر اور منبر میرے کے ایک باغ ہے باغون جنت سے اگر وہان جگہہ نہ پاوے تو روضہ قدس مین جہان جگہہ پاوے پڑھے پھر سجدہ شکر ادا کرے کہ حق تعالے نے توفیق وہان پہونچنے کی بخشی اور جو چاہے سو دعا مانگے اور استمداد حضرت سے ملحوظ رکھے پھر شباک اقدس کے پاس سرور عالم صلعم کے سرہانے کیطرف جاکر کمال ادب و آگاہی اور حضوری قلبی کے ساتھ دہنے ہاتھہ کو بائین پر رکھے جیسے کہ شیخ عبد الحق محدث دہلوی رح کرمانی وغیرہ سے نقل کرتے ہین کہ مذہب مفتی بہ اور مذہب مختار یہی ہے کہ وقت زیارت شریف کے سیدھا ہاتھہ بائین ہاتھہ پر رکھے مانند نماز کے اور اوسوقت صورت منور معطر مطہر کو خیال مین لائے کہ حبیب کبریا صلعم اس بقعہ اقدس مین آرام فرمارہے ہین اور میرے حاضر ہونے اور زیارت کرنے کو جانتے ہین اور آپ بنفس نفیس بلا واسطہ میرے سلام و کلام کو سنتے ہین اور جواب سے یاد فرماتے ہین پس نہایت آداب اور حضور قلب سے کہے السلام علیک یا نبی اللہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اشہد انک رسول اللہ قد بلغت الرسالۃ وادیۃ الامانۃ ونصحت الامۃ وجاهدت فی امر اللہ حتی قبض روحک حمیدا محمودا فجزاک اللہ عن صغیرنا وکبیرنا خیر الجزاء وصلی علیک افضل الصلوۃ وازکاها واتم التحیۃ وانماها اللهم اجعل نبینا یوم القیمۃ اقرب النبیین واسقنا من کاسہ وارزقنا من شفاعتہ ولجعلنا من رفقائہ یوم القیمۃ اللهم لا تجعل هذا اخر العهد بقبر نبینا صلی اللہ علیہ وسلم وارزقنا العود الیہ یا ذا الجلال والاکرام

اور سلام پہونچادیگا اوسکا جسنی اوسی وصیت کی ہو اسطور سے کہ السلام علیك یا رسول اللہ من فلان بن فلان یستشفع بك الی ربك فاشفع لہ ولجمیع المسلمین پھر سر بانے سے ہٹ کر مسجد جدید عثمانی کیطرف جاکر چہرۂ مبارک کے سامنے پشت بقبلہ کھڑا ہو اور درود و سلام پڑھے جتنی بار چاہے پھر ایک ہاتھ داہنی طرف ہٹ کر سامنے روی شریف حضرت ابا بکر صدیق کے کھڑے ہوکر کہے السلام علیك یا خلیفۃ رسول اللہ السلام علیك یا صاحب رسول اللہ فی الغار السلام علیك یا رفیقہ فی الاسفار السلام علیك یا امینہ فی الاسرار جزاك اللہ عنا افضل ما جزی اماما عن امۃ نبیہ ولقد خلفتہ یا صدق خلف وسلکت طریقہ ومنہاجہ خیر مسلك وقاتلت اهل الردۃ والبدع ومهدت الاسلام ووصلت الارحام ولم تزل قائما للحق ناصرا لاهلہ حتی اتاك الیقین والسلام علیك ورحمتہ وبرکاتہ اللهم امتنا علی حبہ ولا تخیب سعینا فی زیارتہ بحسنك یا ارحم الراحمین پھر ایک ہاتھ اور ہٹ کر حضرت عمر فاروق رض کے سامنے کھڑا ہوکر کہے السلام علیك یا امیر المومنین عمر الفاروق السلام علیك یا من کمل اللہ بہ الاربعین السلام علیك یا من استجاب اللہ فی دعوۃ خاتم النبیین السلام علیك یا من اظهر اللہ بہ الدین السلام علیك یا من اعز اللہ بہ الدین السلام علیك یا من نطق بالصواب ووافق قولہ محکم الکتاب السلام علیك یا من عاش حمیدا وخرج من الدنیا شهیدا جزاك اللہ عن نبیہ وامتہ خیر السلام سلام اللہ وبرکاتہ علیك پھر آدھے ہاتھ کی قدر اوپر بڑھ کر دونوں کے درمیان میں کہے السلام علیکما یا ضجیعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورفیقیہ ووزیریہ ومشیریہ والمعاونین لہ علی القیام فی الدین والقائمین بعدہ بمصالح المسلمین جزاکما اللہ احسن جزاء جئناکما نتوسل بکما الی رسول اللہ لیشفع لنا ویسئل ربنا ان یتقبل سعینا ویحیینا علی ملتہ ویمیتنا علیها ویحشرنا فی زمرتہ پھر اپنے اور ماں باپ کے لیے اور جسنے دعا کی خواہش کی ہو دعا کی ہو اوسکے لیے دعا مانگے پھر منبر شریف اور قبر شریف کے درمیان حضرت کے سرہانے آکے جیسے پہلے زیارت پڑھی تھی آخر میں بھی وہیں جاکر پڑھے اور اللہ کی ثنا و صفت بیان کرے اور

و علیٰ حضرت ... (margin note)

و علیٰ حضرت ... (margin note)

درود شریف پڑھے اور اپنے اور سب کے واسطے دعا مانگے پس یون کہے السلام علیك یا خاتم
النبیین السلام علیك یا شفیع المذنبین السلام علیك یا امام المتقین السلام علیك
یا رسول رب العالمین السلام علیك یا منة الله علی المومنین السلام علیك یا طٰه
السلام علیك یا یسین السلام علیك وعلی اهل بیتك و ذریتك الطیبین السلام علیك
وعلی ازواجك الطاهرات امهات المومنین السلام علیك وعلی اصحابك اجمعین وعلی
التابعین الی یوم الدین اللهم اعطه نهایة ما ینبغی ان یسأله السائلون وغایة ما ینبغی
ان یامله الأملون اللهم انك قلت وانت اصدق القائلین ولو انهم اذ ظلموا انفسهم
جاؤك فاستغفروا الله واستغفر لهم الرسول لوجدوا الله توابا رحیما یا حبیب الله
یا شفیع الله یا نبی الله یا رسول الله قد اتیناك ظالمین لانفسنا مستغفرین من
ذنوبنا فاستغفر لنا واشفع لنا الی ربك فنجد الله توابا رحیما واسأله ان یمن
علینا بسائر مطلوباتنا ویحشرنا فی زمرة عباده الصالحین اللهم اشهدك
واشهد رسولك وابابکر وعمر صاحبی رسولك واشهد الملائکة النازلین علی
هذه الروضة الکریمة العاکفین علیها والقائمین علی هذه البقعة القطیمه بانی
اشهد ان لا اله الا انت وحدك لا شریك لك وان محمدا عبدك ورسولك واشهد
ان ما جاء من عندك الی رسولك من امر ونهی فهو حق لا کذب فیه وانی مقر لك
بجنایتی ومعترف بخطیئتی ومعصیتی من الکبائر والصغائر فاغفر لی جمیعها
ولوالدی وللمؤمنین وامنن علی بالذی مننت به علی اولیائك بتوفیق الطاعة
فانك المنان ذو الفضل والاحسان الغفور الرحیم باهل الایمان ربنا اتنا فی الدنیا
حسنة وفی الأخرة حسنة وقنا عذاب النار سبحان ربك رب العزة عما یصفون
وسلام علی المرسلین والحمد لله رب العالمین بعد اسکے اسطوانہ ابولبابہ کے پاس جو قبر شریف
ومنبر کے درمیان مین ہے جاکر دوگانہ پڑھے اور توبہ کرے اور دعا مانگے پھر روضہ
شریف مین نماز پڑھے اور تسبیح وثنا اور استغفار کرے پھر منبر شریف کے پاس درود
پڑھے اور دعا مانگے پھر مقام ستون حنانہ کے پاس جاکر بھی ایسا ہی کرے ف علاوہ ازین

لکھتے ہین کہ اب ستون حنانہ نہین باقی رہا بالفعل اوسی جگہہ اسطوانہ مخلقہ ہے بعض کہتے ہین کہ حنانہ کو وہین دفن کردیا اور بعض کہتے ہین کہ اوسکی لکڑیان بناکر بطور تبرک کے تقسیم کی تھین اہل حدیث لکھتے ہین کہ اگر کوئی بڑی دعا نہ پڑھ سکے تو اسقدر ضرور کہے السلام علیك یا رسول الله السلام علیك یا نبی الله السلام علیك یا سید المرسلین السلام علیك یا خاتم النبیین روایت ہے کہ ابن عمرؓ جب زیارت شریف کو آتے تھے تو یہ کہتے تھے السلام علیك یا رسول الله السلام علیك یا ابا بکر السلام علیك یا ابتاہ اور حضرت امام مالکؒ سے منقول ہے کہ یہ کہے السلام علیك ایها النبی و رحمة الله و برکاته غرض وقت ضرورت کے اختصار درست ہے ورنہ مشتاق کہ با دل پر اشتیاق بارگاہ حبیب کبریا مین پہونچے کب اختصار اور کمی پر صبر کرسکتا ہے ؎ ولیکہ عاشق صابر بود مگر سنگ ست ز عشق تا بہ صبوری ہزار فرسنگ ست ٭ لکھا ہے کہ حضرت امام اعظمؒ جب زیارت شریف کو حاضر ہوتے تو آپ عرض کرتے السلام علیك یا سید المرسلین جواب آتا وعلیك السلام یا امام المسلمین خداوند کریم وہ وقت مسعود و مبارک باعث نجات و مغفرت سب مسلمانونکو نصیب فرماوے آمین

فصل تیسری
روضہ اطہر معطر و منبر اطہر اقدس کے فضائل مین

پوشیدہ نہ رہے کہ حجرہ شریف جسمین حبیب کبریا سید انبیا رونق افروز ہین مع دونون یار عالی وقار گرامی مقدار کے وہ حجرہ اقدس حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کا ہے جب رسول مقبول صلعم نے اس دنیا رفانی سے بارگاہ سبحانی مین انتقال فرمایا تو مقام دفن مین اختلاف واقع ہوا آخرکار حضرت ابا بکر صدیقؓ نے فرمایا کہ سنا مینے رسول مقبول صلعم سے کہ نہین قبض کرتا اللہ تعالی کسی نبی کو مگر اوسی جگہہ کہ جس مقام مین وہ دفن ہونے کو دوست رکھتا ہو تو اسی جگہہ آپکو رکھنا چاہیے روایت کیا ترمذی نے پس بعد وفات حضرت رسول صلعم کے حضرت عائشہ صدیقہؓ وہین رہا کین لیکن بسبب آمد و رفت لوگونکے زیارت کے واسطے ایک دیوار درمیانمین اوٹھادی تھی اور اوسمین ایک دروازہ رکھا کہ اوسمین سے واسطے زیارت شریف کے آپ آتی جاتی تھین پس جب تک کہ حضرت عمرؓ وہان مدفون نہین ہوئے تھے تب تک

آپ جسطرح سے کہ گھر مین ہوتی تھین وسیطرح چلی آتی تھین جب حضرت عمرؓ وہان مدفون
ہوئے تب سے آپ بے ستر کامل نہین آتی تھین پس حضرت عمرؓ نے اپنے عہد مین کچی اینٹ
سے تعمیر فرمایا پھر ولید نے اوس مقام منور معطر کو نئے سر سے نقش دار پتھرون سے
تعمیر کیا اور اوسکے گرد ایک چار دیواری بنائی بے دروازے کی اور ۵۵۵ھ ہجری مین
جمال الدین اصفہانی کہ اونکی خوبیان اور کمالات وحسنات مدینہ طیبہ مین اون دنونمین
مشہور و معروف تھی اونھون نے ایک کٹھرہ جھنجری دار صندل کی لکڑی کا گرد حجرہ
شریف کے بنایا اور وہ خود جوار اقدس مین قریب باب جبرئیل کے مدفون ہوا اونھین
دنونمین ابن ابو الہیجا شریف نے ایک چادر سفید دیبائی مصری کہ اوسپر ریشم سرخ سے سورہ یسین
لکھی ہوئی تھی واسطے ڈالنے اوس مقام اطہر کے بھیجی جب سے ہر بادشاہ کی رسم ہوگئی کہ
ہر ایک بادشاہ اپنے اپنے وقت مین غلاف شریف اوس بارگاہ عالم پناہ کی لیے بھیجتا رہا
اور ۶۷۸ھ ہجری مین قلاؤن صالحی کے عہد مین سبز قبہ شریف مسجد نبوی کی چھت سے اونچا
جسطرح اب موجود ہے بنایا گیا بعد اسکے سلطان سلیمان خان رومی نے ۱۰۰۰ھ ایک ہزار ہجری
مین حجرہ شریف کے اندر سنگ سفید کا فرش بنایا کہ اب تک موجود ہے اور جو کٹھرہ شریف جالیدار
کہ اب موجود ہے یہ سب سلطان سلیمان خان کا بنایا ہوا ہے لکھا ہے کہ بعد بناء عمر بن عبد العزیز
کے آج کے دن تک اندر جانا موقوف ہوگیا سوا ایکمرتبہ کے کہ ۵۴۸ھ ہجری مین ایک آواز
حجرۂ شریف سے سنی گئی جیسے کوئی چیز اوپر سے گرتی ہے پس ایک صوفی شیخ کامل عارف
باللہ کہ تقوی و طہارت و مجاہدہ و ریاضت مین اپنا مثل نہ رکھتے تھے اونھون نے بپاس ادب
و کمال احتیاط چند روز سے کھانا چھوڑ دیا پس اونکو رسیون سے باندھ کر ایک تابدان کی طرف سے
کہ چھت کے کونے مین تھا نیچے اوتار دیا دیکھا کہ تھوڑی سی مٹی اوپر سے گری تھی اونھون نے
اوسکو وہان سے اوٹھا کر اوس مکان جنت نشان کی جاروب کشی اپنی ڈاڑھی سے کی اسیطرح
اونھین دنونمین ایکبار اور اوسی سن مین عنبر شمیم کی صفائی کی گئی ف روضۂ اقدس مسجد نبوی مین
ایک جگہہ مربع مستطیل ہے طول مین حجرۂ شریف سے منبر اطہر تک اور عرض مین پشت مسجد
نبوی قدیم سے ستون علیؓ یا ستون وفود تک اور وہانسے منبر اطہر کی سیدھ تک وہب بن منبہ سے

روایت ہے کہ اوترتے ہیں ہر روز فجر کے وقت ستر ہزار فرشتے کہ روضۂ اطہر منور معطر کو گھیر لیتے ہیں اور شام تک درود شریف پڑھتے رہتے ہین پھر وہ چلے جاتے ہین آسمان پر اور ستر ہزار اوترتے ہین اور وہ فجر تک اوسیطرح درود شریف پڑھتے رہتے ہین اسیطرح قیامت تک روایت کیا بیہقی نے اور ایک روایت مین وارد ہوا یہانتک کہ قائم ہوگی قیامت اور اوٹھینگے حبیب کبریا سید الانبیا صلعم زمین سے تو ستر ہزار فرشتے لیجاوین آپکو عبدگاہ رب العزت مانند لیجانے محبوب کے طرف حبیب کے روایت کیا دارمی نے ف اس مقام پر فقیر لکھتا ہے کہ مسلمان کو اس بات پر عقیدہ خوب مضبوط رکھنا چاہیے کہ جس مقام عالیشان مین کہ صاحب لولاک شہنشاہ عالم پناہ رونق افروز اور جلوہ گر ہے سارے علماء دین لکھتے ہین کہ ملک و ملکوت مین کوئی جگہہ اوسکے رتبہ کو لگا نہین کھاتی حتی کہ وہ مقام افضل ہے کعبہ اور عرش و کرسی سے صاحب در مختار لکھتے ہین کہ وہ مقام جو اعضاء معطر معنبر مطہر کو مماس ہو رہا ہے وہ افضل ہے مطلقاً حتی کہ کعبہ معظمہ سے اور عرش و کرسی سے اسیطرح ملا علی قاری شرح منسک کبیر مین لکھتے ہین اسیطرح جو ہر منظوم مین وارد ہوا کہ مرقد اطہر حبیب خالق اکبر افضل ہے بیت العتیق اور عرش و کرسی و بیت المقدس سے اسیطرح شیخ عبدالحق محدث دہلوی اس مقام کی تحقیق و تصریح نہایت شان و شوکت سے جذب القلوب وغیرہ مین تحریر فرمائی ہین اور یہ عبارت لکھتے ہین اذ الحبیب لا یختار لحبیبہ الا ما ھو اکرم و احب عندہ یعنے عاشق نہین پسند فرماتا اپنے محبوب کے لیے مگر وہی مقام جو اوسکے نزدیک محبوب اور بزرگ زیادہ ہوتا ہے کیا اچھا عاشقانہ قول ہے ؎ معشوق کا گھر خانۂ عاشق سے ہی برتر کیا فخر ہے گر عرش سے بڑھ جائے مدینہ پس جس مسلمان کو کہ خداوند کریم وہان پہنچاوے کہ نعمت عظمی اور سعادت دنیا و عقبی ہے تو جب تک کہ اوس مقام اقدس مین حاضر رہے تلاوت قرآن مجید اور درود شریف کے ورد مین مصروف رہے اور نظر حجرۂ اطہر اور روضۂ منور معطر معنبر حبیب خالق اکبر سے نہ اوٹھاوے کیونکہ اہل حدیث کے نزدیک روضۂ اقدس کے نظر کرنے کا حکم استحباباً حکم نظر کرنے کعبۂ شریف کا ہے اور اگر باہر مسجد شریف کے ہو تو قبۂ اقدس پر اکثر عشق اور ذوق و شوق اور تعظیم و تکریم اور خشوع و خضوع سے نظر کرتا رہے

اور وہان سوائے ذکر خدا اور ذکر رسول کے کوئی بات دنیا کی نکرے کہ بہت بڑا سخت
گناہ ہے اور سارے محنت اور ریاضت اکارت ہے کیونکہ وہ دربار حیات النبی اور
بارگاہ صاحب لولاک شہنشاہ قاب قوسین او ادنی ہے بھلا جس دربارہ کا اہتمام مالک
عرش وکرسی فرماتا ہو اور آپ کی امت کو وہان آداب تعلیم فرماتا ہو لاترفعوا اصواتکم
فوق صوت النبی اہ تو اوس جناب عرش مآب کی عظمت وشوکت کا کیا حد وحساب
ہے لازم ہے کہ جتنی بار مرقد انور اطہر پر گذرے اگرچہ باہر مسجد شریف سے ہو کھڑا رہے
اور بعد صلوۃ وسلام پڑھنے کے وہان سے آگے نہ بڑھے اور اگر سامنے آجاوے
تو آداب زیارت شریف کے بجالائے جیسے کہ پہلے بیان ہو چکا ہے صحیح بخاری
اور صحیح مسلم مین وارد ہوا کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ ما بین بیتی ومنبری
روضۃ من ریاض الجنۃ یعنے درمیان گھر اور منبر میرے کے ایک باغ ہے
باغون جنت سے یعنے نزول رحمت کی راہ سے یا حقیقت مین یہ زمین جنت مین جائیگی
یا جنت سے آئی ہے جیسے کہ حجر اسود اور مقام ابراہیم کی شان مین وارد ہوا اور طبرانی اوسط مین
روایت کرتے ہین کہ فرمایا درمیان منبر شریف اور خانۂ فیض کاشانہ حضرت عائشہ صدیقہؓ
کے باغ ہے باغون جنت سے بعض یہ فرماتے ہین کہ اوس جگہ عبادت کرنی
مسلمان کو پہونچا دیگی طرف باغ جنت کے جیسے کہ مواہب لدنیہ مین وارد ہوا اور بعض
فرماتے ہین کہ وہ جگہ مانند باغ کے باغون جنت سے ہے فضل ورحمت
الہی کے نازل ہونے مین ملا علی قاری فرماتے ہین کہ یہ مقام بعینہ
نقل کیا جاوے گا آخرت مین طرف جنت الفردوس کے اور
وہان جاکر ہوجائے گا باغ باغون جنت سے اور نہین فنا ہوگا یہ مقام مانند اور بقعون
زمین کے ابن فرحون وابن جوزی حضرت امام مالک رح سے اسیطور پر روایت
کرتے ہین اور اسی پر اتفاق ایک جماعت علماء دین کا ہے اور بعض علماء
اہل حدیث لکھتے ہین کہ اوس جگہ کے اعمال نیک اور عبادات
مسلمان کے لیے سبب پہونچنے حوض کوثر اور باعث ملنے شراب طہور کا ہوگا

بخاری شریف مین وارد ہوا کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ منبر میرا اوپر حوض میری کے ہی
اور ایک روایت مین وارد ہوا کہ فرمایا آپ نے کہ تحقیق منبر میرا اوپر ترعہ کے ہی ترعہ جنت سے
بعض کے نزدیک معنی ترعہ کے دروازے کے ہین اور بعض کے نزدیک درجہ کے اور بعض کے
نزدیک معنی باغ کے ہین جو اونچی جگہہ پر ہو ایک دن رسول مقبول صلعم منبر شریف پر بیٹھے
تھے کہ آپنے فرمایا کہ اسوقت قدم میرا اوپر ترعہ کے ہی ترعہ جنت سے اور دوسری روایت مین
وارد ہوا کہ آپ نے فرمایا کہ مین اب کھڑا ہون اوپر عقر حوض اپنی کے عقر اوسجگہہ کو کہتے ہین کہ پانی
حوض کا اوسجگہہ سے آوی فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ جو شخص نزدیک منبر میرے کے جھوٹی قسم
کھاوی تاکہ مسلمانون کا حق تلف کری تو وہ اپنی جگہہ دوزخ مین تیار کرلی اور ایک روایت مین
وارد ہوا کہ اوسپر لعنت اللہ کی اور ملائکہ کی اور سب آدمیون کی جو کہ یہ مقام اقدس حقیقت مین
جنت سے تھا تو بموجب آیہ کریمہ لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا كِذَّابًا کی دنیا مین بھی جھوٹ
اوس جگہہ حرام ہوا اور بعض احادیث مین وارد ہوا کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ درمیان حجرہ
میرے اور مصلے میرے کے باغ ہی باغون جنت سے **ف** بعض علما حدیث مصلے سے مصلے مسجد نبوی
مراد لیتے ہین کہ قریب ہی اور بعض کے نزدیک مصلے عید ہی کہ وہ مدینے طیبہ کے حصار سے باہر ہی
اور بعض فرماتے ہین کہ ممکن ہی کہ جس منبر پر رسول مقبول صلعم نے اجلاس فرمایا حق تعالے
قیامت کے دن اوسکو بھی مانند تمام مخلوق کے اوٹھاوی اور اوپر کنارے حوض کوثر کے
اوسکو رکھی تعظیما للنبیہ وتکریما لحبیبہ اور بعض فرماتے ہین کہ یہ فضائل جو حضرت نے
بیان فرماے یہ اوس منبر کی شان مین ہین کہ قیامت کے دن بارگاہ سبحانی سے ایک منبر
حبیب کبریا کے واسطے بالاے حوض کوثر رکھا جاوی مگر یہ قول بعید ہی اہل حدیث لکھتے ہین کہ
حاجی جسوقت منبر اطہر کے پاس حاضر ہو تو اوسوقت دلمین سماںکا تصور کری کہ حبیب کبریا
سید الانبیا اسجگہہ منبر شریف پر رونق افروز ہوتے تھے اور آپ مہاجرین اور انصار کو عبادات الہی پر
آمادہ فرماتے تھے اور خطبہ شریف مین احکام الہی بیان فرماتے تھے تو اوسوقت دل مین بارگاہ
ارحم الراحمین سے اسباب مین کمال الحاح وزاری سے دعا مانگے کہ رب العالمین دنیا اور عقبی مین
اسمقام اطہر مقدس سے علیحدہ نفرماوی مسلم اور نسائی اور امام احمد نے عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت

گئی ہی کہ جناب رسول مقبول صلعم نے منبر شریف پر یہ آیت پڑھی وَمَا قَدَرُوا اللهَ حَقَّ قَدْرِهٖ

یعنے اللہ کی قدر کافرون نے نہین پہچانی جیسی کچھہ کہ قدر پہچاننی چاہیئے بعد اسکے آپ نے فرمایا کہ

جبار اپنی بڑائی بیان کرتا ہی انا الجبار انا الجبار انا الکبیر المتعال یعنے مین جبار ہون مین جبار ہون مین

مین بڑا ہون بہت بلندی والا سواس کلام کے سنتے ہی منبر خوب تھرتھرایا یہانتک کہ ہم لوگون کو یہ

خیال ہوا کہ کہین آپ منبر سے گر نہ پڑین ف منبر آنحضرت صلعم کا لکڑی کا تھا سو یہ معجزہ بھی رسول صلعم

کا عالم نباتات مین ہوا کہ جسم نباتی آپکا کلام سنکر خدا کی عظمت اور خوف سے تھرتھرانے لگا آثار سلف مین

بیان ہوا کہ جو شخص نزدیک روضہ اطہر معنبر معطر کے یہ آیت شریف پڑھے اِنَّ اللهَ وَمَلٰئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ

عَلَى النَّبِيِّ الخ بعد اسکے ستر بار کہے صلی اللہ وسلم علیک یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایک فرشتہ

آسمان سے ندا کرتا ہی صلی اللہ علیک یا فلان یعنے رحمت اللہ کی اوپر تیرے ای فلانے کوئی حاجت

باقی رہی تیری آج کے روز مگر کہ پوری ہوئی حضرت شیخ بھی اسمضمون کو روایت فرماتے ہین فقیر گنہگار

اس مقام پر کہتا ہی کہ جب ارحم الراحمین نے اس ناچیز تبہ کار کو دربار رحمۃ للعالمین سید الانبیا والمرسلین

مین پہونچا دیا اور اس دنیاے فانی مین جنت کی زمین دیکھنا اور اسپر نماز پڑھنا نصیب ہوا تو اب

ہو جاتین کہ علاوہ اسکے ہین وہ سب پست اور خفیف ہین کیونکہ وہ دربار عالم پناہ عالیجاہ اور بارگاہ

مستطاب عرش مآب ایسی عالیشان ہی کہ جب مسلمان کو رب کریم وہان پہونچا دے تو اسباب پر

یقین اور اعتقاد کامل رکھی کہ اس درگاہ عالیجاہ اور بارگاہ عرش پناہ سے کوئی طالب صادق اور

فقیر سائل محروم و ناکام نہین پھرا ہی صاحب قصیدہ بردہ فرماتے ہین سے حاشاہ ان یحرم الراجی

مکارمہ او یرجع الجار منہ غیر محترم ارحم الراحمین اس عاجز بیمار خستہ حال کو بھی جلد وہان

پہونچا کر طعمہ اس سرزمین عنبر شمیم کا فرما دے آمین حضرت شہیدی کا کیا خوب کلام عاشقانہ ہی سے

مدینے کی زمین کے گر نہ ہو لائق مرا لاشا ۔۔ کسی صحرا مین وہان کے طعمہ ہو زاغ و [illegible]

فصل چوتھی

معجزات شریفہ کے بیان مین جو روضہ اقدس سے وقوع مین آئے

کتب احادیث و سیر مین جا بجا لکھا ہی کہ روضہ اقدس اطہر سے اکثر اور عجائب و غرائب عالم ظہور مین آئے

کہ حقیقت مین وہ داخل معجزات سید الکائنات ہین حافظ ابو عبداللہ مصباح الظلام مین بروایت حضرت علی

روایت کرتے ہین کہ رسول مقبول صلعم انتقال کے تین روز کے بعد ایک اعرابی آیا اور روضہ اطہر معطر منور پر
تلے گر پڑا اور اوس خاک عنبر فشان کو اپنے سر پر ڈالا اور کہا کہ یا رسول اللہ جو کچھہ کہ تو نے خدا سے
سُنا وہ ہمنے تجھ سے سُنا اور جو کچھہ کہ آپنے خدا سے یاد کیا وہ ہمنے آپ سے یاد کیا انجملہ انمین سے
ایک یہ آیت ہی وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ جَاؤُكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ
لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا یا رسول اللہ مینے اپنے پر ظلم کیا ہی اور آپ کے پاس آیا ہون واسطے
استغفار کے قبر شریف سے آواز آئی قد غفر لک یعنی ای اعرابی تحقیق اللہ نے تجھکو بخشدیا اور
ابن ابی شیبہ بسند صحیح نقل کرتے ہین کہ حضرت عمرؓ کے زمانہ مین قحط عظیم پڑا پس ایک شخص
مزار اطہر پر حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ استسق لامتک فانہم قد ہلکوا رسول مقبول
صلعم اوس سے ہمکلام ہوئے اور جواب دیا کہ جا اور عمرؓ کو بشارت دے کہ مینھہ برسیگا اسیطرح
منجملہ حکایات عجیبہ کے قصہ نقب ہی کہ ۵۵۷ ہجری مین پیش آیا اور یہ قصہ مختصر اسطرح ہی کہ سلطان
نور الدین شہید محمود بن زنگی نے ایک رات مین تین بار رسول مقبول صلعم کو خواب مین دیکھا کہ آپ
دو شخصون کی طرف کہ اوسجگہ کھڑے ہین اشارہ فرماتے ہین کہ جلد مجھکو ان دونون کے شر سے بچا
بادشاہ اس خواب کے دیکھتے ہی سخت گھبرایا اور اوسیوقت تیاری کوچ کی کی چنانچہ اوسی رات کے
پچھلے پہر پوشیدہ مع بیس مصاحبون اور زر نقد بہت سا ساتھہ لیکر ساندنیون پر شام سے سوار ہو مدینہ
آپہنچا اور آتے ہی حکم کیا کہ سب خاص و عام اہل مدینے کو لاؤ چنانچہ سب حاضر ہوئے اور انکو
بہت کچھہ دینا شروع کیا یہانتک کہ سب اہل مدینے کو انعام و اکرام سے شاد و آباد کر دیا لیکن
بادشاہ نے اون دونون شخصون کو نہ دیکھا جو خواب مین دیکھے تھے تب پھر حکم کیا کہ تلاش کرو کوئی
باقی تو رہ جاسے معلوم ہوا کہ دو شخص مغربی رہ گئے ہین رات دن عبادت اور ریاضت مین مصروف
رہتے ہین اور کہین نہین جاتے ہین بادشاہ نے حکم دیا کہ اونکو جلد لاؤ چنانچہ اوسیوقت حاضر آئے بادشاہ نے
دیکھتے ہی پہچان لیا کہ یہ وہی دونون ملعون ہین اونکو گرفتار کر لیا اور ذات خاص سے آدمی ہمراہ
لیکر اون دونون کے مکان پر گیا اندر جاکر جو دیکھا تو جا بجا کتابین رکھی ہائین اور [illegible] اوسنے بہت
بہت سا زر نقد ڈھیر لگا ہوا ہی اور اونکے بیٹھنے کی جگہ ایک بوریا بچھا ہی بادشاہ نے اوس بوریے کو
اپنے ہاتھہ سے اوٹھایا تو اوسکے نیچے علامت سرنگ کی پائی کہ قریب حجرۂ شریف کے پہنچ گئی تھی

یہ حال دیکھ کر بادشاہ کا حال متغیر ہو گیا رقت غالب ہوئی غرض بعد تنبیہہ و تہدید کرنے کے معلوم ہوا
کہ یہ دونوں نصرانی ہیں کہ نصاری نے بہت سا مال انکے ساتھ کرکے مغرب کے حاجیوں کے
بھیس ہیں روانہ کیا ہے کہ جسم اطہر اقدس کو لیجائیں مگر یہ دربار عالیجاہ جناب النبی ہے کیا کسی کی
شرارت وسیاہ دلی چل سکتی ہے لکھا ہے کہ جس رات کہ نقب روضہ اقدس کے قریب پھونچی تو اوس رات
ابر اور مینھہ اور کڑک و بجلی اور زلزلہ بڑی شدت سے پیدا ہوا کہ اوسی رات کی فجر کو بادشاہ پہونچا غرض
اون دونوں کو بادشاہ نے دروازے اقدس کے سامنے قتل کیا اور تھوڑا دن رہے اونکی لاشوں کو
جلا دیا اور گرد حجرۂ شریف کے خندق اتنی گہری کھدوائی کہ پانی نکل آیا پھر اوسکو ارزیز یک شیشے گلا کر
سے بھر دیا اور دوسرا قصہ محب طبری شہید ریاض النضرہ میں نقل فرماتے ہیں کہ چند رافضی اشہر حلب کے
امیر مدینے کے پاس آئے اور بہت کچھ مال و اسباب اوسکو دے کر درخواست کی کہ دروازہ اقدس
جسوقت ہم چاہیں ہمارے لیے کھل جاوے کہ ہم دونوں خلیفہ کی لاشیں یہاں سے لیجائیں اس امیر
کا اس مذہب کی طرف میلان رکھتا تھا اوسنے بطمع دنیا اونکو اجازت دیدی اور دربانوں کو حکم دے دیا
کہ یہ لوگ جسوقت آنکو وہاں آنیں نہ روکنا اور یہ لوگ جو کچھ وہاں کریں انکو منع نکرنا غرض جب وہ لوگ
رات کو کدال پھاوڑہ لیکر وہاں پہونچے تو دربان یہ سامان دیکھکر گھبرایا اور ایک کونے میں بیٹھ کر
رونے لگا سبحان اللہ کیا دربار حبیب کبریا سید انبیا ہے کہ وہ لوگ قریب منبر شریف کے نہیں پہونچنے
پاتے تھے کہ اون سبکو زمین نے نگلنا شروع کیا یہانتک کہ جتنے خبیث آئے تھے وہ سب مع
سامان دھس گئے بواب کہتا ہے کہ جب میں نے یہ واقعہ دیکھا تو فوراً امیر کے سامنے جاکر بیان کیا
مگر اوسکو سُن کر یقین نہ آیا لیکن جب اوسنے آکر اونکے دھسنے کا نشان دیکھا جب پہلے اول میں کمال شرمندہ
ہوا اسیطرح بہت سے اذکار حضرت ابن النجار تاریخ بغداد علی ساکنہا السلام میں نقل کرتے ہیں
اس قصہ کو شیخ جمال الدین مطری و حضرت مجد الدین فیروزآبادی و حضرت امام عبداللہ یافعی وغیرہ اکابر
اہل حدیث نقل کرتے ہیں کہ امام مستغفری کتاب دلائل النبوۃ میں روایت کی ہے کہ ایک ثقہ نے بیان کیا کہ
ہم تین آدمی یمن کو جاتے تھے اور ہمارے ساتھ ایک شخص کوفہ کا تھا کہ وہ حضرت ابابکر صدیق اور
حضرت عمر کو برا بر کہا کرتا تھا ہم ہرچند اوسے منع کرتے تھے باز نہیں آتا تھا جب ہم نزدیک یمن کے
پہونچے ایک جگہہ اوترکے سو رہے اور جب کوچ کا وقت آیا سبنے اوٹھ کے وضو کیا اور اوسکو بھی

حکایات معجزات

جگایا اور اوٹھکے کہنے لگا افسوس میں تمسے جدا ہوکے اسی منزل مین رہ جاؤن ابھی مین نے
جناب رسول اللہ صلعم کو خواب مین دیکھا کہ آپ میرے سر پر کھڑے ہین اور فرماتے ہین کہ ای فاسق
تو اس منزل مین مسخ ہو جاویگا ہمنے کہا کہ وضو کر اوسنے پاؤن اپنے سمیٹے تھے ہمنے دیکھا کہ اونگلیون سے
اوسکے مسخ ہونا شروع ہوا اور دونون پانون اوسکے بندر کے سے ہو گئے پھر گھٹنون تک پھر کمر تک
پھر سینے تک پھر سر اور منہ تک مسخ ہو پہونچا اور وہ بالکل بندر ہوگیا ہمنے اوسے پکڑکے اونٹ پر باندہ لیا
اور وہان سے روانہ ہوئے اور وقت غروب آفتاب کے ایک جنگل مین پہونچے وہان چند بندر
جمع تھے اسنے جب اونھین دیکھا رسی توڑ کر اونمین جا ملا دوسری **حکایت** یہ ہے کہ امام مستغفری
نے روایت کی ہے کہ ایک مرد صالح نے بیان کیا کہ ایک شخص کوفہ کا کہ حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی
کو برا کہتا تھا ہمارے ساتھ ہمسفر ہوا ہمنے ہرچند اوسے نصیحت کی اوسنے نہ مانا ہمنے اوس سے کہا
کہ ہم سے تو علیحدہ ہو جا وہ علیحدہ ہوگیا جب ہم اوس سفر سے پھرے اوسکے غلام کو ہمنے دیکھا
ہمنے اوس سے کہا کہ اپنے آقا سے کہہ دینا کہ ہمارے ساتھ گھر چلے اوسنے کہا کہ اوسکی ایک عجب حالت
ہوگئی دونون ہاتھ اوسکے مثل خوک کے ہوگئے ہین ہم اوسکے پاس گئے اوس سے کہا کہ ہمارے
ساتھ گھر کو چل اوسنے کہا کہ مجھے عجیب مصیبت پہونچی ہے اور اپنے ہاتھ دونون آستین سے
نکال کر دکھلائے کہ مانند خنزیر کے تھے پھر وہ ہمارے ساتھ سوار راہ مین مین ایک جگہ بہت
خوک جمع تھے اوسنے اپنے کو سواری سے گرا دیا اور بالکل خوک کی صورت ہوگئی اور اونمین
جا ملا **حکایات** حضرت امام ابو بکر بن مقری کہتے ہین کہ مین اور طبرانی اور ابو الشیخ تینون حرم شریف
مین تھے اور ہم بھوکے بہت تھے کہ دو روز برابر ہمپر گذر گئے جب وقت عشا کا آیا تو مین حضور روضۂ اقدس
گیا اور عرض کی مینے یا رسول اللہ الجوع صرف یہی کلمہ عرض کرکے پھر امین پس مین اور ابو الشیخ
سو گئے اور طبرانی بیٹھے رہے کہ یکایک ایک علوی آیا اور اوسنے دروازہ کھلوایا دیکھا کہ دو غلام
اوسکے ساتھ دو زنبیلین کھانے اور چھوہارون سے بھری ہوئی لیے کھڑے ہین پس اونھون نے
ہمارے ساتھ کھانا کھایا اور جو کچھ بچا وہ بھی ہمکو دیدیا اور کہا کہ ای قوم مگر کہ تمنے شکایت
رسول مقبول صلعم کی حضور مین جا کر کی ہمنے اسی ساعت حضرت کو خواب مین دیکھا کہ مجھکو ارشاد ہوا
کہ تمہارے واسطے کھانا لاؤن ابن الجلا فرماتے ہین کہ جب مین مدینہ طیبہ مین پہونچا تو دو فاقے در پے

مجھپر گذرے پس مینے روضہ اقدس پر حاضر ہوکر عرض کیا انا ضیفک یا رسول اللہ اور سوگیا پھر
پس دیکھا مینے رسول مقبول صلعم کو کہ ایک رغیف آپنے مجکو عنایت فرمائی کہ آدھی مین نے
سوتے مین کھائی اور جاگا تو آدھی میرے ہاتھہ مین باقی تھی اسیطرح ابو بکر اقطع فرماتے ہین
کہ جب مین مدینہ طیبہ مین حاضر ہوا تو پانچ دن مجھہ پر فاقہ سے گذرے پس چھٹے دن روضہ مطہرہ پر
پھونچ کے عرض کیا مینے انا ضیفک یا رسول اللہ اور سوگیا مین دیکھتا ہون کہ رسول مقبول
صلعم تشریف لائے ہین اور دہنے طرف آپ کے حضرت ابا بکر صدیق اور بائین طرف حضرت عمر
اور آگے حضرت علی ہین اور مجکو فرماتے ہین کہ اٹھہ سرور عالم صلعم تشریف لائے ہین اٹھ بیٹھا اور
اور قدمون مبارک کو بوسہ دیا پس آپ سے نے رغیف مجکو دی مین سے کھائی اور جب جاگا مین تو
بقیہ اوسکا میرے ہاتھہ مین موجود تھا اسیطرح احمد بن محمد صوفی فرماتے ہین کہ مین تین مہینے
مدینہ طیبہ کے جنگل مین پھرا یہانتک کہ چمڑا بدن کا میرا خستہ ہوگیا کہ اسی حال مین مدینہ طیبہ مین حاضر ہو
اور زیارت شریف کو گیا رسول مقبول صلعم کو دیکھا مین نے کہ آپ خواب مین فرماتے ہین کہ احمد یا تو
کیسا حال ہے عرض کیا مین نے انا جائع و انا فی ضیافتک یا رسول اللہ فرمایا کہ ہاتھہ کھول
مین نے کھولا آپنے کئی درہم میرے ہاتھہ پر رکھدیے پس جاگا مین تو وہ درہم مینے اپنے ہاتھہ
مین پائے بازار مین جاکر فالودہ وغیرہ کھانا خریدا اور کھاکر پھر جنگل کو چلا گیا اور مانند اسکے بے شمار
حکایتین ہین مؤلف فقیر اسمقام پر کہتا ہے کہ جبکہ رب العالمین نے رحمۃ للعالمین کی امت کے اولیا کو
یہ رتبہ اور تصرف اور کرامتین عطا فرمائی ہین کہ جیسے بنی اسرائیل سے معجزہ ہوتے تھے ویسے اس
امت کے اولیا سے کرامتین ہوتی ہین تو حبیب کبریا سید انبیا کی بارگاہ عالیجاہ کا کیا حال بیان کیا
جاوے لا یمکن الثناء کما کان حقہ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر شیخ عبد الحق محدث دہلوی لکھتے ہین
کہ حضرت امام شافعی فرماتے ہین کہ قبر امام موسی کاظم واسطے قبولیت دعا کے تریاق اکبر ہے اور بعض
مشائخ فرماتے ہین کہ پایا مین نے چار آدمیون کو اولیا اللہ سے کہ تصرف کرتے ہین اپنی قبرونمین
مانند تصرف اونکی کے حالت زندگی مین یا زیادہ اوس سے شیخ معروف کرخی و حضرت مولانا محی الدین
شیخ الشیوخ حضرت عبد القادر جیلانی اور دو شیخ اور ہین اگر کوئی ان اذکار کا مشتاق ہو تو حضرت شیخ
محدث دہلوی کی تصنیفات شریفہ کو ملاحظہ کرے اور اپنے باغ ایمان کو تر و تازہ فرماوے

رب العالمین جناب رحمۃ للعالمین کی سب مسلمانون کو زیارت نصیب فرماوے آمین

فصل پانچوین
فضائل زیارت شریف کے

پوشیدہ نہ رہے کہ مسلمان کو اسبات پر عقیدہ کامل رکھنا چاہیے کہ مسلمان کے واسطے دین و دنیا
مین زیارت شریف حبیب کبریا خاتم الانبیا کی نعمت کے مقابل کوئی نعمت اعلی اور سعادت عظمی
نہین ہی اور اسباب مین بہت حدیثین احسن اور صحیح وارد ہوئی ہین اونمین سے چند لکھی جاتی ہین
کہ تا اونکو سنکر مسلمانون کا باغ ایمان تر و تازہ اور مشام جان معطر و معنبر ہو جاوے اور اس
سعادت عظمی کے حاصل کرنے کا ہر ایک بھائی کو شوق اور عشق پیدا ہووے **حدیث اول**
من زار قبری وجبت لہ شفاعتی یعنے ارشاد فرمایا کہ جسنے زیارت کی میری قبر کی واجب
اور لازم ہو جاتی ہی شفاعت میری اوسکے لیے **ف** اہل حدیث لکھتے ہین کہ جو زیارت کرنیوالے
کے حقمین خوشخبری شفاعت کی وارد ہوئی حالانکہ شفاعت کی امیدواری اوس شفیع المذنبین سے
سب مسلمانون کو بالیقین ہے پس مراد اس سے یہ ہی کہ زیارت کرنیوالے کے حق مین ایک
شفاعت خاص ہوگی یعنے وہ شفاعت سبب حاصل ہونے ایک ایسے مرتبہ خاص کا ہوگی کہ
زیارت نکرنے والے کو باوجود بڑے بڑے بہت نیک عملون کے وہ مرتبہ میسر نہوگا جیسے کہ صحبت
اور استفسار بعض اصحابون کو جو تمام عمر مین ایک ہی بار جمال باکمال سید ابرار سے مشرف ہوئے
سب امت پر حاصل ہی دوسرے یہ کہ زیارت کرنیوالے کے حقمین آپنے واجب ہو جانا شفاعت کی خبر
جو دوسرون کے حق مین جائز اور ممکن ہی تو اب اس خوشخبری اور مبارکبادی کا کیا حساب ہے
تیسرے یہ کہ اسمین خوشخبری اسبات کی ہے کہ زیارت کرنے والا ببرکت شرف زیارت رسول مقبول
کی دین محمدی پر دنیا سے رخصت ہوگا کیونکہ شفاعت کا حقدار ہونا خواہ مخواہ اسیصورت مین ہے
حدیث دوسری من زار قبری حلت لہ شفاعتی **حدیث تیسری** من جاءنی
زائرا لا تعملہ حاجۃ الا زیارتی کان حقا علی ان اکون لہ شفیعا یوم القیمۃ اس
حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ شرط ہی کہ زیارت کرنیوالا خاص نیت زیارت شریف کی کرے
اور بصدق و صفائی اور اخلاص دل سے موصوف ہو کیونکہ مدار صحت و اعتبار تمام اعمال اخلاص پر

حدیث پہلی

حدیث دوسری اور تیسری

حدیث چوتھی

نیت کی درستی اور دل کی صفائی پر موقوف ہی اسکا بہت لحاظ رکھو حدیث چوتھی من حج فزار قبری بعد وفاتی کان کمن زارنی فی حیاتی ف یعنے ارشاد ہوا کہ زیارت میری قبر کی بعد وفات میری کے حکم میری صحبت کا رکھتا ہی حالت زندگی مین کیونکہ نبی آخر الزمان کا حیات النبی ہونا اور جواب سلام دینا اور قبر شریف مین آپکا نماز پڑھنا اور آپ کی حضوری مین امت کے اعمال ہفتہ مین دوبار پیش ہونا اور آپکا امت کے لیے استغفار پڑھنا بروایت صحیحہ و متواترہ ثابت ہی صحاح ستہ مین اس باب مین بہت حدیثین وارد ہوئی ہین کہ جنکے ذکر اور تفصیل کو ایک کتاب طویل علیحدہ چاہیے اس مقام پر اسیقدر سمجھہ لینا چاہیے کہ رسول مقبول صلعم کی زیارت کرنیوالے کو کچھہ ایسی خصوصیت اور شرف و امتیاز حاصل ہو جاتا ہی جو فہم و قیاس سے باہر ہی کیونکہ جبکہ زیارت کرنے والا مانند اوس شخص کے ہو گیا جسنے کہ زیارت کی آپ کی زندگی مین تو اب اس بزرگی اور فضیلت کا کیا حساب ہی لیکن اس تشبیہ سے یہ لازم نہین آتا کہ زیارت کرنیوالے کو حکم صحابی ہو جاوے سب طرح کی فضیلتوں اور سب حکمون مین جیسے کہ سننا حدیث کا خواب مین زبان مبارک رسول مقبول صلعم سے باوجود صحت روئیت و حقیت ارشاد باعث ثبوت شرائع اور احکام نہین ہوتا ہی حدیث پانچوین

حدیث پانچوین

من حج البیت ولم یزرنی فقد جفانی یعنے ارشاد ہوا کہ جسنے حج کیا اور نہ زیارت کی پس تحقیق اوسنے ظلم کیا مجھہ پر اسکی تحقیق عنقریب بیان ہوگی انشا اللہ تعالے حدیث چھٹی من زارنی

حدیث چھٹی

الی المدینۃ کنت لہ شفیعا و شہیدا اور ایک روایت مین وارد ہوا من زار قبری کنت لہ شفیعا و شہیدا ف یعنے ارشاد ہوا کہ جسنے زیارت کی میرے قبر شریف کی تو ہونگا مین واسطے اوسکے شفاعت کرنیوالا اور گواہی دینے والا یعنے شفاعت کرنے والا گنہگارون کے لیے اور گواہی دینے والا اعبادت کرنیوالونکا ہونگا حدیث ساتوین من زارنی متعمدا کان فی جواری یوم القیمۃ ف یعنے فرمایا

حدیث ساتوین

رسول مقبول صلعم نے کہ جو زیارت کرے میری اور اوسکو مقصود اصلی جانے تو وہ دن قیامت کے میرے ہمسایہ مین ہوگا پس مسلمان کے واسطے اس سے زیادہ کون سی سعادت اور نعمت اعلے ہی کہ جسکو ہمسائگی حبیب کبریا کی قیامت مین نصیب ہو رب کریم اپنے فضل عظیم سے جسکو نصیب کرے حدیث آٹھوین من حج حجۃ الاسلام و زار قبری و غزی غزوۃ و صلی فی بیت المقدس لم یسئال اللہ فیما افترض علیہ ف اس حدیث مین فضیلت حج الاسلام اور زیارت قبر شریف

حدیث آٹھوین

سید الانام اور جہاد و غزا با کفار اور ادا ے نماز بیت المقدس مین کہ مقام ابرار و اخیار ہی بیان ہوے

سے یعنے فرمایا کہ جسنے حج کیا اور زیارت کی میری قبر کی اور غزا کی کفار کے ساتھ اور نماز پڑھی

بیت المقدس مین تو اللہ نہین سوال کریگا اوس سے فرائض مین شیخ علیہ الرحمۃ لکھتے ہین کہ احتمال

رکھتا ہی کہ یہ جزا خاص یعنے نہ پوچھا جانا اوس شخص سے فرائض کا ان سب باتون کے جمع ہونیکے

ساتھ خاص ہو یا جدا جدا ہر ایک کے ساتھ ہو حدیث نوین من حج الی مکۃ ثم قصدنی فی مسجدی

کتبت لہ حجتان مبرورتان ف یعنے ارشاد ہوا کہ جسنے حج کیا یعنے قصد کیا طرف مکہ معظمہ کے

اور پھر قصد کیا میرا یعنے مسجد میری اسکے تو لکھے جاتے ہین واسطے اوسکے دو حج مبرور خلاصہ یہ کہ

قصد زیارت شریف کرنا اور مشرف ہونا مسجد نبوی مین برابر اجر و ثواب دو حج مبرور اور مقبول

کے ہی بسبب قبولیت حج کا ہی اور جزا حج مبرور کی جنت ہی وجوبا حدیث دسوین من

زارنی میتا فکانما زارنی حیا ومن زار قبری وجبت لہ شفاعتی یوم القیمۃ وما

من احد من امتی لہ سعۃ ثم لم یزرنی فلیس لہ عذر ف یہ حدیث پہلی اور چوتھی حدیث

کے معنے کی اور خلاصہ مضمون حدیث پانچوین کو شامل ہے حدیث گیارہوین حضرت علیؓ

سے روایت ہی من زار قبری بعد موتی فکانما زارنی فی حیاتی ومن لم یزر قبری

فقد جفانی یہ حدیث موافق مضمون چوتھی اور پانچوین حدیث کے ہی حدیث بارہوین

حضرت علیؓ سے من سأل لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدرجۃ والوسیلۃ حلت لہ

شفاعتی یوم القیمۃ ومن زار قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان فی جوار رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم یہ حدیث ساتوین حدیث کے معنے کو شامل ہی اور طلب درجہ اور وسیلے کا

آپکے واسطے اسطور پر کرنا چاہیے اللھم آت محمدن الوسیلۃ الخ یعنے وہ دعا جو بعد اذان کے

مانگی جاتی ہی پڑھی کہ وہ موجب حلول شفاعت اور سبب نزول برکت و کرامت ہی پس یہ

حدیثین جو بیان کی گئین بہت طریقون اور اسنادون سے منقول ہین جنکا بیان باعث طول ہی

ف جب حاجی اوس شہر مقدس کے قریب پہونچے تو چاہیے کہ پہلے داخل ہونے سے غسل کرے

اور لباس طاہر و نفیس پہنے اور خوشبو لگاوے اور دل سے یقین کرے کہ آجکا دن ثمرہ

زندگانی اور نتیجہ تمام عمر ہی کیونکہ دن مغفرت کا ہی اس خوشی مین پھولا نہ سمائے اگر اسوقت

حدیث نوین

حدیث دسوین

حدیث گیارہوین

حدیث بارہوین

فخر کرتی آسمان و زمین پر اور ناز کرتی روحانیان قدس پر تو بجا و زیبا ہے حضرت شیخ تحریر فرماتے ہین کہ وارد ہوا کہ جب قصد کرنیوالا زیارت شریف کا قریب مدینہ منورہ کے پہونچتا ہے تو ملائکہ اقسام اقسام کے ہدایا اور تحائف و فضل و رحمت اور خیر و برکت و مغفرت کے لیکر اوسکے استقبال کے واسطے آتے ہین اور طرح طرح کی بشارتین اور مبارکبادیان اور بزرگیان اوسکے شامل حال کرتے ہین اور اطباق طرح طرح کے نورون کے اوسکے حاضر ہونیکے وقت نثار کرتے ہین فی الحقیقت وہ وہ ایسا ہی عظیم الشان واجب الاحترام ہے کہ دنیا و مافیہا کی دولت اوسکے ساتھ لگا نہین کھاتی کیونکہ حضرت سبحانہ لولاک کے دربار اور صاحب قاب قوسین کے آستانہ اقدس پر حاضر ہونے سے مسلمان کے لیے کونسی خیر و برکت اور شرف و سعادت زیادہ سمجھی جاوی شیخ فرماتے ہین کہ حضرت امام مالک کے نزدیک مکروہ ہے یہ کہ کہین زرنا قبر النبی یعنے زیارت کی ہمنے قبر نبی صلعم کی اور وجہ کراہت اس قول مین اختلاف ہے شیخ عبد الحق محقق فرماتے ہین کہ وجہ اسکی یہ ہے کہ زیارت ایک ایسا فعل ہے کہ کرنا اور نکرنا اوسکا برابر ہے اور زیارت سرور عالم صلعم کی واجب ہے اور مذہب مختار قاضی عیاض مالکی کا یہ ہے کہ اسمین کراہت بسبب لگ جانے نسبت زیارت کے ہے ورنہ اگر کہین زرنا النبی یعنے زیارت کی ہمنے نبی صلعم کی تو بیشک کچھ اسمین کراہت نہین ہے کیونکہ حبیب کبریا صلعم زندہ ہین بحیات حقیقی و جسمی حضرت امام تاج الدین سبکی رحمۃ اللہ نے بیان فضیلت و قربت زیارت آنحضرت صلعم کو اصول اربعہ شرعیہ سے بیان کیا ہے جو مشتاق ہو تصنیفات شیخ مین مطالعہ کرے حدیث مرفوع مین وارد ہوا کہ جسنے زیارت کی مان باپ کے قبر کی ہر جمعہ یا ایک اون دونون کی تو لکھا جاویگا وہ شخص ابرارون مین اگرچہ دنیا مین پہلی اس سے دونون کی طرف سے عاق ہو چکا ہے بھلا مقام غور کرنیکا ہے کہ جب یہان یہ فائدہ اور نفع حاصل ہے تو حبیب کبریا کی زیارت اقدس سے کیا کچھ نفع اور فائدہ عظیم حاصل ہوتا ہوگا ف بعد شرف زیارت جناب سرور عالم صلعم مرتبہ زیارت اہلبیت اطہار ہے فصل الخطاب مین حضرت امام جعفر صادق سے روایت ہے کہ فرمایا من زار واحدا من الائمۃ کان کمن زار رسول اللہ صلعم یعنے جسنے زیارت کی ایک اماموں مین سے تو ہوچکا وہ شخص مثل اوسکے جسنے زیارت کی رسول خدا صلعم کی کیونکہ وہان مابہ الامتیاز سوائے اصلیت اور فرعیت کے دوسرا نہین ہے کتب معتبرہ سیر مین وارد ہوا کہ حضرت عمرؓ کے عہد مبارک مین حضرت عاشق صادق بلالؓ واسطے زیارت شریفہ کی مدینہ طیبہ مین حاضر ہوئے

بیان فضیلت زیارت آنحضرت صلعم و بیان فضیلت زیارت اہلبیت اطہار

چنانچہ ابن عساکر بروایت حضرت ابو الدرداء لکھتے ہین کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے جناب سرور عالم صلعم کو خواب مین دیکھا کہ آپ فرماتے ہین کہ یہ کیا جفا ہے ای بلال کہ کبھی میری زیارت کو نہین آتا ہے تو حضرت بلال رض اوسیوقت مدینہ طیبہ کو روانہ ہوئے جب روضہ اقدس پر آئے تو آپنے گریہ وزاری فرمائی اور چہرہ نورانی آستانہ اقدس پر ملا کہ یکایک حضرت امام حسن و امام حسین حجرہ اقدس سے باہر تشریف لائے آپنے دونون صاحبزادون کو کنار مبارک مین لیا اور سر وروئے مبارک پر بوسہ دیا اونھین دنون مین قریب حضرت فاطمہ رض انتقال فرما چکی تھین لوگون نے چاہا کہ حضرت بلال رض سے اذان سنین پس آپسمین مشورہ کیا کہ اگر حضرت امامین فرماوین گے تو آپ خواہ مخواہ تعمیل حکم کرینگے ورنہ آپنے بعد رسو لخدا صلعم کے اذان نہدی یہانتک کہ بعد انتقال حضرت صلعم کے حضرت ابا بکر صدیق نے بہت چاہا کہ آپ اذان دیا کرین مگر آپ نے کہا کہ یا ابا بکر اگر تو نے مجکو نہ خریدا پس خدا کی راہ مین آزاد کیا واسطے اپنے آپنے فرمایا کہ واسطے خدا کے آزاد کیا مین نے تو آپ نے کہا کہ اب مجکو میرے حال پر واسطے خدا چھوڑ دیجیے مجکو طاقت اور تحمل نہین ہے کہ بعد حبیب کبریا کے اذان دون پس آپ شام کو چلے گئے تھے اور وہان سے بقصد زیارت شریف مدینہ طیبہ مین آئے الغرض جب حضرت امامین نے ارشاد فرمایا کہ اب آذان دو نلچار آپ سطح مسجد نبوی پر جہان حضرت صلعم کے عہد مبارک مین اذان دیتے تھے کھڑے ہوتے اور آپنے فرمایا اللہ اکبر اللہ اکبر ایک شور و شیون عظیم سب لوگون مین پیدا ہوا گویا کہ تمام مدینہ طیبہ جنبش مین آگیا جب آپنے کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ گریہ وزاری اور جنبش لوگون کی زیادہ ہوئی جب آپنے فرمایا اشہد ان محمد الرسول اللہ اور قیامت قایم ہوئی کہ ہر ایک مرد و عورت چھوٹا بڑا مدینہ طیبہ مین گھر گھر نکل آیا اور فریاد و آہ و نالہ کرنے لگا گویا کہ روز مصیبت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تازہ ہوا احیاء العلوم مین حضرت ابی سلیمان دارانی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حج کیا حضرت خواجہ اویس قرنی رض نے اور واسطے زیارت شریف کے مدینہ طیبہ مین آئے پس آپ کھڑے ہوئے دروازہ مسجد نبوی پر تو لوگون نے کہا آپ سے کہ یہ ہے روضہ اطہر معطر معنبر تو آپ غش کھا کر گر گئے جب ہوش مین آئے تو آپ نے فرمایا کہ نکالو مجھے کہ نہین لذت آتی مجکو جہان رسول مقبول صلعم دفن ہین

ولنعم ما قیل ؏ وللناس فیما یعشقون مذاہب

باب دسوان

فصل پہلی

اون عقوبات کے بیان مین جو لوگ حج کرکے بغیر زیارت شریف کے محروم و نامراد چلے آتے ہین

مسلمان بھائیون پر پوشیدہ نرہی کہ زیارت شریف رسول کی افضل عبادات قریب واجب کے ہی بلکہ بعض کے نزدیک عین واجب ہی بدلیل اس حدیث کے کہ فرمایا رسول مقبول صلعم من حج ولم یزرنی فقد جفانی روایت کیا ابن عدی نے یعنی جسنے حج کیا خانہ کعبہ کا اور نہ زیارت کی میری پس تحقیق اوسنے ظلم کیا مجھپر اور یہ مضمون ثابت ہوچکا ہی کہ جس فعل کے پر وعید وارد ہوتی ہی تو اوسکا کرنا لازم ہوتا ہی پس مقام غور کرنیکا ہی کہ جس حال مین رحمۃ للعالمین نے بعد حج کے زیارت نکرنے والے کے حقمین ایسا صاف ارشاد فرمایا کہ اوسنے مجھپر ظلم کیا تو نعوذ باللہ رسول مقبول صلعم پر ظلم کرنا گویا خدا پر ظلم کرنا ہی اور خدا و رسول پر ظلم کرنا معاذ اللہ کفر ہی حاصل یہ کہ جو برحمۃ للعالمین اور ختم المرسلین کے دربار عالی اقتدار سے محروم و نامراد پھرا تو اوس شخص کا کہین ٹھکانا نہ رہا اور ایک حدیث مین وارد ہوا کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ جسنے مقدور ہوتے میری زیارت نہ کی پس نہین ہی واسطے اوسکے کوئی عذر مقام غور فکر کا ہی کہ جب رحمۃ للعالمین نے فرمایا کہ اوسکا عذر قبول نہین تو اب اوس معصیت اور شقاوت کا کیا ٹھکانا ہی شیخ علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ رسول مقبول صلعم نے جو زیارت نہ کرنے والے کے حق مین ایسا سخت حکم فرمایا حقیقت مین یہ عین شفقت اور رحمت عام رحمۃ للعالمین کی سمجھنی چاہیے کیونکہ آپ اپنی امت کے حقمین ہر حال مین شفیق اور حریص ہین کہ مقتضا اسکے خود فرماتا ہی عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ اسوجہ سے آپ نے اپنی امت کو یہ حکم سخت سنایا کہ بعد حاصل ہونے نعمت عظمی حج کے میری زیارت کی خیر و برکت اور سعادت سے بدنصیب اور محروم نہ رہ جائین کیونکہ قبولیت حج کی موقوف اوپر حاصل ہونے اسی نعمت عظمی کے ہی علاوہ اسکے فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ جسنے حج کیا پھر اوسنے قصد کیا میری زیارت کا اور مشرف ہوا مسجد نبوی مین تو لکھے جاتے ہین واسطے اوسکے دو حج مقبول یعنے دو حج مبرور اور خبر حج مبرور کی وارد ہوچکی ہی کہ جنت اوسکے لیے واجب ہوجاتی ہی تو مقام غور و فکر کرنے کا ہی کہ جو شخص حبیب کبریا کی زیارت سے بعد حج کے مشرف نہوا تو علاوہ گناہ عظیم اور محرومی و بدنصیبی ابدی کے اوس شخص نے دو حج مبرور کے ثواب اور اجر کو

صفت مین کھو یا اور اتنی مشقت عظیم سفر کی عمر بھر کی اوٹھا کر محروم و ناکام پھرا خاص کر مقدور ہو نا جیسے
کہ حدیث دسوین اور حدیث گیارھوین اور حدیث پانچوین ان سب مضمون کو شامل ہین حضرت
عبد الرزاق محدث سے منقول ہی کہ آپ فرماتے ہین کہ کیسے ہلکا جاتا ہی مسلمان زیارت شریف
سرور عالم صلعم کو حال یہ کہ حقتعالے نے آپکو پیدا فرمایا افضل المخلوقات سید الکائنات خاتم الانبیا
شفیع الورے اوسکے سبب سے ہمنے پہچانا اللہ کو اور پایا صراط مستقیم اور احکام و ارکان حج کو لکھا ہی کہ
عمر بن عبد العزیز شام سے مدینہ طیبہ کو قاصد بھیجا کرتے تھے اس مراد سے کہ دربار شفیع المذنبین
رحمۃ للعالمین مین تحفہ صلوٰۃ و سلام عرض کرے ف علما سے دین تحریر فرماتے ہین کہ اگر حج کرنیوالا
مدینہ منورہ کی راہ گذرے جیسے شام کا رہنے والا پس بہتر یہ ہی کہ وہ پہلے زیارت شریف کرے پھر حج
ادا کرے ورنہ اگر حج کرنا اوسپر فرض ہی اور حج کے مہینے شروع ہوے تو بہتر یہ ہی کہ پہلے حج پھر زیارت
کرے و اگر حج نفل ہی یا فرض ہی مگر ابھی مہینے حج کے شروع نہین ہوئے تو اختیار ہی چاہے پہلے حج
ادا کرے چاہے پہلے زیارت کرے شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اخبار الاخیار مین لکھتے
ہین کہ حاجی عبد الوہاب بخاری جو اولاد حضرت سید جلال بخاری سے ہین اپنے وقت مین کمال علم
و عمل مین مشہور و معروف تھے ایک دن آپ اپنے پیر سید صدر الدین کی خدمتمین حاضر تھے کہ شیخ نے
فرمایا کہ دو نعمتین عالم مین بالفعل موجود ہین کہ تمام دین و دنیا کی نعمتون سے اعلی اور افضل ہین
لیکن لوگ اونکے قدر و مرتبہ سے غافل ہین ایک یہ کہ وجود مبارک سرور عالم صلعم بصفت حیات مدینہ طیبہ
مین موجود ہی اور آدمی اس سعادت و کرامت کے حاصل کرنے سے غافل ہین دوسرے قرآن مجید
کلام پروردگار ہی کہ حق سبحانہ تعالے بے واسطہ اپنے بندون کے ساتھہ ہمکلام ہوا اور خلقت اوس سے
غافل ہی آپ اس ارشاد کے سنتے ہی شیخ کے پاس سے اوٹھے اور رخصت مدینہ طیبہ کی چاہی چنانچہ آپنے
خشکی کی راہ سے یہ سعادت اور نعمت عظمی حاصل کی بلکہ آپ کو کئی بار ایسا ہی اتفاق ہوا سبحان اللہ
اسلام اور مسلمانی اسکا نام ہی اور عشق صادق اور عقیدہ و محبت واثق اسکا نام ہی رحمۃ اللہ علیہ و علے جمیع اولیائہ و اصفیائہ اجمعین

فصل دوسری

مدینہ منورہ مین رہنے اور مرنے کے فضائل مین

مسلمانون پر پوشیدہ نہ ہی کہ مدینہ طیبہ مین رہنے اور مرنے کے بہت بڑے بڑے فضائل ہین
اور اس باب مین بہت حدیثین وارد ہوئی ہین اونمین چند اسجگہہ لکھی جاتی ہین روایت ہی ایک شخص سے

اونکے زمانہ مین انسے سوا دوسرے شخص سے نہین ہوا بکثرت لوگ مشقت سفر اختیار کرکے
اونکی خدمت مین آکر فیضیاب ہوئے اور آپ مدت العمر مسجد نبوی مین علم حدیث کا درس فرماتے
رہے اور آپ ایسے آداب سے مدینہ مین رہتے تھے کہ حضرت شیخ مقدمہ مشکوۃ مین لکھتے ہین
خلاصہ اوسکا یہ ہی کہ آپ کبھی مدینہ طیبہ مین سواری پر نہ چڑھے اور جب کسینے کہا تو آپ نے
جواب دیا کہ مجکو شرم آتی ہی خداوند تعالے سے کہ جس زمین پر حبیب رب العالمین فداہ ابی وامی
اور مین اوسپر سوار چلون سبحان اللہ سچ ہی یہ اونکی بڑی سمجھ ہی رحمۃ اللہ علیہ ابداً ابداً غرض بعض
علماے دین لکھتے ہین کہ نکلنا مدینہ طیبہ سے بے حجت شرعی کے برا ہی چنانچہ صحابہ کرام
بعد اداے حج جلد مدینہ طیبہ کو آجاتے تھے اور ضرورت سے زیادہ قیام نفرماتے تھے
ابتک عادت اہل مدینہ منورہ کی اسی پر ہی ہزارون خاصان حق پوشیدہ اور علانیہ اسی آرزو سے
وہان قیام پذیر ہین کہ اوس سرزمین اقدس ہمسایہ حبیب کبریا مین مدفون ہون رزقنا اللہ
والجمیع للمومنین امین حضرت امام حسن بصری سے روایت ہی کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے
کہ جو شخص تم مین سے طاقت رکھی اسباب کی یہ کہ مرے مکہ معظمہ یا مدینہ طیبہ مین پس چاہیے
اوسکو کہ وہ وہین مرے پس تحقیق مین اول شفاعت کرونگا اوسکی اور ہوگا وہ شخص روز قیامت کے
امن پانے والا عذاب الہی سے اور نہوگا اوسکا حساب اور نہوگا اوسپر عذاب اور کیسے ہو عذاب الہی
اوسپر جو آگیا امن اور پناہ ارحم الراحمین مین اور سایہ رحمۃ للعالمین مین حضرت سعد بن ابی وقاص
سے روایت ہی کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ مدینہ طیبہ بہتر ہی واسطے رہنے والون کے دنیا
اور عقبی مین اگر جانین اسکی قدر اور بزرگی تو نہ چھوڑین اسکو اور نہ نکلین وہانسے بامید فراغت اور
کشایش دنیا کے اور نہین چھوڑتا ہی کوئی وہان سکے رہنے کو بے رغبتی سے مگر کہ اللہ تعالے
بدل دیتا ہی اوسمین اوس شخص کو کہ وہ افضل و اعلے ہوتا ہی اور نہین ثابت رہیگا کوئی اوسکی
سختی اور بھوک پر مگر کہ ہونگا مین واسطے اوسکے شفاعت کرنیوالا اون قیامت کے یا یہ فرمایا
کہ ہونگا مین گواہ اوسکا یعنے اوسکی طاعت اور عبادت کا دن قیامت کے روایت کی مسلم نے
حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ نہین صبر کریگا مدینہ شریف کی سختی اور بھوک پر کوئی میری امت سے
مگر کہ ہونگا مین واسطے اوسکے شفاعت کرنیوالا دن قیامت کے روایت کی مسلم نے اور حضرت

سفیان بن زہیرؓ نے روایت ہے کہ سُنا مینے رسول مقبول صلعم سے کہ آپ فرماتے تھے کہ فتح کیا
جاویگا یمن پس آویگی ایک قوم کہ وہ سیر کریگی پھر کوچ کر جاینگی وہ معہ اپنی اہل و عیال اور
تابعدارون کے حال یہ کہ مدینہ طیبہ بہتر ہی واسطے اونکے اگر جانین تو نہ چھوڑین اور فتح کیجاویگی
شام پھر آویگی ایک قوم اور چل پھر کر وہ بھی چلی جاٰیگی مع اپنی اہل و تابعدارون کے اور حال یہ کہ
مدینہ طیبہ بہتر ہی واسطے اونکے اگر جانین تو نہ چھوڑین اور فتح کیا جاویگا عراق اسیطرح وہ قوم
بھی چل پھر کر چلی جاوے گی اور مدینہ طیبہ بہتر ہی اونکے لیے اگر جانین تو نہ چھوڑین مدینہ طیبہ کو
روایت کی بخاری اور مسلم نے ف اس حدیث کے یہ معنے ہین کہ رسول مقبول صلعم نے فرمایا
کہ یہ شہر اسلام میں فتح ہونگے اور لوگ واسطے طلب معیشت اور دنیا کی ترقی کے چھوڑ کر دوسری
جگہ چلے جاینگے اگر جانین قدر اور بزرگی مدینہ طیبہ مین رہنے کی کہ اوسمین سعادت اور خیر و برکت دنیا
و عقبی کی ہی تو وہان سے نہ نکلین اسمقام مین علماے دین فرماتے ہین کہ جو کوئی بضرورت قوی
وہان کے رہنے کو چھوڑے وہ اسمین داخل نہین لیکن جابجا مضمون احادیث سے اسبات پر
تاکید اور تنبیہ ہی کہ مسلمان کو حتی الامکان چاہیے کہ رہے صابر و شاکر اور رہنے مدینہ طیبہ کے
اور نہ نظر کرے طرف عیش ظاہری دنیاے فانی کے کیونکہ اصل نعمت اور راحت آخرت کی ہی
بموجب حدیث شریف کے اللھم لاعیش الاعیش الاٰخرۃ حضرت فقیہ ابواللیث سمرقندیؒ
حضرت امام حسن بصریؒ سے روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ جو شخص بھاگا
ایک زمین سے طرف دوسری زمین کے اپنے دین کے احتیاط کے لئے تو واجب ہوگئی اوسکے
لیے جنت اور ہوگا وہ شخص رفیق جنت مین حضرت ابراہیم خلیل اللہ اور رسول مقبول صلعم کے
حضرت ابراہیم نے ہجرت کی زمین حیران سے طرف زمین شام کے اور یہی معنے ہین قول اللہ تعالی
کے وقال انی مھاجر الی ربی انہ ھو العزیز الحکیم وقال انی ذاھب الی ربی سیھدین اور
تحقیق ہجرت فرمائی رسول مقبول صلعم نے مکہ معظمہ سے طرف مدینہ طیبہ کے پس جو شخص کہ ہو
ایسی زمین مین جسمین گناہ زیادہ ہوتے ہون اور وہ نکلے وہان سے خدا تعالی کی رضامندی
کے لیے پس تحقیق اوسنے پیروی کی حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی اور رسول مقبول صلعم کی
تو ہوگا وہ رفیق جنت مین حضرت ابراہیم اور حضرت رسول مقبول صلعم کا فرمایا حق سبحانہ تعالی نے

وَمَنْ یَخْرُجْ مِنْ بَیْتِہٖ مُھَاجِرًا اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ ثُمَّ یُدْرِکْہُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُہٗ عَلَی اللّٰہِ
یعنے جو شخص کہ نکلا اپنے گھر سے اس حال مین کہ وہ ہجرت کرنیوالا ہی طرف اللہ و رسول کے پھر پایے
اوسکو موت پس تحقیق ثابت ہولیا اجر و ثواب اوسکا اللہ پر یعنے واجب ہو چکا ثواب اوسکا اللہ پر
فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ جو مسلمان کہ نکلا اسحال مین کہ ہجرت کرنیوالا ہی اللہ و رسول کی طرف
اور رکھا اوسنے پانون اپنا سواری پر اگرچہ ایک ہی قدم ہو پھر آئی اوسکو موت تو عطا فرماویگا
اللہ تعالے اوسکو مثل اجر و ثواب مہاجرین کے انتہی انس ابن مالکؓ سے روایت ہی کہ فرمایا
رسول مقبول صلعم نے کہ فرشتۂ ایمان نے کہا کہ مین عہد کرتا ہون اس بات کا کہ مدینہ طیبہ مین
رہون اور ہرگز اوس سے باہر نہ نکلون فرشتۂ حیا نے بھی اوسکے ساتھہ عہد کیا کہ مین بھی تیرے
ساتھہ ہون اور کبھی تجھسے جدا نہون تو ضرور ہوا کہ یہ دونون وصف عالی حبیب کبریا صلعم کے
شہر مقدس مین بر سبیل لزوم و وجوب جمع ہین کہ حدیث شریف مین وارد ہو چکا ہی الحیاء
من الایمان حدیث شریف مین وارد ہو کر فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ اول وہ لوگ جو میری شفاعت
سے مشرف ہووین اہل مدینہ ہین پھر اہل مکہ پھر طائف والے وارد ہوا کہ جناب سرور عالم صلعم یہی دعا
فرمایا کرتے تھے کہ خداوندا میری روح سوائے مدینہ طیبہ کے نہ قبض کرا اور بھی آپ نے فرمایا
کہ روے زمین پر کوئی جگہ ایسی نہین کہ دوست رکھون مین اپنی قبر کو اوسمین مگر مدینہ طیبہ اسیوجہ سے
حضرت عمر فاروقؓ بھی دعا اپنے لیے فرمایا کرتے تھے اللھم ارزقنی شھادۃ فی سبیلک
واجعل موتی فی بلد رسولک اہل سیر لکھتے ہین کہ بادشاہ تبع کا گذر زمین پاک مدینہ طیبہ پر اوس
زمانہ مین ہوا کہ مدینہ طیبہ اون دنونمین آباد نہ تھا وہان ایک چشمہ جاری تھا تو چارسو عالم اوسکے ہمراہ
تھے پس اون عالمون کو توریت و انجیل سے معلوم ہوا کہ یہ جگہ ہجرتگاہ نبی آخر الزمان ہی تو سب نے
بادشاہ کی رفاقت ترک کرکے مدینہ طیبہ مین رہنا اختیار کیا بادشاہ نے ہر ایک کے لیے گھر بنا دیے
اور خود بھی اوسنے چاہا کہ وہان رہجاوی مگر بسبب بکھیڑے سلطنت کے نہ رہ سکا لیکن شاسول کو
جو سردار چارسو عالمہ کا تھا ایک ایمان نامہ بنام جناب رسول مقبول صلعم لکھ کر دیا کہ تم اپنی اولاد کو
وصیت کیجو کہ جو اونمین سے جناب پیغمبر آخر الزمان کو پاوی میرا سلام اور یہ نامہ پہونچا وے
لکھا ہی کہ حضرت ایوبؓ کے گھر مین وہ نامہ چلا آتا تھا اونھون نے جناب رسول مقبول صلعم کو پہونچا دیا

حضرت ابوایوب نے شاہ تبع اول تک اکیس پشت تھی اور جس گھر مین آپ ٹھہرے یہ گھر بھی اوسی بادشاہ نے بنوا دیا تھا اسمراد سے کہ جب حضور تشریف لاوین اوسمین ٹھہرین حضرات انصار اونہین علما کی اولاد مین ہین جیسے پہلے بھی سرکا مذکور ہو چکا ہی رب العالمین سب مسلمانون کو وہان کا رہنا اور مرنا نصیب فرماوے آمین

فصل تیسری

مدینہ طیبہ کے قبرستان یعنے جنت البقیع کے فضائل مین مع ذکر تفصیلی وہان کی قبرون کے اور طریقہ زیارت کے

پوشیدہ نرہی کہ مدینہ منورہ کے قبرستان کے فضائل مین اور وہان کے دفن ہونے مین بہت حدیثین وارد ہوئی ہین اونمین سے چند اس جگہہ لکھی جاتی ہین فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ سب سے پہلے اوٹھنے والون زمین سے سرور عالم صلعم ہین بعد اسکے حضرت ابابکر صدیق رض و حضرت عمر بعد اسکے اہل البقیع والے بعد اسکے اہل مکہ اور دوسری حدیث مین وارد ہوا کہ دو مقبرہ ہین کہ روشنی اونکی آسمان پر ایسی ہی جیسے کہ روشنی چاند اور سورج کی زمین مین ایک مقبرہ بقیع اور دوسرا مقبرہ عسقلان حضرت کعب احبار سے روایت ہی کہ توریت مین وارد ہوا کہ مقبرہ بقیع پر فرشتے مقرر ہین کہ وہ جب معمور ہو جاتا ہی قبرون سے تو اطراف اوسکے جنت مین جھاڑ دیے جاتے ہین احیاء العلوم مین وارد ہوا کہ فرمایا حضرت صلعم نے کہ مین ہون کہ اول زمین سے نکلونگا پھر آونگا اہل البقیع کے پاس پھر اوٹھائے جاوینگے وہ ساتھ میرے پھر آونگا اہل مکے کے پاس پس حشر کیا جاونگا درمیان دو حرمون کے اور فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ مقبرہ بقیع سے ستر ہزار آدمی ایسے اوٹھینگے کہ بے حساب بہشت مین جاوینگے چہرے اونکے مانند چودھوین رات کے چاند کے روشن ہونگے اور ایک روایت مین سو ہزار مذکور ہوئے اسیطرح اکثر اخبار بیچ شان مقبرہ بنی سلمہ کے جو نزدیک منزل بنی حرام جانب غربی مدینہ طیبہ کے زیر کوہ سلع واقع ہی وارد ہوئے ہین لیکن بالفعل وہ قبرستان پورا ناہو گیا دفن کرنا اوسمین موقوف ہو گیا ہی وارد ہوا کہ رسول مقبول صلعم نے سوال کیا بیچ مقدمہ اہل بقیع غرقد کے حکم ہوا کہ واسطے انکے جنت ہی روایت کیا قرشی نے منسک مین حضرت مصعب ابن زبیر سے روایت ہی کہ وہ بقیع کی راہ سے مدینہ طیبہ کو آتے تھے اونکے ساتھ ایک شخص اہل کتاب مین سے جسکا نام ابن راس جالوت تھا ہمراہ تھا جسوقت کہ نظر اوسکی اوپر مقبرہ بقیع کے پڑی کہا کہ یہی ہی یہی ہی حضرت مصعب نے پوچھا کہ کیا کہا تو نے اوسنے جواب دیا کہ اس قبرستان کا ذکر ہمنے

توریت مین پڑھا ہی کہ مقبرہ ہوگا درمیان نخلستان کی کھجوروں کے درختون سے مگر اسواکہ ستر ہزار آدمی
اوس سے اوٹھینگے مانند چودھوین رات کے چاند کے غرض اس سے زیادہ کیا فضائل اور بزرگیان بیان کیجاوین کہ
رسول مقبول صلعم نے اور آپ کے اصحاب و اہلبیت و تابعین نے وہانکے دفن ہونے کو دوست رکھا
اور جابجا خوشخبری شفاعت اور شہادت کی وہان کے دفن ہونے والون کے حق مین ارشاد فرمائی حضرت
ابی موہبہ سے روایت ہی کہ وہ کہتے ہین کہ آدھی راتکو مجکو حضرت نے جگایا اور فرمایا کہ مجکو حکم ہوا ہی کہ مقبرہ
بقیع پر جاؤن اور اونکے لیے بخشش چاہون پس مین حضرت کے ساتھہ ہوا اور مقبرہ بقیع مین آیا پس آپنے
اونکے لیے دعا فرمائی اور بعد اسکے مجھہ سے ارشاد فرمایا کہ یا ابا موہبہ اسوقت میرے پاس دنیا کے
خزانون کی کنجیان لائی گئین اور مجکو اختیار دیا کہ یا دنیا مین رہنا ہمیشہ اختیار کرون یا جنت مین مرتبہ
عالی اور مقامات افضل حاصل کرون یا باشتیاق ملاقات پروردگار جلدی کرون مین نے ملاقات اپنے پروردگار
کی اختیار کی ابو موہبہ کہتے ہین کہ مین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ دنیا کے خزانونکی کنجیان لے لیجیے بعد
اسکے بہشت مین داخل ہوجیے آپنے فرمایا کلا واللہ ای ابا موہبہ مین ملاقات اپنے پروردگار کی چاہتا ہون
بعد اسکے آپ بقیع سے پھرے اور وہ عارضہ درد سر کا جس مین آپنے دنیا سے رحلت فرمائی شروع ہوا
اور بھی وارد ہوا کہ آنحضرت صلعم بقیع سے غرقد مین تشریف لائے اور تین بار آپنے فرمایا السلام علیکم
یا اہل القبور اور بھی فرمایا کہ اسے رخصت ہو دنیا سے آرام کرو نجات پائی تمنے بلاؤن اور فتنون سے
جو بعد تمھارے ظاہر ہونگے بعد اسکے اپنے صحابہ سے خطاب کرکے ارشاد فرمایا کہ یہ گذرے ہوئے
تم سے بہتر ہین صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ وہ بھائی ہمارے ہین جیسے کہ وہ ایمان لائے ہم بھی ایمان
لائے اور جیسے اونھون نے مال خرچ کیا ہمنے بھی خرچ کیا اور جیسے وہ دنیا سے رخصت ہوگئے ہم بھی رخصت
ہوجاوینگے تو اونکو ہم پر کس بات کی فوقیت ہی آپ نے فرمایا کہ وہ دنیا سے رخصت ہوگئے اور اپنے اعمال کے
اجر و ثواب سے دنیا مین کچھہ نہ کھایا اور نہین جانتا ہون کہ تم بعد اسکے کیا کام کرو اور کیا فتنے تم مین پیدا ہون
حضرت ابو ہریرہ رض کہتے ہین کہ ایکدن رسول خدا صلعم کے ساتھہ مقبرہ بقیع مین آیا حضرت نے وہان دعا فرمائی
السلام علیکم دار قوم مومنین وانا انشاء اللہ بکم لاحقون اور فرمایا ای کاش مین اپنے
بھائیون کو دیکھتا صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم نہین بھائی تیرے ہین فرمایا کہ تم اصحاب میرے ہو بھائی
میرے وہ لوگ ہین جو پیچھے میرے ہونگے یعنے ابھی تک پیدا نہین ہوئے مین ذمہ دار اونکا ہون حوض کوثر پر صحابہ نے عرض کیا

کہ یا رسول اللہ وہ لوگ جو بعد آپکے ہونگے اونکو آپ بغیر دیکھے ہوئے کیسے پہچان لینگے آپنے فرمایا کہ تم اپنے گھوڑون کو نشانیون سے کیسے پہچان لیتے ہو اسیطرح میری امت بھی قیامت مین سفید پیشانیان اور سفید ہاتھ پانوں یعنی روشن اور منور آثار وضو سے اوٹھینگے سیر کی معتبر کتابون مین یون وارد ہوا کہ بقیع جو اصحاب جنت مآب کہ حضرت کے عہد مبارک مین اور بعد آپکے دفن ہوئے بہت ہین چنانچہ قاضی عیاض حضرت امام مالک سے دس ہزار صحابی نقل کرتے ہین اسیطرح سادات اہلبیت نبوت اور علما تابعین وغیرہ اوسمین ہین لیکن قول صحیح یہ ہے کہ اون سب حضرات کی قبرین بالتحقیق نہین معلوم ہین مگر بعض کی اسوجہ سے کہ عہد سلف مین قبرونکا بنانا اور اونپر نام لکہ دینا معمول نہ تھا اسی سبب سے بوجہ گذرنے زمانہ کے نشان قبر مٹنے جاتے ہین جیسے کہ تصریح اسکی امام سمہودی نے فرمائی ہے اسوجہ سے جو قبے کہ مشہور و معروف بالفصل اوس مقبرہ مقدس مین ہین وہ لکھے جاتے ہین ایک قبہ اہلبیت کا کہ اسمین حضرت عباس چچا حضرت کے اور حضرت امام حسن و حضرت امام زین العابدین و امام محمد باقر و امام جعفر صادق و حضرت جناب فاطمہ زہرا صحیح روایت کے سوافق رضی اللہ عنہم اجمعین اوسمین مدفون ہین وفات اس جگہ معلوم کرنا چاہیے کہ جناب سید الشہدا حضرت امام حسین کے سر مبارک کے مقام دفن مین اختلاف ہے لیکن بعد تحقیق قول صحیح یہ ہے کہ سر مبارک مدینہ طیبہ مین جنت البقیع مین مدفون ہے چنانچہ قرطبی سے منقول ہے کہ یزید لعین نے سر مبارک جناب سید الشہدا کو مدینہ طیبہ مین روانہ کیا پس آپکے سر مبارک کو کفن دیکر قریب حضرت فاطمہ کے دفن کر دیا اور خلاصۃ الوفا جو نہایت کتاب معتمد ہے امام سمہودی کی اسمین لکھا ہے کہ جسم مبارک جناب امام حسین کا کربلا مین ہے اور سر مبارک آپکا مدینہ طیبہ مین جنت البقیع مین حضرت امام حسن کے پہلو مین مدفون ہے پس جو لوگ کہتے ہین کہ سر مبارک کربلا مین لیجا کر دفن کیا گیا اس قول کی صحت نہین ہے اور اسکا بین چند قول مین لیکن قول صحیح لکھا گیا اسیطرح حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی جذب القلوب مین لکھتے ہین کہ زبیر بن بکار روایت کرتے ہین کہ امام حسن مجتبے نے جسم شریف امیر المومنین علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کا لاکر بقیع مین دفن کیا اور حضرت امام سمہودی کی تحقیق سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے پس جسوقت کہ زیارت کرنیوالا اس قبہ شریف پر پہونچے تو تمام ائمہ ہدی کی نیت کر کے سلام کرے دوسرا قبہ حضرت عثمان ابن عفان کا ابن شبہ نقل کرتے ہین کہ لوگون نے چاہا کہ آپکو حجرہ اقدس رسول مقبول مین دفن کرین اور آپ نے حضرت عائشہ صدیقہ سے بھی زندگی مین اجازت لے لی تھی لیکن مفسد ہونے آپکو وہان دفن ہونے دیا اور مستعد فساد ہوئے آخر کار آپکو جانب مشرق بقیع بمقام حش کوکب جو اب داخل بقیع ہے دفن کیا قبہ تیسرا حضرت ابراہیم ابن خاتم النبیین صلعم کا کہ اوسمین قبر عثمان بن مظعون اور عبد الرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص کی قبہ چوتھا ازواج مطہرات کا سوائے حضرت خدیجہ کے کہ آپ

اول قبہ اہلبیت کا

بیان اس بات کا کہ بنا بر تحقیق صحیح سر مبارک جناب سید الشہدا جنت البقیع میں ہے

دوسرا قبہ حضرت عثمان بن عفان کا

مکہ معظمہ کے قبرستان جنت المعلا مین دفن ہین اور حضرت میمونہؓ کی جا بمقام سرف مین دفن ہین قبہ پانچوان رسول مقبول صلعم کے صاحبزادیونکا سوا حضرت فاطمہؓ کی قبہ چھٹا عقیل بن ابیطالب حضرت علیؓ کے بھائیکا قبہ ساتوان نافع کا جو مولے تھے عبد اللہ بن عمرؓ کی قبہ آٹھوان حضرت امام مالک کا اور قریب آپکے مزار کے امام سمہودی کی بھی قبر شریف ہی قبہ نوان حضرت حلیمہ سعدیہؓ کا قبہ دسوان فاطمہ بنت اسد حضرت علیؓ کی والدہ ماجدہ کا قبہ گیارہوان حضرت ابو سعید خدری کا قبہ بارہوان حضرت صفیہ کا جو حضرت صلعم کی پھوپھی تھین مگر یہ تینون قبہ احاط دیوار سے باہر ہین اسقدر اصحاب سیر نے آثار و اخبار سے تحقیق فرماکر لکھے ہین علاوہ ان مقابر کے جو مقبرے اور قبے کہ مدینہ طیبہ کے اطراف مین مشہور ہین اور سلاطین نے اپنے اپنے عہد مین اونکو تعمیر کیا وہ یہ ہین قبہ سیدنا حضرت اسمٰعیل بن امام جعفر صادقؑ کا جنکا بقیع سے مغرب کی طرف دیوار شہر کے اندر بڑا قبہ بنا ہوا ہی قبہ سیدنا مالک بن سنانؓ پدر بزرگوار والد ماجد حضرت ابو سعید خدریؓ کا جو مدینہ طیبہ کی دیوار مغربی کے پاس قریب دروازے کے ہی و قبہ نفس زکیہ حضرت مہدی پوتے حسن مثنی کا جو ابو جعفر منصور کے وقت مین شہید ہوئے اونکا قبہ باہر مدینے کے جبل سلع سے مشرق کی طرف ہی پس مستحب ہی کہ ہر روز بعد زیارت جناب سرور عالم صلعم کے جنت البقیع کی زیارت کرے اور بعد سلام کے یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاَھْلِ الْبَقِیْعِ الْغَرْقَدِ اَللّٰھُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَھُمْ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَھُمْ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَھُمْ پھر گیارہ بار سورہ اخلاص پڑھے حدیث شریف مین وارد ہوا کہ جو شخص قبرستان مین آوے اور گیارہ بار سورہ اخلاص پڑھ کر ثواب اوسکا اہل مقبرہ کو بخشے اللہ تعالے اوسکو اجر بقدر شمار ہر مردہ کے جو اوس مقبرہ مین دفن ہی دیتا ہی اور چاہئے کہ وقت سلام کے تمام آل و اصحاب اور مسلمانونکی نیت کرے اور ہر ایک جگہہ تھوڑی تھوڑی دیر ذکر و تسبیح کے ساتھ ٹھہرتا جاوے خداوند کریم سب مسلمانونکو اوس مقام اقدس کی زیارت سے مشرف فرماوے

فصل چوتھی

شہداء احد اور بدر کے فضائل مین غیرہ اذکار مناسب

اہل اسلام پر پوشیدہ نہین کہ حق تعالی نے شہداء احد کو بہت بڑی بزرگیان عطا فرمائی ہین ابن عمرؓ سے منقول ہی کہ جو شخص شہداء احد پر گذرے اور اونپر سلام کرے تو وہ دن قیامت تک اوس شخص پر سلام بھیجتے رہتے ہین اور ایک روایت مین وارد ہوا کہ رسول مقبول صلعم قریب لاش مبارک حضرت مصعب بن عمیرؓ کے کہ آپ شہداء احد سے ہین کھڑے ہوئے اور یہ آیت شریف پڑھی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاھَدُوا اللّٰہَ عَلَیْہِ آہ اللّٰھُمَّ اِنَّ عَبْدَكَ وَنَبِیَّكَ یَشْھَدُ اَنَّ ھٰؤُلَاءِ شُھَدَاءُ احد پھر فرمایا کہ او شہداء احد کے پاس سلام کرو

جو شخص کہ انپر سلام کرے تو جبتک کہ زمین آسمان قائم ہے وہ جواب سلام کا دیتے ہین بعد اسکے آپ
دوسری جگہہ کھڑے ہوے اور فرمایا کہ یہ اصحاب میرے ہین کہ دن قیامت کے اونکے حق مین
گواہی دونگا حضرت ابا بکر صدیق رضؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلعم کیا ہم آپکے اصحاب نہین ہین
فرمایا کہ تم اصحاب میرے ہو لیکن نہین جانتا ہون کہ تم بعد میرے کیا کرو اور یہ تو خیر و سلامتی سے
دنیا سے رخصت ہوگئے وارد ہوا کہ جب رسول مقبول صلعم حضرت حمزہ سید الشہدا رضؓ کی لاش مبارک کی
جاکر کھڑے ہوے تو آپنے دیکھا کہ ملعونون نے آپکے گوش و بینی قطع کیے ہین معاذ اللہ منہا اور شکم اطہر اقدس کو
پارہ پارہ کیا تو آپنے وہان چند کلمات افسوس و حسرت اور غیظ و غضب کے فرمائے اور فرمایا
کہ مجکو ہرگز ایسی مصیبت نہ پہونچیگی اور ہرگز اس سے زیادہ غصہ کی جگہہ نہ کھڑا ہونگا کہ اسی درمیان مین
حضرت جبرئیلؑ وحی لائے مکتوب فی اہل السموات السبع حمزۃ ابن عبد المطلب اسد اللہ واسد رسولہ
غرض آپنے شہدا احد کو بے غسل و کفن اونہین خون آلودہ کپڑون سے دفن کردیا اور ایک ایک قبر مین
دو دو شہیدون کو دفن کیا اور جسکو قرآن مجید زیادہ یاد تھا اوسے آگے کیا حدیث صحیح مین وارد ہوا
کہ اللہ تعالی نے شہدا کی ارواح کو سبز جانور کے قالب مین رکھکر اجازت دی ہے کہ بہشت مین
جہان چاہین سیر کرین جو چاہین کھاوین اور رات کو سونے کی قندیلون مین کہ سایۂ عرش مین ہین
جا رہتی ہین اور یہ بھی حدیث صحیح مین وارد ہوا کہ اللہ تعالی جل جلالہ نے شہدا احد کو اپنے حضور مین
بلاکے اونسے کلام کیا اونہین سے عبد اللہ ابن جابرؓ سے بالمشافہہ کلام کیا اور پوچھا کہ اگر تمہین کسی چیز کی
خواہش ہو تو بیان کرو دیجاوے اونہون نے عرض کیا کہ ہمین سب نعمتین بہشت کی ملتی ہین ہمین
اب کسی چیز کی خواہش ہو البتہ ایکبات کی خواہش ہے کہ ہم پھر دنیا مین بھیجے جاوین اور تیرے لیے
پھر شہید ہون اللہ تعالی نے فرمایا کہ دنیا مین دوسری بار جانا نہین ہوسکتا اسو جہسے یہ آرزو تمہاری
حاصل نہ ہوگی تب اونہون نے عرض کیا کہ ہمارا حال ہمارے بھائیون کو پہونچا دیا جاوے تب اللہ تعالی نے
یہ آیتین نازل فرمائین ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا آخر تک لکھا ہے کہ جو صحابہ
کہ غزوہ احد مین بھاگے اونکا قصور اللہ تعالی سے معاف فرمایا اسلیے کہ وہ لوگ مخلص جان نثار
رسول مقبول صلعم کے تھے یہ قصور اونسے بمقتضای بشریت ہوگیا تھا قرآن مجید مین آیت عفو کی موجود ہے
اسی غزوہ مین رسول مقبول صلعم کا دندان مبارک شہید ہوا کہ وہ مقام قریب مدینہ پہاڑ کے ہے

لوگ زیارت کرتے ہین اسی غزوہ مین رسول مقبول صلعم نے حضرت طلحہ رضکے حق مین ارشاد فرمایا
اوجب طلحة یعنی طلحہ رضنے اپنے لیے جنت واجب کر لی اور شہداء احد بقول صحیح ستر ہین
اونمین سید الشہداء حضرت حمزہ رض ہین اخبار صحیحہ مین وارد ہوا کہ بعد گذرنے چھیالیس ۴۶ برس کے
بعض شہداء احد کی قبرین کھولین تو اونکو ویسی ہی تر و تازہ مانند غنچہ ہائے گل زخمونپر ہاتھ دہرے ہوے
پایا اور جب زخمونپر سے ہاتھ اوٹھاتے ہین خون تازہ اونمین سے جاری ہوتا ہی اور یہہ غزوہ
ساتوین یا گیارھوین شوال کو واقع ہوا رسول مقبول صلعم نے شب برات مین واسطے شہداء احد کے
استغفار کیا ہی جیسے کہ اہل بقیع کے لیے بھی استغفار کیا ہی پس شب برات مین شہداء احد
اور اور مردون کے لیے استغفار کرنا اور اونکو ثواب پہونچانا مطابق سنت کے ہی اور ایک روایت مین
ہوا کہ رسول مقبول صلعم ہر سال شہداء احد کی قبرون پر آتے تھے اور فرماتے تھے سلام علیکم
بما صبرتم فنعم عقبی الدار اور مقام شہداء احد کا ایک احاطہ ہی جانب مغرب مشہد مقدس
حضرت حمزہ سید الشہداء رض کے اونمین علاحدہ علاحدہ نشان قبرونکا نہین ہے مدینہ شریف سے یہہ مقام
قریب تین ۳ کوس کے ہے پس علماء دین لکھتے ہین کہ زیارت شہداء احد کی جمعرات کو
مستحب ہی اور وقت زیارت کے یہ کہے سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار سلام
علیکم دار قوم مومنین و انا انشاء اللہ بکم لاحقون اور آیۃ الکرسی اور قل ہو اللہ پڑہے
اسیطرح علماء دین لکھتے ہین کہ جمیع حاضرین بدر کا بہت بڑا رتبہ ہی اور باقی صحابہ سے افضل ہین
اور سب بہشتی ہین رسول مقبول صلعم اور خلفاء راشدین اہل بدر کی بہت توقیر و اکرام
کرتے تھے صحیح بخاری مین وارد ہوا کہ حضرت جبرئیل نے رسولخدا صلعم سے بیان کیا
کہ جسطرح تمھارے اصحاب مین اہل بدر عالی رتبہ ہین بنسبت باقی اصحاب کے اسیطرح جو ملائکہ
کہ جنگ بدر مین حاضر ہوے وہ اشرف و اعلی ہین بنسبت اور ملائکہ کے حدیث شریف مین وارد ہے
کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ تم نہین جانتے ہو اے عمر کہ اللہ تعالی نے ایک توجہ خاص کی
اہل بدر پر اور اونہین کہا اعملوا ما شئتم فقد غفرت لکم یعنی جو تمھارے جی مین آوے کرو
مین نے تمکو بخشدیا بروایت مشہور اہل بدر تین سو تیرہ ۳۱۳ آدمی تھے ستتر ۷۷ مہاجرین مین سے
اور دو سو چھتیس ۲۳۶ انصار مین سے **ف** علماء دین لکھتے ہین کہ اہل بدر کی وجہ فضیلت یہی

کہ اونسی تائید دین متین کی ہوئی ایسی موقع پر کہ دین کی جڑ قائم ہوگئی اس سے معلوم ہوا کہ تائید دین متین افضل عبادات ہی

فصل پانچوین مدینہ طیبہ کے جنگلون اور پہاڑون کے فضائل مین

عاشقان در دولت احمدی و طالبان آستانہ اقدس مصطفوی پر پوشیدہ نہ رہی کہ حق سبحانہ تعالے جل جلالہ نے اپنی حبیب محمد رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے شہر مبارک کی جنگلون اور پہاڑون کو بھی بہت بڑی بزرگیان عنایت فرمائی ہین اونمین سے چند اسجگہہ لکھی جاتی ہین کہ کتب احادیثمین وارد ہوا کہ احد پہاڑ عاشق اور معشوق حبیب کبریا ہی اور جناب سید الشہدا حضرت حمزہؓ کا مقام شہادت ہے صحیح بخاری اور صحیح مسلم مین وارد ہوا کہ رسول مقبول صلعم نے احد پہاڑ کیطرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ ھذا جبل یحبنا ونحبہ یعنے یہہ پہاڑ ہی کہ دوست رکھتا ہی ہمکو اور ہم دوست رکھتی ہین اوسکو اہل حدیث لکھتے ہین کہ حضرت صلعم نے یہ فضیلت احد پہاڑ کے حق مین کئی وقتون مین بیان فرمائی ہے جیسی کہ بخاری کی کئی روایتون سے ظاہر ہی حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک روز نظر اطہر آنسرور صلعم کی جبل احد پر پڑی تو آپنے تکبیر کہی اور فرمایا کہ ھذا جبل یحبنا ونحبہ علی باب من ابواب الجنۃ وھذا عیر جبل یبغضنا ونبغضہ علی باب من ابواب النار یعنی یہ پہاڑ ہے کہ دوست رکھتا ہی ہمکو اور ہم اوسکو دوست رکھتی ہین اور ہوگا یہ اوپر ایک دروازہ دروازہ جنت سی اور یہہ عیر پہاڑ ہے کہ بغض رکھتا ہی ہمسے اور ہم اس سی بغض رکھتے ہین اور ہوگا یہ اوپر دروازہ کی دروازون دوزخ سی ف عیر نام ایک پہاڑ کا ہی مقابل احد پہاڑ کے مکہ شریف کی رستہ مین کہ حبیب خدا نے اوسکو دشمن اپنا بیان فرمایا اسجگہ علما دین فرماتے ہین کہ دوستی اور دشمنی اور نیک بختی اور بد نصیبی جمادات مین بھی خدا نے پیدا فرمائی ہی امام نووی رح فرماتے ہین کہ محبت مذکور حدیث شریف مین طرفین سی ثابت ہی یعنی کہ آنحضرت صلعم کی جانب سی اور بھی جانب جبل احد سی اسیوجہہ سی یہ پہاڑ جنت مین رسول مقبول صلعم کے ہمسایہ مین ہوگا حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رح فرماتے ہین کہ جس صورت مین کہ پہاڑ اور سب جمادات و نباتات وغیرہ خدای برحق کی تسبیح و تہلیل مین مصروف ہین کہ خداوند کریم فرماتا ہے وَاِنْ مِنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِہٖ اگر محبت حبیب کبریا بھی موصوف ہون تو کچھ محل تعجب نہین و نعم ما قیل سہ سر حب ازلی در ہمہ اشیا جاریست + ورنہ برگل نزدی بلبل مسکین فریاد + اسیوجہہ سی محققین علما اس بات پر متفق ہین کہ رسول مقبول صلعم مبعوث ہین

طرف تمام مخلوقات کی کچھ خصوصیت جن و انس اور فرشتون کی نہین ہی بلکہ آپ رسول کل عالم کے ہین
حتی کہ نباتات و جمادات کی علاوہ اسکے ایکبار رسول مقبول صلعم احد پہاڑ پر کھڑے ہوے تو اوسکو
کمال جنبش اور بیقراری پیدا ہوئی تو آپنے اس پہاڑ سے خطاب فرمایا اسکن یا احد فانما علیک
نبی او صدیق و شہیدان پس یہ خطاب بہت بڑی دلیل قوی اور روشن ہی اسبات پر کہ انمین خدائی علم عقل بھی
پیدا فرمایا ہی اور ظاہر ہے کہ عشق و محبت لوازم فہم و عقل سے ہی علاوہ اسکے سلام کرنا حجر کا حضرت سے
اور رونا ستون حنانہ کا آپکے فراق مین وغیرہ دلیل روشن ہی ثبوت مدعا پر اور جبکہ اہل مدینہ آنحضرت صلعم
حق مین دو طرح پر ہوے مخلص اور منافق اسیطرح بقاع و اماکن مدینہ طیبہ بھی دو طرح پر ظاہر ہوئی یہی وجہ ہے
کہ جبل عیر جانب منافقون اہل مسجد ضرار کے واقع ہوا اور آخرت مین بھی اونھین کے ساتھ دوزخ مین ہوگا
وارد ہوا کہ ابن ابی وغیرہ جماعت بڑی منافقون کی جنگ احد کے روز حضرت کی ساتھ نکلی لیکن
جبل احد تک کہ مقام صدیقون اور حبیبون کا ہے نہ جاسکے رستہ ہی سے پھر آئے لکھا ہے
کہ جسوقت جناب رسالت مآب صلعم کسی سفر سے پھرتے تھے تو جب آپ قریب احد پہاڑ کی پہونچتے تھے
تو آپ اوسکو دیکھکر نہایت خوش ہوتے تھے اور وہ بزبان حال اہل مدینہ کو خبر پہونچی حبیب کبریا کی
دیتا تھا پس ظاہر ہے کہ یہ کام محبون اور دوستدارون کا ہے شیخ لکھتے ہین کہ اتبک مشاہدہ آثار محبت
اور عداوت آنسرور صلعم کا ان دونون پہاڑون مین یعنے جبل احد و جبل عیر مین نورانیت اور تاریکی
اور خوشنودی اور غمگینی سے ظاہر ہے کہ کسی صاحب نظر پر مخفی نہین ہے ہر وقت اور ہر حالت مین
یعنی جب احد پہاڑ کیطرف کہ نظر کیجاتی ہے تو نور و سرور اوسمین عیان دکھلائی دیتا ہے
کہ انکار اوسکا نعوذ باللہ بیہیچ حکم انکار ظاہر شے کے ہے اور پریشانی اور تاریکی ہر وقت
جبل عیر مین نمودار ہے کیونکہ وہ دشمن سید ابرار ہے نعوذ باللہ علمار دین فرماتی ہین کہ احد مشتق
توحد سے ہے کیونکہ وہ پہاڑ بھی علیحدہ ہے اور پہاڑون سے کسی پہاڑ سے ملا نہین ہے
فی الحقیقت جبل احد ایک کوہ علیحدہ ظاہر و عیان ہے مقابل مدینہ منورہ کی جانب شمال مین
بمسافت دو میل یا قدری زائد یا یہ وجہ کہ جو کہ وہ مقام ملتجا ہی اہل ایمان اور اہل توحید کا ہے
اسوجہ سی اوسکا نام احد رکھا گیا پس کونسا نام اس سی زیادہ فاضل ہے اسوجہ سی کہ مشتق احدیت سے ہے
کہ صفت لازمہ ذات احد مطلق سی ہے بخلاف عیر کے کہ نام حمار وحشی کا ہے کہ برائی اخلاق

اور بدا و صافی مین مشہور ہی روایات معتبرہ مین وارد ہوا کہ احد پہاڑ ہے پہاڑون جنت سے
جب تم گذرو او سپر تو کھاؤ اوسکے درختون کے میوون کو اگر وہ نہووین تو اوسکے جنگل کی
گھاس کھاؤ حضرت زینبؓ بنت نبط اپنی اولاد کو کہا کرتی تھین کہ جاؤ و اسطے زیارت احد پہاڑ کے
اور لاؤ میرے واسطے اوسکی گھاس کو حدیث شریف مین وارد ہوا الحد علی رکن من ارکان الجنۃ
و عیر علی رکن من ارکان النار یعنے احد پہاڑ اوپر رکن کے ہے ارکان جنت سی اور عیر اوپر رکن کی ہے
ارکان نار سی طبرانی حضرت عمرو بن عوفؓ سی روایت کرتے ہین کہ رسولخدا صلعم نے فرمایا چار پہاڑ
ہین پہاڑون جنت سی اور چار نہرین ہین نہرون جنت سی اور چار ملاحم ہین ملاحم جنت سے
پوچھا گیا کہ یا رسول اللہ صلعم وہ کونسی پہاڑ ہین آپنے فرمایا کہ احد کہ وہ دوست رکھتا ہے ہمکو
اور ہم اوسکو دوست رکھتے ہین اور ورقان پہاڑ ہے پہاڑون جنت سی او طور پہاڑ ہے
پہاڑون جنت سی اور لبنان پہاڑ ہے پہاڑون جنت سی اور چار نہرین یہ ہین نیل اور فرات
و سیحان و جیحان اور چار ملاحم یہ ہین بدر و احد و خندق و حنین اسیطرح ابن شیبہ نے اس حدیث کو
روایت کیا بعض روایات مین وارد ہوا کہ بنیاد عمارت کعبہ شریف کی چھ پہاڑون سی ہوئی ہے
ابو قبیس و طور و قدس و ورقان و رضوی و احد ابن شیبہ حضرت انس ابن مالکؓ سی روایت کرتے ہین
کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ جبکہ حضرت رب العزت نے کوہ طور پر تجلی فرمائی تو چھ پہاڑ سطوت اور عظمت
تجلی رب العزت سی اوڑے تین ٹکڑے مدینہ منورہ مین گرے احد و ورقان و رضوی اور تین
مکہ معظمہ مین گرے حرا و ثبیر و ثور ف ورقان ایک پہاڑ ہے مکہ شریف کی رستہ مین جا بزان کے
اسیطرح رضوی پہاڑ ہے ابن شیبہ حضرت جابر ابن عبد اللہؓ سے روایت کرتے ہین کہ جب موسیٰ
اور حضرت ہارونؑ بقصد حج یا عمرہ مکہ معظمہ مین پہونچے تو پھرتے وقت جب مدینہ طیبہ مین پہونچے
تو احد پہاڑ پر اوترے کہ یکایک پیام اجل حضرت ہارونؑ کا وہان پہونچا چنانچہ آپ وہین دفن ہوئے
قبر آپکی مشہور و معروف ہی وارد ہوا کہ رسولخدا صلعم جب غزوہ ابوا مین ورقان پہاڑ کی پاس پہونچے
آپنے فرمایا کہ جانتے ہو کہ نام اس پہاڑ کا کیا ہے نام اسکا حمت ہی بعد اسکے آپنے دعا کی اور فرمایا
اللھم بارک فیہ و بارک لاھلہ فیہ بعد اسکے فرمایا کہ جانتے ہو کہ نام اس جنگل کا کیا ہی یہ سجاسج ہے
اور یہ جنگل ہی جنت کی جنگلون سے ستر پیغمبرون نے پہلے مجھسے اس جنگل مین نماز پڑھی ہی اور موسیٰ بن عمران ؑ

بیان حج
حضرت ہارون

ستر ہزار بنی اسرائیل سے پہاڑ اوترے اور آپنی دو عبا قطوانی نے یہان پہن کر ناقہ عضبا پر سوار ہوئے
اور قیامت قائم ہونگی جبتک کہ عیسی بن مریم بھی بقصد حج یا عمرہ اس جنگل مین نگذرین اور منجملہ
جنگلون مقدس سے وادی عقیق ہی کہ جابجا احادیث مین اوسکے فضائل وارد ہوی ہین حدیث صحیح مین
ابن عمرؓ سے روایت ہی کہ وہ فرماتے تھے آنحضرت صلعم سے سنا مینے کہ آپ وادی عقیق کی شان مین
فرماتی تھے کہ آج کی رات فرشتہ آیا میرے پاس اور اوسنے کہا کہ صل فی ھذا الوادی المبارک
یعنی نماز پڑہ اس جنگل مبارک مین اور دوسری حدیث مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ العقیق وادی مبارک یعنی عقیق جنگل مبارک ہی اور حضرت انسؓ سے روایت ہی کہ اونھون نے کہا
کہ ایکبار رسول اللہ صلعم کے ساتھ وادی عقیق کیطرف گیا مین آپنے فرمایا کہ ای انسؓ برتن ہمارا کا
اس جنگل کے پانی سے بھر لے کہ مین اس جنگل کو دوست رکھتا ہون اور وہ مجکو دوست رکھتا ہے
حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہی کہا اونھون نے کہ فرمایا حضرت عمرؓ نے کہ سنا مینے رسول اللہ صلعم سے
اور آپ تھی اوسوقت وادی عقیق مین کہ آجکی رات آیا میرے پاس ایک آنیوالا پروردگار
میرے کیطرف سے یعنی فرشتہ اور اوسنے مجھسے کہا کہ نماز پڑہ اس جنگل مبارک مین اور کہہ عمرہ
حج مین اور ایک روایت مین آیا کہ کہہ عمرہ اور حج یعنی نماز پڑھنا اس جنگل مین مانند حج اور عمرہ کی ہے
روایت کیا بخاری نے **ف** اہل حدیث لکھتے ہین کہ وادی عقیق قبا سے ایک دن کی راہ ہے
اہل اسلام کو مقام غور کر نیکا ہے کہ جس شہر پاک کے جنگلون کے یہ فضائل اور مناقب ہون
تو خاص اوس شہر مقدس یعنی مدینہ طیبہ کے کیا فضائل بیان کیے جاوین رب العالمین اون جنگلون
مقدس کی زیارت سب مسلمانون کو نصیب فرمائے آمین

فضائل وادی عقیق

باب گیارھوان فصل پہلی مسجد نبوی کی شروع تعمیر کے بیان مین

علماء سیر لکھتے ہین جب ناقہ سرور عالم صلعم کا دروازہ مسجد پر بیٹھا تو رسول مقبول صلعم نے فرمایا
ھذا المنزل ان شاء اللہ تعالے یعنی یہ البتہ ہمارے اوترنے کی جگہہ ہے ان شاء اللہ تعالے ہیں
آپ سواری پر سے اوترے اور یہ آیت شریف پڑھی رَبِّ أَنْزِلْنِي مُنْزَلًا مُبَارَكًا وَأَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِينَ
و ندنون مین اوسجگہہ کہجور کے درخت تھے اور اوسمین حق دو یتیمون کا تھا آپنے اونکو بلایا اوسجگہہ کو
واسطے مسجد کی قیمت سے چاہا اونھون نے ہر چند عرض کی کہ حضور کی نظر ہے لیکن آپنے دس مثقال طلا مین

وجہ تعمیر

وہ زمین اونسے خریدی اور حضرت ابابکر صدیق نے قیمت ادا کی پس آپنے اوس جگہ کو صاف کیا اور تعمیر
مسجد شریف کی شروع فرمائی بقیع مین قریب بیر ایوب کی اینٹین بنوائین اور آپ ذات خاص سے
اینٹین اوٹھا کر لاتے تھے اور صحابہ بھی آپکے ساتھ لاتے تھے اور آپ واسطے شوق بڑہانی صحابہ کے
یہہ فرماتے تھے اللھم لا خیر الا خیر الاخرۃ فارحم الانصار والمھاجرۃ یعنی ای اللہ نہین خیر چاہتا ہون
مگر خیر آخرت کی پس رحم کر انصار اور مہاجرین پر حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہین کہ ایکبار مینے دیکھا
کہ رسول مقبول صلعم شکم مبارک سے تا سینہ مبارک تک اینٹین اوٹھائے ہوے لیے آتے تھے
مینے دیکھکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلعم مجکو دیجیے کہ لیجاؤن آپنے فرمایا کہ اینٹین بہت ہین
تو بھی اوٹھا لا یہہ مجکو لیجانے دی اور فرمایا یا اباھریرۃ العیش عیش الاخرۃ یعنے ای ابو ہریرہ
نہین عیش ہے مگر عیش آخرت کا مگر علماء سیر لکھتے ہین کہ شاید یہہ حال دوسری بنا کا ہوا ہو اسوجہ سے
کہ حضرت ابو ہریرہ سال فتح خیبر مین ایمان لائے ہین اور مسجد شریف کی بنا مقدم ہے
حدیث صحیح مین وارد ہوا کہ ہر صحابی ایک ایک اینٹ اوٹھاتے تھے اور عمار بن یاسر
دو دو اوٹھاتے تھے رسول مقبول صلعم نے اونکو دیکھکر فرمایا ویحا یا عمار یقتلہ الفئۃ الباغیۃ
یعنے افسوس ہے ای عمار قتل کرے گی اوسکو ایک گروہ باغی بلاویگا وہ اونکو طرف جنت کے
اور وہ بلاوینگے اوسکو طرف دوزخ کی ف یہہ پیشین گوئی از قبیل معجزات جناب سید الکائنات
تصور کرنا چاہیے مسلم نے حضرت ابی قتادہ سے روایت کی ہے کہ ایام غزوہ خندق مین عمار
بن یاسر خندق کھودتے تھے حضرت نے اونکے سر پر ہاتھ پھیر کے فرمایا کہ افسوس ابن سمیہ تجھے
ایک گروہ باغیونکا قتل کریگا انتہے سمیہ حضرت عمار کی مان کا نام ہے جناب رسول مقبول صلعم نے
براہ شفقت عمار کے سر پر ہاتھ پھیر کے یہہ خبر فرمائی کہ تمہین باغی لوگ شہید کرینگے سو مطابق
اس خبر کے واقع ہوا کہ حضرت عمار جنگ صفین مین حضرت علی رض کے ساتھ تھے اور معاویہ کی لشکر نے
اونہین شہید کیا طبرانی نقل کرتے ہین کہ ایک انصاری کا مسجد کے ہمسایہ مین گھر تھا رسول اللہ صلعم نے
اوس انصاری سے فرمایا کہ یہہ گھر بعوض بہشت کی گھر کے مجکو دیدی اوس انصاری نے توفیق اس معاملہ کی
نہ پائی عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلعم مین مرد فقیر اور عیالدار ہون اور سواے اسکے اور جگہ
نہین رکھتا ہون تسپر یہہ عذر اونکا قبول فرمایا لیکن حضرت عثمان نے اوس گھر کو

دس ہزار درم مین خرید کیا اور آپسے آنکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلعم وہ گھر مجھسے بعوض بہشت کی گھر کی
خرید لیجیے آپنے اوسی شرط پر خرید لیا اور مسجد شریف مین اوسے داخل کیا کتب حدیث مین وارد ہوا
کہ مسجد شریف کی تعمیر مین آنحضرت نے ایک پتھر رکھکر ارشاد کیا حضرت ابوبکر صدیق رضؓ سے کہ تم ایک پتھر
اس پتھر سے ملا کر رکھو اور حضرت عمر رضؓ سے متصل پتھر حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کے اور حضرت عثمان رضؓ سے
متصل پتھر حضرت عمر رضؓ کے پتھر رکھوا کے فرمایا ھٰؤلاء الخلفاء من بعدی یعنی یہہ لوگ خلیفہ ہونگے میرے
بعد سو مطابق اسی پیشین گوئی کے واقع ہوا اور آپ ساتھہ اصحاب کی تعمیر مسجد کے کام مین پتھر لا کر رکھتے
رہتے تھے چھت مسجد شریف کی کھجور کی شاخون کی اور ستون کھجور کی لکڑی کے بنوائے اور تین در رکھے
اور کسیطرح اوسمین زینت و نقاشی کا کام نہ کیا وارد ہوا کہ بنانے مسجد شریف نبی کے سولہ مہینے یا سترہ مہینے تک
قبلہ بیت المقدس کیطرف رہا جب آیت تحویل قبلہ نازل ہوئی فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ
حضرت جبرئیل بحکم الٰہی حاضر ہوے اور جتنے پہاڑ درخت وغیرہ بیچ مین حاجب تھے اون سبکو جمال کعبہ معظمہ سے
اوٹھا لیا اور بنا قبلہ مسجد نبوی جانب میزاب رحمت کعبہ شریف کو دیکھکر کی گئی اور بعد پھرنے قبلہ کے
چودہ یا پندرہ روز تک مصلے حضرت کا پیچھے اسطوانہ مخلق کے رہا جسکو اب اسطوانہ عائشہ صدیقہ رضؓ
کہتے ہین بعد اسکے مصلے شریف جہان اب محراب نبی ہے قرار پایا محراب کی بنا عمر ابن عبد العزیز کے
وقت سے ہوئی کہ وہ بنی امیہ کیطرف سے امیر مدینہ طیبہ تھے احادیث صحیحہ مین وارد ہوا کہ رسول مقبول
جو پہلے رکھنے منبر شریف کے خطبہ پڑہتے تھے تو آپ بسبب تکلیف ہونے زیادہ دیر کی وجہ سے
ایک کھجور کی لکڑی پر تکیہ فرما لیتے تھے تو ایک انصار کی بی بی کے غلام نے عرض کی کہ اگر حضور کا
حکم ہو تو ایک منبر تیار کر دون آپنے اوسکی عرض قبول فرمائی اور اوسنے منبر تین زینہ کا بنایا
تیسرا درجہ مقام نشست رسول مقبول صلعم کا تھا جبکہ آپنے اوسجگہہ کو چھوڑ کر منبر اطہر پہ خطبہ پڑھنا
اختیار فرمایا تب وہ لکڑی کہ جسپر حضور گاہ گاہ تکیہ فرما لیتے تھے صدمہ فراق مصطفوی سے شق ہو گئی
اور مانند اونٹنی کی آواز کے گریہ و زاری شروع کی اور ہچکیان لینے لگا جیسے بچہ رونے سے
چپ کرایا جاتا ہی ہچکیان لیتا ہے یہانتک کہ تمام اصحاب اوسکی بیقراری اور زاری دیکھکر بیقرارانہ
رونے لگے رسول مقبول صلعم اوسکی بیتابی ملاحظہ فرما کر منبر شریف پر سے اوترے اور دست رحمت
و شفقت اوسپر رکھا اور اوسکو جسم مبارک سے چپٹا کر لوگون سے فرمایا کہ یہہ ستون ہمیشہ ذکر سنا کرتا تھا

اب جو اسنے یہ سنا تو رونے لگا بعد اسکے اوس سے فرمایا کہ اگر تو چاہے تو جسطرح تو تھی اوسی حال پر پہنچا دون
اور اگر تو چاہے تو بہشت مین تجکو لگا دون کہ جنت کی نہرون اور چشمون سے پانی پیا کرے اور ہمیشہ
پھلون سے ہری بھری رہے اور سب بہشتی تیرے پھل کھایا کرین پس بعد ایک لحظہ کے آپنے
صحابہؓ سے ارشاد فرمایا کہ اسنے بہشت کی رہنے کو اختیار کیا روایت ہے کہ جب حضرت امام حسن بصریؒ
اس حدیث کو بیان فرماتے تھے تو آپ روتے تھے اور فرماتے تھے کہ اے بندگان خدا
جبکہ فراق احمدی صلعم مین لکڑی سے فریاد کی آخر کیا تم آدمی ہو کر لائق اس رقت کی نہین ہو
قاضی عیاضؒ لکھتے ہین کہ حدیث فریاد و زاری کرنے ستون حنانہ کی مشہور و معروف ہے
بلکہ حد تواتر کو پہونچی ہے اسیطرح علامہ تاج الدین سبکی لکھتے ہین کہ صحیح میرے نزدیک یہہ ہے
کہ حدیث گریہ ستون کی متواتر ہے ایک جماعت کثیر اصحابؓ سے روایت ہے کہ وہ عصا
بعض اصحاب کے پاس تھا غرض اب ستون حنانہ نہین باقی رہا بالفعل اوسی جگہ اسطوانہ مخلقہ ہے
بعض کہتے ہین کہ حنانہ کو وہین دفن کر دیا اور بعض کہتے ہین کہ اوسکی کنگھیان بنا کر بطور تبرک کے تقسیم کی گئین
حضرت مولانائے رومؒ مثنوی شریف مین ستون حنانہ کی روایت کمال آب و تاب سے تحریر فرماتے ہین
الحاصل طول منبر شریف کا بقول صحیح دو گز تھا اور عرض ایک گز اور ہر درجہ ایک بالشت کا تھا
تا زمانہ خلفاء راشدین اسیطور پر رہا پھر اوسکو پوشش پہنائی حضرت عثمانؓ نے بعد اسکے چھہ درجہ اور زیادہ کیے
اوپر منبر شریف کو کیا بعد اسکے خلیفہ مہدی نے اور زیادتی کرنی چاہی مگر حضرت امام مالکؒ نے
منع فرمایا بعد جب ایکمدت کے وہ شکست ہو گیا تو پھر بعض خلفاء عباسیہ نے اور منبر نیا بنایا بعد اسکے
ہر ایک بادشاہ اپنے اپنے عہد مین منبر شریف بناتے گئے یہانتک کہ ۹۹۸ ہجری مین
سلطان مراد خان بن سلیم خان بادشاہ روم کے حکم سے منبر شریف سنگ سفید کا بنایا گیا
اور اوسپر ایک قبہ ہشت دہات کا ڈھلا ہوا بنایا بعض فاضلون روم نے اوسکی تاریخ مین یہ مصرع
عربی مین کہا ہے منبر اعظم ہ سلطان حرم رب العالمین سب مسلمانونکو وہ مسجد اور منبر دیکھنا نصیب فرماوے آمین

فصل دوسری مسجد نبوی کی تغیرات اور زیادات عمارات کی بیان مین جو خلفاء اور ائمہ اسلام کے
عہد مین ظہور پایا علماء سیر لکھتے ہین کہ بعد زمانہ جناب رسول مقبول صلعم کے جو اول زیادتی
کہ مسجد نبوی مین ہوئی حضرت عمرؓ کے وقت مین تھی اور حضرت ابا بکر صدیقؓ کو یا تو فرصت اسکام کو نہ ہوئی

یا اوسمین آپنے مصلحت نہ دیکھی کہ مسجد نبوی مین کچھ تعمیر وزیادتی فرماوین البتہ آپنے ستونان کہ چوب کے تھے
اونکی جگہہ اوسیطرح کی بنوادیے پس حضرت عمر فاروق نے جو اشارہ جناب رسول مقبول صلعم سے خدمت مین
پایا تھا تو آپنے بسبب مسلمانون کی کثرت کے وسیع فرمایا مسجد شریف کو چنانچہ سنہ ١٧ ہجری مین آپنے بڑھایا
مسجد نبوی کو جانب قبلہ و شام و مغرب سی سواے جانب مشرق کے کہ اوسطرف مین حجری ازواج مطہرات کے تھے
اور آپنے فرمایا کہ اگر رسول مقبول صلعم کی جانب سی مسجد شریف کی زیادتی کے باب مین نہ سنتا مین تو ہرگز زیادتی
نکرتا مین اگرچہ لوگون پر تنگی ہوتی پس تعمیر حضرت عمرؓ کی مانند تعمیر رسول خدا صلعم کے زمانہ کی تھی یعنی کچی اینٹ سے
اور چھت اور ستون کھجور کی شاخون سے بنی تھی نقل ہے کہ حضرت عباسؓ کا بھی گھر مسجد شریف کے قریب تھا
حضرت عمرؓ نے اونسے کہا کہ مسجد مسلمانون کے لیے تنگ ہی اور مین چاہتا ہون کہ وسیع ہو جاوے
پس ایک جانب حجری ازواج مطہرات کی ہین اور دوسری جانب آپ کے گھر کے بھی حجری امہات المومنین ہین یا
مجکو مجال اونکے گرانے کی نہین ہے یہی گھر آپکا ہے جو قیمت آپ کہین گے بیت المال سے دیدونگی
یا جسجگہہ کہ آپ مدینہ طیبہ مین مکان پسند فرماوین مین دلوا دونگا یا آپ مسلمانون کے لیے اس مکان کو تصدق کیجیے
پس ان تینون باتون مین ایک اختیار کیجیے حضرت عباسؓ نے کہا نہین قسم ہی اللہ کی مجکو ان تینون
باتون مین سے ایک بات بھی قبول نہیں ہے یہ گھر میرا ہے کہ رسول خدا صلعم نے واسطے میری علحدہ کردیا ہے
غرض ہوا یہ باب مین حضرت ابی بن کعبؓ کو منصف کیا اونھون نے ایک حدیث رسول مقبول صلعم سی سنی تھی
حضرت عمرؓ کے سامنے بیان کی وہ یہ ہے کہ اونھون نے کہا کہ سنا مینے رسول مقبول صلعم سے
کہ آپنے فرمایا کہ حق سبحانہ تعالے نے وحی بھیجی حضرت داودؑ کو کہ ایک گھر تعمیر کر واسطے میرے
کہ لوگ مجکو اوسمین یاد کرین حضرت داودؑ نے بحکم الہی بنا ربیت المقدس شروع کی اور اوس مین
ایک گھر ایک بنی اسرائیل کا بھی آتا تھا حضرت داودؑ نے اوس مرد سے کہا کہ اپنا گھر فروخت کر دے
اوسنے قبول نکیا اور ہر چند کہ قیمت اوسکی کی مگر صاحب خانہ نے قبول نکیا اس صورت مین حضرت داودؑ کے
دلمین آیا کہ اس گھر کو اس سے لینا چاہیے پس وحی آئی کہ ای داودؑ مینے تجکو حکم گھر بنانے کا کیا ہے
واسطے عبادت کی تو گھر آدمیون کا غصب کرتا ہی تو اب اسکی عقوبت یہ ہے کہ تجکو مینے اس گھر کی بنا سے
منع کیا آپنے عرض کی کہ خداوندا میری اولاد مین سے کسیکو مقرر کر کہ وہ اس عمارت کو تمام کرے
پس سلیمانؑ نے اوس عمارت کو تمام فرمایا پس جسوقت کہ حضرت عمرؓ نے اس حدیث کو سنا اس ارادہ سی باز رہے

لیکن بعد اسکے حضرت عباسؓ نے کہا کہ اب مینے اس گھر کو واسطے مسلمانون کی تصدق کیا پس حضرت عمرؓ نے
اوسکو مسجد شریف مین داخل کیا اور دوسرا گھر جعفر بن ابیطالب کا اسی گھر کی سمت مین تھا اوسکو آپنے
آدھا سو ہزار درہم مین خرید کیا اور مسجد شریف مین داخل کیا اور آدھا باقی حضرت عثمانؓ کے وقت مین
داخل مسجد ہوا لکھا ہی کہ حضرت عمرؓ نے انتہار مسجد مین جانب مشرق ایک صفہ تعمیر فرمایا اس مراد سے
کہ لوگ وہان شعر پڑھین یا بآواز بلند باتین کرین مسجد شریف مین نہ کوئی شعر پڑھی اور نہ اوسمین بآواز بلند
کلام کرے ایکدن دو شخص تھے کہ بآواز بلند مسجد شریف مین باتین کرتے تھے حضرت عمرؓ نے فرمایا
کہ جاؤ اور دیکھو تو کہ وہ کون لوگ ہین عرض کیا کہ اہل طائف سی ہین فرمایا کہ اگر دیار غربت سے نہوتے
تو انکو کیسے ہوتے کی سزا پاتے یہ مسجد پیغمبر صلعم ہے بآواز بلند اسمین کلام نہین درست ہی بعد اسکے
حضرت عثمانؓ نی حضرت عمرؓ کی بھی عمارت سی زیادہ بڑھایا بلکہ از سر نو مسجد شریف کی تعمیر فرمائی چنانچہ
دیوارین پتھر کی بنائین اور ستون نقش دار بنائے اور انکو لوہے اور شیشہ سے جمایا اور چھت کو
ساج کی لکڑی سے پاٹا اور جانب شمال زیادتی بہت کی گئی اور جنوب و مغرب کیطرف کم اور مشرق کیطرف کو
بسبب ہونے حجرون ازواج طاہرات کی کچھہ نہ چھیڑا اس عمارت [illegible] دس مہینے مین تمام ہوئی
سنہ ۲۹ ہجری ربیع الاول کے مہینے مین شروع ہوئی اور سنہ ۳۰ ہجری اول محرم مین تمام ہوئی صحیح مسلم مین وارد ہوا
کہ جب حضرت عثمانؓ نے ارادہ بنائی مسجد نبوی کا کیا تو بعض کو اس بابت مین انکار پیدا ہوا تو اوس وقت
آپنے لوگون سی ارشاد فرمایا کہ مینے سنا رسول مقبول صلعم سے کہ آپنے فرمایا من بنی مسجدا لله بنی الله له
بیتا فی الجنة یعنے جو شخص بناوی مسجد واسطے الله کے بناوے الله اوسکے لیے گھر جنت مین
اور غالب ہی کہ یہ انکار بعض لوگون کا صرف گرانی مسجد نبویہ مین تھا نہ اصل زیادتی مین کیونکہ اصل زیادتی
رسول مقبول صلعم کی اجازت سی وقوع مین آئی ہے علاوہ اسکے بروایت حضرت ابوہریرہؓ وارد ہوا
کہ فرمایا رسول الله صلعم نے کہ اگر یہہ میری مسجد صنعا تک بنائی جاوی تو بھی مسجد میری ہے وارد ہوا
کہ سنہ ۲۴ ہجری مین حضرت عثمانؓ نی مسند خلافت پر اجلاس فرمایا تو لوگون نی بسبب تنگی مسجد کے
کہ جمعہ کو دن زیادہ ہوتی تھی آپسے شکایت کی آپنے صحابہ سے اس باب مین مشورہ فرمایا
بعد منعقد ہونے اجماع صحابہ کے آپ منبر شریف پر بیٹھے اور اس باب مین خطبہ پڑھا اور حدیث نبوی صلعم
اور فعل حضرت عمرؓ اور اجماع صحابہ کو دلیل کیا تا غبار شبہہ کا لوگونکے دلونسی اوٹھہ جاوے پس آپنے عاملونکو طلب فرمایا

اور مسجد شریف کی بنا شروع کی اور باوجود ہر روزہ روزہ دار ہونیکے اور رات بھر کی عبادت کے
آپ ذات خاص سے مسجد شریف کی کام مین مصروف ہوتے تیسری مرتبہ ولید بن عبد الملک بن مروان نے
مسجد شریف کو بنا کیا آگے اوسکے کسینے خلفاء اور امراء مین سے عمارت عثمانی مین داخل نکیا تھا
عمر بن عبد العزیز کہ اوسوقت مین ولید کیطرف سے عامل مدینہ منورہ کا تھا اونکو لکھا کہ مسجد شریف کو نئے سر سے
تعمیر کرو اور اگرد اگرد مسجد شریف کی جتنے گھر ہون اونکو وہی قیمت دیکر مول لیلو اور جو انکار کرے
اوسکا گھر گرا دو اور جو قیمت نہ لیوے تو فقرا کو بانٹ دو ازواج مطہرات کی حجرے بھی مسجد مین داخل کردو
کہتے ہین کہ جسدن کہ یہہ حکم ولید کا مدینہ طیبہ مین پہونچا اور حجرون مقدس مطہر کو گرایا تو ایک مصیبت عظیم
لوگون مین برپا ہوئی کوئی اہل مدینہ مین سے ایسا نتھا کہ نہ روتا ہو سعید ابن مسیب فرماتے ہین
کہ کاشکے حجرے رسول مقبول صلعم کے بحال خود چھوڑ دیے جاتے تا لوگ دیکھتے کہ سرور کائنات حبیب کبریا صلعم
اس دار فنا مین حیات اس طور بسر فرماتے تھے غرض اس زیادتی مین طول مسجد شریف کا دوسو گز ہوا
اور عرض ایک سو ترسٹھ گز ہوا اور تکلف و آرائش مین نہایت کوشش کی چنانچہ چھت اور دیوارین
اور ستون سب نقشدار اور سنہری کر دیے اور قیصر روم نے بموجب اوسکی درخواست کی چالیس معمار
اوستاد روم کے اور چالیس قبطی روانہ کیے اور اونکے ساتھ اسی ہزار دینار اور قندیلین کہ جنکی
زنجیرین چاندی کی تھین روانہ کین اور ایک روایت مین وارد ہوا کہ چالیس ہزار مثقال سونا
اور قسم قسم کے اسباب سامان عمدہ بطور ہدیہ روانہ کین پس عمارت کا کام اون کاریگرون نے بنایا
اور اس قسم کی محراب جو اب مروج ہے اول اسکی وقتمین بنی لکھا ہے کہ جو کاریگر شکل کسی درخت کی
یا کوئی نقش بہتر پتھر پہ کھینچتا تھا تو اوسکو مزدوری کے سوا تیس درم بطور انعام ملتی تھی شروع اس عمارت کی
سنہ ہجری مین ہوئی اور سنہ ہجری مین تمام ہوئی تو مدت تعمیر کی تین سال ہوئی اور اس عمارت مین
مسجد کی چارون کونون پر چار مناری بنائی چوتھی مرتبہ ایک بادشاہ نے خلفاء عباسیہ سے جسکا نام مہدی تھا
سنہ ١٦١ ہجری مین مسجد شریف کی جانب شمال دس ستونون کو زیادہ کیا اور ویساہی نقشدار اور سنہری کر دیا
جیسی ولید کیوقت مین تیاری تھی بعد اسکے کسینے مسجد نبوی کو نہین بڑھایا سوا اسکے کہ بعض نے
لکھا ہے کہ سنہ ٢٠٢ ہجری مین مامون رشید نے کچھہ زیادتی کی تھی رب العالمین سب مسلمانونکو اس مقام اقدس کا
دیکھنا نصیب کرے آمین ف قاضی عیاض لکھتے ہین کہ صفہ ایک سائبان تھا انتہا مسجد نبوی مین

ہوئیمین فقرا اور مساکین صحابہؓ جو کچھہ اپنے پاس نہ رکھتے تھے اوسجگہ رہتے تھے اسوجہ سی اونکو اصحاب صفہ کہتی ہین
جیسے حضرت ابوہریرہؓ اور حضرت سلمانؓ اور حضرت ابوذرؓ اور یہہ لوگ کبھی کم ہوتے تھے اور کبھی بہت
حافظ ابونعیم حلیہ مین زیادہ سو سے اونکے نام لکھتے ہین اور عوارف المعارف مین لکھا ہی کہ کچھہ کم چار سو
آدمی تھی جب یہہ آیت شریف نازل ہوئی وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ تو رسول مقبول صلعم کو
بحکم الہی اون لوگون کے ساتھہ محبت اور انس ربی زیادہ پیدا ہوا لکھا ہے کہ اکثر ایسا ہوتا تھا
کہ جماعت اصحاب صفہ کی بھوک کی شدت اور صدمہ افلاس سی حبیب کبریا کے در دولت پر آبیٹھتی تھی
آینوالی لوگ خیال کرتے تھے مگر کہ یہہ دیوانہ ہین رسول مقبول صلعم اونکے پاس تشریف لاتے
اور تشفی اور تسلی اونکی فرماتے کہ تم میرے ساتھہ ہو اور اگر جانو تم اپنے مرتبہ کو کہ خدا کی نزدیک کیا ہے
تو البتہ دوست رکھو زیادہ فقر و فاقہ کو پس کبھی کبھی آپ اصحاب صفہ مین سے ایک ایک دو دو مالدار
صحابیونکو واسطے مہمانی کے حوالہ فرمادیتے اور جو باقی رہتی اونکو اپنے ساتھہ شریک فرماتے
اور جو صدقات سی آتا وہ دیدیتے اور تحفون مین اونکا حصہ لگاتے حضرت ابوہریرہ فرماتے ہین کہ وہ بھی
اصحاب صفہ سے ہین، کہ دیکھا مینے ستر آدمیونکو اصحاب صفہ سی کہ ہر ایک کی پاس اونمین سے
سوای ایک تہمد مختصر کے دوسری شئے نہ تھی یہانتک کہ وقت سجدہ کے اوس تہمد کو بلحاظ ستر عورت
جمع کر لیتی تھے اور اکثر اوقات ایسا ہوتا تھا کہ بھوک کی شدت سی پتھر پیٹ پر باندہ لیتا تھا مین یہانتک
کہ ایکدن رستہ پر بیٹھتا تھا مین کہ حضرت ابابکر صدیقؓ اوس راہ سے گذرے مینے ایک آیت پڑھی
مگر آپنے کچھہ زیادہ توجہ نفرمائی اور چلے گئے بعد اسکے رسول مقبول صلعم وہان رونق افروز ہوے
اور میرا یہ حال زار نزار دیکھا تبسم فرمایا اور ارشاد کیا یا اباہریرہؓ مینی عرض کیا لبیک یارسول اللہ
فرمایا چلو تم مین آپکے ساتھہ ہوا پس آپکے پاس گہر مین سی ایک پیالہ دودہ کا بطور تحفہ آیا تھا وہ آپ لائے
اور مجھسے فرمایا کہ اصحاب صفہ کو بلالا مینے اپنے دلمین کہا کہ دودہ کتنا ہی جو حضرت اونکو بلاتے ہین
یہ مجکو آپ دیدیتے کہ مین آسودہ ہو جاتا لیکن اطاعت خدا و رسول سے چارہ نہ تھا اور اصحاب صفہ کو لایا
آپکو فرمایا یا اباہریرہؓ مینی عرض کیا لبیک یارسول اللہ صلعم فرمایا کہ یہہ پیالہ دودہ کا لے اور ان سبکو پلا
مینی بموجب حکم کے سبکو پلایا ہر شخص اوس سے آسودہ ہو گیا اور دودہ اوسیقدر رہا مینے وہ
حضرت کی سامنے رکھدیا آپنے تبسم فرما کر ارشاد کیا کہ اب ہم اور تو دونون رہگئے ہین مینے عرض کیا

کہ صدقت یارسول اللہ صلعم فرمایا بیٹھ جا اور جتنی خواہش رکھتا ہو پی لے پینے خوب سیر ہو کر پیا اور باقی
آپکو دیا آپ شکر خدا بجالائے اور اوسکو نوش فرمایا اسیطرح روایت کھانا بڑھ جانے کی بروایت
حضرت ابو ہریرہؓ کی ثابت ہی کئی روایتون مین وارد ہوا کہ ہر ایک انصاریون مین سی اپنی اپنی کھجورونمین سی
خوشہ لاتے تھے اور اون سب خوشون کو ایک رسّی مین باندھکر درمیان دو ستونون مسجد شریف کی لٹکا دیتے
اور نیچے اوسکے اصحاب صفہؓ کو بٹھلاتے اور اون خوشون کو لکڑی سے جھاڑتے تاکہ بے تکلف اونکو کھاوین
ایکدن ایک شخص نے خوشہ خرما ردی لاکر لٹکا دیا آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ اگر صاحب اس صدقہ کا خرما
اس سی بہتر لاتا تو لاسکتا تھا لیکن اوسنے نہ چاہا کہ دن قیامت کی بہتر اس سی خرما کھاوے صلے اللہ
علیہ و آلہ وسلم و رضی اللہ تعالے عن اصحابہ اجمعین +

فصل تیسری مسجد نبوی کی فضائل مین

عاشقان مسجد نبوی و طالبان آستانہ احمدی پر پوشیدہ نہ ہی کہ مسجد نبوی کی فضائل مین بہت حدیثین
وارد ہوئی ہین اونمین سے چند اسجگہ لکھی جاتی ہین صحیح بخاری مین وارد ہوا کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے
کہ نماز میری مسجد مین یہ جو ہے بہتر ہے ہزار نماز دن سے دوسری مسجد ونسی مگر مسجد الحرام اور صحیح مسلم مین
اتنا اور زیادہ وارد ہوا ہے تحقیق مین آخر الانبیا ہون اور مسجد میری آخر المساجد ہے اور بیہقی بروایت
حضرت جابرؓ نقل کرتے ہین کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ نماز میری مسجد مین یہ جو ہی افضل ہی ہزار نماز
دوسری جگہ سے مگر مسجد الحرام اور جمعہ میری مسجد مین یہ جو ہے افضل ہے ہزار جمعہ دوسری جگہ سے
مگر مسجد الحرام اور رمضان المبارک میری مسجد مین یہ جو ہے افضل ہے ہزار رمضان دوسری جگہ سے
مگر مسجد الحرام اور حضرت انس بن مالکؓ سی روایت ہی کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ نماز پڑھنا
میری مسجد مین برابر پچاس ہزار نماز دوسری جگہ کے ہے روایت کیا طبرانی نے تشویق مین
اور حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ نماز میری مسجد مین برابر دس ہزار نماز کے
اور نماز مسجد اقصی مین برابر ہزار نماز کے اور نماز مسجد الحرام مین برابر لاکھ کے ہے احیاء العلوم
ف شیخؒ لکھتے ہین کہ صاف ظاہر ہوا کہ زیادتی نماز کی مسجد نبوی مین اور انبیاؤن کی مسجد سے
برابر ہزار نماز کے ہے مثل مسجد اقصی کہ حضرت سلیمانؑ کی مسجد ہے سوائے مسجد الحرام کے
کہ مسجد حضرت ابراہیمؑ ہے چنانچہ اور حدیثون مین اسکی تحقیق اور تصریح کماحقہ مذکور ہے

چنانچہ طبرانی معجم کبیر مین نقل ثقات روایت کرتے ہین کہ حضرت ارقم رسول مقبول صلعم کی خدمت مین
بیت المقدس کے جانیکے لیے رخصت ہوسے کو آئے آپنے فرمایا کیون جاتے ہو کیا قصد تجارت ہے
اونھون نے عرض کیا کہ قصد تجارت نہین ہے لیکن مین چاہتا ہون کہ اوسمین نماز پڑھون آپنے
ارشاد فرمایا کہ ایک نماز میری مسجد مین بہتر ہے اوسجگہ کی ہزار نماز سے اور بعض احادیث مین وارد ہے
کہ نماز بیت المقدس مین برابر ہزار نماز کے ہے دوسری مسجدون سے اسصورت مین نقل نماز مسجد نبوی کی
اور نماز مسجدون دوسری کے برابر ہزار ہزار کے ہووسے غرض حدیث شریف مین جو مسجد الحرام
استثنا کی گئی ہے شیخ ع لکھتے ہین کہ اسمین کئی احتمال ہین یا تو واسطے بیان برابری ثواب کے ہو
یعنی مسجد الحرام اور مسجد نبوی مین برابر ثواب ہو یا یہہ کہ زیادتی ثواب مسجد الحرام کی اوپر ثواب
مسجد نبوی کے ہو یا کمی اوسکی ہو لیکن نہ اس عدد کے ساتھہ پس بعض علماء دین اس باب مین ترجیح
پہلی احتمال کو دیتے ہین یعنے یہ کہ مسجد الحرام اور مسجد نبوی مین نماز ثواب مین برابر ہے
اور حضرت امام مالک رح اونکی ایک جماعت کی تیسری احتمال کیطرف گئے ہین یعنے یہ کہ زیادتی ثواب
نماز مسجد نبوی کی سب مسجدون پر ایک ہزار کی ہے لیکن وہ زیادتی مسجد الحرام پر کم ہی ہزار سے
پس بعض مالکیہ تو گئے ہین کہ زیادتی سو کے ساتھہ ہے اور بعضے نو سو کہتے ہین اور ہر ایک نے اپنی بیان کو
احادیث سے مستنبط فرماتے ہین لیکن جمہور علماء مسجد الحرام کی زیادتی کے قائل ہین علماء دین فرماتے ہین
کہ احادیث مذکورہ مین جو تفاوت اور اختلاف واقع ہوا جائز ہے کہ وقوع اسکا وقتون مختلف مین
بموجب وحی آسمانی اور منکشف ہونے احوال حقائق اشیا کے ہووے جیسے کہ تصریح اسکی شیخ ع کما حقہ
اپنی تصنیفات شریف مین فرماتے ہین ف علماء دین اس مقام کی اسطرح پر تصریح فرماتے ہین کہ یہ ثواب
اور فضائل مسجد نبوی کے جو مذکور ہوئے تو واسطے یہ سمجھنا چاہیے کہ یہ اوسیقدر مسجد کو شامل و خاص ہین
جتنی کہ حضرت صلعم کے عہد مبارک مین مسجد شریف بنی تھی بلکہ مذہب مختار موافق احادیث و عمل اہل سلف
و قول جمہور علما یہی ہے کہ یہ فضیلت عام ہے یعنے شامل ہے سب زیادتی تعمیرن کو جو رسول مقبول صلعم
عہد مبارک کے بعد خلفاء اور امراء کیوقت ہین ظہور مین آئین چنانچہ حدیث شریف مین وارد ہوا +
لو مد هذا المسجد الی صنعا کان مسجدی اور حضرت عمر فاروق نے فرمایا لو مد مسجد رسول الله
الی ذی الحلیفة لکان منه علاوہ اسکے کھڑا ہونا اوسطی امام کے حضرت عمر اور حضرت عثمان رض کا نئی محراب بڑھائی ہوئی مین

دلیل قاطع ہی مساوات پر وانہ ترک فضیلت کا اون حضرات کبار سی غیر متصور ہی اگرچہ افضلیت اور اعظمیت
مقام آنحضرت صلعم کی سب مقامون پر باقی ہے اور جو اس مسئلہ کی تفصیل کا مشتاق ہو وہ شیخ کی تصنیفات کو
مطالعہ کرے اور اسیجگہ یہ بھی سمجھ لینا چاہیے کہ نزدیک اکثر علمار کی ثواب مذکورہ کی ترقی مین فرض و نفل
برابر ہین لیکن بعض علماء حنفیہ اور اکثر مالکیہ نے اس حکم کی تخصیص فرضون کے ساتھ کی ہی علاوہ اسکے
جیسے کہ ترقی اور زیادتی ثواب کی عبادت نماز مین ان مقامات مقدسہ مین وارد ہوئی اسیطرح وہانکی
تمام عبادات وحسنات کا حکم ہے جیسی کہ بیہقی نے حضرت جابر سی روایت کی ہے کہ وہ شروع اس فصل مین
مذکور ہو چکی ہے اور اسیطرح علامہ غزالی رح احیاء العلوم مین لکھتے ہین اور حضرت شیخ جذب القلوب مین
تحریر فرماتے ہین جو مشتاق ہو دیکھ لے حضرت ابو سعید خدری سی روایت ہی کہ آپنے فرمایا کہ دو شخصون نے
باہم جھگڑا کیا اس باب مین کہ اللہ تعالی جس مسجد کی شان مین فرماتا ہی لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَی التَّقْوٰی
ایک نے تو کہا کہ وہ مسجد قبا ہی اور دوسرے نے کہا کہ وہ مسجد نبوی ہے پس آئے وہ دونون حضرت کی پاس
آپنے فرمایا کہ وہ مسجد میری ہے یہ جو ہے روایت کیا مسلم نے چنانچہ ابن عمر اور زید ابن ثابت
اور ابو سعید خدری کا یہی قول ہے اسیطرح صاحب تفسیر احمدی لکھتے ہین علاوہ اسکے اور حدیثین اسکی
تائید مین وارد ہوئی ہین مگر قول اکثر یہ ہے کہ وہ مسجد قبا ہی حضرت شیخ اسمعام مین لکھتے ہین کہ حق یہ ہی
کہ آیت کریمہ مذکورہ دونون مسجدونکو شامل ہین ہی احمد و طبرانی بنقل ثقات حضرت انس روایت کرتے ہین
کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ جسنی نماز پڑھی میری مسجد مین چالیس نمازین اور زیادہ کیا
طبرانی نے یہ کہ ناغہ نہوئی اونمین سے کوئی نماز لکھی جاوے واسطے اوسکی برارت دوزخ سے
اور برارت عذاب سی اور برارت نفاق سے یعنے وہ شخص عذاب آخرت سی محفوظ ہو جاوی بلکہ جنس
عذاب دنیا و آخرت سی امن مین رہے اور مرض نفاق سے کہ بدترین امراض ہے بری ہو جاوے
بیہقی سے روایت ہی کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ جو شخص بحالت طہارت اپنے گھر سی اس ارادہ سی نکلی
کہ میری مسجد مین نماز پڑھی توجہ کامل اوسکے نامہ اعمال مین لکھا جاوے اور دوسری حدیث مین وارد ہوا
کہ آپنے فرمایا کہ جو میری مسجد مین اس نیت سی آوے کہ تا آپ کوئی خیر کی بات سیکھی یا دوسری کو سکھاوے
تو وہ بمنزلہ جہاد کرنیوالی کے ہے راہ خدا مین اور جو کہ اس قصد سے نہ آوے بلکہ غرض اوسکی صاحبت خلق
یا بیان قصص و حکایات ہو تو وہ مانند اوس شخص کے ہے کہ اپنے محبوب کو دوسرونکی ہاتھ مین دیکھے

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ جسنے نماز پڑھی چار مسجدوں مین بخشے جاتے ہین
گناہ اوسکے مسجد الحرام و مسجد نبوی و مسجد قبا و مسجد اقصے حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہین
کہ سنا مینے رسول مقبول صلعم سے کہ آپ فرماتے تھے کہ جسوقت شیطان آواز اذان کی سنتا ہے
تو چلا جاتا ہے یہانتک کہ پہونچ جاتا ہے روحا تک روایت کیا مسلم نے ف روحا ایک جگہ کا نام ہے
کہ مدینہ شریف سے ۳۶ میل ہے ابو بکر بن ابی شیبہ عبد الرحمن بن سابطؓ سے روایت کرتے ہین کہ ایک شخص
مسجد نبوی مین ان کلمات طیبات سے دعا مانگ رہا تھا اللھم انی اسئلک باسمک الذی لا الہ الا انت
الرحمن الرحیم بدیع السموات والارض واذا اردت امرا فانما تقول لہ کن فیکون رسول مقبول صلعم نے اوسکی یہ دعا سنکر
فرمایا کہ اس دعا کرنیوالے سے کہدو کہ دعا اوسکی اسم اعظم کے ساتھ مانگی گئی اور بارگاہ الہی مین مستجاب ہوئی
اور اس دعا کی بھی بڑی فضیلت ہے بسم اللہ ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ رب ادخلنی مدخل صدق و
اخرجنی مخرج صدق واجعل لی من لدنک سلطانا نصیرا حسبی اللہ امنت باللہ توکلت علی اللہ لا حول
ولا قوۃ الا باللہ اللھم انی اسئلک بحق السائلین علیک بممشای ھذا الیک فانی لم اخرج بطرا ولا
اشرا ولا ریاء ولا سمعۃ اخرجت اتقاء سخطک وابتغاء مرضاتک اسئلک ان تبعدنی من النار وان
تغفرلی ذنوبی انہ لا یغفر الذنوب الا انت شیخ رح لکھتے ہین کہ یہ دعا وقت چلنے طرف مسجد شریف کی بلکہ ہر وقت مین مستحب ہے
بروایت حضرت ابو سعید خدری وارد ہوا کہ جو شخص اس دعا کو مسجد شریف کے رستہ مین پڑھے ستر ہزار فرشتے
اوسکی استغفار کیلیے مقرر کیے جاتے ہین اور اقبال فرماوے حضرت رب العزت جل جلالہ اپنی وجہ کریم
و مقدس سے اور منجملہ آداب مسجد نبوی سے یہہ ہے کہ پہلے داخل ہونیکے کچھ صدقہ دے شروع اسلام مین
جو شخص کہ قصد مناجات بارگاہ حبیب کبریا مین کرتا تھا اوسپر واجب تھا کہ کوئی چیز صدقہ کرتا تھا بعد اسکے
ملازمت اقدس مین حاضر ہوتا تھا چنانچہ آیت کریمہ سے یہ مضمون صاف ظاہر ہے اذا ناجیتم الرسول فقدموا
بین یدی نجویکم صدقۃ کہتے ہین کہ اول عمل اسپر حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کیا بعد اسکے
وجوب اسکا منسوخ ہوگیا اور استحباب باقی رہا اور منجملہ آداب سے یہہ ہے کہ مسجد شریف مین حاضر ہونیکو
بقصد زیارت حبیب کبریا سب کامون پر مقدم رکھے اور وقت داخل ہونیکے اول سیدھا پانو رکھے
اور یہ دعا پڑھے کہ ہر مسجد مین داخل ہوتے وقت پڑھنا مستحب ہے اعوذ باللہ العظیم وبوجہہ الکریم وسلطانہ
القدیم من الشیطان الرجیم بسم اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ اللھم صل علی سیدنا

محمد عبدك و رسولك و على اله و صحبه وسلم تسليما كثيرا اللهم اغفرلي ذنوبي وافتح لي ابواب رحمتك اللهم وفقني وأعني
على كل ما يرضيك و من علي بحسن الادب السلام عليك ايها النبي و رحمة الله و بركاته السلام علينا
وعلى عباد الله الصالحين لکھا ہے کہ اس دعا کو وقت آنے اور نکلنے مسجد شریف سے ترک نکرے
لیکن وقت نکلنے کے کہے وافتح لي ابواب فضلك بجای رحمتک اور اگر اتنی دعا نہ پڑھ سکے تو قلیل اور کافی
یہ دعا ہے اعوذ بالله بسم الله الحمد لله السلام على رسول الله السلام عليك ايها النبي و رحمة الله و بركاته
حدیث شریف مین وارد ہوا کہ جسوقت داخل ہو ایک تم مین سے مسجد مین بس چاہیے کہ تحفہ سلام بھیجے
اوپر سرور عالم صلعم کے بس جسوقت کہ داخل ہو مسجد نبوی مین تو نہایت خشوع و خضوع اور تعظیم اور تکریم
اور آداب سی نیچے آنکھین کیے ہوے داخل ہو بعض علما فرماتے ہین کہ نزدیک داخل ہونے مسجد شریف کے
تھوڑا سا ٹھہرے گویا کہ اذن حضوری کا چاہتا ہے غرض داخل ہو کر کھڑا رہے کمال ادب سے
بملاحظہ عظمت محمدی و مشاہدہ سطوت احمدی اور اوسوقت اعتقاد صحیح رکھے شرف حضوری اور رویت و رد
و سماعت سید الکائنات صلعم کا اور دلمین تصور کرے کہ یہ مقام عالیشان جای نزول وحی اور جای اوترنے
رحمت ارحم الراحمین و رحمۃ للعالمین ہے اور یہ مسجد خاتم النبیین اور مقام سید الانبیا والمرسلین
و حبیب رب العالمین صلعم ہے اور آداب سی یہ ہے کہ جب داخل ہو مسجد شریف مین تو نیت اعتکاف کی
کر لیوی اگرچہ تھوڑی ہی دیر ہو کہ بمذہب بعض علما صحیح ہے بس فضیلت و ثواب اعتکاف کی حاصل کرنیکو بھی
اسیقدر کافی اور بس ہے اور دو رکعتین بہ نیت تحیۃ المسجد ادا کرے اور حضوری قلب کا ضرور دھیان رکھے
اور شکر خدا بجالا دے کہ رب العالمین نے اوس مقام اقدس مین اسکو پہونچایا یا اللہ تعالے
سب مسلمانون کو اوس مقام اقدس اطہر مین نماز پڑھنا نصیب کرے آمین یا رب العالمین

فصل چوتھی مسجد نبوی کے ستونون کے فضائل مین

پوشیدہ نہ رہی کہ مسجد نبوی مین جن ستونون سی کہ تبرک لینا مستحب ہی از روی وارد ہونے آثار معتبرہ کی آٹھ ہین
اول وہ ستون ہو متصل محراب نبوی صلعم کے ہے امام کے کھڑے ہونیکے مقام سے سیدھی طرف
اور رسول مقبول صلعم منبر بننے کے پہلے اوسیجگہ خطبہ پڑھتے تھے اور لکڑی کھجور کی اوسیجگہ فراق مصطفوی مین
روئی تھی بالفعل اوسیجگہ اسطوانہ مخلقہ ہے بعض اصحاب جلیل القدر اسجگہ نماز نفل پڑھتے تھے

مخلقہ اس جنت ہو کہتے ہین کہ خلوق ایک خوشبو مشہور کا نام ہے تو وہ اوس ستون کو ملتی تھی بسبب لگھانے
کئی شی کر مکروہ سکے دوسرا ستون جسکو اسطوانہ عائشہ صدیقہ رض کہتے ہین اور اوسکو اسطوانۃ القرعہ اور اسطوانۃ
المہاجرین بھی کہتے ہین اسوجہ سے کہ مہاجرین جلیل القدر مثل حضرت ابابکر صدیق و حضرت عمر فاروق رض سے
ستون کیطرف نماز پڑھتے تھے حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ میری مسجد مین ایک جگہ ہے اس ستون کے آگے کہ اگر آدمیون کو اوسکا مرتبہ معلوم ہووے تو بدون
قرعہ ڈالے کسیکو نماز اوسجگہ میسر نہو وے روایت کیا طبرانی نے اور دعا اس ستون کی بھی مستجاب ہے
تیسرا ستون ابو لبابہ ہے جسکو اسطوانہ توبہ بھی کہتے ہین کہ حجرہ اقدس سے دوسرا ہے اور منبر شریف سے
چوتھا ہے برابر اسطوانہ حضرت عائشہ صدیقہ کے بجانب حجرہ اقدس کہ درمیان اوسکے اور قبر شریف کے
فاصلہ بیس گز کا ہے واللہ اعلم وارد ہوا کہ ابو لبابہ بڑے رتبہ کے صحابی انصاری سے تھے
اونھون نے اپنے تئین اس ستون سے باندھا تھا کہ رسول مقبول صلعم میرے عذر کو قبول فرمائین
چنانچہ وہ زیادہ دس روز سے زنجیر گران سے اسی ستون سے بندھے رہے اونھون نے قسم کھائی تھی
کہ اپنے تئین اس قید سے کبھی نہ کھولونگا جبتک رسول مقبول صلعم اپنے دست مبارک سے مجکو نہ کھولینگے
اور آب و دانہ نہ کھاؤن یہانتک کہ مرجاؤن پس رسول مقبول صلعم نے فرمایا کہ اگر ابولبابہ اول میرے پاس آتا
تو مین اوسکے واسطے شرط استغفار بجالاتا لیکن اب جو اوسنے اپنے آپکو بدرگاہ رب العزت باندھا ہے
تو جبتک حکم الٰہی نہوگا مین اوسکو نہین کھول سکتا ہون غرض دس روز سے زیادہ اسی حال زاری اور بیقراری مین
بندھے رہے لکھا ہے کہ آپکی لڑکی آتی تھین اور وقت نماز یا قضاء حاجت اونکو کھولدیتی تھین یہانتک
کہ بسبب شدت بھوک اور پیاس کے سماعت جاتی رہی اور قریب تھا کہ بینائی بھی جاتی رہے کہ آیت کریمہ
اونکی قبول توبہ مین حضرت ام سلمہ کے گھر مین نازل ہوئی یا ایہا الذین امنوا لا تخونوا اللہ والرسول
آخر تک پس رسول مقبول صلعم نے اوسیوقت آکر اونکو کھولدیا ابن زبالہ حضرت محمد بن کعب رض سے
روایت کرتے ہین کہ رسول مقبول صلعم نماز نفل اسی ستون کے پاس پڑھتے تھے اور بعد نماز صبح کے بھی
رسول مقبول صلعم اسیجگہ رونق افروز ہوتے تھے اور آگے آپکے ضعفا و مساکین اصحاب و مؤلفۃ القلوب
اور اصحاب صفہ وغیرہ مہمان گرد اسی ستون کے بطور حلقہ بیٹھتے تھے اور حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم
اون سب مین بیٹھے تھے اور جو کچھ کہ رات کو قرآن مجید نازل ہوتا تھا آپ اونکے سامنے پڑھتے تھے

او تعلیم احکام شرعی فرماتی تھے اور وہ لوگ یہہ پڑھتے جاتے تھی اللہم صل علی ھذا النبی الکریم ارسلتہ
رحمۃ للعالمین احم الفقراء ومعینا للضعفاء والمساکین بس نزدیک طلوع آفتاب کی جس وقت کہ اہل شرف وغنا
اور ارباب شرف وعلا صحابہ خدمت شریف مین حاضر ہوستے تھی تو وہ جگہ بیٹھنے کی مجلس او ریمن مین پاتی
اسصورت مین بمقصد تالیف قلوب قلب شریف رسول مقبول صلعم کا اون آنیوالون کیطرف کھینچتا تھا
فرمان الہی آیا واصبر نفسک مع الذین یدعون ربھم بالغداۃ والعشی یریدون وجھہ نزدیک چوتھا ستون اسطوانہ سریر کی
کہ ملا ہوا ہی اسطوانۃ توبہ سی مشرق کیطرف شباک قدس سی اکثر رسول مقبول صلعم بحالت اعتکاف اسیجگہ
بوریا بچھا کر بیٹھتے تھے اور حضرت عائشہ صدیقہ سر مبارک مین شانہ کیا کرتی تھین پانچوان ستون اسطوانہ محرس ہے
کہ اوسکو اسطوان علی ابن ابیطالب بھی کہتے ہین کیونکہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ اکثر اسیجگہ نماز پڑھتے تھے
اور راتون کو بھی اوسیجگہ بیٹھکے پاسبانی رسول مقبول صلعم کی کیا کرتے تھے مطری لکھتے ہین کہ یہ ستون
اوس دروازہ کے مقابلہ مین ہے کہ رسول مقبول صلعم حضرت عائشہ رضہ کے گھر سے نکل کے مسجد شریف مین
تشریف لاتی تھے چھٹا ستون اسطوانۃ الوفود ہی کہ یہ پیچھے ستون محرس کے جانب شمال اکثر سرداران عالم
ایلچیون عرب سی اور اون لوگون سے جو اسلام لانے کیواسطے یا احکام شرع شریف سیکھنے کے واسطے
آپکی خدمت مین حاضر ہوتے تھے تو آپ اسیجگہ اونکو جمال جہان آرا سی مشرف فرمایا کرتے تھے اور بڑی بڑے
ذی رتبہ ملازمت اقدس مین بیٹھتے تھے ساتوان ستون اسطوانہ مربعۃ البعیر ہے اور اوسکو مقام جبرئیل بھی
کہتے ہین کیونکہ اکثر اوقات حضرت جبرئیل وحی لیکر اسیجگہ حاضر ہوتے تھے اور اس ستون اور اسطوانۃ الوفود کے
درمیان مین ایک ستون ہی کہ حجرۂ شریف کی جھنجری اقدس سے ملا ہوا ہی حضرت جناب فاطمہ زہرہ رضہ کے
گھر کا دروازہ اسیجگہ تھا اور رسول مقبول صلعم حجرۂ اقدس سی باہر آنے کے وقت اسیجگہ کھڑے ہوکر
حضرت علی وحضرت فاطمہ وحضرت حسنین رضی اللہ عنہم اجمعین سی مخاطب ہوکر فرماتے تھے السلام
علیکم اہل البیت انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اہل البیت ویطھرکم تطھیرا حضرت سید سمہودی فرماتے ہین
کہ بالفعل لوگ بسبب بند ہوجانے دروازون کے جھنجریون سی کہ گرد روضۂ اطہر اقدس ہی اس ستون
اور اسطوانہ سریر کے شرف وتبرک سی محروم ہین کیونکہ وہ ستون اندر ہوگئی آٹھوان ستون اسطوانہ تہجد ہے
اور وہ مسجد شریف کی محراب مین آگیا ہی اور حضرت فاطمہ رضہ کے حجرہ اقدس کی پشت پر ہی شمال کیطرف مین وارد ہوا
کہ رسول مقبول صلعم ہر رات بوریا اسیجگہ بچھا کر نماز تہجد ادا فرماتے تھے صحابہ نے جو دیکھا کہ آپ ہر روز نماز ادا

فرماتے ہیں پھر دوسری رات بھی یہی ہوئی پس آپنے جب ازدحام صحابہ کا ملاحظہ فرمایا تو آپ بوریا لپیٹ کر اندر گھر کے لیگئے صبح کو صحابہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلعم حضور ہر رات یہان نماز ادا فرماتے تھے تو ہم بھی مشرف ہوا کئے فرمایا کہ ڈر امین اس بات سے کہ تمپر فرض ہو جاوے اور تم ادا نہ کر سکو پس یہ آٹھون ستون بسبب زیادہ شرف و فضل حاصل ہونیکے خاص ہین ورنہ تمام مسجد اور سب ستون افضل اور اعلے ہین جنکی بزرگیان نہین بیان ہوسکتی ہین کیونکہ وارد ہوا ہے کہ کوئی ستون ایسا نہین ہے کہ بڑی بڑی جلیل القدر صحابہ نے وہان نماز نہ پڑھی ہو صحیح بخاری مین حضرت انسؓ سے روایت ہی کہ وہ کہتے ہین کہ بڑی بڑے صحابہؓ کو دیکھا مینے کہ بوقت نماز مغرب ہر ایک اونمین سے ایک ستون کی جانب سبقت اور مبادرت فرماتے تھے روضۂ اقدس مین ہر ستون پر نام اوس ستون کا لکھا ہوا ہے خداوند کریم سب مسلمانون کو اون سبکی زیارت نصیب فرماوے آمین

فصل پانچوین مسجد قبا وغیرہ مساجد مدینہ طیبہ کے فضائل مین

پوشیدہ نہ رہی کہ پہلے داخل ہونے مدینہ طیبہ مین رسول مقبول صلعم نے بنی عمرو بن عوف مین جو قبا مین رہتے تھے قیام فرمایا مدت تین روز یا زیادہ باختلاف روایات پس اسی عرصہ مین آپنے وہان مسجد قبا بنوائی اور ایک روایت مین وارد ہوا کہ جب بنی قبا نے ایک مسجد بننے کی درخواست کی تو رسول اللہ صلعم نے صحابہؓ کرام کو فرمایا کہ ایک تم مین سے میری اس اونٹنی پر سوار ہووی اور اوسکو پھراوے پہلے حضرت ابابکر صدیقؓ اوٹھے اور اونٹنی پر بیٹھے لیکن اونٹنی نہ اوٹھی بعد اسکے حضرت عمر فاروقؓ اوٹھکر اوس پر سوار ہوے تو بھی اونٹنی نہ اوٹھی پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ سوار ہوے وہ ہین کہ آپنے قدم مبارک رکاب مین دیا اونٹنی کو دی رسول مقبول صلعم نے فرمایا کہ باگ اسکی چھوڑ دو کہ یہ حکم کی گئی ہی جسجگہ کہ پھری آخر کار جسجگہ کہ پھر کر بیٹھی آپنے فرمایا کہ اسجگہ مسجد بناؤ اور اہل قبا سے فرمایا کہ پتھر جمع کرو پس ایک عصا جو دست مبارک مین رہتا تھا اوس سے ایک خط واسطے تعیین سمت قبلہ کے کھینچا اور ایک پتھر دست مبارک مین لیکر مقام بنیاد پر رکھا اور صحابہؓ کرام کو حکم کیا کہ پتھر رکھین بروایت ثقات ثابت ہوا کہ رسول مقبول صلعم ذات خاص سے اس مسجد کی تعمیر کیواسطے پتھر اوٹھا کر لاتے تھے اکثر مفسرین لکھتے ہین کہ آیت کریمہ لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ مسجد قبا کی شان مین نازل ہوئی ہے کیونکہ اول مسجد ہی جو زمین اسلام مین بنی ہی یہانتک اللہ تعالے قرآن مجید مین اہل اس مسجد کی بھی تعریف فرماتا ہی فِيهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا تا آخر وارد ہوا کہ بعد نزول اس آیت کریمہ کے رسول مقبول صلعم نے اہل قبا سے فرمایا

کہ کیا عمل کرتے ہو تم جو مستحق اس مدح اور کرامت کی ہوے سب نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلعم ہم کچھ
عمل نہین جانتے ہین سوا اسکے کہ ہم استنجا کرنے مین بعد استعمال پتھرون کے پانی سے بھی طہارت
کر لیتے ہین تاکہ بخوبی پاکی حاصل ہو وے آپنے فرمایا کہ یہی عمل ہی کہ اسکے کرنے سے تمکو یہ کرامت
اور عظمت و سعادت اسلئے نصیب ہوئی چاہیے کہ لازم پکڑ و او سپر اپنے اس عمل کو بعض علما اسطرف گئے ہین
کہ مراد ساتھ اس مسجد کی مسجد اعظم نبوی ہے علیہ افضل الصلوۃ و اکمل التحیات او بعض احادیث بھی
اسکی تائید مین وارد ہوئی ہین لیکن حق یہ ہے کہ مفہوم اس آیت کریمہ کی دونون مسجد شریف پر صادق ہین
اور ہوسکتا ہی کہ دونون مراد ہون چنانچہ بعض علما رحدیث اس مقام کی تحقیق مین ایسا ہی فرماتے ہین
واللہ اعلم امام احمد بروایت حضرت ابو ہریرہؓ نقل کرتے ہین کہ ایک جماعت صحابہؓ کی حضرت صلعم کی
خدمت مین حاضر ہوی آپنے فرمایا کہ جاؤ طرف مسجد تقوی کی اور پیچھے اونکے آپ بھی اوسی جانب متوجہ ہوے
اور دونون دست مبارک اوپر کندھے حضرت ابابکر صدیقؓ و حضرت عمرؓ رکھے تھے پس یہہ حدیث موید اسکی ہی
کہ مسجد قبا کا نام مسجد تقوی ہی اور حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہی کہ اونھون نے فرمایا
قال النبی صلعم المسجد الذی اسس علی التقوی من اول یوم هو مسجد قبا قال اللہ جل ثنائہ فیہ رجال
یحبون ان یتطہروا واللہ یحب المطہرین صحیح بخاری اور صحیح مسلم مین ابن عمرؓ سے روایت ہے
کہ آنحضرت صلعم سوار و پیادہ واسطے زیارت مسجد قبا کے تشریف لیجاتے تھے اور دو رکعت نماز اوسمین جاکر
ادا فرماتے تھے اور دوسری روایت صحیح بخاری مین وارد ہوا کہ آپ ہر ہفتہ کو سوار و پیادہ مسجد قبا کو
جاتے تھے عبد اللہ بن عمرؓ بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے اور ابن شیبہ پیر کے دن کی بھی روایت نقل کرتے ہین
محمد بن منکدر سے روایت ہی کہ رسول مقبول صلعم سترہوین ماہ مبارک رمضان کو وقت صبح کی تشریف لائے تھے
وارد ہوا کہ ایک دن حضرت امیر المومنین عمرؓ مسجد قبا کی زیارت کیواسطے تشریف لائے اوسوقت آپنے
وہان کسیکو نہ دیکھا فرمایا کہ قسم ہی اوس خدا کی کہ جان میری اوسکے قبضہ قدرت مین ہی دیکھا مینے پیغمبر صلعم کو
کہ آپ ذات خاص سے صحابہ کے ساتھ اس مسجد کی بنا کیواسطے پتھر اوٹھا کر لاتے تھے قسم ہی اللہ کی
اگر یہہ مسجد ایک کونے مین عالم کے کونون مین ہوتی تو کتنی ایک جگہ اونٹون کے اوسکی طلب مین نہ مارتا مین
پس آپنے شاخین کھجور کی منگوا کر ایک جھاڑو بنائی اور جو کوڑا کچرہ کہ اوسمین پڑا تھا اوسکو دور کیا
لوگون نے عرض کیا کہ اے امیر المومنین ہم بہت ہین ہمکو خدمت فرمائیے آپنے فرمایا کہ نہین قسم ہی اللہ کی

تم بہت نہین ہوا ابن زبالہ زید ابن اسلم سے روایت کرتے ہین کہ یہہ کلمات آپنے فرمائے الحمد للہ الذی
قرب منا مسجد قبا دلو کان بافق من الافاق نضربنا الیہ اکباد الابل وارد ہوا
کہ حضرت ابن عمرؓ جبکہ داخل ہوتے تہے آپ مسجد قبا مین تو نہایت مکروہ جانتے تہے اس بات کو کہ نکلین اوس سے
بغیر نماز پڑہے اور حضرت سیدنا عمرؓ کا معمول تہا کہ آپ مسجد قبا مین پیر کے دن اور جمعرات کے دن تشریف
لیجاتے تہے اور باسناد صحیح بطرق متعددہ سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ آپنے فرمایا کہ دو رکعت نماز مسجد قبا مین
پڑہنا مجکو زیادہ محبوب ہے اس سے کہ دو بار بیت المقدس کی زیارت کرون اور آپنے فرمایا کہ اگر جانو تم اون امر کو
جو اس مسجد شریف مین ہین تو کیا کیا سعیان اوسکی زیارت مین نکرو اور اسیطرح باسناد صحیح وارد ہوا
فرمائی حضرت ابو ہریرہؓ سے حدیث شریف مین وارد ہوا کہ جسنے نماز پڑہی چار مسجدون مین بخشے گئے گناہ اوسکے
یعنی مسجد الحرام و مسجد نبوی و مسجد اقصے و مسجد قبا اور روایت کیا ترمذی نے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے
کہ نماز پڑہنا مسجد قبا مین مانند عمرہ کے ہے اور ایک روایت مین وارد ہوا کہ دو رکعتین مسجد قبا مین پڑہنا
افضل ہے ہزار رکعت سے مسجد اقصے مین پڑہنے سے اور اس باب مین کئی حدیثین وارد ہوئی ہین پس
بعض کے نزدیک دو رکعتین ہین اور بعض کے نزدیک چار اور صفہ کہ اس مسجد شریف کی صحن مین ہے کہتے ہین
کہ وہ جگہ بیٹھنے ناقہ سرور عالم صلعم کی ہے بقول مشہور اور طول و عرض مسجد قبا کا ۶۶ گز ہے لکہا ہے
کہ کچھہ تھوڑی زیادتی اس مسجد شریف مین جانب منارہ حضرت عثمانؓ بن عفان نے فرمائی تہی اور عمر ابن عبد العزیز نے
اپنے عہد مین موافق بنا مسجد اعظم نبوی کی اس مسجد مین بھی آرائش اور زینت کی تہی جب بسبب یاد عرصہ کے
وہ عمارت منہدم ہوگئی تو سلاطین اور امرا آنے اتفاق قرنا بعد قرن تعمیر اوسکی کرتے رہے
دعا مسجد قبا مین پڑہنیکی یہہ ہے یا صریخ المستصرخین یا مفرج کرب المکروبین یا مجیب دعوۃ المضطرین
صل علی محمد و الہ و اکشف کربی و حزنی کما کشفت عن رسولک کربہ و حزنہ فی ھذا المقام یا حنان
یا منان یا کثیر المعروف یا دائم الاحسان یا ارحم الراحمین آمین اور وہ مقام کہ جس سے برکت لینی اس مسجد شریف مین لازم ہے
گہر سعد بن خثیمہؓ کا ہے کہ جانب قبلہ مسجد تہا اور مسجد قبا کے رکن غربی قبلہ کے جانب ایک مقام ہے
اوسکو مسجد علی کہتے ہین امام سمہودی لکہتے ہین کہ شاید یہی مسجد گہر سعد بن خثیمہؓ کا ہے کہ رسول مقبول صلعم نے
اوسمین آرام فرمایا اور وضو کرکے وہان نماز ادا فرمائی اور بیر اریس بھی قریب قبا کے ہے
اور وہ مسجد ذکر اوسکا نزدیک مسجد قبا کے بعلاقہ نسبت [illegible] مناسب ہے ذکر مسجد ضرار ہے

کہ ایک جماعت بھائی بند انصاریون نی کہ اصرار کفر و نفاق مین گرفتار تھی اونھون نی مسجد قبا کے مقابلہ مین ساتھہ غرضون فاسدہ کے جو اہل نفاق کی ہوتی ہین بنا کی تھی کہ آیت کریمہ والذین اتخذوا مسجدا ضرارا وکفرا تا آخر اسی باب مین نازل ہوئی ہے بیہقی ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہین کہ ابو عامر اون لوگون سے کہا کہ تم بھی ایک مسجد بناؤ اور محمد صلعم کو حیلہ و نفاق سے نگاہ رکھو یہانتک کہ مین قیصر روم کے پاس جاتا ہون اور ایک لشکر عظیم اپنے ساتھہ لاکر محمد صلعم کو معہ اصحاب نکال دیتا ہون معاذ اللہ منہا غرض وہ لوگ بعد فارغ ہونے بنا مسجد سے ملازمت اقدس حبیب کبریا صلعم مین حاضر ہوے اور عرض کی کہ ہم لوگون نے ایک مسجد بنائی ہے اور اب وہ بن چکی ہے اگر حضور معہ اصحاب اوسمین نماز ادا فرما دین تو موجب خیر و برکت عظیم کا ہوگا اوسیوقت وحی نازل ہوئی لا تقم فیہ ابدا لمسجد اسس علی التقوی من اول یوم احق ان تقوم فیہ آخر تک آخر کار بحکم خدا و رسول اوس مسجد مین آگ لگا دی اور ویران کر دیا طبری ایک علماء اہل حدیث سے نقل کرتے ہین کہ اونھون نے کہا کہ مینے مسجد ضرار کو جعفر منصور کے زمانہ مین دیکھا کہ اوس سے دھوان نکلتا تھا بالفعل اوس مسجد کا کوئی نشان اور مقام معین معلوم نہین لیکن وہ مسجد گرد مسجد قبا کے تھی واللہ اعلم

مسجد الجمعہ

مسجد قبا سے مدینہ شریف کے آنے مین بائین طرف پڑتی ہے بنی سالم مین اسکو مسجد الوادی اور مسجد عاتکہ بھی کہتے ہین رسول مقبول صلعم جب جمعہ کے دن قبا سے طرف مدینہ طیبہ کے روانہ ہوسے تو بسبب آجانے وقت جمعہ کے نماز جمعہ اوسیجگہ ادا فرمائی اور اول جمعہ یہی تھا اور قریب اسکی مسجد کے ایک وادی ہے کہ جانب غرب اوسمین بنی عدی کی گھرون کی ابتک نشان باقی ہین اور عمارت قدیم اس مسجد کی منہدم ہو گئی تھی پس بعض عجمیون نے سنہ ۹۰۰ مین تجدید اوسکی کر دی طول اوسکا قبلہ سے تا شام ہنس گز اور عرض مشرق سے مغرب تک ساڑہے سولہ گز

مسجد الفضیخ

بالفعل لوگ اوسکو مسجد الشمس کہتے ہین ایک مسجد چھوٹی ہے قریب مسجد قبا کی جانب مشرق ایک مکان بلند پر بنی چھت کی بشکل مربع جسوقت کہ رسول مقبول صلعم نے بنی نضیر کا محاصرہ کیا تو قریب اسکے خیمہ آپکا تھا پس اس مسجد کی جگہ آپ نے چھہ روز نماز ادا فرمائی بعد اسکے اوسجگہ مسجد بنا دی گئی ابن زبالہ روایت کرتے ہین کہ حضرت ابو ایوب اور جماعت انصار اس مسجد کی جگہ بیٹھکے فضیخ کہ ایک قسم مینے کی چیز وحشی ہے استعمال کرتے تھے جب کہ آیت حرمت شراب کی نازل ہوئی سنتے ہی مشکون کی منہہ کھولدیے اور جسقدر فضیخ اوسمین تھا اوسیجگہ بہا دیا اس سبب سے اوسکو مسجد فضیخ کہتے ہین شیخ مجد الدین فیروز آبادی لکھتے ہین کہ مسجد الشمس اسوجہ سے کہتے ہین کہ چونکہ وہ مقام بلند پر بنی ہے تو اول شمس وہین ظاہر ہوتا ہے یہہ نہ سمجھنا چاہیے کہ یہہ مقام وہ ہے

جہان حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے لیے اعادہ شمس کا ہوا تھا کیونکہ وہ قضیہ صہبا مین واقع ہوا تھا کہ شہر دون خیبر ہے
جیسا کہ قاضی عیاض نے تصریح اوسکی کی ہے **ف** جاننا چاہیے کہ حدیث رد شمس کی بروایت
حضرت ابو ہریرہ رضہ باسناد حسن ثابت ہی اور وہ کئی طریقون سے وارد ہوئی ہے اور طحاوی نے
صحت اوسکی کی ہے اور ابن جوزی اوسکو موضوعات مین لایا ہی شیخ ابن حجر فتح الباری مین لکھتے ہین
کہ ابن جوزی نے خطا کی کہ اس حدیث کو موضوعات مین شمار کیا **مسجد بنی قریظہ** جانب مشرق
مسجد شمس کی ہے جسوقت کہ رسول مقبول صلعم نے محاصرہ بنی قریظہ کا کیا تو آپنے بمقام مسجد قیام فرمایا وارد ہو
کہ اوسکے قریب ایک عورت کا گھر تھا کہ جناب سرور عالم صلعم نے اوسمین نماز ادا فرمائی تھی ولید ابن
عبد الملک نے وقت بنائے مسجد کے اس گھر کو بھی مسجد مین داخل کر دیا اور عمارت قدیم اس مسجد کی مسجد قبا کی
عمارت کی ڈول پر تھی یعنی چھت اور ستونون اور منارہ کے ساتھہ اور اب ایک احاطہ ہی کہ قبلہ سی جانب شام
۴۸ گز ہی اور مشرق سی جانب مغرب ۴۴ گز ہے **مسجد مشربۂ ام ابراہیم** جانب شمال یعنی اوتر ۱۲
مسجد بنی قریظہ کے ہی کہ وہ ایک احاطہ ہے بے چھت کا قبلہ سی جانب شام گیارہ گز اور مشرق سے
جانب مغرب چودہ گز بروایت صحیح ثابت ہوا کہ آنحضرت صلعم نے اوسجگہ نماز ادا فرمائی اہل تحقیق لکھتے ہین
کہ مشربہ بمعنے باغ کے ہے حضرت ابراہیم ابن رسول اللہ صلعم کی والدہ شریفہ حضرت ماریہ رضہ قبطیہ کا
وہان باغ تھا اور پیدایش حضرت ابراہیم کی بھی اوسجگہ ہوئی تھی۔ حضرت عائشہ رضہ سی روایت ہے
کہ حضرت ماریہ قبطیہ رضہ نہایت خوبصورت تھین رسول مقبول صلعم اونسے بہت خوش اور موافق تھے
اول اونکو حارثہ بن نعمان کے گھر مین رکھا اور آخر کو بسبب میری غیرت کی اونکو عوالی مدینہ منورہ مین
کہ یہہ مسجد اوسیجگہ ہے آپ لیگئے اور اوسیجگہ کبھی کبھی آپ تشریف لیجاتے تھے اور یہہ مجھپر پہلے سی بھی
زیادہ سخت گذرا آخر کار اونکو حق تعالے نے اولاد عنایت کی یعنے حضرت ابراہیم اور مین اس نعمت سے
محروم رہی اور قصہ ماریہ قبطیہ کا جو قرآن مجید مین وارد ہوا یَا اَیُّہَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللّٰہُ لَکَ
آخر تک سب اہل تفسیر لکھتے ہین **مسجد بنی ظفر** کہ اب اوسکو مسجد بغلہ کہتے ہین اور عوام لوگ سفر و پیغمبر علیہ السلام
اوسی کہتے ہین بقیع سی جانب مشرق ہی حضرت فاطمہ بنت اسد کی قبہ کی راہ سی روایات معتبرہ سی ثابت ہوا
کہ آنحضرت صلعم نے محلہ بنی ظفر مین ایک جماعت اصحاب مثل حضرت ابن مسعود رضہ و حضرت معاذ بن جبل کی ساتھہ
نماز وہان ادا فرمائی اور ایک پتھر پر کہ وہان آپ بیٹھے اور قاری کو حکم کیا کہ قرآن مجید پڑھے چنانچہ

جب وہ قاری اس آیت پر پہونچا فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشہید آخر تک تو آپ پر آثار گریہ کے
پیدا ہوئے اور آپنے فرمایا کہ خداوندا مین گواہی دینے والا ہون اونکا جنمین مین ہون اور جنکو کہ مینے نہین دیکھا
اونکا حال کیا جانون بعض علما تاریخ لکھتے ہین کہ جس عورت کو کہ حمل نہ رہتا ہو وہ اوس پتھر پر بیٹھے خدا چاہے
حاملہ ہو جاویگی شیخ لکھتے ہین کہ یہہ خاصیت اہل مدینہ کے نزدیک قدیم سے ابتک مشہور چلی آتی ہے مطری لکھتے ہین
کہ اس مسجد شریف کی قبلہ کی جانب کئی پتھر ہین کہ اونمین آثار شریف ہین چنانچہ ایک پتھر کا کہ آنحضرت صلعم نے تکیہ لگایا تھا
اور کہنی مبارک اوسپر رکھی تھی ابتک نشان کہنی مبارک کا اوسمین موجود ہے اور ایک پتھر مین آثار انگلیون مبارک کا
ظاہر ہے اور کسی پتھر مین آپکے خچر کے سم کا نشان موجود ہے لہذا اوسکو مسجد البغلہ بھی کہتے ہین وغیرہ کہ ان سب سے
لوگ برکت وخیر حاصل کرتے ہین اور مسجد الاجابہ کہ حضرت کی دو دعائین وہان قبول ہوئین ہین ایک
امت کا قحط سے نہ مرا دوسری غرق سے ہلاک نہ ہونا یہہ مسجد بقیع سے اوتر کیطرف بلندی پر ہے اسکو مسجد بنی معاویہ
بھی کہتے ہین مسجد طریق السافلہ کہ حضرت حمزہ سید الشہدا کی مشہد مقدس کو جاتی ہوئی جانب مشرق
پڑتی ہے مشہور ہے مسجد ابوذر غفاری بیہقی شعب الایمان مین عبد الرحمن بن عوف سے روایت کرتے ہین
کہ ایک روز مسجد نبوی مین بیٹھا تھا مین ناگاہ رسول مقبول صلعم باہر تشریف لائے اور آپ روانہ ہوئے
مین بھی آپکے پیچھے ہوا پس آپ ایک باغ مین داخل ہوئے اور وضو کرکے آپنے دو رکعتین پڑہین اور بعد نماز کے
آپ سجدہ مین گئے اور یہانتک دیر فرمائی سجدہ مین کہ مجھکو گمان ہوا کہ مگر روح پاک آپکی اعلی علیین کو پہونچی
پس اس حال کو دیکھتے ہی مین رونے لگا کہ اس عرصہ مین آپنے سر مبارک اوٹھایا اور فرمایا کہ کیون روتا ہے
عرض کیا مینے یا رسول اللہ صلعم حضور آپنے دیر تک سجدہ مین رہے کہ مین ڈر گیا کہ شاید روح پرفتوح اس عالم سے
رخصت ہوئی آپنے فرمایا کہ اسوقت جبرئیل بارگاہ الہی سے میرے پاس یہہ پیام لایا کہ پروردگار فرماتا ہے
کہ اے حبیب میرے جو شخص اوپر تیرے تحفہ درود کا بھیجے مین اوسپر بھیجون اور جو سلام تجھپر بھیجے مین اوسپر
سلام بھیجون اور ایک روایت مین وارد ہوا کہ جو شخص تجھپر درود بھیجے دس نیکیان اوسکے لیے لکھون
اور ایک روایت مین وارد ہوا کہ دس بار اوسپر مین درود بھیجون پس مین اپنے پروردگار کا شکر بجا لایا
کہ یہہ نعمت عظمی مجھکو عطا ہوئی بیہقی حاکم سے روایت کرتے ہین کہ یہہ حدیث صحیح ہے طول وعرض اس مسجد کا آٹھ گز ہے
مسجد الفتح جسکو مسجد الاحزاب و مسجد اعلے بھی کہتے ہین حضرت امام احمد حنبل اپنی مسند مین بروایۃ ثقات
جابر بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہین کہ رسول مقبول صلعم نے مسجد فتح مین تین روز دعا کی پیر منگل بدھ

پس آپنی بدرہ کیدن بارگاہ الہی سی بشارت قبولیت دعا کی پائی کہ اثر فرح و سرور کا چہرہ شریف سی عیان ہوتا تھا
حضرت جابر رضہ فرماتی ہین کہ مجکو کوئی مہم سخت پیش نہ آوی کہ اوسی ساعت مسجد الفتح کو جاؤن اور قبولیت دعا کی
بشارت نہ پاؤن حضرت شیخ رح لکھتے ہین کہ رسول مقبول صلعم کی دعا اس مسجد مین یہہ تھی اللھم لک الحمد ھدیتنی
من الضلالۃ فلا مکرم لمن اھنت ولا مھین لمن اکرمت ولا معز لمن اذللت ولا مذل لمن اعززت ولا ناصر لمن خذلت
ولا خاذل لمن نصرت ولا معطی لما منعت ولا مانع لما اعطیت ولا رازق لمن حرمت ولا حارم لمن رزقت
ولا رافع لمن خفضت ولا خافض لمن رفعت ولا خارق لمن سترت ولا ساتر لمن خرقت ولا مقرب لمن عدت
ولا مباعد لمن قربت یا صریخ المکروبین و یا مجیب المضطرین اکشف ھمی و غمی و کربی فقد تری حالی و حال اصحابی
پس جبرئیل آئی اور کہا کہ پروردگار تیرے نے دعا تیری سنی پس آپکو مع آپکے صحابیون کے دشمن کی ہول سے
محفوظ رکھا پس رسول مقبول صلعم سنکر دو زانو بیٹھے اور ہاتھون مبارک کو بلند فرمایا اور آنکھون مبارک کو
نیچے کیا اور کہا شکرا لکا رحمتنی و رحمت اصحابی اور **مسجد سلمان فارسی** رضہ اور **مسجد ابی بکر** رضہ
اور **مسجد علی** رضہ کہ یہہ مسجدین جبل سلع سی مغرب کیطرف مقام جنگ احزاب مین واقع ہین اصل بنا
ان مسجدون کی عمر ابن عبد العزیز سے ہے اور بعد منہدم ہونے اون عمارات کی سیف الدین حسین
اور زین الدین ضیغم منصوری نے تعمیر کی **مسجد بنی حرام** کہ سلع کی گھاٹی مین واقع ... ہے
اگر مدینہ شریف سی مسجد الفتح کو جاتے رسول خدا صلعم نے اسمین نماز ادا فرمائی ہے متصل اوسکی ایک غار ہے
کہ ایام خندق مین مشرف ہوا ہی بشرف ... سرور انبیا صلعم اور بعض اوقات آپ وہان شب باش بھی
ہوتی ... کرتے ہین ایک ... حضرت معاذ ابن جبل رسول مقبول صلعم کی ... مین
نکلے ... شریف مین ... تو آپ جبل سلع کی ... روانہ ہوی اور وہان جاکر دو رکعتین ... پڑھنا
شروع کیا دیکھا کہ سرور انبیا صلعم نماز مین سر بسجدہ ہین حضرت معاذ دیکھتی ہی پہاڑ پر سے اوترے
... عرصہ ہو جانے کے گمان ... روح پاک عالم بالا کو رخصت ہو گئی کہ اتنے مین آپنے
سر مبارک سجدہ سی اوٹھایا اور فرمایا کہ جبرئیل امین میرے پاس آیا اور کہا کہ حق سبحانہ ... تحفہ سلام
بھیجتا ہی اور پوچھتا ہے کہ تو جانتا ہی کہ تیری امت سی مین کیا معاملہ کرونگا مینے کہا اللہ خوب جانتا ہے
... کیا جانون بعد اسکے پھر آیا اور کہا کہ پروردگار تیرا فرماتا ہی کہ ای حبیب تو دل اپنا خوش رکھ
... تیری امت سی ہرگز وہ معاملہ نکرونگا جس سی تو ناخوش ہووے اور موجب ... رنج کا ہووے

پس سجدہ کیا مینے اور شکرانہ اس نعمت عظمی کا بجالایا مین ای معاذ عمدہ ترین اور فاضلترین وہ حال
کہ بندہ کو مولی اسی نزدیک کرے سجدہ ہی **مسجد القبلتین** جسمین ایک محراب بیت المقدس کیطرف ہے
اور دوسری کعبہ کی جانب وہ مسجد الفتح سے آدہ کوس پر مغرب کیطرف ہی محمد ابن اخنس سے روایت ہے
کہ رسول مقبول صلعم نماز ظہر پڑھتے تھے دو رکعتین پڑہین تھین کہ وحی تحویل قبلہ کی آئی قول **وجہک**
شطر المسجد الحرام پس دو رکعتین اخیر کی اپنی طرف کعبہ کے ادا فرمائین اسوجہ سے مسجد القبلتین کہتے ہین
شیخ مجد الدین فیروزآبادی لکھتے ہین کہ مسجد قبا احق اور اولی ہے اس نام کے ساتھ اسوجہ سے کہ صحیح بخاری
اور صحیح مسلم مین وارد ہوا کہ وقوع تحویل قبلہ کا اوسمین ہوا ہی مگر بعض علما نے ترجیح قول اول کی کی ہے
واللہ اعلم **مسجد السقیا** جو گرد نواح مدینہ طیبہ مین مکہ معظمہ کے جانے والیکو پہلے ملتی ہی بہت چھوٹی
مسجد ہی سات گز کا طول وعرض رکھتی ہے رسول مقبول صلعم نے اوسمین نماز پڑھی اور اہل مدینہ کے لیے
برکت کی دعا فرمائی اور بالفعل مسجد سقیا اوس مسجد کو کہتے ہین کہ مکہ شریف کے راستہ مین قریب مدینہ طیبہ کے
پہلی مسجد ملتی ہے اور سقیا نام ایک کنوین کا ہی **مسجد الرایہ** کہ باہر مدینہ شریف کے شام کی راہ مین
ذباب پہاڑی پر واقع ہی جو مدینہ شریف سے شام کیطرف جای اوسکو دہنی طرف پڑتی ہی اور جبل سلع سے
مشرق کیطرف ہی اس مسجد پر سے قبہ شریف سرور عالم صلعم کا دکھلائی دیتا ہی **مسجد الفسح** کہ احد کو
جاتی ہوی مزار حضرت حمزہؓ سے مشرق کیطرف پڑتی ہے آیت کریمہ **یا ایہا الذین آمنوا اذا قیل لکم**
تفسحوا فی المجالس آخر تک وہین نازل ہوئی مطری کہتے ہین کہ آنحضرت صلعم نے نماز ظہر وعصر احد کے دن
بعد فارغ ہونے لڑائی سے وہین ادا فرمائی **مسجد عینین** کہ حضرت حمزہ سید الشہداؓ کی مشہد مقدس سے
قبلہ کی جانب ہی اور اس پہاڑ کو جبل الرمات بھی کہتے ہین کہ تیر انداز لشکر اسلام کی احد کے دن اوسی پر کھڑے تھے
اور جناب سید الشہدا کو بھی زخم وہین آیا **مسجد الوادی** جو اوپر کنارہ شامی جبل عینین کے واقع ہے
مطری لکھتے ہین کہ محل شہادت جناب سید الشہدا بھی مقام ہی بعضے علما اس مسجد کو مسجد العسکر بھی کہتے ہین
واللہ اعلم اور مسجد ابی ذر کہ حضرت امیر حمزہؓ کی درگاہ کو جاتے ہوی راہ مین دہنی طرف پڑتی ہے
اور **مسجد ابی بن کعب** کہ بقیع مین ہی اور **مسجد مصلی عید** کہ باہر دروازہ کے مغرب کیطرف ہے
اور وہان مسجد ابوبکرؓ ومسجد علیؓ ومسجد عمرؓ بھی مشہور ہین پس چاہیے کہ نماز بھی ہر ایک مین ان مساجد کے
پڑھے اور چاہیے کہ نماز پڑھے **مسجد فاطمہؓ** مین کہ بقیع مین ہے اور اوسکو بیت الحزن بھی کہتے ہین

ف یہ مکان قبہ اہلبیت سی جنوب کیطرف مشرق کو جھکا ہوا تھا نہایت نزدیک ہی وہان حضرت خاتونؓ جاکر بعد رسول مقبول صلعم کے رو یا کرتی تھین غرض یہ وہ مسجدین بیان ہوئین کہ مدینہ طیبہ مین مشہور معروف ہین اور لوگ اونکی زیارت سی مشرف ہوتے ہین لیکن اہلحدیث لکھتے ہین کہ مسجدین اور بھی ہین زیادہ چالیس سے مگر اونکی نشان نہین معلوم ہین اسواسطے نہ لکھی گئین اللہ تعالیٰ سب مسلمانونکو ان مسجدون مقدس کی زیارت نصیب فرماوے آمین

باب بارہوان
فصل پہلی
مدینہ طیبہ کی کنوؤن کی فضائل کی بیان مین

اہل اسلام پر پوشیدہ نہ ہی کہ کنوین مدینہ طیبہ مین مانند مسجدون کے بہت ہین لیکن بعضی منہدم اور معدوم ہوگئے کہ نشان اون کا نہین معلوم ہے حضرت سید سمہودیؒ اپنی تاریخ شریف مین زیادہ بیس سے لکھے ہین لیکن بالفعل جو مشہور و معروف ہین اور لوگ اوکی زیارت سی مشرف ہوتے ہین وہ سات ہین جنمین رسول مقبول صلعم نے آب دہن مبارک اور غسالہ وضو کا ڈالا ہی پس ضرور ہی کہ پانی اونکا پیے اور وضو اور غسل اوس سی کرے ایک اونمین سی بیر اریس ہی کہ مسجد قبا سی مغرب کے جانب نہایت قریب ہی اریس نام یہودی کا تھا پانی اس کنوین کا نہایت شیرین و لطیف ہی کئی روایتون سے ثابت ہی کہ آنحضرت صلعم نے آب دہن مبارک اس کنوین مین ڈالا پس یہ شیرینی اور لطافت جب سے پیدا ہوئی ورنہ پہلے اس سی یہ کنوان شیرین نہ تھا بیہقی روایت کرتے ہین کہ انس بن مالکؓ نے قبا مین آنکر اس کنوین کا پتہ لوگون سی پوچھا پس ایک شخص آپکو چاہ اریس پر لے آیا آپنے وہان یہ حدیث نقل کی کہ رسول مقبول صلعم اس کنوین پر تشریف لائے اور ایک شخص کہ پانی کھینچ رہا تھا اوس سی پانی مانگا اور پیا باقی پانی کو ساتھ آب دہن مبارک کی اس کنوین مین ڈالدیا پھر آپنے وضو کیا اور نماز پڑھی اور صحیح بخاری اور صحیح مسلم مین وارد ہوا کہ ابو موسی اشعریؓ کہتے ہین کہ مین وضو کرکے بقصد ملازمت حضرت صلعم کی گھر سی باہر نکلا اور عہد کیا مینے کہ آجکی روز آپکی خدمت سے علحدہ نہونگا پس نپایا مینے آپکو مسجد نبوی مین لوگون نے کہا کہ آپ ابھی جانب قبا تشریف لیگئے ہین مین بھی پیچھے چلا معلوم ہوا کہ حضور بیر اریس پر تشریف رکھتے ہین پس مین جاکر بیچ باغ مین کہ بیر اریس تھا اوسکی دیوار پر بیٹھ گیا یہانتک کہ آپنے قضاے حاجت سی فارغ ہوکر وضو فرمایا پس اندر گیا مین

دیکھا کہ آپ چاہ اریس پر بیٹھے ہین پنڈلیان مبارک کھولے ہوے اور پاؤن مبارک کنوین مین لٹکائے ہوے
پس مین سلام کر کے پھرا اور دروازہ پر بیٹھ گیا اس مراد سے کہ آپکے روز خدمت دربانی حبیب کبریا کی
بجا لاؤن کہ تھوڑی سی دیر مین حضرت ابو بکر صدیق آئے اور آپنے دروازہ ہلایا مینے کہا کہ کون ہے
آپنے فرمایا کہ ابو بکرؓ مینے کہا کہ آپ ٹھہریے مین جاکر خبر کرتا ہون مینے جاکر عرض کی کہ یا رسول اللہ صلعم
ابو بکرؓ آئے ہین اور اذن آنے کا چاہتے ہین فرمایا کہ آنی دے اور بشارت دی اوسکو جنت کی
مینے آکر آپکو بشارت دی جنت کی اور آپ آکر دہنی طرف حضرت کی بیٹھ گئے اور بھی بقصد متابعت آپکے
اپنی پاؤن بھی اوسیطرح لٹکا دیے مین پھر آکر اپنی خدمت پر حاضر ہو گیا اور منتظر آنے اپنے بھائی کا ہو
کہ کاشکے وہ بھی اسوقت چلا آئے اور اسوقت خاص مین جنت کی بشارت پاوے کہ اس درمیان مین
حضرت عمرؓ آئے اور دروازہ ہلایا مینے پہلے جیسے حضرت کی خدمت مین جاکر عرض کی آپنے فرمایا کہ آنی دے
اور بشارت دے اوسکو جنت کی مینے آکر آپکو بشارت جنت کی دی اور آپ اندر آکر بائین طرف حضرتؐ کے
بیٹھ گئے جسطرح کہ حضرت بیٹھے تھے مین پھر آکر دروازہ پر بیٹھ گیا اور دلمین کہنے لگا کہ کاشکے اسوقت
بھائی میرا بھی آجاوے کہ حضرت عثمانؓ آئے اور پہلے جیسے مینے خبر کی آپنے فرمایا کہ آنی دے اور بشارت دے
اوسکو جنت کی ساتھ اوس بلا کے کہ اوسکو پیش آوے مینے آکر آپکو بشارت دی جنت کی اوسیطرح
اور آپ بسبب تنگ ہونے جگہ کے مقابل اونکے دوسری طرف بیٹھ گئے اور اس کنوین کو بیر خاتم بھی
کہتے ہین صحیح بخاری مین وارد ہوا کہ خاتم آنسرور صلعم کہ دست مبارک مین رکھتے تھے اور بعد اسکے خلیفہ اول
اور دوم کو پہونچی بعد اونکے حضرت عثمانؓ کو پہونچی ایکدن آپ اس کنوین پر بیٹھے تھے اور انگشتری کو نکال کر
حسب عادت پھرا رہے تھے کہ کنوین مین گر پڑی تین روز تک تلاش کی اور کنوین کا پانی کھینچا مگر نہ نکلی
اور گرنا انگشتری کا چھٹے برس آپکی خلافت مین ہوا تھا کہ اوسیدن سے فتنے اور فساد برپا ہونے شروع ہوے
ف محققین نے لکھا ہے کہ انگشتری مبارک خاصیت انگشتری حضرت سلیمانؑ کی رکھتی تھی کہ اوسکے
گم ہونے سے انتظام بگڑ گیا لکھا ہے کہ پہلے آپنے سونے کی انگشتری بنوائی تھی اور اصحاب نے بھی
آپکو دیکھ کر سونے کی انگوٹھیان بنوائین پھر آپنے سونے کی انگوٹھی اوتار ڈالی اور فرمایا کہ سونا
مردون پر حرام ہے اور چاندی کی انگوٹھی بنوائی اصحابؓ نے [illegible] کیا **بیر غرس** شیخ عبد الحق
لکھتے ہین غرس غین کی زبر سے اور سکون را سے بمعنی درخت لگانے کے اور بعضے را کو بھی زبر [illegible] کہتے ہین

اور وہ کہتی ہین کہ مینے بہت اہل مدینہ سے سنا کہ غرس غین کے پیش سے پڑھتی ہین لیکن اولی زبر ہی ہے
یہ کنوان مسجد قبا سے مشرق کیطرف نصف میل کے فاصلہ پر ہے اور غرس نام اون جگہون کا ہے
جو گرد اوسکے ہین اہل تحقیق لکھتے ہین کہ یہ کنوان بڑا ہے اور اوسمین پانی دہ در دہ سے بھی زیادہ ہے
اور اوسکے پانی پر سبزی غالب ہے اور اوسمین ایک درجہ ہے کہ اوس راہ سے کنوین مین چلے آتے ہین
سنہ... مین تعمیر پایا روایات صحیحہ سے ثابت ہوا کہ آنحضرت صلعم نے اوس سے وضو فرمایا اور باقی پانی کو
کنوین مین ڈالدیا ابن حبان بنقل ثقات لکھتے ہین کہ انس ابن مالکؓ اس کنوین سے پانی منگواتے تھے
اور فرماتے تھے کہ دیکھا مینے رسولخدا صلعم کو کہ آپ اس کنوین کا پانی پیتے تھے اور وضو فرماتے تھے
ابراہیم بن اسمعیل بن مجمع سے روایت کی ہے کہ کہا کہ ایکدن رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ مینے آجکی رات دیکھا کہ ایک کنوین پر بہشت کے کنووں سے صبح کی ہے مینے پس صبح کی آنحضرت صلعم نے
بیر غرس پر اور آپنے وضو کیا اور آب دہن مبارک اوسمین ڈالا اور شہد کہ جو آپکے پاس بطور تحفہ کہین سے
آیا تھا اوسکو بھی آپنے اوس کنوین مین ڈالدیا شیخ عبد الحق روایت ابن ماجہ لکھتے ہین کہ رسول مقبول صلعم نے
وصیت کی کہ مجکو بعد انتقال کے سات مشک پانی میرے کنوین سے کہ بیر غرس ہے غسل دینا
اور رسولخدا صلعم عالم حیات مین اسی کنوین کا پانی پیتے تھے اسیطرح بروایت حضرت امام باقرؑ ثابت ہے
بیر بضاعہ کہ شامی دروازہ کے باہر درگاہ حضرت حمزہؓ کو جاتے ہوئے داہنی طرف
بالفعل باغ جمل اللیل مین ہے حدیث شریف مین وارد ہوا کہ رسول مقبول صلعم اسکنوین پر تشریف لائے
اور پانی مانگا اور وضو کیا اور باقی پانی کو آب دہن مبارک کے ساتھ اوس کنوین مین ڈالدیا آنحضرت کے
زمانہ مین جو شخص کہ بیمار ہوتا تھا تو اوسکو اس کنوین کے پانی سے غسل دیتے تھے تو اوسکی برکت سے اوسکو
شفاء کامل عاجل نصیب ہوتی تھی حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ سے روایت ہے کہ جو شخص بیمار ہوتا تھا
تو تین روز ہم اوسکو اس کنوین کے پانی سے غسل دیتے تھے اور وہ صحت پاتا تھا حضرت سہل ابن سعد سے
روایت ہے کہ آنحضرت صلعم نے اس کنوین مین آب دہن مبارک ڈالا اور پانی اوسکا پیا اور خیر و برکت کی
دعا فرمائی **بیر بصہ** کہ جنت البقیع سے آگے مدینہ طیبہ سے قبا کو جاتے ہوئے بائین طرف ایک باغ کے اندر ہے
ابن عدی بروایت حضرت ابو سعید خدریؓ نقل کرتے ہین کہ ایکدن رسول مقبول صلعم اونکے گھر مین
رونق افروز ہوئے اور فرمایا کہ تیرے پاس کوئی شئے سر دھونے کی ہے کہ مینے اپنے سر کو دھوون کہ روز جمعہ

مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلعم یہی مین نکال لایا اور آپکے ساتھ ہیر بصہ پر گیا مین پس آپنے وہان سر مبارک دھویا اور غسالہ کو کنوین مین ڈالدیا پانی اس کنوین کا بہت نزدیک ہی بیر حاء کہ مسجد نبوی کے سامنے دیوار شہر سے باہر ابو طلحہ کے باغ مین ہی وارد ہوا کہ اکثر اوقات رسول مقبول اسجگہ رونق افروز ہوتے تھے اور درختون کے سایہ مین آپ بیٹھتے تھے اور پانی اوسکا پیتے تھے پانی اسکا نہایت شیرین اور لطیف ہی اور یہ مقام نہایت دلچسپ ہی بیر غرس کہ مسجد قبا سے مشرق کیطرف مسجد شمس کے آگے تھوڑی دور پر ایک باغ کے اندر ہی یہ مقام نہایت پاکیزہ اور لطیف ہے رسول مقبول صلعم وہان تشریف لیگئے اور آپنے وہان وضو کیا اور نماز پڑہی بیر رومہ کہ مدینہ طیبہ سے تین کوس پر اوتر کیطرف وادی عقیق مین مسجد قبلتین سے آگے ہی یہ کنوان بھی بڑا ہی پانی نہایت لطیف و شیرین ہی جسکا وصف نہین بیان ہو سکتا اہل حدیث لکھتے ہین کہ مدینہ طیبہ مین اس کنوین کا پانی بہت شیرین تھا اور کنوون کا پانی کھاری تھا اور بیر رومہ کا مالک ایک یہودی تھا وہ پانی بیچا کرتا تھا اس سبب سے مسلمانون کو پانی کی تکلیف تھی رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ جو شخص بیر رومہ کو خرید کر کے ڈول مسلمانون کی اوسمین جاری کر دے اوسکے لیے جنت ہی حضرت عثمان رض نے اوس کنوین کو اپنے خالص مال سے خریدا اور وقف کر دیا اور تدبیر خریدنے کی یہ کی کہ پہلے آدھا بارہ ہزار درم کو خرید لیا اور وقف کر دیا سو جسدن باری حضرت عثمان رض کی ہوتی تو آپ پانی بلا قیمت دیتے اور دوسرا اپنی باری کے دن بیچتا لوگون نے اوسکی باری کے دن پانی بھرنا موقوف کر دیا کیونکہ حضرت عثمان رض کی باری مین سب بقدر حاجت بھر لیتے ناچار ہو کے اوسنے بھی اپنا حصہ حضرت عثمان رض کے ہاتھ بیچ ڈالا اور حضرت عثمان رض نے وہ بھی وقف کر دیا اور کنوین مین بے تکلف ڈول مسلمانون کے جاری ہو گئے اور حضرت عثمان رض حسب وعدہ جناب رسول مقبول صلعم مستحق جنت ہوے رب العالمین ان سب کنوؤن کا پانی پینا سب مسلمانونکو

فصل دوسری

مدینہ طیبہ کے حرم کے بیان مین اور اہل مدینہ کی تعظیم اور تکریم اور اداب مین

مسلمانون پر پوشیدہ نہ ہو کہ اہل مدینہ کی آداب مین بہت سی حدیثین وارد ہوئی ہین اور انکو ستانیوالے کے حقمین سخت وعیدین مذکور ہوئی ہین اونمین سے چند اسجگہ لکھی جاتی ہین فرمایا رسول مقبول صلعم نے المدینۃ مہاجری یعنے مدینہ طیبہ میری ہجرت کی جگہ ہی فیہا مضجعی یعنی اسمین ہی خوابگاہ میری

کنایہ وجود مرقد انور اطہر صلعم سے ہی وفیہا منعیثی اور اسمین ہی اوٹھنا میرا یعنی آپ اسی بقعہ مقدس سے
ستر ہزار فرشتون رحمت کی ساتھہ جو مرقد اطہر کو گھیری رہتی ہین اوٹھینگے حقیق علی امتی حفظ
جیرانی لا زم اور سزاوار ہی میری امت پر کہ محافظت حرمت میری ہمسایہ والیکی کرین اور انکی
رعایت حقوق واکرام مین شمہ فروگذاشت نکرین اور جو کچھہ کہ اونسی ظہور مین آوے مواخذہ نکرین
جبتک ہوسکی درگذر کرین ما اجتنبوا الکبائر جبتک کہ وہ کبائر سی بچین ورنہ جو حق شرع شریف ہو
حق اللہ اور حق العباد مین قائم کرین من حفظہم کنت لہ شہیدا او شفیعا یوم القیامہ جو شخص
کہ محافظت انکی حرمت اور عزت کا کرے دن قیامت کی اوسکا مین شاہد اور شفیع ہونگا ومن لم
یحفظہم سقی من طینۃ الخبال اور جو شخص کہ حق حرمت اہل مدینہ کا نگاہ نہ رکھی پلایا جاویگا
وہ طینت خبال سی طینت خبال ایک حوض ہی دوزخ مین کہ پیپ اور زرد پانی دوزخیونکا اوسمین جمع ہوگا
نعوذ باللہ منہا اور صحیح مسلم مین وارد ہوا کہ لا یرید احد من اہل المدینۃ بسوء الا اذابہ اللہ
فی النار کما ذوب الرصاص او ذوب الملح فی الماء یعنی فرمایا کہ جو کہ اہل مدینہ کی ساتھہ ارادہ
بدی کا کریگا مگر کہ وہ عقوبت خداوند حقیقی جبار گرفتار ہو ویگا اور مانند رانگ کی آگ مین اور نمک کے
پانی مین گلی سعید ابن مسیبؓ سی روایت ہی کہ ایکدن رسول مقبول صلعم مدینہ طیبہ مین ایک مقام پر تھے
کہ آپنی دونون ہاتھہ مبارک واسطی دعا کے اوٹھائی اور فرمایا اللہم من ارادنی واہل بلدی
بسوء فعجل ہلاکہ خداوندا جو شخص کہ میری ساتھہ اور میری شہر والون کے ساتھہ بدی کا ارادہ کرے
جلدی اوسکو ہلاک کر چنانچہ وقوع وقائع کہ زمانہ یزید ابن معاویہ وغیرہ مین واقع ہوئی اونسی تصدیق
اس مضمون کی ازبس روشن ہی امام احمد حنبلؒ حدیث صحیح جابر ابن عبد اللہ رضؓ سی روایت کرتے ہین
کہ ایک میرا مرا فتنہ سی مدینہ طیبہ مین وارد ہوا حضرت جابرؓ اوس زمانہ مین مدینہ شریف مین تھے
اور آپکی بینائی بسبب زیادہ عمر کے جاتی رہی تھی لوگون نی آپ سی کہا کہ مصلحت یہ ہی کہ آپ چند قدم
اس ظالم کے مقابلہ سی ٹل جاوین کہ آفت اس فتنہ سی محفوظ رہین کہتی ہین کہ آپ ہاتھہ اپنی دونون بیٹونکے
کندھون پر رکھکی مدینہ طیبہ سے باہر چلے کہ راہ مین بسبب ضعف بصارت کی آپنی ٹھوکر کھائی تو آپنی فرمایا
کہ ہلاک ہو جیو وہ شخص جسنی رسول خدا صلعم کو ڈرایا تو آپکے ایک لڑکے سنے پوچھا کہ ڈرانا رسول مقبول صلعم کیسی
ہوسکتا ہے جس حال مین کہ آپ دنیا سی رخصت ہوگئے آپنے فرمایا کہ پیغمبر خدا صلعم سے سنا میںنے

کہ آپنے فرمایا کہ جو شخص اہل مدینہ کو ڈراویگا گویا کہ اوسنے مجھکو ڈرایا بروایات نسائی وارد ہوا من اخاف اہل المدینۃ ظالما اخافہ اللہ وکانت علیہ لعنت اللہ والملائکۃ والناس اجمعین یعنی جسنے ڈرایا اہل مدینہ کو ظلم سے ڈراویگا اوسکو اللہ تعالی اور ہوگی اوسپر لعنت اللہ کی اور ملائکہ کی اور سب لوگون کی اور دوسری حدیث مین وارد ہوا کہ کوئی عمل اوسکا فرض و نفل سے قبول نہین اور بھی فرمایا کہ جو شخص اہل مدینہ کو ایذا و تکلیف دیوے یا ڈراوے انجام کار اوسکا دنیا و آخرت مین عذاب و نکال ہے کہ ذکر تفصیلی اسکا واقعہ ہائلہ جنگ حرہ سے دریافت کرنا چاہیے کہ کتب سیر اوس فن کر سے معمور ہین اب معلوم کرنا چاہیے کہ مدینہ طیبہ کے حرم شریف کی باب مین بہت حدیثین وارد ہوئی ہین اونمین سے چند اسجگہ بیان کیجاتی ہین حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ مدینہ حرام ہے درمیان عیر کے ثور تک **ف** مدینہ حرام ہے یعنی بزرگ قدر ہے اور منع ہے اسمین ایسی چیز کرنی کہ باعث اوسکی حقارت کی ہو اور نزدیک شافعیہ کے حرام بمعنے حرم کے ہے یعنے مدینہ طیبہ مانند حرم مکہ معظمہ کے ہے جو چیزین کہ حرم مکہ معظمہ مین کرنی حرام ہین مدینہ طیبہ مین بھی حرام ہین اور حد اس حرم کی درمیان عیر کے ثور تک ہے کہ یہہ دونون پہاڑ ہین دونون طرف مدینہ طیبہ کے طبرانی سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ حرام ابراهیم مکۃ وحرامی المدینۃ یعنی حرم حضرت ابراہیمؑ کا مکہ معظمہ ہے اور حرم میرا مدینہ طیبہ ہے لیکن شیخ عبد الحق لکھتے ہین کہ تعیین حد حرم مدینہ طیبہ مین اور ثبوت احکام حرم مین اختلاف مشہور ہے حضرت سعد ابن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق مین حرام کرتا ہون درمیان دونون کنارون سنگستان مدینہ کے یہ کہ کاٹے جاوین درخت خاردار اوسکے یا مارا جاوے شکار اوسکا روایت کیا مسلم نے **ف** نہ کاٹا جاوے عمل کیا ہے اوسکو ہمارے علما نے نہی تنزیہی پر حضرت ابی سعیدؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے تحقیق ابراہیمؑ نے بزرگی دی مکہ معظمہ کو یعنی ظاہر کی بزرگی اوسکی پس گردانا اوسکو حرام اور تحقیق مینے بزرگی دی مدینہ طیبہ کو بزرگی دینا درمیان دونون طرفون اوسکے کے ساتھ اسکے کہ نہ خونریزی کیجاوے اوسمین اور نہ اوٹھایا جاوے اوسمین ہتھیار واسطے لڑائی کے اور نہ جھاڑا جاوے اوسمین درخت یعنی پتّے درخت کے مگر واسطے کھانے جانورون کے روایت کی مسلم نے **ع** کہا تورپشتی رح نے کہ حرمت المدینۃ جو فرمایا مراد اس تحریم سے تعظیم ہے نہ اور احکام کہ متعلق ہین ساتھ حرم کے اور دلیل اسپر یہ قول حضرت کا ہے

کہ نہ جہاڑا جاوی اوسمین درخت مگر واسطے کہانی جانورون کی اور حرم مکہ معظمہ کی جو درخت ہین
اونکی بہی جہاڑ نی کسی حال مین درست نہین بس شکار کرنا مدینہ طیبہ مین بعضے صحابہ سے حرام جانا ہے
اور جمہور صحابہ نی نہین انکار کیا ہی پرند جانورون سے شکار کرنیکا مدینہ شریف مین اور نہین ہونچی ہی ہمکو
اس باب مین ایسی طریق سی نہی کہ اعتماد کیا جاوی اوسپر انتہے کلامہ اسیطرح ملا علی قاری وغیرہ لکھتے ہین
اور حضرت عامر بن سعد سی روایت ہی کہ حضرت سعد سوار ہوی طرف محل اپنے کے کہ عقیق مین تہا بیچ
پس پایا ایک غلام کو کہ کاٹتا تہا درخت یا جہاڑتا تہا پتے اوسکے پس چہین لیی حضرت سعد نے کپڑے
اوس غلام کی پس جب پہری سعد یعنی طرف مدینہ طیبہ کے آئے اونکے پاس مالک غلام کی پس گفتگو کی
اونسی یہ کہ پہیر دین انکے غلام پر یا اونپر اوس چیز کو کہ لی ہی غلام انکے سے یعنے کپڑے اوسکے
پس کہا حضرت سعد نی پناہ خدا کی یہ کہ پہیر دون مین اوس چیز کو کہ دلوائی ہی مجکو پیغمبر خدا صلعم نے
اور نہ مانا یہ کہ پہیر دین اونپر روایت کی مسلم نے **ف** سعد سی مراد سعد بن ابی وقاص ہین کہ عشرہ مبشرہ
سی تہی اور عقیق نام ایک جگہ کا ہی قریب مدینہ شریف کی اور یہ جو آپنے فرمایا کہ دلوائی مجکو حضرت نی
یعنی اذن دیا ہی اسکا کہ جو کوئی دیکہی کسیکو شکار کرتے یا درخت کاٹتے مدینہ شریف مین چہین لیوے
کپڑے اوسکے طیبی لکہتے ہین کہ مشہور مذہب مالک و شافعی ہین یہ ہی کہ نہین لازم آتا بدلہ بیچ شکار
مدینہ کی اور کاٹنے درخت اوسکے کے بلکہ یہ حرام ہی بغیر لازم آنے بدلہ کے اور بعضون نی کہا کہ حرام نہین
بلکہ مکروہ ہی اور بعض کہتے ہین کہ واجب ہی بدلہ مانند حرم مکہ معظمہ کے حضرت انس سی روایت ہی
کہ فرمایا حضرت صلعم نی کہ خداوندا تحقیق ابراہیم نی حرم کیا مکہ کو یعنے ظاہر کیا حرام ہونا اوسکا اور تحقیق
مین حرام کرتا ہون اسجگہ کو کہ درمیان دونون طرفون سنگستان مدینہ طیبہ کے ہی روایت کی بخاری
اور مسلم نی امولانا قطب الدین قسطلانی نے کتاب جمل الایجاز فی الاعجاز بنار الحجاز مین لکہا ہے
کہ وہ آگ جو موافق پیشین گوئی جناب رسول اللہ صلعم کی ملک حجاز مین متصل مدینہ طیبہ کے ظاہر ہوئی تہی
اور وہ پتہرون کو جلادیتی تہی اور گلادیتی تہی سو وہ ایک پتہر پر ہونچی کہ آدہا داخل حرم مدینہ طیبہ تہا
اور آدہا خارج جسقدر پتہر خارج حرم تہا اوسکو جلادیا اور جو نصف داخل پر پہونچی بجہ گئی اور قرطبی نے
لکہا ہی کہ وہ آگ ایک مرحلہ پر مدینہ طیبہ سی ظاہر ہوئی تہی اور حالانکہ مانند دریا کے موج مارتی تہی
اور ملک یمن کے ایک قریہ پر جا پہونچی سو اوسی جلادیا مگر بجانب مدینہ طیبہ کے اوس آگ مین ٹہنڈی ہوا آتی تہی

فصل تیسری
درود شریف کے فضائل و آداب کے بیان مین

پوشیدہ نہ رہے کہ عمدہ ترین اذکار اور اشرف ترین تحفہ بارگاہ عالیجاہ حضرت رسول مختار الیل نہار تحفہ
صلوۃ و سلام ہے لہذا اس فصل مین تبرکا و تیمنا کچھ فضائل مع دیگر متعلقات بیان کیے جاتے ہین کہ تا ساکنان
در دولت احمدی اور طالبان آستانۂ عرش آشیانۂ مصطفوی حال مین بارگاہ عالیجاہ سید الانبیا حبیب کبریا مین
اس ہدیۂ طیبہ و تحفۂ شریفہ کے پہونچانے سے غافل اور عاطل نہ رہین اور فضلتین اور زادہ شرفین و غایت
اسکو تصور کرین شیخ لکھتے ہین کہ فوائد و فضائل درود شریف کی تحریر و تقریر سے متجاوز ہین کہ خداوند عالم
صادق قرآن مجید مین ارشاد فرماتا ہے اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ آخر تک پس جس صورت مین
کہ معبود مطلق وحدہ لاشریک ایسا فرمادے کہ تحقیق اللہ اور فرشتے اوسکے درود بھیجتے ہین نبی پر تو اب کیا
مقدور بشر ہے کہ اوسکے فضائل تمام و کمال بیان کرسکے لیکن چند فضائل بپاس خاطر مسلمان بھائیون کے
لکھے جاتے ہین کہ حدیث شریف مین وارد ہوا کہ جو شخص ایک صلوۃ حضرت صلعم پر بھیجتا ہے اللہ تعالی اوسپر
دس صلوۃ بھیجتا ہے اور دس درجہ بہشت مین اوسکے لیے بلند کیے جاتے ہین اور دس گناہ معاف ہوتے ہین
و بعض احادیث مین وارد ہوا کہ برابر دس گردنون کے آزاد کرنیکے اور بیس بار غزا کرنیکے ثواب ہے
علاوہ اسکے قبولیت دعا اور وجوب شفاعت حضرت سید انبیا اور گواہی دینا آپکا اوسکے حق مین قیامت کے دن
اور حاصل ہونا قرب نبوی کا اور ملنا قیامت کے دن حضرت سے سب سے پہلے اور پوری ہونا حاجتون کا
و مغفرت سب گناہون کی اور کفارہ ہونا سب معاصی کا اور ایک روایت مین فوت ہوئی فرائض سے بھی وا...
و قائم ہونا اوسکا صدقہ کی جگہ بلکہ افضل اوس سے اور سختیونکا دور ہونا اور بیماریونسے شفا پانا اور خوف سے
محفوظ ہونا اور دشمنون پر غالب آنا اور رضا و محبت الہی حاصل ہونا اور اعمال و مال کا بڑھنا اور طہارت
و غایت باطن حاصل ہونا اور خوشحال رہنا اور خوشحال ہونا برکت کا سب کامون مین یہانتک کہ اسباب و اولاد
اور اولاد الاولاد مین تا چوتھے طبقہ تک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور نجات پانا ہولون قیامت سے اور آسانی
سکرات موت سے پانا اور خلاصی پانا دنیا کی تکلیفون اور تنگیون سے اور بھولی ہوئی چیز دن کا یاد ہوجانا
اور غنا حاصل ہونا اور سلامتی پانا اقسام بخل و جفا و نفاق سے اور جس مجلس مین کہ پڑھی جاوے معطر و عنبر ہونا
تمام مجلس کا اور رحمت الہی مین مستغرق ہوجانا سب اہل مجلس کا اور وقت گذرنے پل صراط پر نور کا ساتھ ہونا

بیان فضائل و فوائد درود شریف ۱۲

اور اوسپر ثابت قدم رہنا اور فوائد اعظم درود شریف سے یہ ہی کہ بار رہنا دونون فرشتون کا اوسکے
گناہون کے لکھنے سے تین روز تک اور رہنا اوسکا دن قیامت کی نیچے سایہ عرش کی اور بھاری ہونا
عملون کا اور امن پانا روز قیامت کے تشنگی سے اور جنت مین بہت حورون سے نکاح ہونا اور
دین و دنیا کی سب کامون کا درست ہونا اور قیامت کی دن حبیب خدا سے شرف مصافحہ حاصل ہونا
اور بشرف زیارت دنیا مین مشرف ہونا اور بارگاہ حبیب کبریا مین ملائکہ کا اوسکا اور اوسکی باپ کا نام لیکر
تحفہ درود شریف پیش کرنا اس طریقہ سے فلان بن فلان مثلاً کمترین بندگان عبد الغفار بن احمد حسن
یسلم علیک یا رسول اللہ اور آپکا نفس نفیس سے جواب سلام فرمانا شیخ لکھتے ہین کہ اب اس سے زیادہ
کیا شرف و فضل بیان کیا جاوے اگر تمام عمر مین ایکبار حاصل ہو موجب صد ہزار کرامت اور مغفرت
خیر و سلامت دنیا و آخرت ہے سے بہر سلام مکن رنجہ در جواب آن لب ادکہ صد سلام مرا بس
ہیکے جواب از تو + اور حاصل ہونا اس سعادت اور عظمت کا یقینات سے ہے کہ نعوذ باللہ اسمین
کسیطرح کا شک و شبہ نہین ہے اسواسطے کہ بعد ثبوت حیات جناب سرور عالم صلعم مذاہب اربعہ و اجماع سے
اور ثابت ہوئی سلام کی اعظم ترین سنت نبویہ سے اور فرضیت جواب سلام کے ضرور ہے کہ یہ شرف و فضل
قاری صلوٰۃ و سلام کو حاصل ہووے چہ جائیکہ حبیب کبریا کی شمائل کریمہ و خصائل حمیدہ سے تھا
کہ پہلے آپ سلام فرمایا کرتے تھے اس سے صاف معلوم ہوا کہ زیارت کرنیوالا وقت زیارت پہلے عرض کرنی
سلام سے دربار حضرت سید مختار سے مشرف بسلام ہوتا ہے اور بعد سلام کرنیکے بزیادت سعادت
و کرامت جواب سلام مشرف ہوتا ہے حضرت علی رضہ فرماتے ہین لولا احب ما فی ذکر اللہ لجعلت
الصلوٰۃ النبویۃ عبادتی کلہا یعنی اگر نہ پاؤن مین اوس چیز کو جو اللہ کے ذکر مین ہے
تو مین اپنی کل عبادت درود شریف ہی کو مقرر کرتا عجب ہے اوس مسلمان سے کہ ایکساعت دن رات سے
اس عبادت عالی مین نہ صرف کرے علاوہ اسکے نکتہ غریب اور فائدہ عجیب درود شریف مین یہ ہے
کہ بضمن ذکر رسول ذکر الٰہی بھی اوسمین ہے حضرت امام حسن بصری وغیرہا کا بر سلف سے منقول ہے
کہ جسنے حضرت رب العزت کو اللھم کے ساتھ یاد کیا گویا اوسنے تمام اسماء حسنی کے ساتھ یاد کیا
تو اب مومن صادق اور محب مشتاق پر لازم ہے کہ اس عبادت کی کثرت مین قصور نکرے
اور جتنی بار کہ ہر روز پڑھ سکے اوتنی بار مقرر کرے لیکن بہتر یہ ہے کہ تینسو سے کم نکرے جبکہ عبادت پر مداومت کی

تو لذت اور شیرینی اوسکی طالب کی مذاق جان مین ایسی پہونچیگی کہ قوت اور قوام روح اوسکی ساتھہ ہوجائیگا
فذکر الحبیب للمریض طبیب بعضی متاخرین مشائخ شاذلی رح لکھتے ہین کہ تقرب اسمے
اور تقرب نبوی کے حاصل ہونیکے لیے کوئی طریقہ قوی اور قریب درود شریف سے زیادہ نہین ہے
امام سخاوی وغیرہ اہل حدیث لکھتے ہین کہ محمد بن سعد بن مطرفؒ کا ورد تھا کہ پہلے سونے سے درود شریف
بعدد معین پڑھتے تھے ایک رات رسول مقبول صلعم کو دیکھا کہ آپ اندر گھر مین رونق افروز ہوئے ہین
کہ تمام گھر جمال باکمال سے منور اور روشن ہوگیا اور آپ فرماتے ہین کہ لا اپنی دہن کو کہ درود بہت پڑھتا ہے
تا بوسہ دون اوسکو تو وہ کہتے ہین کہ مجکو شرم آئی اس بات سے کہ اپنی موںہہ کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
دہن مبارک کی سامنے کرون اپنے رخسارہ کو آپکے دہن مبارک کی سامنے کردیا پس آپنے بوسہ دیا
میرے رخسارہ پر جب مین جاگا تو تمام گھر سے بوی مشک آتی تھی اور آٹھہ دن تک میرے رخسارہ سے
بوی مشک آتی تھی اور شیخ احمد بن ابی بکر ردّاد صوفی محدث اپنی کتاب مین شیخ مجدالدین فیروزآبادی
روایت کرتے ہین وہ کہتے ہین اقلغسی رح نے کہا کہ ایک روز حضرت شبلی ابو بکر مجاہد کے پاس آئے
تو ابو بکر آپکی تعظیم کو کھڑے ہوگئے اور معانقہ کیا اور آپکے درمیان دونون آنکھونکے بوسہ دیا
مینے کہا کہ یا سیدی یہ کام تو شبلی کے ساتھہ کرتا ہے حالانکہ تو اور کل اہل بغداد شریف کہتے ہین
کہ وہ مجنون ہے تو اونھون نے اسکے جواب مین کہا کہ مینے نہین کیا مگر وہ ہی فعل کہ پیغمبر خدا صلعم سے دیکھا مینے
وہ یہ کہ خواب مین دیکھتا ہون مین کہ شبلی رسول مقبول صلعم کی شرف ملازمت مین حاضر ہوئے تو آپ کھڑے ہوگئے
اور معانقہ فرمایا اور دونون آنکھون مین بوسہ دیا پس عرض کیا مینے کہ یا رسول اللہ صلعم اس فعل کو
حضور شبلی کے ساتھہ کرتے ہین آپنے ارشاد فرمایا کہ نعم یہ بعد نماز کے یہ آیت شریف پڑھتا ہے
لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْهِ آخر تک اور بعد اسکے مجہہ پر درود پڑھتا ہے
تفسیر فتح العزیز مین لکھا ہے کہ حضرت آدمؑ نے آرزو کی کہ میری جنس سے میرا جوڑا پیدا ہو
کہ اوسکی صحبت سے حصول انسیت اور دفع وحشت کرون فرشتون نے بحکم خالق ارض و سما حالت خواب مین
پہلوی چپ حضرت آدمؑ کا چاک کیا اور اوس پہلو سے ایک عورت خوبصورت پیدا ہوئی مقدار ایک لمحہ مین
قد و قامت اوسکا درست ہوگیا پھر اوس پہلو کو فرشتون نے ملایا اسطرح سے کہ حضرت آدمؑ سوتے رہے
اور اونکو اس حالتمین کچھہ درد و الم محسوس نہوا جسوقت حضرت آدمؑ خواب سے بیدار ہوئے

بیان پیدائش حضرت حوا کا ... درود ... پڑھنا ۱۲

دیکھا کہ ایک عورت خوبصورت اونکی جنس کی پہلو مین بیٹھی ہی آپ دیکھ کر خوش ہوی اور پوچھا
کہ تو کون ہی حق تعالی نے فرمایا کہ یہ میری کنیز ہے نام اسکا حوا ہی تیری انس اور رفع وحشت کیلیے
جوڑا تیرا امینی پیدا کیا آپنے چاہا کہ اوسکو ہاتھ لگائین حکم ہوا کہ ای آدم ہاتھ اوسکو نہ لگانا تا وقتیکہ
مہر اوسکا ادا نکرینے آپنی عرض کی کہ مہر اسکا کیا ہی حکم ہوا کہ مہر اسکا یہ ہی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اوپہ
دس بار درود بھیجو حضرت آدمؑ نے فرمایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کون ہین فرمایا کہ خاتم الانبیاء والمرسلین
تیری اولاد سی اگر اونکی پیدائش منظور نہوتی تجکو بھی نہ پیدا کرتا حضرت آدمؑ نی دس بار درود شریف
حبیب کبریا پر اور اونکی آل پاک پر پڑھی اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد دس بار کہا یعنی
فرشتی شاہد اور گواہ ہوی اور عقد نکاح حضرت آدمؑ اور حوا کا منعقد ہوا اور بھی شیخ مجد الدین رح
فیروز آبادی حضرت شیخ شبلیؒ سے نقل کرتے ہین کہ اونھون کہا کہ ایک شخص ہمارے ہمسایہ مین مرا
اوسکو مینی خواب مین دیکھا تو اوس سی پوچھا مینی کہ خدا تعالی نے تیری ساتھ کیا معاملہ کیا کہا کہ کیا
پوچھتا ہی تو کہ عجائب صدمہ ہولناک مجھپر گذری اور وقت سوال منکر ونکیر کے نہایت مشکل پڑی
مینی اپنی دلمین کہا مگر کہ دین اسلام پر نہین مرا ہون ندا آئی کہ یہ عقوبت اور سختی اس کی ہے
کہ دنیا مین تونے اپنی زبان کو بیکار رکہا پس جبکہ فرشتون نے میری عذاب کا قصد کیا تو ایکمرد
نہایت خوبصورت معطر ومعنبر میرے اور فرشتون کے درمیان مین حائل ہوا اور حجت ایمانی مجکو تعلیم کی
مینی کہا کہ خدا تعالی تجھپر رحمت کرے کہ تو کون ہی اوسنے کہا کہ مین وہ شخص ہون کہ تیری کثرت
درود شریف سی پیدا ہوا ہون اور مجکو حکم ہی کہ تیری ہر سختی اور مصیبت مین مددگار رہون اور یہی حکایت
مصباح الظلام مین بھی وارد ہوئی ہے اور بھی شیخ موصوف کعب حبارؓ سے روایت کرتے ہین
کہ حق تعالی نی حضرت موسیٰ کو وحی بھیجی کہ ای موسیٰ اگر حمد کرنیوالے میرے عالم مین نہوتے
تو مینہ کا ایک قطرہ نہ برساؤن اور ایکدانہ زمین سی نہ اوگاؤن ایسی ہی بہت سی چیزین ذکر کین
یہانتک کہ کہا کہ ای موسیٰ چاہتا ہی تو کہ مین قریب تر ہون تجھسے قرب کلام تیرے سے نسبت ساتھ
زبان تیری کے اور خطرون قلب تیرے سے نسبت ساتھ دل کی اور روح تیری کی نسبت
ساتھ بدن تیرے کے اور نور بصر تیری کے نسبت ساتھ آنکھ کے حضرت موسیٰ نے عرض کیا
کہ ہان ای رب میری ارشاد ہوا کہ درود شریف اوپر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت کہتا رہ نسبت

تجکو حاصل ہوجاوی اور ایک روایت مین وارد ہوا کہ ای موسیٰ چاہتا ہے تو کہ دن قیامت کی
پیاس کی تکلیف تجکو نہ ہونچی آپنے عرض کیا کہ ہان ای رب میری ارشاد ہوا کہ درود اوپر محمد صلعم کی
بہت کہہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم رواہ الحافظ ابونعیم فی الحلیۃ اور بہی شیخ موصوف لکہتی ہین
کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت ابابکر صدیق سی روایت کرتے ہین کہ درود شریف پڑھنا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر
محو کرنیوالا نہ یادہ ہی گناہون کو مارنے پانی سے آگ کو اور تحفہ سلام پہونچانا حضرت صلعم پر
افضل ہی دس گردنون کے آزاد کرنے سی اور محبت رسول اللہ صلعم کی افضل ہی مارنی تلوار سے
فی سبیل اللہ رواہ ابوالقاسم اصبہانی اور بہی شیخ موصوف حضرت انس رضی سے روایت کرتی ہین
کہ رسول مقبول صلعم نے فرمایا دو مسلمان کہ وقت ملاقات کی باہم مصافحہ کرین اور درود شریف پڑہین
ایک دوسرے سی جدا نہین ہوتے ہین کہ گناہ اونکے اگلے پچھلے سب بخشے جاتے ہین رواہ الحافظ
بن علی الشکوال اور حضرت علیؓ سے روایت ہی کہ جب رسول مقبول صلعم نے فرمایا کہ جو شخص حج اسلام مین
بجالاوی اور بعد اسکے غزا کرے تو وہ حج برابر چارسو حج کے ہوتا ہے یہ سنکر اوس قوم کی دل ٹوٹ گئی
کہ استطاعت حج اور قوت جہاد کی نہین رکھتے تھے حق سبحانہ تعالے نے وحی بہیجی رسول مقبول صلعم کو
کہ جو شخص تجہپر درود پڑہی ثواب اوسکا چارسو غزا کے برابر ہے اور ہر غزا برابر چارسو حج کے
اخرجہ ابوحفص بن عبدالمجید المیانشی فی المجالس المکیہ اور بہی شیخ مجد الدین فیروزآبادی باسناد طویل
روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ جو شخص کہے صلی اللہ علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم
پاک کیا جاوی دل اوسکا نفاق سے جیسے کہ پاک ہوجاتا ہی کپڑا پانی سے اور ایک روایت مین وارد ہوا
کہ جو شخص کہے صلی اللہ علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو کہلجاتے ہین اوسکے لیے ستر دروازے رحمت کے
اور بہی باسناد معتبر وارد ہوا کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ جب تم بیٹھو مجلس مین تو کہو بسم اللہ
الرحمن الرحیم وصلی اللہ علی محمد حق تعالی ایک فرشتہ مقرر فرمادیتا ہی
کہ تمکو غیبت سی باز رکہو اور جب اوٹھو تو پہر بہی کہو تاکہ روک دی حق سبحانہ تعالی لوگونکو تمہاری غیبت
کرنے سی اور بہی باسناد وارد ہوا کہ کہا حضرت خضر اور حضرت الیاسؑ نے کہ ایک شخص شام سے
رسول مقبول صلعم کی خدمت مین حاضر ہوا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ صلعم میرا باپ نہایت بوڑھا اور ضعیف
نابینا ہوگیا ہی مگر دوست رکہتا ہی کہ تجکو دیکھی اور قدرت آنے کی نہین رکہتا ہی آپنے فرمایا کہ اوسی باپسی کہدے

کہ ساتھ زات یہ نبی صلی اللہ علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھیگا اور اوس سے کہدے
کہ مجھسے یہ حدیث روایت کرے چنانچہ اونسے بموجب ارشاد کی عمل کیا پس دیکھا آنحضرت صلعم کو خواب مین
اور آپسے یہ حدیث روایت کی اور حضرت کعبؓ سے روایت ہے کہ وہ حضرت عائشہ صدیقہؓ کے پاس آئے
اور مجلس مین ذکر رسول مقبول صلعم کا جاری ہوا تو اونہون نے کہا کہ کوئی دن نہین ہے
کہ آفتاب طلوع کرے مگر کہ اوترتے ہین ستر ہزار فرشتے اور گھیر لیتے ہین قبر اطہر صلعم کو اور مارتے ہین
اپنے بازؤ کو اور پڑھتے ہین درود شریف شام تک پھر وہ چلے جاتے ہین اور دوسرے ستر ہزار اوترتے ہین
اور مانند اونھین کے کرتے ہین یہانتک کہ آپ قبر شریف سے اوٹھین اور ستر ہزار فرشتے آپکے
گرد ہو ولیں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رواہ الدارمی یہ سب حال جذب القلوب سے لکھا گیا جو مشتاق ہووے دیکھے

حکایت شیخ عبد الحق محدث دہلوی مکتوبات مین نقل کرتے ہین کہ ایک شخص کو دیکھا طواف وسعی
اور سب مناسک حج مین بجز درود شریف کے کوئی دوسری دعا نہین پڑھتا تھا لوگون نے کہا
کہ اور کوئی دعاؤں ماثورہ سے کوئی دعا کیون نہین پڑھتا ہے تو اوسنے کہا کہ مینے عہد کیا ہے
کہ درود شریف کے ساتھ کوئی دوسری دعا نہ شریک کرون اور سبب اوسکا یہ ہے کہ جب میرے باپ نے
انتقال کیا تو دیکھا مینے کہ چہرہ اوسکا بشکل گدہے کے ہوگیا ہے اس حال کو مشاہدہ ہوکر مجھپر غم کا ایسا غلبہ ہوا
کہ مین سوگیا اور رسول مقبول صلعم کو خواب مین دیکھا پس مینے آپکے دامن مبارک کو پکڑا اور اپنے
باپ کی شفاعت چاہی اور اس عذاب کا سبب پوچھا آپنے فرمایا کہ وہ سود کھاتا تھا اور جو شخص کہ سود کھاوے
جزا اوسکی دنیا و آخرت مین یہی ہے لیکن باپ تیرا ہر رات وقت سونے کے سو بار مجھپر درود شریف پڑھتا تھا
اسوجہ سے میری شفاعت اوسکے حق مین قبول ہوئی پس جاگا مین اور اپنے باپ کا چہرہ مانند چودھوین
چاند کے دیکھا اور وقت دفن کے آواز غیب سے سنی مینے کہ سبب عنایت او بخشش تیری والد کا درود شریف
پڑھنا ہوا شیخ جلال الدین سیوطی دیباچہ کتاب جمع الجوامع مین لکھتے ہین کہ ابن عساکر اپنی تاریخ مین
حفص بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہین کہ ابو زرعہ کو مینے بعد موت کے خواب مین دیکھا کہ آسمان دنیا مین
ملائکہ کے ساتھ نماز مین امامت کرتا ہے مینے کہا کہ یہ رتبہ کس عمل سے پایا تو اوسنے کہا کہ مینے اپنے ہاتھ سے
ہزار ہزار حدیث نبوی لکھی ہین اور ہر حدیث مین کہا مینے عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
اور پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ جو شخص مجھپر ایکبار صلوۃ پڑھتا ہے اللہ تعالی اوسپر دس بار صلوۃ بھیجتا ہے

فضائل درود شریف

بیان

بعض مفسرین آیت شریف وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا کی تفسیر مین لکھتے ہین کہ مراد ناس سے محمد صلے اللہ
علیہ وسلم ہین اور مراد قول حسن سے درود شریف پڑھنا ہے حضرت پر ف اہل حدیث لکھتے ہین
کہ فضیلت اور عظمت درود شریف کی اوپر رسول مقبول صلعم کے ہر احوال اور ہر اوقات مین ہے لیکن شب جمعہ

فضائل شب جمعہ

اور روز جمعہ مین بسبب شرف حاصل ہوئی اس دن اور رات کو پڑھنی بڑی فضیلت ہے اور اس باب مین
بہت حدیثین وارد ہوئی ہین یہانتک کہ حضرت اما احمد حنبل کے نزدیک شب جمعہ افضل ہے شب قدر سے
اسوجہ سے کہ نطفہ طاہر کہ اصل کل خیرات وطیبات ومادہ تمامی برکات ہے شکم مبارک حضرت آمنہ مین
اسی رات کو قرار پایا تھا علاوہ اسکے جابجا احادیث مین وارد ہوا اَفْضَلُ اَیَّامِکُمْ یَوْمُ الْجُمُعَةِ تا آخر تک
یعنی فرمایا کہ دن جمعہ کے مجھپر زیادہ درود پڑھو کہ یہ دن فضیلت خاص رکھتا ہے پس تحقیق جو درود
کہ اس دن مین پڑھتے ہو وہ مجھپر عرض کیجاتی ہے پس مین تمہارے حق مین دعاخیر کرتا ہون اور تمہارے
گناہونکی بخشش چاہتا ہون اور دوسری روایت مین وارد ہوا کہ دن جمعہ کا وہ دن ہے کہ
فرشتے مقربان بارگاہ الہی اوسمین حاضر ہوتے ہین اور درود شریف پڑھنے والیکی درود شریف کو
اوسکو پہونچاتے ہین اور بھی حدیث شریف مین وارد ہوا کہ جو درود کہ دن جمعہ کے مجھپر پڑھتے ہو
وہ سوای عرش کے نیچے کہین نہین ٹھہرتی ہے اور کوئی فرشتہ نہین پہونچتا ہے مگر کہ کمت سے
جماعت ملائک سے صَلُّوا عَلَىٰ اٰلِنَا عَلَيْهَا یعنے درود بھیجو اوپر کہنے والے اس درود کے شیخ آکتے ہین
کہ بعض علما النقل فرماتے ہین کہ خصوصیات شب جمعہ سے ہے کہ آنحضرت صلعم بنفس شریف

فضائل درود شریف شب جمعہ

جواب صلوۃ وسلام کا فرماتے ہین صاحب مفاخر الاسلام لکھتے ہین کہ حدیث شریف مین وارد ہوا
کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ جو شخص شب جمعہ مین سو بار مجھپر درود شریف پڑھتا ہے سو حاجتین اسکی
برآتی ہین ستر حاجتین دنیوی اور تیس آخرت کی اور دوسری حدیث مین وارد ہوا کہ جو شخص جمعہ
کے دن ہزار بار یہ درود شریف پڑھے جبتک وہ شخص اپنا مقام بہشت مین نہ دیکھ لے دنیا سے
نہ جاوے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَلْفَ اَلْفِ مَرَّةٍ امام سخاوی لکھتے ہین کہ حدیث مرفوع مین
وارد ہوا کہ جو شخص سات جمعہ ہر روز سات بار یہ درود شریف پڑھے واجب ہوجاتی ہے میری شفاعت
اوسکے لئیے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَكُوْنُ لَكَ رِضًى وَّلِحَقِّهٖ اَدَاءً وَّاٰتِهِ الْوَسِيْلَةَ وَابْعَثْهُ الْمَقَامَ
الْمَحْمُوْدَ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ [illegible] وَاجْزِهٖ عَنَّا مَا هُوَ اَهْلُهٗ وَاجْزِهٖ عَنَّا اَفْضَلَ مَا جَزَيْتَ نَبِيًّا عَنْ اُمَّتِهٖ وَصَلِّ

علی جمیع اخوانہ من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین یا ارحم الراحمین اور حضرت
ابن مسعودؓ نے یزید بن وہب سے فرمایا کہ ترک نکرو درود شریف کو جمعہ کے دن ہزار بار اللہم
صل علی محمد النبی الامی اور بھی کتاب مفاخر الاسلام مین حضرت سعید ابن مسیب سے
روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص جمعہ پر درود شریف پڑھے جمعہ کے دن اسی بار
بخشے جاوین گناہ اوسکے اسی برس کے اور دمیری شرح منہاج مین نقل کرتے ہین کہ حدیث حسن مین وارد ہوا کہ جو شخص
درود شریف پڑھے حضرت پر دن جمعہ کے اللہم صل علی محمد عبدک و رسولک النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وسلم تسلیما
بخشے جاوین گناہ اوسکے اسی برس کے مفاخر الاسلام مین وارد ہوا کہ جو شخص جمعہ کے دن بعد نماز عصر کے
پہلے اس سے کہ نماز پڑھنے کی جگہہ سے اوٹھے اسی بار درود شریف پڑھے بخشے جاوین گناہ اوسکے اسی برس کے
اور روایت صحیح وارد ہوا کہ خالد ابن کثیر کے سرہانے سے پہلے اس سے کہ انتقال فرماوین
ایک ٹکڑا کاغذ کا پایا کہ اوسمین لکھا تھا براءۃ من النار لخالد ابن کثیر اوسکے اہل سے پوچھا
کہ وہ کیا عمل کرتے تھے جو اونہون نے یہ کرامت اور سعادت پائی کہا کہ عمل اونکا یہ تھا کہ ہر جمعہ
ہزار بار درود شریف پڑھتے تھے صلی اللہ علیہ وسلم ف اہل حدیث لکھتے ہین کہ جیسے کہ
درود شریف کی جمعہ کی شب کی فضائل عالی ہین ایسی ہی پیر کی رات بھی اوسی حکم مین شریک ہے
باسوجہہ کہ پیر کا دن بھی بڑا دن بزرگ ہے کہ اوسمین عرض اعمال بندون کی درگاہ عزت جلال مین ہوتی ہین
اسی سبب سے رسول مقبول صلعم اسدن مین اکثر اہتمام روزہ کا فرمایا کرتے تھے اور ارشاد فرماتے
کہ اسدن مین اعمال بندون کے حضرت ذی الجلال مین پیش ہوتے ہین پس مین دوست رکھتا ہون
کہ اعمال میرے عرض کیجاوین اور مین روزہ دار ہون احیاء العلوم مین وارد ہوا کہ جو شخص پیر کی رات کو
چار رکعت نماز پڑھے پہلی رکعت مین بعد فاتحہ کے سورۂ اخلاص دس بار اور دوسری مین بیس بار
اور تیسری مین تیس بار اور چوتھی مین چالیس بار پڑھے اور بعد سلام کے پچھتر بار سورۂ اخلاص پڑھے
اور استغفار پڑھے اور اپنی ماں باپ کے لیے پچھتر بار پھر درود شریف پڑھے پچھتر بار بعد اسکے
دعا مانگے پس اللہ برحق ہو چکا اس بات کا کہ جو وہ مانگے دیا جاوے اور اسکو صلوٰۃ الحاجۃ کہتے ہین
اور جمعرات کی درود شریف مین بھی حدیث وارد ہوئی ہے کہ صاحب مفاخر الاسلام روایت کرتے ہین
کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے من صلی علی یوم الخمیس مائۃ مرۃ لم یفتقر ابدا

بیان پیر کی نماز کا ثواب کا جسکو صلوٰۃ الحاجۃ کہتے ہین

یعنی فرمایا کہ جسنے پڑھی درود شریف اوپر میری سو بارون ہمراتے کی نہین محتاج ہوگا وہ کبھی علما دین لکھتے ہین
کہ اس بات مین شک نہین کہ درود شریف ہر جگہ لائق مین موجب ثواب و برکات بی انتہا کا ہی لیکن علمانے
کئی مقام ضروری شمار کیے ہین چند اونہین سے لکے جاتے ہین کہ چاہیے مسلمان کو کہ بعد طہارت کے
حتی کہ بعد تیمم کے اور نماز مین بعد تشہد کے اور امام شافعیؒ کے نزدیک بعد قنوت کی بھی اور بعد نماز کے
اور بعد اذان کے اور تکبیر کے اور وقت اوٹھنے خواب سے واسطے نماز تہجد کے اور بعد وضو کی اور بعد
اور بعد نماز تہجد کے اور وقت گذرنے مسجد مین اور وقت داخل ہونے مسجد مین اور وقت نکلنے مسجد سے
اور جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات کو خصوصا بعد نماز جمعہ کے اور روز جمعرات اور ہفتہ اور اتوار کے دن مین بھی
حدیثین وارد ہوئی ہین اور خطبون مین اور وقت فجر کے اور تکبیرات عیدین بھی نزدیک امام شافعیؒ کے
اور نماز جنازہ مین اور حالت احرام مین بعد لبیک کی اور صفا مروہ پر اور بعد لاالہ الا اللہ و اللہ اکبر کی
اور وقت دیکھنے کعبہ شریف کی زادہا اللہ تعظیما و شرفا اور وقت بوسہ دینے حجر اسود کے اور طواف مین
اور مواقف حج مین اور نزدیک قبر اطہر نبوی صلعم کی خاص بہترین نزدیکترین مقاموں کا ہی اور جاذب انوار و برکات
و تجلیات گوناگون ہی صلے اللہ علیہ وسلم اور وقت مشاہدہ آثار نبویہ اور مقامات حضور اقدس صلعم کے
مثل قبا و مدینہ طیبہ و وادی بدر و جبل احد وغیرہ اور وقت بیع و شرا اور وقت لکھنے وصیت کی اور ارادہ سفر کے
اور وقت سوار ہونے سواری پر اور وقت اوترنے سواری سے اور وقت نکلنے کے بجانب بازار
اور داخل ہونے اوسمین عبد اللہ ابن مسعودؓ ہر بازار مین کہ مشغولی او غفلت لوگون کی دیکھتے تھے
تو آپ وہان آکر حمد و صلوۃ پڑھتے تھے اور وقت حضور دعوت اور پھرنے دعوت سے اور وقت گھر مین
داخل ہونیکے اور وقت حاجت پیش آنیکے اور وقت بھاگ جانے جانور اور غلام کے اور وقت غم و شدت کے
اور طاعون اور خوف غرق کے اور وقت سونے کے اور وقت چھینک آنیکے اور وقت یاد آنے کسی چیز بھولی ہوئی کے
یا خوف بھول جانیکے اور وقت پانی پینے کے اور وقت سننے آواز گدہے کے اور بعد ہو جانے گناہ کے
کہ کفارہ اوس گناہ کا ہو جاوے اور دعا کی اول و آخر مین اور وقت ملاقات بھائی مسلمان کی اور یار و صاحب کے
اور وقت جمع ہونے قوم کے اور بعد ہو جانے تفرقہ کے اور ختم ہونے مجلس سے واسطے امن غیبت کے
اور جو جلسہ کہ واسطے اللہ کے اور اعلان شعائر اسلام کے منعقد ہووے اور وقت ختم قرآن مجید کے
اور وقت دعا حفظ قرآن مجید کے اور وقت شروع ہر کلام جاننے کے اور وقت شروع درس اور وعظ

اور قرات حدیث کی اول و آخر اور وقت لکہنے نام مبارک صلعم کے حدیث شریف مین وارد ہوا
من صلی علی فی کتاب لم تزل الملائکۃ تستغفر لہ مادام اسمی فی الکتاب ترجمہ
یعنی جسنے درود شریف پڑہی اوپر میرے بیچ کتاب کی ہمیشہ ملائکہ استغفار مانگتے رہتے ہین اوسکے لیے
جبتک کہ نام میرا اوس کتاب مین ہے کہتے ہین کہ ایک شخص تہا کہ بسبب بخل کاغذ کے لفظ صلوۃ
اور یہ سید الکائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے نہین لکہتا تہا تو ہاتہ اوسکے مین ایک عارضہ سخت پیدا ہو گیا
اور دوسرا شخص تہا کہ صلے اللہ علیہ لکہتا تہا اور لفظ وسلم کو اوسکے ساتہہ نہین ملاتا تہا پس خواب مین
بارگاہ سید انام سے اوسپر عتاب ہوا کہ کسواسطے چار نیکیون سے اپنی تئین محروم رکہتا ہے یعنی لفظ وسلم کے
چار حرف ہین اور ہر حرف پر دس نیکیان ہین پس اس حساب سے ثواب اس لفظ کا چالیس نیکیان
ہوتی ہین اور اسی قبیل سے ہے جو لوگ کہ صرف حرف ص و م یا صلعم پہ اکتفا کرتے ہین لکہا ہے
کہ ایک شخص سے خواب مین پوچہا کہ حق تعالے نے تیرے ساتہہ کیا معاملہ کیا اوسنے کہا کس عمل کے
عوض بخشا کہا کہ بسبب اسکے کہ مین نام مبارک کے ساتہہ صلے اللہ علیہ وسلم لکہتا تہا ایک شخص نے
حضرت امام شافعی کو خواب مین دیکہا پوچہا کہ حق تعالے نے آپکے ساتہہ کیا معاملہ کیا آپنے فرمایا
کہ رحمت کی مجہپر اور مغفرت کی میری اور اسطرح پر مجہکو بہشت مین لیگئے جیسے دلہن کو لیجاتے ہین
اور نثار کیے مجہپر موتی اور یاقوت جیسے دلہن پر کرتے ہین بعوض اس عمل شریف کے کہ وقت لکہنے
رسالہ حدیث کے لکہتا تہا صلی اللہ علی محمد ما ذکرہ الذاکرون وعدد ما غفل عن ذکرہ
الغافلون ف اہل حدیث فرماتے ہین کہ جو شخص مشتاق شرف زیارت حبیب کبریا ہووے
اوسکو چاہیے کہ التزام کثرت درود شریف کا اختیار کرے اللہم صل علی محمد وآلہ وسلم کما تحب وترضی
کہ یہ باعث حصول مقصود ہے خواہ یہ پڑہے اللہم صل علی روح محمد فی الارواح اللہم
صل علے جسدہ فی الاجساد اللہم صل علی قبرہ فی القبور
صاحب مفاخر الاسلام روایت کرتے ہین کہ جو شخص جمعہ کے دن ہزار بار درود شریف پڑہے اللہم
صل علی محمد النبی الامی جناب رسول مقبول صلعم کی زیارت سے مشرف ہووے یا اپنی گہر کو
بہشت مین دیکہے اور اگر نہ دیکہے تو پہر کرے پانچ جمعہ تک بفضل الہی مقصود حاصل ہوگا اور جو شخص
کہ جمعہ کی شب کو دو رکعت نماز پڑہے ہر رکعت مین بعد الحمد کے گیارہ بار آیت الکرسی اور گیارہ بار

سورہ اخلاص پڑھی اور بعد سلام کے سو بار درود شریف پڑھو اللھم صل علی محمد ن النبی الامی
وآلہ وسلم زیارت شریف سی مشرف ہووی اگر اوسکے نصیب مین ہی تو تین جمعہ نہین گذرینگے
انشاء اللہ تعالے اور تحقیق تجربہ کیا بعض فقراءنے اور بھی روایت ہی کہ جو شخص پڑھی دو رکعت نماز جمعہ کی انکو
ہر رکعت مین بعد الحمد کے سورہ اخلاص پچیس بار پڑھو اور بعد سلام کے ہزار بار درود شریف پڑھے
صلی اللہ علی النبی الامی تو زیارت شریف سی مشرف ہووی سعید بن عطا سے روایت ہے
کہ جو شخص بستر خاک پر سووی اور وقت سونے کے یہ دعا پڑھی اور سیدھی ہاتھ پر سر رکھکے سورہے
زیارت شریف سی مشرف ہووی اللھم انی اسئلک بجلال وجھک الکریم ان ترینی فی منامی وجہ نبیک
محمد صلی اللہ علیہ وسلم رویۃ تقر بھا عینی وتشرح بھا صدری وتجمع بھا شملی وتفرج
بھا کربتی وتجمع بھا بینی وبینہ یوم القیامۃ فی الدرجات العلی ثم
لا تفرق بینی وبینہ ابدا یا ارحم الراحمین اب معلوم کرنا چاہیے
کہ علماء دین لکھتے ہین کہ افضل واکمل صلوۃ صلوۃ تشہد ہی یعنی جو درود کہ نماز مین پڑھی جاتی ہے
کہ وہ مشہور ہی ہر ایک مسلمان اوسکو واقف ہی شیخ کمال الدین بن ہمام حنفی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہین
کہ تمام کیفیات واردہ اس صیغہ مقدس مین موجود ہین اللھم صل ابدا افضل صلواتک
علی سیدنا محمد عبدک ونبیک ورسولک محمد وآلہ وسلم تسلیما وزدہ تشریفا
وتکریما وانزلہ المنزل المقرب یوم القیمۃ اور ابن قیم جوزی بعض علماء شافعیہ سے نقل کرتے ہین
کہ اولے یہ ہے کہ جو صیغہ کہ وارد ہوئے ہین جدا جدا ہر وقت مین سب پڑھی تاکہ سب صیغون واردہ کا
ثواب اوسکو حاصل ہووی الصیغۃ الاولی اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد کما صلیت علی
ابراھیم وعلی ال ابراھیم وبارک علی محمد وعلی ال محمد کما بارکت علی ابراھیم وعلی
ال ابراھیم فی العالمین انک حمید مجید روایت کیا مسلم نے صیغۃ دوم اللھم صل علی
محمد وعلی ال محمد کما صلیت علی ابراھیم انک حمید مجید اللھم بارک علی محمد وعلی ال محمد کما بارکت
علی ابراھیم انک حمید مجید روایت کیا بخاری اور مسلم نے صیغۃ سوم اللھم صل علی محمد النبی الامی
وعلی ال محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم انک حمید مجید روایت کیا احمد نے اپنی مسند مین صیغۃ چہارم
اللھم صل علی محمد وازواجہ وذریتہ کما صلیت علی ابراھیم وبارک علی محمد وازواجہ وذریتہ

صیغہ اولی
صیغہ دوم
صیغہ سوم
صیغہ چہارم

کما بارکت علی آل ابراھیم انک حمید مجید روایت کیا بخاری ومسلم نے اور نسائی ابن ماجہ نے صیغۂ بیست ونہم
اللھم صل علی محمد عبدک ورسولک کما صلیت علی ابراھیم وبارک علی محمد وعلی آل
محمد کما بارکت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم انک حمید مجید روایت کیا بخاری ومسلم ونسائی نے
صیغۂ سیم اللھم اجعل صلواتک وبرکاتک علی محمد وعلی آل محمد کما جعلتھا علی ابراھیم
وآل ابراھیم انک حمید مجید وبارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراھیم انک حمید مجید
روایت کیا قاسم اصبہانی نے اور تلمسانی نے اپنی مفاخر میں صیغۂ سی ودوم اللھم صل علی محمد واھل
بیتہ کما صلیت علی ابراھیم انک حمید مجید اللھم صل علینا معھم اللھم بارک علی محمد واھل بیتہ
کما بارکت علی ابراھیم انک حمید مجید اللھم بارک علینا معھم صلوۃ اللہ وصلوۃ المومنین علی
محمد النبی الامی السلام علیہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ روایت کیا دارقطنی نے صیغۂ سی وسوم اللھم صل
علی محمد وعلی آل محمد روایت کیا ابوداؤد نے صیغۂ سی وچہارم اللھم صل علی محمد النبی الامی وازواجہ
امھات المومنین وذریتہ واھل بیتہ کما صلیت علی ابراھیم انک حمید مجید روایت کیا ابوداؤد نے
صیغۂ سی وپنجم اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد وبارک علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت
وبارکت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم انک حمید مجید روایت کیا نسائی نے صیغۂ سی وششم
اللھم اجعل صلوتک وبرکاتک علی محمد وآل محمد کما جعلتھا علی ابراھیم انک حمید مجید
روایت کیا احمد نے صیغۂ سی وہفتم اللھم صل علی محمد کما امرتنا ان نصلی علیہ وصل علیہ
کما ینبغی ان یصلی علیہ ذکر کیا اسکو صاحب شرف المصطفیٰ نے صیغۂ سی وہشتم اللھم
صل علی محمد عبدک ورسولک النبی الامی الذی آمن بک وبعثتہ بک واعطہ
افضل رحمتک وانہ الشرف علی خلقک یوم القیامۃ واجزہ خیر الجزاء والسلام
علیہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ **ف** شیخ عزالدین لکہتے ہین کہ یہ کل صیغے جو مذکور ہوئے
خالی ہین ذکر سلام سے پس چاہیے پڑہنے والے کو کہ یہ کلمہ ملا لیوے السلام علیک
ایھا النبی الکریم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اسواسطے کہ ذکر صلوۃ بے سلام
اکثر علما کے نزدیک مکروہ ہے اس آیت شریف کے حکم سے یا ایھا الذین آمنوا
صلوا علیہ وسلموا تسلیما اور رسول مقبول صلعم نے انہین جو ذکر سلام نہ فرمایا

صیغۂ بیست ونہم
صیغۂ سی ویکم
صیغۂ سی ودوم
صیغۂ سی وسوم
صیغۂ سی وچہارم
صیغۂ سی وپنجم
صیغۂ سی وہفتم

اسوجہ سے کہ صحابہ کو اسکا علم کما حقہ حاصل تھا اور اسی ترتیب سے لینا چاہیے
کہ سلام بے صلوٰۃ کے بھی مکروہ ہے بدلیل قولہ تعالے صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا
اب معلوم کرنا چاہیے کہ علماء دین میں اختلاف ہے اس باب میں کہ درود شریف کونسی افضل ہے
پس اس باب میں دس قول ہیں **قول پہلا** افضل صلوٰۃ صلوٰۃ تشہد ہے یعنے جو التحیات میں
پڑھی جاتی ہے کہ وہ مذکور ہو چکی **قول دوسرا** اللھم صل علی محمد و علی اٰل محمد
کلما ذکرہ الذاکرون وکلما سھی عنہ الغافلون **قول تیسرا**
اللھم صل علی محمد و علی اٰل محمد کما ھو اھلہ و مستحقہ **قول چوتھا**
اللھم صل علی محمد و علی اٰل محمد کما انت اھلہ **قول پانچوان** اللھم صل علی محمد و علی
اٰل محمد افضل صلواتک عدد معلوماتک **قول چھٹا** اللھم صل علی
محمد النبی الامی و علی کل نبی و ملک و ولی عدد کلماتک التامات المبارکات
قول ساتوان اللھم صل علی محمد عبدک و نبیک و رسولک النبی الامی و علی اٰلہ و ازواجہ وسلم
عدد خلقک و رضی نفسک و زنۃ عرشک و مداد کلماتک **قول آٹھوان** اللھم صل علی
محمد و علی اٰل محمد صلوٰۃ دائمۃ بدوامک **قول نوان** اللھم یا رب محمد و اٰل محمد
صل علی محمد و اٰل محمد و اجز محمدا ما ھو اھلہ **قول دسوان** اللھم صل علی محمد
و ازواجہ امہات المؤمنین و ذریتہ و اھل بیتہ کما صلیت علی ابراھیم انک حمید مجید اور حضرت
شیخ عبد الحق محدث دہلوی لکھتے ہیں کہ وقت رخصت ہونے حضرت مدینہ طیبہ سے حضرت شیخ عبد الوہاب متقی رحمۃ اللہ علیہ
نے ایک درود شریف کی اس فقیر کو اجازت دی کہ جس سے اقسام اقسام کے فتوح باطنی حاصل ہوئی جو بیان میں
نہیں آسکتے وہ یہ ہے اللھم صل علی سیدنا محمد افضل ما صلیت علی احد من خلقک صلوٰۃ دائمۃ
بدوامک باقیۃ ببقائک صلوٰۃ تکون لک رضی و لحقہ اداءً و صلوٰۃ مقبولۃ لدیک معروضۃ
علیہ و علی اٰلہ و صحبہ و بارک وسلم اور آپ فرماتے ہیں کہ مسبعات عشر جو وظیفہ مشہور و متبرک ہے اوس میں
بھی یہی درود شریف ہے اور زمانہ تابعین سے معمول حضرات مشائخ کا چلا آتا ہے حضرت شیخ اجل و اکرم علی متقی نے
بعض رسالوں میں درود شریف کی بعضی کیفیت فرمائی ہے اور ایک درود شریف یہ ہے کہ اسکی بھی بڑی فضیلت ہے
اللھم صل علی سیدنا محمد السابق للخلق نورہ و رحمۃ للعالمین ظہورہ عدد من

من مضی من خلقك ومن بقی ومن سعد منهم ومن شقی صلوٰۃ تستغرق العد وتحیط بالحد صلوٰۃ لا غایۃ لہا ولا انتہاء ولا انقضاء صلوٰۃ دائمۃ بدوامك وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ کذلك والحمد للہ علیٰ ذلك امام سخاوی نقل کرتے ہین کہ ثواب اس درود شریف کا دس ہزار کا ہی اور ایک درود شریف یہ ہی اللھم لك الحمد بعدد من حمدك ولك الحمد بعدد من لم یحمدك ولك الحمد کما تحب ان تحمد اللھم صل علیٰ محمد بعدد من صلی علیہ وصل علیٰ محمد بعدد من لم یصل علیہ وصل علیٰ محمد کما تحب ان یصلی علیہ یہ درود شریف طبرانی سے ہے کہ اکابر علماء حدیث سے ہین وہ کہتے ہین کہ یہ درود شریف مینے خواب مین حضرت کے روبرو پڑھی پس رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے سنکر تبسم فرمایا یہان تک کہ کچلیان مبارک نمایان ہوئین اور نور چمکا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اللھم صل علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد صلوٰۃ انت لہا اہل وھو لہا اھل وبارك وسلم اہل حدیث فرماتے ہین کہ یہ درود شریف نہایت مقبول ہے بارگاہ مصطفوی مین کہتے ہین کہ ایک شخص زیارت کرنیوالون سے کہ مقبول دربار احمدی صلے اللہ علیہ وسلم تھا اس درود شریف کا تحفہ بھیجا کرتا تھا جب وطن کی ارادہ سفر کا کیا ارشاد ہوا کہ خبردار اور گھر کہ مجکو یہ درود شریف تیری خوش معلوم ہوتی ہے لکھا ہی کہ حضرت جناب قطب العالمین غوث الثقلین یہ درود شریف پڑھا کرتے تھے اللھم صل وسلم علیٰ حبیبك وقریبك ولبیبك مظہر ربوبیتك ومثال حضرتك وتمثال قدرتك روح القدس معطی الحیوٰۃ والفضیلۃ بابہائك بکثیر العوالم مفیض لواقح النفوس صاحب الظفر والتعاشق نور السمٰوٰت امام سخاوی در منظوم سے نقل کرتے ہین کہ جو شخص یہ درود شریف کثرت سے پڑھے اللھم صل وسلم علیٰ روح محمد فی الارواح وصل وسلم علیٰ جسدہ فی الاجساد وصل وسلم علیٰ قبرہ فی القبور زیارت شریف سے مشرف ہووے اور حضرت کی شفاعت اسکو حاصل ہووے اور حوض کوثر کا پانی اوسکو نصیب ہووے اور جسم اوسکا دوزخ کی آگ پر حرام ہوجاوے صلی اللہ علیہ وسلم اور یہ صیغہ حرمین شریفین مین بہت مستعمل ہی اور صلوٰۃ تنجینا یہ ہی اللھم صل علیٰ سیدنا محمد وعلیٰ آل سیدنا محمد صلوٰۃ تنجینا بہا من جمیع الاھوال والآفات وتقضی لنا بہا جمیع الحاجات وتطہرنا بہا من جمیع السیئات وترفعنا بہا عندك اعلی الدرجات وتبلغنا بہا اقصی الغایات من جمیع الخیرات فی الحیوٰۃ وبعد الممات حضرت شیخ رح لکھتے ہین کہ یہ درود شریف

درود شریف حضرت جناب محبوب سبحانی اقی الغوث

بیان ... صلوٰۃ تنجینا

باعث حصول تمامی مقاصد دینی و دنیوی ہی خصوص آفات دریا و کشتی کے لیے مجرب ہی اقل مرتبہ قرارت کا تین سو بار ہو سکتے ہین کہ ایک شخص اپنی حصول حاجت کے لیے ہزار بار پڑھنیکے ساتھ مامور ہوا پس اوسنے تین سو بار پڑھی تھی کہ وہ حاجت پوری ہوگئی بعد اوسکے وظیفہ اس درود کا تین سو بار مقرر ہو گیا کذا ذکرہ بعض العلماء **ف** حاصل یہ کہ درود شریف سے زیادہ کوئی وظیفہ نہین دین و دنیا کی سعادت اوسمین ہی جیسا کہ حال اسکا تفصیل بیان ہوا ہر ایک مسلمان بھائی کو چاہیے کہ اس درود اعظم کو جہانتک ممکن ہو ترک نکرے اور ہر روز کے لیے جتنی ہو سکے پڑھنے کے لیے مقرر کرے اور جو دعا مانگے اوسکی اول و آخر درود شریف ضرور پڑھے کیونکہ جس دعا کی ساتھ کہ درود شریف نہین ہوتی ہے تو ملائکہ دروازہ آسمان کے اوسکے لیے نہین کھولتے ہین اور وہ دعا ہرگز نہین قبول ہوتی ہی اللھم صل وسلم علی محمد وعلی ال محمد الف الف مرۃ

فصل چوتھی

طریقہ رخصت ہونا مدینہ طیبہ سے تا حال پہونچنی حاجی کے اپنے وطن مین

پوشیدہ نرہے کہ جب حاجی حرمین شریفین کی زیارتون سے اور زیارت شریف جناب سید الانام علیہ افضل الصلوۃ والسلام اور زیارت مساجد و مشاہد عظام سے فارغ ہو اور رخصت ہونے کی وقت دوگانہ رخصت کا مسجد نبوی مین پڑھے اور بہتر و مستحب ہے کہ مصلے شریف پر پڑھے اسکو تو نہایت افضل ہے بعد اسکے آداب زیارت شریف جو ذکر ہو چکے اون سبکو کمال آداب اور احتیاط سے بجا لاوے اور اپنی سعادت دنیا و آخرت کے لیے اور زیارت شریف کی قبول ہونیکے لیے اور پھر حاضر ہونیکے لیے و نیز جو چاہے دین و دنیا کی بھلائی سے دعا مانگے اور روضہ اقدس اطہر پر جاکر بعد صلوۃ و سلام کے عرض کرے

اللھم انا نسئلک فی سفرنا ھذا البر والتقوی ومن العمل ما تحب وترضی اللھم لا تجعل ھذا اخر العھد بنبیک ومسجدہ وحرمہ ویسر لی العود الیہ والوقوف فی لدیہ وارزقنی العفو والعافیۃ فی الدنیا والاخرۃ وردنا الی اھلنا سالمین غانمین امنین برحمتک یا ارحم الراحمین

دعاء وقت رخصت

اور وقت رخصت کی چاہیے کہ مبالغہ گریہ و زاری مین بہت کرے کہ یہ بہت بڑی علامت قبولیت اور نشان امیدواری ہے یہانتک کہ اگر غایۃ گریہ و زاری میسر نہووے تو اپنی سنگدلی پر روے اور جو باتین کہ ذوق و شوق و رقت کو پیدا کرتی ہین دلمین یاد دلاوے کیونکہ بیقراری و زاری جسوجہ سے کہ ہو

بیان تبرکات مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ

علامت قبولیت ہی اور جسکو کہ ایک ذرا سا بھی سررشتہ محبت اور علاقہ دوستی حاصل ہی اوسکی رقت ذرا سی کا
کیا حال بیان کیا جاوی شعر ولیکہ عاشق صابر بود مگر سنگ ست * ز عشق تا بصبوری ہزار فرسنگ ست *
غرض پھر سے حضوری شریف سی حسرت کرتا ہوا روتا ہوا اور جو اوس وقت میسر ہو وہان خیرات کرے
کہ یہ باعث نجات ہی ہر آفت سی اور موجب سلامتی ہی ہر ملامت سی حتی الامکان اسمین قصور نکرے
پس چلتے وقت ضرور ہے کہ کچھ تحفے اور پھل وغیرہ اپنے دوستون اور عزیزون کیلئے مدینہ طیبہ سے
اپنے ساتھ لیوی تاکہ موجب خوشنودی عزیزون اور دوستون کا ہووی مثل کھجور دن عجوہ برنی طیبہ کی
اور خاک شفا اور پانی ساتون کوئون کا اور تبرکات مثل اوسکے ساتھ لیجاوی اور ایسی ہی مکہ شریف سے
پانی زمزم شریف کا اور سوا اسکے تبرکات ہمراہ لیوی شیخ لکھتے ہین کہ اکثر علما اسپر ہین کہ مدینہ طیبہ
و مکہ معظمہ کی خاک اور اینٹ پتھر وغیرہ نہ اوٹھاوی لیکن علمای حنفیہ اور بعض شافعیہ کے نزدیک جائز ہے
جیسی کہ تصریح اسکی جذب القلوب مین مذکور ہے غرض جب اپنے شہر کے پاس پہونچے تو یہ دعا پڑھے
اللهم انی اسئلك خيرها وخير اهلها وخير ما فيها واعوذ بك
من شرها وشر اهلها وشر ما فيها اللهم اجعل لنا بها قرارا ورزقا حسنا اور کہے آئبون
تائبون لربنا حامدون اور چاہئے کہ پہلے پہونچنے سے خبر پہونچا دیوے اپنے گھر والون کو
کہ وہ استقبال کرین اسکا جب شہر مین آوے تو یہ دعا پڑھے لا اله الا الله وحده لا شریک له
له الملك وله الحمد وهو على كل شئ قدير لا اله الا الله وحده صدق وعده ونصر عبده
وهزم الاحزاب وحده واعز جنده فلا شئ بعده اور چاہئے کہ رات کو نہ داخل ہووے گھر مین
اور نہ یکا یک چلا آوے بہترین وقت چاشت کا وقت ہی تا آخر دن تک اور پہلے گھر کے داخل ہونے کے
مسجد مین دوگانہ پڑھے اگر وقت مکروہ نہو اور دعا مانگے اور شکر نعمت الہی بجا لاوی کہ خیر و سلامتی سے پہونچا
اور کہے الحمد لله الذی بنعمته وجلاله تتم الصالحات پھر گھر مین داخل ہووے جب داخل ہووے
تو کہے توبا توبا لربنا اوبا لا یغادر علینا حوبا پھر گھر مین جا کر دوگانہ تحیۃ المنزل کا پڑھے
اور جو شخص کہ ملاقات کو آوی اوس سے مصافحہ کرے اور اگر معانقہ کرے تو بھی درست ہے
اور اگر کوئی عالم یا صالح یا شریف آوے تو اوسکے ہاتھ کا بوسہ دینا بھی درست ہی اور جو شخص
کہ ملاقات کو آوی اوس سے کشادہ پیشانی اور نرمی اور تواضع سے پیش آوے اور دعا کرے

اور ہمیشہ بقیۃ العمر نماز روزی اور تقوی طہارت مین بہ نسبت پہلے کے زیادہ مشغول ہی کہ یہ علامت ہے قبول ہونے حج کی اور زیارت کی اور چاہیے کہ اون تبرکات مین سی تھوڑا تھوڑا سب مسلمانونکو بھیجا وے اور زمزم شریف سب اہل محلہ کو بلا دے رب العالمین یہ دولت عظمی دین دنیا کی سب مسلمانونکو نصیب کرے آمین یا ارحم الراحمین

فصل پانچوین

رسول مقبول صلعم کے حلیہ شریف وغیرہ فضائل جلیلہ کے بیان مین

پوشیدہ نہ رہے کہ قاعدہ اور دستور یہ ہی کہ جو کوئی حاکم اپنے نائب کو سرفراز کرتا ہی تو ایسی معاملے از قسم نیابت اوسکے ساتھ عمل مین لاتا ہی کہ سب لوگ معلوم کرین کہ یہ شخص مخصوص اور مصاحب خاص مالک کا ہے اسکا ساختہ پرداختہ سب طرح سے مالک کو منظور و مقبول ہی اور اسکی محبت یا عداوت مالک کی محبت یا عداوت ہے اسیطرح سے پاک پروردگار نے کہ احکم الحاکمین سارے عالم کا ہی اپنی پیغمبر حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کو تمام مخلوقات سی بختم رسالت برگزیدہ فرماکے اپنی خاص مہربانیون کے ساتھ مخصوص کیا تاکہ سب پر روشن ہوجاوے کہ یہ پیغمبر محبوب اور مخصوص خالق کون و مکان اور مالک زمین و آسمان کا ہی یہانتک کہ اسکی رضامندی خدا کی رضامندی اور اسکی ناخوشی خدا کی ناخوشی ہے پس فضیلتین حضرت کو جو حقتعالی نے بخشین دو قسم ہین **ایک قسم وہ** کہ اور نبی بھی اوسمین شریک ہین لیکن آپکو اور انبیا سی زیادتی اوسی وصف اور صفت مین حاصل ہے علاوہ اسکے جو جو کمال ایک ایک نبی کی ذات مین جدا جدا تھے وہ سب حضرت کی اکیلی ذات مجمع صفات مین مجتمع ہوی گویا آپ عطر مجموعہ اور گلدستہ کمالات عامہ و خاصہ تھے فضیلت اس اجتماع کی انفراد پر جو ہی سب خاص و عام پر ظاہر ہے اسکی مثال یہ ہی کہ بیس چراغ بیس مکانون مین جدا جدا روشن ہون اور اونہین بیسون کو ایک مکان مین روشن کرین تو کیا کچھ ترقی روشنی کی ہوگی چنانچہ خلافت اور ملک اور حسن اور خلت اور کلام اور عبادت اور شکر جو آدم و داؤد اور سلیمان اور یوسف اور ابراہیم اور موسی اور نوح علیہم السلام کو جدا جدا دیا گیا یہہ سب صفت اور کمال ذات پاک سرور کائنات مین یکجا جمع ہوے **اور دوسری قسم وہ** کہ مخصوص حضرت صلعم کے ساتھ ہے اور کسی نبی کو اوسمین شرکت نہین جیسی **انواع ولایات اور محبوبیت مطلق و مصطفائیت مطلق و محبوبیت و قرب اتم و شفاعت عظمی** و جہاد اور سوا انکے اور کمالات جنکی تصریح سر الشہادتین اور اوسکی شرح تحریر الشہادتین مین بتفصیل مذکور ہے رسول مقبول صلعم کے ساتھ خاص ہین

اب انکی تصویر حلیۂ شریف تبرکا و تیمنا لکھی جاتی ہے اہل ذوق کو مقام آگاہی اور ہدایت ہی ہے
کہ اولین مخلوقات و نخستین کائنات ذات بابرکات اشرف بریات افضل موجودات احمد مجتبی محمد مصطفے
صلے اللہ علیہ وسلم ہے چنانچہ حدیث صحیح مین وارد ہی اول ما خلق اللہ نوری یعنے فرمایا
کہ سب سے پہلے جو چیز خدا نے پیدا کی وہ نور محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہی یہ بات بالاتفاق ثابت ہے
کہ حقتعالی نے اپنے نور سے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا نور پیدا اور اوس نور سے کلو تمام مخلوقات کا ہو
اصل اس نور و ظہور کا بیان یون ہے کہ جب شاہد خلوتکدہ کان اللہ ولم یکن معہ شئ نے چاہا
کہ ایک آئینۂ خدا نما بنا کر اوسمین صورت جمال کمال اسمائی و صفاتی کی دیکھے تو اپنے ہی نور کی کیفیت سے
ایک حصہ کو مخصوص بنظر ربوبیت فرما کے ارشاد کیا کُن محمدًا صلے اللہ علیہ وسلم یعنے ہوجا
محمد صلے اللہ علیہ وسلم اوس سر مکنون نے بامتثال امر کن فیکون مثل ستون حجاب عظمت تک بلند ہو
نہایت ادب سے جبین ارادت زمین اطاعت پر رکھکر سجدہ کیا اور الحمد للہ کہا حق تعالی نے فرمایا
اسیواسطے یعنے تجکو پیدا کیا اور تیرا نام محمد صلے اللہ علیہ وسلم رکھا ابتدا خلق کی کرونگا مین تجھسے
اور انتہا رسولون کی کرونگا مین تجھپر کتب معتبرہ مین وارد ہوا کہ اوسوقت حضرت صلعم نے سجدہ مین فرمایا
یا رب ھب لی امتی یعنے اے پروردگار بخش تو واسطے میری امت کو حقتعالی نے فرمایا
وھبتك امتك یا علی ھمتك بخشا مینے تیری امت کو بسبب بڑی ہمت تیری کے اور فرمایا
حقتعالی نے اشھدوا یا ملائکتی ان حبیبی لا ینسی امتك عند الولادۃ فکیف ینسھا
یوم القیمۃ یعنے گواہ رہو فرشتو میرے کہ دوست میرا نہ بھولا اپنی امت کو وقت پیدایش کے
پھر کیونکر بھول جائیگا اپنی امت کو دن قیامت کے یا رب صل و سلم دائما ابدا * علی نبیك
خیر الخلق کلھم **تصویر حلیۂ شریف** اہل حدیث تحریر فرماتی ہین کہ قد مبارک میانہ تھا
یعنی نہ بہت بلند و دراز اور نہ قصیر و کوتاہ باوجود اسکے آپکے قامت رعنا کا یہ معجزہ تھا کہ جب آپ کھڑے ہوتے
یا چلتے سب آدمیون مین تو آپکا قد مبارک بلند نظر آتا اور کسیکا قد حضرت کی قامت شریف کے برابر نہ ہوتا
اور جب حضور مسند ارشاد و ہدایت پر جلوہ فرما ہوتے تو تمام جماعت میں سر مبارک بلند اور نمایان ہوتا صلعم
خلاصہ یہ کہ غیرت الہی [illegible] ہمسر پیدا نکیا یہانتک کہ آپکا سایہ بھی نہ تھا تا شائبہ ہمسری کا نہ پایا جاوے
اوس سے ظاہر نہ ہو اور نہ ہونا سایہ کا دلیل روشن اس بات پر ہی کہ کسی چیز کو خدا نے آپکا مثل پیدا نکیا

سر مبارک بزرگ تھا اور بزرگی سر کی دلیل زیادتی عقل اور تیزی فکر کی ہی بسبب قوت دماغ کے
کہ حامل جوہر عقل ہے اور مراد بزرگی سر مبارک سی یہہ ہے تہ سمجھنا چاہیے کہ خارج حد اعتدال سے تھا
اور یہہ قاعدہ کلیہ تمام اعضا جسم شریف مین محفوظ رہے کہ کمال اعتدال خلقت مین تھے **موی مبارک**
حضور کے سر مبارک کے گھونگر والے نہ تھے اور نہ فروہشتہ یعنی سیدھی کہ اصلا پیچ نہ رکھتے ہون اور بہت پیچدار
اور سخت جیسے حبشیون کے ہوتے ہین بلکہ درمیان مین تھے اور پلٹین خوشبو مکی اونسی ہر وقت آتی تھین
اور ہر وقت نور سے چمکتے تھے اور آپکے بالونکا یہ معجزہ تھا کہ جب اوکو دھو کر بیمار کو پلاتی فوراً شفا حاصل ہوتی
اور درازی موی سر گاہی کان مبارک تک اور کبھی کندہی مبارک تک اور کبھی درمیان کان اور کندھی مبارک کے تھی
اور کبھی موی شریف کو اطراف سر پر چھوڑ دیتے اور کبھی فرق فرماتے جسکو زبان عربی مین مفرق اور ہندی مین
مانگ کہتے ہین اور یہہ سنت حضرت ابرٰہیم کی ہے اور دو جانب دو گیسو اور گاہی دونو طرف چار گیسو
چھوڑتے چنانچہ حدیث ام ہانی مین وارد ہوا کہ جب حضرت مکہ معظمہ مین تشریف لای تو آپکی چار گیسو چھوڑتی تھی
ف سر کے بال رکھنا سنت اور عادت قدیم عرب کی ہے لیکن چاہیے کہ خبرگیری بالون کی رکھے
یعنی تیل ڈالے اور کنگھی کرے حضرت اسکا بہت اہتمام فرماتے تھے اور جسکے بال کہ پریشان و خراب دیکھتے
ناخوش ہوتے اور جسکو کہ آپ رات دن بناؤ سنوار نے مین مشغول پاتے اوس سی بھی آپ بیزار ہوتے
غرض اعتدال آپکو پسند تھا اور حلق سر مبارک کا یعنی حجامت سوا حج اور عمرہ کے ثابت نہین ہوا
روی شریف حضور کا آئینۂ جمال الہی اور مرأت انوار نامتناہی تھا صحیح بخاری اور صحیح مسلم مین
براء بن عازبؓ سی روایت ہی کہ تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خوب رو اور خوشخو ترین مردم
اور حدیث حضرت ابی ہریرؓہ مین آیا ہے کہ نہین دیکھا مینے کسی چیز کو بہتر رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
ف اس حدیث مین اشارہ ہی کہ حسن اور خوبی حضرت صلعم کے جمال باکمال کی غالب اور فائق
سب اشیا پر تھی کوئی چیز دنیا مین ایسی نہین کہ جسکا حسن اور خوبی برابر حسن و خوبی حضرت صلعم کی ہو
اور فرمایا حضرت ابو ہریرؓہ نے کہ ایسا چہرہ آپکا روشن اور تابان تھا گویا آفتاب اوسمین سیر کرتا ہی
اور دوسری حدیث مین وارد ہوا کہ جب تو دیکھے آپکے چہرہ کو دیکھے تو گویا آفتاب طلوع کرتا ہے
مقصود اس تشبیہ ہی بیان روشنی اور اشراق و لمعان روی مبارک کا ہی اور حدیث بخاری مین وارد ہے
کہ پوچھا جابر بن عاذبؓ سی کہ تھا روی شریف حضرت صلعم کا مانند شمشیر کے کہا نہین بلکہ تھا مثل قمر کے

سر مبارک

موی مبارک

بیان سر کے بالون کی رکھنے کا

روی شریف

ظاہر ہی کہ تشبیہ شمشیر مین معنی تدویر فوت ہوتی تھے اور قمر جامع لمعان اور تدویر دونون کا ہی اسواسطے تشبیہ شمشیر وسے طرف قمر کے عدول کیا خلاصہ احادیث صحاح مین تشبیہ چہرۂ مبارک کی کئی چیزونکی ساتھ واقع ہے یعنی آفتاب مہتاب شمشیر آئینہ ماہ شب چہاردہم پارۂ قمر ہالہ ماہ اور مقصود ان تشبیہون سے براقت لمعان و صفا اور تدویر چہرۂ مبارک کی ہی لیکن اسجگہ اتنا سمجھ لینا چاہیے کہ تدویر چہرۂ مبارک کی اعتدال کی ساتھ تھی یعنی چہرۂ نورانی فی الجملہ گول تھا اور بہت دراز نہ تھا اور فائدہ اختیار تشابیہ مختلفہ مین یہہ ہی کہ چہرۂ شریف آپکا جامع جمیع صفات حسن و جمال تھا اور یقین کرنا چاہیے کہ یہ سب تشبیہات بطرز شعرا اور موافق عرف و عادت کے ہین ورنہ حقیقت مین کوئی چیز دنیا مین مماثل صفات خلقیہ اور خلقیہ حضرت کی نہین ہے جیسے کہ مدارج النبوۃ مین تحقیق اسکی بخوبی مذکور ہے اور **لون چہرہ نورانی کا** سفیدی مائل بسرخی تھا اور ایسی چمک دمک تھی آپکے چہرۂ مبارک مین تھی کہ نگاہ نہین ٹھہرتی تھی اور چہرہ آپکا مثل آئینہ صاف اور روشن تھا کہ عکس ہر چیز کا اوسمین معلوم ہوتا بلکہ صفائی اس آئینہ خدا نما کی یہانتک پہونچی تھی کہ صورت نور خدا کی صاف اوسمین نظر آتی تھی چنانچہ حدیث شریف **من رانی فقد رای الحق** کاشف اس رمز کی ہے **اللھم صل علی محمد وآلہ علی قدر حسنہ وجمالہ**

بعض روایات مین وارد ہی کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی نے جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ آپ زیادہ خوبصورت ہین یا یوسف آپنے فرمایا **انا املح واخی یوسف اصبح** مین ملیح ہون یعنی نور بانمکینی اور یہا ئی میرے یوسف خوب گورے تھی **ف** اہل نکات نے لکھا ہی کہ آپکے بانمک ہونے مین یہہ نکتہ تھا کہ نمک کی یہہ خاصیت ہی کہ دوسری کو اپسا کر لیتا ہے **مصرعہ** ہر چیز کہ درکان نمک رفت نمک شد + اور بھی کھانے کو مزہ دار کر دیتا ہی چونکہ اللہ جل جلالہ کو منظور تھا کہ ایک عالم کو آپکی کیفیت سے کیف کرے اور خلق کو آپکے سبب با مذاق معرفت کر دے اور ظاہر عنوان باطن کا ہوتا ہی لہذا رنگ مبارک مین ملاحت عنایت ہوئی **جبین نورآگین**

کہ انوار و تجلیات الہی سے مالامال تھی مانند حوصلہ دل عشاق واضح اور کشادہ تھی کعب بن مالک رض سے روایت ہی کہ جب جبین آپکی پیشانی میں ہوتی ایسا معلوم ہوتا کہ گویا چاند کا ٹکڑا ہے اور خوشبو آپکی پیشانی نور افشان کی مشک عنبر زعفران گلاب عطر سے زیادہ تھی چنانچہ عورتین بجائے خوشبو اور عطریات کے آپکے پیشانی مبارک کے پسینے کو بدنمین اور بالونمین ملتی تھین منقول ہی کہ ایکبار رسول مقبول

اوسکو بروز نکاح اپنی دختر کے خوشبو میسر ہوئی حضرت کی خدمتمین آئی اور ایک ظرف مین آپ کی
جبین مبارک سے چند قطرے عرق کے لیجا کر اوس دلہن کے بدنمین ملے کئی پشت تک اوسکی اولاد مین
ویسی ہی خوشبو آتی رہی **ابرو مبارک** آپکی قریب بہ پیوستگی مثل کمان گویا محراب سجود عارفون
اور عاشقون کی تھی اور عبارات احادیث کی استحکام مین مختلف واقع ہین بعض احادیث مین ملی ہوئی
اور بعض مین غیر ملی ہوئی وارد ہی اور وجہ تطبیق یہہ کہ بحد اعتدال تھی اور درمیان دونون ابرو مبارک کے
ایک رگ تھی کہ بحالت غصہ مین نمود ہوتی اور صورت خدا کے قہر کی اوس سے نظر آتی **آنکھین مبارک**
آپکی کہ ہر وقت نظارہ حق مین مشغول تھین سیاہی اور سفیدی اونکی بحد اعتدال تھی اور ڈورے سرخ
اونمین خوشنمائی کے ساتھ نمودار تھے اور روایات حدیث اس باب مین بھی مختلف وارد ہین
بعض روایات مین وارد ہوا عظیم العینین یعنے بزرگ چشم اور ایک روایت مین وارد ہے
اشکل العینین **ف** اشکلہ بضم شین معجمہ سرخی کہ سفیدی آنکھ مین ہو اور بعض روایاتمین
آیا ہے اشہل العینین شہلہ سرخی کہ سیاہی مین ہو شاعرون نے معشوقون کی آنکھ کی تعریف مین
نرگس شہلا باندھا ہی لیکن مشہور اہل حدیث کی نزدیک اشکل العینین ہی اشکل وہ چیز ہی کہ اسمین سرخی
اور سفیدی ملی ہو یا وہ چیز کہ سفیدی اوسکی مائل بسرخی ہو اور بعض روایات مین ادعج العینین
وارد ہی ادعج بہت سیاہ چشم کو کہتے ہین اور قاموس مین بمعنی فراخ چشم بھی اعتبار کیا ہے
اور کحل العینین بھی آیا ہے یعنی آنکھین آپکی ایسی تھین کہ گویا سرمہ لگا ہوا ہی اور نرگسین چشم
معشوقون کی آنکھ کی تعریف مین مشہور ہے حاصل یہہ کہ جو وصف آنکھ مین ہونی چاہیین
وہ سب بلا تصنع حضور کی آنکھ مین جمع تھین اور وجہ تطبیق ان روایات مین باعتبار حیثیت
تصور کرنا چاہیے بخاری نے ابن عباسؓ سے اور بیہقی نے حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت کی ہے
کہ حضرت اندھیرے مین ایسا دیکھتے تھے جیسے روشنی مین یعنے اندھیرے اور اوجالے مین
برابر نظر آتا تھا اور لکھا ہے کہ حضرت کی نظر پیشرو اور پس پشت برابر تھی یعنے آگے اور پیچھے سے
برابر دیکھتے تھے چنانچہ حدیث شریف مین وارد ہوا کہ حضرت مقتدیون سے فرماتے
کہ سبقت تمکرو مجھسے رکوع اور سجدہ مین کہ مین تمکو آگے اور پیچھے سے یکسان دیکھتا ہون
فی الحقیقت جبکہ قلب انور مظہر احاطہ اور وسعت ادراک معقولات مین رکھتا تھا اسیطرح سے

بیان ابرو مبارک

بیان چشم مبارک

آپکی آنکھہ کو احاطہ اور وسعت احساس محسوسات مین حاصل تھی کہ شش جہت کو حضرت صلعم کی نظر مبارک کی بروبرو حکم ایک جہت کا تھا بروایت صحیح ثابت ہی کہ حضرت ثریا کی تارے گیارہ یا بارہ دیکھتے تھے اور بوقت بنا مسجد مدینہ طیبہ مین آپنے قبلہ کو بچشم سر دیکھہ کر سمت قبلہ درست فرمائی اور آپکی نظر زمین کیطرف زیادہ رہتی تھی اور یہہ جو حدیث مین وارد ہوا کہ نگاہ آپکی بجانب آسمان رہتی تھی مراد اس سی حالت انتظار وحی ہی اور نیچی نگاہ رکھنا حالت روزمرہ تھی اور سبب اسکا حیا اور حضور رہے اور اکثر نظر آپکی ملاحظہ تھا یعنی گوشۂ چشم سے دیکھنا اور باعث اسکا نہایت حیا اور وقار ہے غرض جو فعل آپکا تھا وہ محبوب اور محمود اور مطبوع تھا **پلکین مبارک** آپکی دراز بکمال آرائش و زیبائش تھین چنانچہ وارد ہوا اھدب الاشفار یعنے صاحب پلکون دراز کے **گوش مبارک** نہایت مناسب اور خوبصورت تھے اور انکا یہہ معجزہ تھا کہ دور و نزدیک سے برابر سنتے تھے حدیث شریف مین وارد ہوا کہ مین دیکھتا ہون اوس چیز کو کہ تم نہین دیکھتے اور سنتا ہون اوس چیز کو کہ تم نہین سنتے اور بھی ایک حدیث مین وارد ہوا کہ ایک دن آپ مجمع صحابہ کرام مین بیٹھے تھے ناگاہ آپنے طرف آسمان کے نظر کرکے فرمایا کہ اسوقت مینے آسمان کے دروازہ کھولنے کی آواز سنی اور یہہ دروازہ آگے کبھی نہین کھلا تھا اور اوس دروازہ سی ستر ہزار فرشتے واسطے متابعت نزول سورۂ انعام کے اوترے اسمقام سی حضرت صلعم کی قوت شنوائی اور بینائی دونو معلوم کیا چاہیے اور لکھا ہے کہ بیداری اور خواب مین آپ برابر سنتے تھے حدیث شریف مین وارد ہوا کہ آپنے فرمایا کہ آنکھین میری سوتی ہین اور دل جاگتا ہی اسیوجہ سی حضرت صلعم کا خواب ناقض وضو نہ تھا **بینی مبارک** بلند تھی اور اوسپر نور کا ابھار تھا یعنی وہ بلندی شعاع نور کی تھی جو بلند نظر آتی تھی **رخسارہ شریف** آپکے نرم و نازک بکمال نظارت و لطافت اور نہایت آب و تاب سے رشک گلہای بہشت تھے اور ایسے چمکتے تھے نور الہی سے کہ روشنی چاند کی اونکے سامنے شرماتی تھی **دہن مبارک** کشادہ تھا یعنی نہایت تنگ کہ بدنما ہو نہ تھا حدیث جابرؓ مین وارد ہوا کہ تھے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم ضلیع الفم یعنی فراخ دہان نکتہ کشادگی دہن شریف مین یہہ ہی کہ وسعت دہن نزدیک عرب کی مردون مین ممدوح ہی اور تنگی دہن خوبی عورتون کی سے ہے اور تنگ دہنی گو کہ شعرا معشوقون کی تعریف مین اعتبار کرتے ہین گو با مرد اونکے نزدیک وہ تو حکم مین دیکھ...

بیان پلکہاے مبارک
بیان گوش مبارک
بیان بینی مبارک
بیان رخسارہ مبارک

بیان لعاب دہن شریف

لعاب دہن شریف شفای بیمار اور دوای درد دل عاشق زار تھا منبع اور منبع معجزات اوسکو کہتے ہین چنانچہ روز خیبر حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کی آنکھین دکھتی تھین حضرت صلعم نے لعاب دہن مبارک سی اونکی آنکھون مین ڈالا فی الفور اچھی ہوگئین اور ایکبار طفلان شیرخوار کو حضرت صلعم کی خدمت مین لای حضرت صلعم نے اپنا آب دہن اونکے منہہ مین ڈالا اسقدر سیراب ہوے کہ تمام روز دودہ نہ مانگا حضرت امام حسین پیاسے تھے حضرت صلعم نے زبان شریف اونکے دہن مین رکھی اونھون نے اوسکو چوسا پیاس جاتی رہی اور تمام روز سیراب رہے اور روز حدیبیہ ایک کنوان تھا کہ کثرت پانی بھرنے سے خالی ہوگیا اور پانی اوسمین باقی نرہا جب یہہ حال حضرت صلعم کو دریافت ہوا تو اوس کنوئین پر تشریف لائے اور پانی طلب کرکے کلی اپنے دہن مبارک سی اوس کنوئین مین ڈالی اور فرمایا ایک ساعت توقف کرو پھر وہ کنوان جوش مین آیا سب آدمیون اور جانورون نے پانی پیا جب تک وہان مقام رہا پانی کم نہوا اور حضرت صلعم کے پاس ایک کنوئین سی پانی کا ڈول بھر کر لائے آپنے اوس ڈول سی پانی پیا اور آب دہن شریف سی اوسمین ڈالا پھر اوس ڈول کے پانیکو اوس کنوئین مین ڈالا تو اوس کنوئین کے پانی سی بوی مشک آنے لگی اور انس بن مالک رض کی گھر مین کنوان تھا کہ اوسکا پانی کھاری تھا اوسمین ایک قطرہ آب دہن حضرت صلعم کا ڈالا وہ کھاری پانی ایسا شیرین ہوگیا کہ مدینہ شریف مین اوسکے مثل دوسرا نتھا اور اسطرح کے معجزے بہت سی کتب سیر مین لکھے ہین اور عرق شریف ایسا خوشبودار تھا کہ بعضی بیبیون نے شیشہ مین کر رکھا تھا دلہنون کے بجای عطر لگا دیتی تھین سب خوشبوؤن سی اوسکی خوشبو غالب رہتی تھی جس کوچہ مین آپ نکل جاتے اوس سے خوشبو آتی یہانتک کہ پھر جو وہان نکلتا خوشبو سی پہچان لیتا کہ آپ ادہر سے تشریف لیگئے ہین اور آپ جہان قضای حاجت کو بیٹھتے تھے وہان سی خوشبو آتی اور زمین آپکی فضلہ کو چھپا لیتی پیشاب مین آپکے قذارت اور بدبو نہ تھی رات مین ایکبار برتن مین آپنے پیشاب کیا تھا ام ایمن رض نے دھوکھے سی پی لیا مطلق نہ جانا کہ پیشاب تھا آپنے سنکر فرمایا کہ تیرا پیٹ کبھی ندکھیگا اسیواسطے فقہا نے لکھا ہے کہ بول و براز آپکا نجس نہ تھا چنانچہ عینی شارح بخاری نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ مذہب حضرت امام اعظم کا یہی ہے

بیان نور دندان شریف

دندان نور افشان کشادہ اور نہایت روشن اور چمکتے تھے بوقت کلام گویا نور جھڑتا تھا چنانچہ مفلج الاسنان اور مفلج الثنایا حدیث شریف مین وارد ہے یعنے اگلے دانت آپکے

چهدری اور کشاده تهی اور حکمت اسمین یه تهی که شعاع تجلیات که دل نو منزل مین جلوه گر تهی
راه کشادگی دندان مبارک سی چهره شریف پر نور افشان رهی اور حدیث ابن عباسؓ مین وارد ہے
که جب حضرتؐ هونٹ کهول کر بات کرتے دیکها جاتا که کشادگی دو دانتون اگلے سے نور نکلتا هی
اور طبرانی نے اوسط مین روایت کی که هونٹ حضرت صلعم کے مهر دہان شریف اور احسن اور الطف
سب آدمیون کے هونٹون سی تهے **عادات شریف** سی اکثر اوقات مین تبسم تها تبسم مبادی
ضحک سے ہے اور حد ضحک کی یه هی که دانت خوش هونے مین ظاهر هون اور آواز
بلند نه هو اور اگر آواز اس حالت مین گوش زد هو اوسکو قهقهه کهتے هین اور اگر آواز اصلا پیدا نه هو
وه تبسم هی جسکو هندی زبان مین مسکرانا بولتے هین خلاصه یه که خنده حضرت صلعم کا اکثر اوقات
اور احوال مین زیاده تبسم سی نه تها اور کمتر حد ضحک کو پهونچا هو لیکن قهقهه هرگز ثابت نهین
حضرت عائشه صدیقهؓ کهتی هین که مینے نهین دیکها حضرت صلعم کو هنستی اسطرح که دیکهی جائین لهات آپکے
ف لهوات بفتحات جمع لهات بفتح لام هی معنی اوسکے پاره گوشت که اعلای حنجره مین اقصای دهن کے ہے
اور مراد اس حدیث سی نفی قهقهے کی ہے اور همیشه تهی حضرت کشاده رو اور خنده پیشانی جیسی هے
ابو هریرهؓ سی روایت کی هی که جب حضرت صلعم هنستے تهے دیوارین روشن هو جاتین اور نور دندان کا
دیوارون پر ایسا پڑتا جیسے عکس آفتاب اور گریه حضرت جنس ضحک سی تها یعنے روتے مین
آواز بلند نه هوتی فقط آنسو آنکهون سی حالت گریه مین گرتے تهے اور سینه شریف سے
ایک آواز مانند جوش دیگ مسی کے سنی جاتی اور سبب گریه حضرت شفقت اور رحمت امت پر تهی
اور اکثر قرآن مجید کے سننے سے اور کبهی نماز شب مین روتے تهی **صوت شریف** احسن اصبح اکمل تهی
کان احسن الناس صوتا و احلاهم یعنی تهی حضرت صلعم بهترین مردم از روی آواز
اور شیرین تر آدمیون کے از روی کلام کے کوئی آدمی مانند حضرت صلعم کے خوش آواز
اور خوش کلام نه تها اور اصدق الناس لهجة که آپکے وصف کلام مین وارد هے
مراد اوس سی یه هی که زبان شریف راست ترادرست تر زبانون کی تکلم غایت صدق مین تهی
اور صدق لهجه بمعنی فصاحت آتا هی انس بن مالکؓ سی روایت هی که نهین بهیجا حقتعالی نے کسی پیغمبر کو
مگر خوب شرو اور خوش آواز تا آنکه بهیجا تمهاری پیغمبر محمد مصطفی صلے الله علیه وآله وسلم کو

بیان عادات شریف

بیان گریه حضرت کا

بیان صوت شریف

خوشتر وا ور خوش آواز زیادہ تر سب سی اور آواز مبارک بی تکلف پہونچتی تھی اوس مقام تک کہ وہان
کسیکی آواز پہونچتی نہ تھی خاصکر خطبہ پڑھنے مین جو وعظ و نصیحت فرماتی اسقدر آواز بلند ہوتی
کہ عورتین اپنی گھرون مین سنتی تھین اور جب خطبہ پڑھا منیٰ ایام حج مین سب آدمیون سے
حضرت صلعم کی آواز اپنی منازل مین سنی اور دور و نزدیک سی کوئی شخص نہ تھا کہ جسکے کان مین
آپکی آواز نہ پہونچی ہوا اور وہ جو حدیث شریف مین آیا کہ حضرت منیٰ مین خطبہ پڑھتے تھے
اور جناب امیرؓ اوسکو تعبیر کرتے تھے مراد اوس سی تفسیر و توضیح کلام شریف ہی نہ سنوانا آواز کا

فصاحت لسان کہ اوتیت **جوامع الکلم** اس باب مین وارد ہی احاطہ تخمین و قیاس سے
خارج ہی حقتعالے نے کسیکو فصیح و بلیغ زیادہ آپسی پیدا نہین کیا ایکبار حضرت عمرؓ نے پوچھا
کہ یا رسول اللہ صلعم آپ ہمارے درمیان سی باہر نہین گئے اور کوئی فصیح و بلیغ ہمارے بیچ مین اور مقام
نہین آیا اسقدر فصاحت آپکو کہان سی حاصل ہوئی فرمایا کہ زبان حضرت اسمعیلؑ محو و مندرس ہوگئی تھی
لائی حضرت جبرئیلؑ میری پاس اوس زبان کو اور مینی اوسکو یاد کر لیا اور فرمایا ادّبنی ربی
فاحسن تادیبی یعنے ادب سکھلایا مجکو میرے رب نے اور نیک کیا میرے ادب کو علم عربیت
کہ متعلق علم فصاحت و بلاغت ہی اوسکو ادب کہتے ہین اور فرمایا کہ پرورش پائی مینے بنی سعد بن
بکر مین کہ قوم حضرت کی مرضعہ حلیمہ سعدیہ کی تھی یہ قبیلہ افصح عرب مشہور تھا اور کلام شریف ایسا واضح
مفصل مبین ہوتا تھا کہ اگر سامع چاہتا تو جدا جدا آپ کے کلمات کو شمار کر لیتا اور مقام احتیاط مین
ایک ایک کلمہ کو تین تین بار فرماتے تا سننے والا خوب سمجھ لے اور یہ طرز بیان ہمیشہ نہ تھا وقت
ضرورت باقتضاے فہم سامع کلام کو بتکرار ارشاد کرتے تھے اور خصائص کلام شریف سے ہی
کہ حدیث شریف مین وارد ہوا اوتیت جوامع الکلم یعنے دیے گئے ہین مجکو کلمات جامعہ مراد
جوامع الکلم سے یہ ہی کہ لفظ تھوڑی اور معنے بہت ہون اہل حدیث نے حضرت کے جوامع الکلم
سے جمع کرنے کے کتابین اور دفتر مرتب کیے ہین **ریش مبارک** طول و عرض مین سب طرفسے
بھری ہوئی اور خوب گھنی بکمال زیبایش تھی حدیث ابن ہالہ مین وارد ہوا کان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کث اللحیۃ مراد اس سے انبوہ اور از دحام بالونکا ہی اور شفائی قاضی عیاض سے منقول
ہی کہ انبوہ ریش مبارک نے سینہ شریف بھر لیا تھا اور درازی ریش مبارک مین قدر معین ثابت نہین

بیان فصاحت زبان

بیان ریش مبارک

بلاغت

لطائف النبی مین لکھاہی کہ ریش مبارک بقدر چہار انگشت از روی خلقت کے تھی اسقدر سے کم اور
زیادہ نہین ہوتی تھی حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی لکھتے ہین کہ اس روایت کی سند پائی نہین
جاتی اور ارسال لحیہ موجب حسن و جمال ہی خصوصًا اوس صورتمین کہ انبوہ ہوا اور یہ روایت خلاف
اوسکے ہی کہ شیخ قاضی عیاض سے منقول ہوا اور خلاف روایت ترمذی کے ہی کہ کتاب مذکور مین وارد ہوا
کہ حضرت لیتے تھے ریش مبارک کو طول و عرض سے تاکہ برابر ہوجاوی اور موچھون مبارک کو بھی
برابر فرماتے تھے اور ارشاد فرماتے تھے کہ جو کوئی نہ کاٹی اپنی موچھون کو وہ ہمسے نہین اور صحیحین مین وارد
ہوا کہ حضرت نے فرمایا مخالفت کرو مشرکون کی اور ایک روایت مین مجوس کی دراز کرو داڑھیون کو
اور پست کرو موچھون کو اور مبالغہ کرو پست کرنے موچھون مین اور نافع نے ابن عمرؓ سے روایت کی ہی
کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے مبالغہ کرو قطع اور پست کرنے موچھون مین اور چھوڑو داڑھیون کو
اونکے حال پر غرض قصر اور ارسال لحیہ مین اختلاف روایات ہی لیکن معمول اکثر مشائخ اور اسلاف کا
ارسال ہی اور منقول ہی کہ ریش مبارک حضرت علیؓ نے اونکے سینہ کو پُر کیا تھا اور اسیطرح حضرت
عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کی ریش مبارک تھی اسیطرح جناب قطب العالمین حضرت محبوب سبحانیؓ کی بھی ریش
مبارک طویل و عریض تھی یہ سب مدارج النبوۃ مین مذکور ہی اور حضرت کے خضاب کرنے مین علما کو
اختلاف ہی تحقیق یہ ہی کہ آپ نے خضاب نہین فرمایا کسواسطے کہ سفیدی حضرت کی موی سر مبارک اور ریش مبارک کی
حد خضاب کو نہین پہونچی تھی چنانچہ تمام سر اور ریش مبارک مین چودہ یا سترہ یا اٹھارہ بال سفید ہوئے
تھے بہ تعداد بیس سے کم تھے پس جب آپ روغن ڈالتے تو سفیدی بالون کی پوشیدہ ہو جاتی
پھر حاجت خضاب کی نہ تھی انس بن مالکؓ سے روایت ہی کہ ریش مبارک مین چند بال سفید تھے
اگر چاہتا مین گن لیتا اور اسیقدر آپ کے سر مبارک مین غرض تحقیق محققین کی یہی ہی کہ آپ نے
خضاب نہین فرمایا اور جو احادیث کہ دلالت خضاب پر کرتی ہین وہ ماؤل ہین چنانچہ قائلین خضاب
جو کہتے ہین کہ نکالا حضرت انس نے بالون شریف کو کہ اونکے پاس تھے وہ خضاب کیے ہوئے
تھے جواب اسکا یہ ہی کہ وہ مخضوب نہ تھے بلکہ ممزوج و مخلوط طیب کے تھے ایسے معلوم ہوتے
تھے کہ گویا خضاب کیے ہوئے ہین اور احتمال ہی کہ حضرت انس نے اونکو خضاب کیا ہوتا کہ محکم
ہوجاوین اور دیر تک ٹھہرین وارد ہوا کہ آپ موچھین اور ناخن جمعہ کے دن کاٹتے تھے اور بعضے

روایات مین پنجشنبہ آیا ہی اور کیفیت ناخن تراشی مین کچھہ ثابت نہین لیکن اسقدر کہ ابتدا سبابہ سے کرتے اور ختم سبابہ سے ہاتھہ کی نہ انگشت پر فرماتے اور مسواک اور کنگھی آپ کے پاس سے جدا نہین ہوتی تھی اور جب آپ تیل لگاتے ریش مبارک مین تو کنگھی فرماتے اور آئینہ مین جمال حق نما اور صورت حق نما ملاحظہ فرماتے صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ علیٰ قدر حسنہ وجمالہ گردن شریف رشک مینائے بہشت بکمال خوبی حد اعتدال پر درخشان و درخشان تھی اور اسقدر صفائی اور آب و تاب رکھتی تھی کہ آئینہ جسکی صفائی کے روبرو شرمندہ تھا گویا چاندی کا ٹکڑا تصویر کا عالم تھا حدیث ابن ابی ہالہ مین آیا ہی کان عنقہ جید دمیۃ فی صفاء الفضۃ یعنے تھی گردن آپ کی گردن دمیہ کی صفائی چاندی مین دمیہ دال کے پیش سے بت کو کہتے ہین کہ بنایا ہو عاج سے کذا فی النہایہ اور صاحب قاموس لکھتے ہین کہ رخام یعنے سنگ سفید سے اور مقصود تشبیہ سے فقط مبالغہ صفت مین اور تحسین ہی اور حاشیہ شمائل وغیرہ مین کہ دمیہ یعنی غزال یا آہو برہ کے لکھا ہی لیکن سند اوسکی کتب لغت مین نہین ملتی شانے مبارک اونچے اونچے اور پر بال اور دونون مین کچھہ جدائی تھی چنانچہ اوسکے بیان مین بعید ما بین المنکبین وارد ہی یعنے درمیان دونو شانون کے بعد اور فاصلہ تھا اور بعضون نے بعید بصیغہ تصغیر پڑھا ہی اور بعضون نے اسکو بعریض الصدر تفسیر کیا ہی عرض صدر اگرچہ صفت جداگانہ ہی لیکن ان دونون وصفون مین تلازم ہی یعنے ایک دوسرے کو لازم ہی بغل شریف کمال سفیدی سے ہمرنگ تمام بدن کے تھی اور یہ از جملہ عجائب و خواص حضرت سے ہی کہ بغل آدمیون کی مائل سیاہی ہوتی ہی اور بعضون نے لکھا ہی کہ بال آپ کی بغل مین نہ تھے اور بعض کے نزدیک تھے اور آپ کی بغلون سے خوشبو مشک کی آتی تھی چنانچہ بعض صحابہ سے روایت ہی کہ آپ نے مجکو اپنے ساتھہ ملایا تو حضرت کی بغل شریف کا پسینہ مین نے سونگھا خوشبوی مشک کی اوس سے آتی تھی سینہ مبارک چوڑا اور ابھرا تھا اور فائدہ اس ترکیب مین یہ ہی کہ سینہ مبارک مجمع علوم و معارف اور منبع تجلیات اور معدن اسرار و انوار تھا اوسکے وسعت اور کشادگی مناسب ہوئی کہ وسعت ظرف بقدر وسعت مظروف چاہیے کہ اس نعمت عظمیٰ اور حق تعالیٰ نے قرآن مجید مین یاد دلاتا ہی اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ شکم مبارک نہایت ہموار ہمسانہ برابر سینہ کے تھا چنانچہ حدیث شریف مین وارد ہوا سواء البطن و الصدر یعنے برابر شکم

بیان پشت مبارک کیفیت تفصیل مہر نبوت کی

اور سینہ مراد اسکی ہمواری ہی حدیث ام ہانی مین آیا ہی کہ دیکھا مینے شکم مبارک رسول مقبول صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو گویا قرطاسہا بالائی یکدیگر تہ کیے ہوئے رکھے ہین یہ کنایہ کمال نرمی وصفائی سے ہی اور
حدیث ابن ہالہ مین آیا ہی دقیق المسربۃ ف مسربہ میم کے زبر سے اور سین ساکن اور رے کے
پیش سے وہ بال ہین کہ اوپر سینہ سے تا ناف ہون اور باریک ہون یعنے بالون کا ایک خط باریک
لنبا ابتدای سینہ سے تا ناف دستکاری نقاش ازل سے کھنچا تھا باقی سینہ اور شکم صاف تھا
لہذا حدیث شریف مین وارد ہوا عاری الثدیین والبطن سوی ذلک یعنے سوا اوس
خط باریک بالون کے کہ جسکو مندمین وماول ہین چہپاتی اور پیٹ پر کوئی بال نہ تھا پشت مبارک
آپ کی گویا نقرہ گداختہ تھی یعنے نہایت سفید اور صاف ہموار تھی اور استخوان شانہ مضبوط اور
پر گوشت تھی اور دونون شانون مین مہر نبوت تھی چنانچہ حدیث شریف مین وارد ہوا وبین کتفیہ
خاتم النبوۃ وھو خاتم النبیین یعنے درمیان دونون شانون کے مہر نبوت تھی اور آپ خاتم الانبیا
ہین اور وہ ایک چیز ابہری ہوئی اجزائی بدن شریف سے رنگ اور صفائی مین مانند بدن کے
تھی اوسکو خاتم النبوت کہتے تھے اور یہ مہر نبوت ایک آیت آیات الٰہی سے تھی حاکم نے مستدرک مین
وہب سے روایت کی ہی کہ مبعوث نہوا کوئی پیغمبر مگر اوسکی علامت نبوت کی دست راست مین تھی
الا ہمارے پیغمبر کہ علامت نبوت آپ کے درمیان دونون شانون کی تھی اور بعض روایات مین
عند کتفہ الیسری اور بعض مین عند کتفہ الیمنی وارد ہی اور یہ دونون روایتین منافی روایت
بین الکتفین کہ مشہور ترین روایات ہی نہین ہین کسواسطے کہ درمیان دونون شانون کے ہونا مستلزم
اسکا نہین کہ میانہ اور بیچا بیچ مین دونون کے ہو اگر مائل بائین طرف یا داہنے طرف شانہ کے ہو تب بھی
درمیان دونو شانون کے اوسپر صادق ہی اور تشبیہ مہر نبوت مین روایات مختلف ہین بعضون مین
مانند تکمہ حجلہ عروس اور بعضون مین مثل بیضہ کبوتر یا کبک آیا ہی اور ہمرنگ بدن شریف صفائی اور
نورانیت مین تھی اور اوسپر چند خال اور کتنی بال اسطرح سے جمے تھے کہ صورت حرفون کی نمودار تھی
جیسے کہا جاتا ہی کہ اوسپر لکھا تھا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور بعضون نے کہا ہی کہ اوسپر لکھا
تھا اللہ وحدہ لا شریک لہ حیثما توجہت فانک منصور یعنے جسطرف تو متوجہ ہوگا منصور ہوگا۔
بڑا اہل حدیث لکھتے ہین کہ مہر نبوت علامت حضرت کی معرفت اور تصدیق کی ہی کہ یہ ہی پیغمبر ہین کہ جسکی بشارت

بیان دونون ہاتھ مبارک کلائیان اور ہتھیلیان مبارک

اگلی کتابون مین ہی اور صیانت و حفاظت قدح اور طعن و انکار سے ہی جیسے کسی چیز پر مہر کرین تا خلل
اور فساد اوسمین راہ نپاوے اور حق یہ ہی کہ مہر نبوت ایک سر عظیم مخصوص حضرت کی ہی حقیقت حال
اوسکی حق تعالے کو معلوم ہی **دونون ہاتھ مبارک** آپکے دراز تھے اور درازی ہاتھ کی کمال
جود و عطا اور قوت و غلبہ پر دلیل صریح ہی **کلائیان** چوڑی اور دراز تھین **ہتھیلیان مبارک**
پر گوشت اور نرم و نازک پھیلی پھیلی اور خوشبودار تھین چنانچہ صحیحین مین انس بن مالک رض سے روایت
ہی کہ ہاتھ نہین لگایا مینے دیبا اور نہ حریر کو کہ نرم زیادہ ہو ہتھیلی رسول مقبول صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم
سے اور نہ سونگھا مینے مشک اور نہ عنبر کو کہ خوشبو زیادہ ہو خوشبو آنحضرت صلعم سے مروی ہی کہ
جب آپ یتیم کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرتے اوسکا سر خوشبودار ہو جاتا اور صحیح مسلم مین روایت ہی
کہ مسح کیا حضرت نے رخسارہ جابر بن سمرہ کو جابر کہتے ہین کہ پائی مینے دست مبارک کی سردی اور
خوشبو کہ گویا باہر لائے ہین اوسکو طبلہ عطار سے اور طبرانی اور بیہقی مین وائل بن حجر سے روایت ہی
کہ مصافحہ کرتا ہون مین حضرت سے اور مس کرتا ہی میرا بدن حضرت سے پھر سونگھتا ہون اپنے ہاتھ کو
اوس سے پاتا ہون خوشبو خوشتر بوی مشک سے اور سعد بن وقاص رض سے روایت ہی کہ ایکبار
حضرت میری عیادت کو تشریف لائے اور رکھا دست مبارک میری پیشانی پر پھر مسح کیا میرے
منہہ کو اور سینہ کو پس ہمیشہ پاتا ہون مین سردی دست مبارک کی اپنے جگر مین اس ساعت تک
مسور بن شداد اپنے باپ سے روایت کرتے ہین کہ مین آیا حضرت کے پاس اور مسح کیا مینے
دست مبارک کو تھا وہ نرم زیادہ ابریشم سے اور سرد زیادہ برف سے اور روایت ہی
کہ ایک دن حضرت نے قتادہ بن ملحان کے منہہ کو ہاتھ لگایا تھا اونکا چہرہ اسقدر روشن
ہو گیا کہ عکس ہر چیز کا اوسمین نظر آنے لگا **اونگلیان مبارک** آپ کی دراز اور باریک
نہایت خوشنما تھین چنانچہ اونکی تعریف مین مروی ہی سائل الاطراف یعنے کنارے
اعضا کے کہ عبارت اونگلیون سے ہی دراز اور روان تھی اور بعض روایات مین طویل
الاصابع وارد ہی اور یہ معجزہ حضرت کی اونگلیون کا مشہور ہی کہ چاند کو شق کیا اور سنگریزون نے
آپکی اونگلیون مین تسبیح کی اور گھاٹیون سے پانی اوبلا چنانچہ حدیث شریف مین وارد ہوا کہ
ایک برتن مین ایک وضو کے مقدار پانی تھا اور تین سو آدمی اوسوقت حاضر اونکو حاجت وضو کی ہوئی

بیان اونگلیان مبارک

حضرت انے اوسقدر پانی مین ہاتھ اپنا رکھا اوسوقت آپ کی گھائیونسے پانی نکلتا تھا یہانتک
کہ اون سبھون نے بفراغت تمام سے وضو کیا اور حضرت جابرؓ سے روایت ہی کہ ایکبار اصحابکو روز حدیبیہ
مین تشنگی ہوئی اور آپ کی ایک چھاگل تھی اوسمین تھوڑا سا پانی تھا حضرت نے دست مبارک
وسمین رکھا فی الفور پانی نے بکثرت تمام اونگلیون سے مانند چشمون کے جوش مارا ہم سبھون نے
پیا اور وضو کیا حضرت جابر کہتے ہین کہ اگر لاکھ آدمی ہوتے تو پانی کفایت کرتا مگر ہم اوسوقت

بیان قدم مبارک

سب پندرہ سو آدمی تھے **قدم مبارک** کے وصف مین روایات مختلف ہین خلاصہ یہ کہ قدم
شریف دونون دراز اور پرگوشت اور اونگلیان پانؤن کی دراز اور باریک تھین اور انگشت سبابہ سب

بیان ایڑیان مبارک

اونگلیون سے دراز تھی اور خنصر پرگوشت اور پیرسے پانوؤ ہلکتے ہوئی کہ اونپر پانی ٹھہرتا ایڑیان

بیان ساق مبارک

مبارک چھوٹی کم گوشت تھین **ساق مبارک** کی تعریف مین وارد ہوا کان فی ساقیہ
حموشة حموشه بحا حطی باریکی ساق یعنے دونون ساقون حضرت مین باریکی تھی اور بھی مروی
ہی کانها جمارة جمارة بضم جیم وتشدید میم سپید درخت خرما کا اوسکو شحم النخل عربی مین کہتے
ہین اور گابھا کھجور کا ہندی مین خلاصہ یہ کہ دونون ساق کمال لطیف اور باریک اور کم گوشت
تھین نہ دراز نہ عریض اس سبب سے رفتار مین سرعت تھی اور چلنے مین قدم کہتے قوت سے خوب
جماکر آگے جھکے ہوئے گویا بلندی سے پستی کی طرف اوترتے ہین باوجود اسکے تیز رفتار ہی تا قدم
آہستہ رونرم چال تھی جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہی کہ میرے باپ جنگ احد مین شہید ہوئے
قرضدار یہودیون کے تھے ایک باغ خرمے کا اونہون نے ملک مین چھوڑا وہ باغ پھلا یہود نے چاہا
کہ سارا باغ قرض مین لگالین مینے کہا کہ چند سال کی بہار مین قرض اپنا ادا کرلین یہودیون نے
نہ مانا آخر یہ قصہ حضرت کے حضور مین آیا آپ نے فرمایا کہ خرمے کاٹ کر خرمن کرو پھر حضرت اوس
باغ مین تشریف لائے اور ایک انبار کلان خرمے کے گرد پھر کر قدم شریف اوسپر رکھا اور فرمایا
کہ قرضخواہون کو بلاکر خرمے اس خرمن کے اونکے قرض مین لگادو جابرؓ کہتے ہین مین نے باپ پر
قرض دینے لگا حق تعالے کی قدرت سے سب قرض ادا ہوگا اوسی انبار سے ادا ہو گیا اور مین دیکھتا
تھا اوس انبار کی طرف گویا اوسمین سے ایک خرما بھی خرچ نہین ہوا مسلمانو دیکھو یہ ایک شمہ
اثر برکت قدم شریف کا ہی اور اسطرح کے معجزے بہت نسے سیر کی کتابون مین لکھے ہین اور حضرت

بیان رفتار مبارک

نہایت باوقار و باتمکین تھے اور اسی انداز سے خرامان ہوتے اور جب راہ مین چلتے صحابہ کرام
کو اپنے آگے روانہ کرتے اور آپ سبکے پیچھے چلتے حدیث شریف مین وارد ہی کہ حضرت فرماتے
کہ پیچھا میرا فرشتون کے لیے چھوڑو یعنے آپ کے پس رو فرشتے ہوتے تھے اسواسطے
اصحاب کو آگے چلنے کا حکم تھا اور حدیث ابوہریرہ مین وارد ہوا کہ ندیکھا مینے کسی کو شتاب تر
راہ چلنے مین رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے گویا زمین لپٹی جاتی تھی آپ کیواسطے یہانتک
کہ ہم سب مشقت مین ڈالتے تھے اپنی جانون کو اور دوڑتے تھے کہ حضرت کے ساتھ چلین اور
آپ بے تکلف بطور خود چلتے تھے اور چلنے مین گھبراتے نہ تھے باوصف ایسی تیز رفتاری کے
اور تمام بدن حضرت کا پر گوشت اور دوہرا او رگھٹا تھا یعنے کنارون سے گوشت لٹکتا نہ تھا
اور جسم شریف حضرت کا کمال روشن اور نورانی تھا فـ جمہور اصحاب بیانش لون شریف پر
اتفاق رکھتے ہین چنانچہ وارد ہی کان ابیض ملیحا یعنے رنگ حضرت کا سفید نمکین تھا ملاحت
ایک وصف ہی کہ بیان اوسکا دشوار ہی کیونکہ وہ کیفیت وجدانی ہی نہ بیانی خلاصہ یہ رنگ سفید
آپکا سفیدی خالص نہ تھی کہ بے رونقی اور جذب نہ رکھتی ہو بلکہ سفیدی ملیح تھی کہ جسکو بیان کیا ہی
ساتھہ مائل بسرخی کے چنانچہ مروی ہی کہ سفیدی رنگ شریف مشرب بحمرت یعنے مخلوط بسرخی
تھی اور بنظر اس اختلاط کے رنگ شریف کی صفت مین اسمر بھی واقع ہی یعنے گندم گون کیونکہ
ظاہر ہی کہ سفیدی اور سرخی کے اختلاط سے گندمی رنگ پیدا ہوتا ہی اور حق یہ ہی کہ رنگ بدن
مین اس رنگ سے بہتر کوئی رنگ نہین ہی اور نورانیت لون شریف نور ماہ شب چہاردہم پر
غالب تھی براء بن عازب فرماتے ہین کہ مینے حضرت کو شب ماہ مین حلہ سرخ یعنے دھاری دار
پہنے دیکھا پھر دیکھتا تھا مین آپ کو ایک نظر اور چاند کو ایک نظر قسم خدا کی کہ جسم شریف آپکا
چاند سے زیادہ روشن نظر آتا تھا الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ **صفات خلقیہ**
حضرت کے جیسے آگے پیچھے سے اور اندھیری اوجالی مین برابر دیکھنا اور بغل شریف کا سفید ہم رنگ
بدن صاف ہونا اور جمائی تمام عمر مین نہ آنا اور احتلام کا نہ ہونا اور پسینہ سے خوشبو مشک و عنبر کی
آنا اور زمین کا بوقت قضائی حاجت شگافتہ ہونا اور بول و غائط کا غائب ہونا اور اوس مکان سے
مشک کی خوشبو آنا اور اثر فضلے کا زمین پر نہ دیکھنا اور ختنہ کیے کٹے آنا اور ناف بریدہ پیدا ہونا اور

بیان صفات خلقیہ

اور وقت تول شریعت سجدہ کرنا اور انگشت شہادت بطرف آسمان اوٹھانا اور کلمہ پڑہنا اور کلام
کرنا اور فرشتون کا مہد مین حضرت کو ہلانا اور چاند کا آپ کے ساتھہ باتین کرنا اور بوقت اشارہ
آپ کے طرف مائل ہونا اور گھوارہ مین کلام کرنا اور پارہ ابر کا وقت گرمی آفتاب ہمیشہ آپکے
سر پر سایہ کرنا اور سایہ درخت کا ایکطرف متوجہ ہونا اور حضرت کے بدن اور کپڑون پر
مکھی کا نہ بیٹھنا اور جس جانور پر حضور سوار ہوتے اوس جانور کا تا مدت سواری بول براز نکرنا
اوصاف مشہورہ سے ہی اور بروایات صحیحہ ثابت ہی کہ حبیب کبریا قبر مین زندہ ہین اور قبر مین
نماز پڑھتے ہین اور حضرت کے مرقد مبارک اطہر پر ایک فرشتہ معین ہی کہ جو کوئی درود اور سلام
آپ پر بھیجی ہی وہ اوسکو آپ کے حضور مین پہونچاتا ہی اور حضرت کے پاس عرض کیے جاتے ہین
اعمال امت کے اور آپ اونکے واسطے استغفار فرماتے ہین الصلوۃ والسلام علیک
یا رسول اللہ اور مناقب جلیلہ اور فضائل جمیلہ حبیب کبریا سے یہ ہی کہ حق تعالے نے
قرآن مجید مین آپکی حیات و بقا کی قسم کھائی لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِیْ سَكْرَتِهِمْ یَعْمَهُوْنَ
جمہور اہل تفسیر متفق ہین اسبات پر کہ یہ قسم ہی پروردگار عز و جل سے بمدت حیات اور بقاء
حضرت علیہ الصلوۃ والتحیات اور یہ نہایت تعظیم و تکریم ہی جیسے عاشق اپنے معشوق کی
قسم کھائے اور کہی تیری جان کی قسم مسلمانو قدر و منزلت اس قسم کی محرمان اسرار کو
کہ اس راز و نیاز سے واقف ہین معلوم ہی کہ اس قسم سے کیا تر اوش کرتا ہی ابن عباس
سے روایت ہی کہ پیدا نکیا حق تعالے نے کسی ذات کو گرامی تر نزدیک اپنے محمد رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ کی حیات کی قسم کھائی نہ غیر اوسکے ابو الجوزا کہ بزرگترین تابعین
سے ہین کہتے ہین کہ سوگند نہ کھائی حقتعالے نے کسی کی حیات کی سوائے محمد صلے اللہ علیہ
وسلم کے اسواسطے کہ حضرت گرامی تر اور بزرگترین تمام مخلوق ہین نزدیک حق تعالے کے
اور قرطبی نے کہا کہ قسم کھانا حقتعالے کا بحیات حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم بیان صریح ہی
ہمارے واسطے کہ قسم کھائین ہم آپ کے حیات کی چنانچہ حضرت امام احمد فرماتے ہین کہ
اگر کوئی قسم کھائے حضرت کے حیات کی یمین منعقد ہوجاتی ہی اور اگر حانث ہو تو کفارہ واجب
ہوتا ہی بسبب ہونے حضرت کے ایک دو رکنون شہادت کا اور معمول اہل سنہ علیہ ہی کہ حضرتکی

نفیس المرکز

قسم کھاتے ہین اور کہتے ہین بحق اوسکے کہ پوشیدہ کیا ہی جسکو اس قبر اطہر نے اور بحق ساکن اس قبر اطہر کے یعنے قبر شریف حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدارج النبوۃ مین مذکور ہی کہ عنوان سورہ لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ وَاَنْتَ حِلٌّ بِهٰذَا الْبَلَدِ سے باوجود ظاہری زیادہ تر اس سے عظمت اور منزلت حضرت مقصود نہین کہ مقید کیا حق تعالے نے قسم کو بلد کہ بلد حرام اور بلد امین جسکا نام ہی بوقت حلول اور نزول حضرت کے اوس شہر مین اسی واسطے کہتے ہین کہ شرف للمکان بالمکین سو آیۃ مین حضرت عمرؓ سے روایت ہی کہ انھون نے عرض کی حضرت کی خدمت مین کہ بابی انت وامی یعنے قربان ہوجیو ماں باپ میرے تجھپر تحقیق پہونچی فضیلت آپکی نزدیک خدا کے اس مرتبہ کو کہ قسم کھائی خدا نے آپ کے حیات کی نہ حیات سب نبیون کی اور پہونچی فضیلت آپ کی پاس خدا کی اس حد کو کہ قسم کھائی آپ کی خاک پاک کی اور فرمایا لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ یعنے قسم کھانا بلد کی کہ عبارت زمین سے ہی کہ اوسپر چلتے ہین قسم کھانا خاک پاکی ہی اور یہ قسم ایک سر مکنون اور راز مکتوم ہی کہ نظر کوتاہ بینون کی اوسکے ادراک سے قاصر ہی جو صاف بین اور پاک نظر و واقف اندازِ راز و نیاز عاشق و معشوق ہین وہی ان باتون کی کیفیت اور لذت پاتے ہین اور منجملہ خصائص حضرت صلعم سے یہ ہی کہ عالم ارواح مین اول آپ پیدا ہوئے اور پہلے اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ کے جواب مین بلی آپ نے فرمایا اور سیر معراج مخصوص آپ کے ساتھ تھا اور سواری براق بھی مخصوص آپ کی تھی اور اوپر آسمانون کے جانا اور حد قاب قوسین او ادنیٰ کو پہونچنا اور دیدار الہی سے مشرف ہونا خاصہ آپ کا ہی اور فرشتون کا فوج و حشم ہونا اور آپ کے ساتھ ہوکر کافرون سے لڑنا مخصوص حضرت ہی اور شق قمر اور ایسے معجزے عجیب و غریب جو آپ سے ظاہر ہوئے کسی اور پیغمبر سے ظاہر نہین ہوئے اور پہلے قبر سے اوٹھانا اور پہلے قیامت مین بیہوشی سے افاقہ پانا اور سواری براق اور ستر ہزار فرشتونکا جلو مین ہونا اور جانب راست عرش و کرسی کے اوپر بیٹھنا اور مقام محمود سے مشرف ہونا اور لواء الحمد کا ہاتھ مین دینا اور حضرت آدم اور تمام اونکی ذریت کا اوس لوا کے سایہ مین ہونا اور سب انبیا کا ساتھ اپنی امتون کے آپ کے پس رو ہونا اور پہلے دیدار خدا آپسے شروع ہونا اور شفاعت عظمیٰ مخصوص ہونا اور پہلے پل صراط سے گذر کرنا اور حضرت جناب سید

تفسیر لا اقسم بہذا البلد

بیان خصائص

بیان حقیقت اجمالی مرتبۂ وسیلہ

فاطمۃ الزہرا صاحبزادی حضور کا صراط پر آنا اور سب خلق کو حکم آنکھیں ڈھانک لینے کا ہونا اور پہلے
دروازہ بہشت کا آپکا کھولنا اور دن قیامت کے مرتبہ وسیلہ مشرف ہونا یہ سب مخصوص
حضرت کے ساتھ ہی اور مرتبہ وسیلہ کا نہایت بلند ہے کہ سوا آپ کے اور کسی پیغمبر کو میسر
نہوا اور حقیقت اجمالی اس مرتبہ کی یہ ہے کہ حضرت قیامت کے دن حق تعالیٰ کی طرف سے بمنزلہ
وزیر کے بادشاہ کی طرف سے ہونگے خلاصہ یہ کہ بعد خدای عزوجل کے سب مخلوقات سے
افضل اور اشرف اور اکمل اور اکرم و اعظم ہمارے محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہیں

شمۂ از معجزات

اور مناقب اور کمالات اور معجزات اور اخلاق حمیدہ اور اوصاف پسندیدہ اور شمائل ستودہ
اور خصائل محمودہ حضرت کے زیادہ از حد و شمار ہیں مقدور بشر نہیں کہ سب کا احاطہ کرے
اور معجزات حضرت کے جو کتب احادیث و سیر میں تفصیل ہیں چوسٹھ ہزار ہیں بڑی خوبی
اور بھلائی مسلمانوں کے لیے اسی میں ہے کہ موافق آپ کے ارشاد کے عمل میں لاویں
اور ہمیشہ درود و سلام میں مشغول رہیں الصلوۃ والسلام علیک یا رسول رب العالمین
خصوصاً رحمۃ للعالمین سب مسلمانوں کا خاتمہ بخیر کرے اور حرمین شریفین کی زیارت نصیب کرے آمین ثم آمین

کلمات طیبات حضرت شہیدی و ذکر سعید و بیان جلیل حضرات عظام نعمۃ باعث حسن نظام و اعظم اتمام و واسطہ تحریر حسن طبع از مسائل شریفہ و ذکر طیبہ کا

خاص و عام کافہ انام پر روشن و ہویدا ہے کہ فقیر بعد اتمام ان حالات طیبات و بیانات سراپا ہدایات
و بشارات معضلات کے ہر لمحہ و ہر لحظہ اس معنی کا جویا رہتا تھا کہ دیکھئے آفریدگار عالم باعث
حسن طبع اس برات اعظم حسنات اور نامہ کفارت سیئات کا کسکو گردانتا ہے اور بفضل عمیم
اور نعمت جلیل اور خیر کثیر اور اجر کبیر کسکو عطا فرماتا ہے اور خدمت سرانجامی اس سعادت دو جہانی
کس سے لیتا ہے حمداً متوالیاً و شکراً متکاثراً اللہ تعالی شانہ کہ حسب متمنیات قلبی اور
موافق ملتمسات معنوی کے شاہد مقصود جلوہ گر ہوا یعنی برادر سعید و یوم شریف ایک شکل
بدیہی الانتاج نے رو دکھلایا اور قران سعدین صغری و کبری کا اوسکے سے نتیجہ محمود و غایت مطبوع
جلوہ ظہور پذیرا یعنے جناب مستطاب خلائق مآب امید گاہ شیخ و شاب ابر گوہر بار موہبت محیط زخار

فیوض و برکت گلدستہ محاسن مجدد علامتہل شرایف اقطی منبع فضائل و مکارم کبریٰ یادگار زمانہ
فرید و یگانہ دستگیر خویش و بیگانہ ابر سطیر خیر کثیر مجمع خوبیہا مصدر جود و سخا ملاذ اکرم رکن اعظم جاہ مجد
مرجع خاص و عام محمود الانام مصدر جود و احسان محسن عالیشان جناب محمد صاحب خان صاحب
زاد شرفہ و فضلہ اور خلف رشید اور فرزند سعید اونکے جناب رفعت نصاب قطب مدار سعادت
مرکز دائرہ ایثار و ہمت صاحب فکر صائب و ذہن ثاقب گنجینہ علو ہمتی و خزینہ دریادلی کریم الاخلاق
عمیم الاشفاق ممدوح اعظم امیر نامدار ... وارث نامدار مشہور و معروف امصار و دیار امیر ابن امیر
منعم بے نظیر محسن خیر کبیر مقبول بارگاہ حضرت سبحان جناب محمد رمضان خان صاحب زاد علوہ
اجلالہ و اکرامہ ما طلع القمران فی البوادی و العمران کہ دریا دلی اور عالی ہمتی اور ایثار طبعی اس
خاندان والا شان کی اقالیم سبعہ میں مشہور و معروف ہے اور ممدوح و موصوف ہیں ظاہر ہے
ان سخندان ہند اور کلمات ارجمند کو بہ پیرایہ طلاقت و زیادت محل نظر ناظرین اور رہ تحمیل قبیل دعا
ناصحین اور افزایش مبالغہ و مبالغین سے نہ تصور کریں کہ محمودیت اور ممدوحیت دونوں صاحبوں
مسلم الثبوت خاص و عام اور متفق علیہ کافۂ انام ہے معمار بنائے مساجد در باطہ و تعمیر خانقاہ
از علما و حفاظ از اوقات و آیات و واسطہ طبع پذیری قباحات صالحات بینات و انصحا و علی مشاعل
محمودیت و قدسیت دونوں صاحبوں پر نادی یا علی عذا مین الحق کہ ثقلین و ملوین نام سرور ممدوح
تا یوم بعث و نشور از حیات و انبیات محمود العاقبت و تحیات طیبات حسن آخرت درگاہ رب العزت
سے مستدعی رہنگے اور روحانیان قدس صبح و مسانو بت خوش اقبال اور نقارہ تہنیت مبارکباد
بنام نامی و اسم گرامی سرور ممدوح بجا رہنگے ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

کلمات طیبات ملفوظات آیند سبیات و نسبت حضرت سکات آن جناب شہید علیہ الرحمۃ والغفران

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رقم پہلے کیا کیا بطرز بسم اللہ کے مد کا ۔ سر دیوان لکھا میں نے مطلع نعت احمد کا
طلوع صبح شفقی جیسے نشان ہے شہ کی آمد کا ۔ ظہور حق کی محبت ہے جہان میں نور احمد کا
دبستان ازل میں وہ معلم شغل لکھ کا تھا ۔ تھا نام نشان جس روز وہ سوح خرد کا

چمن پیرای کن فرش جسکی بزم رنگین مین | بہار آفرینش ایک بوٹا اوسکی مسند کا
عجم مین زلزلہ نوشیروانکے قصر مین آیا | عرب مین شور اوٹھا جبسو اوسکی آمد آمد کا
شرف حاصل ہوا آدم و ابراہیم کو اوس سے | نہ تھا فخر دو عالم فخر تھا اپنے اب و جد کا
شب و روز اوسکے صاحبزادونکا گہوارہ جنبان | عجب ڈب ہے یاد تھا روح الامین کو جھنجھنا کا
وہ اس عالم مین فتوح بخش تھا حورونکی تسکین کو | گیا جنت مین طوبی بن کے سایہ اوس قد کا
شب معراج چڑھ کر عرش پر دم مین اوتر آیا | بیان اوس قاب قوسینی کا ہو کیا حد ابجد کا
روان تسنیم و کوثر ایک قطرہ آب سے جسکے | کرون کیا وصف اوس در یتیم بحر سرمد کا
وفات ظاہری سے جوہر جان مین نہ فرق آیا | وہ جسم پاک گو مجموعہ تھا روح مجرد کا
نہ کم قدر اوسکی شیرازہ بکھر جانے سے ارکان کے | نہ افزون رتبہ قرآن مجید اسے مجلد کا
گر اعضی بن کے جا نکلے ادہر بلقیس اندہا ہے | ملا ہی قصر اخضر روح کو اوسکی زمرد کا
اودہر اللہ سے واصل ادہر مخلوق سے شامل | خواص اوس برزخ کبری مین ہے حرف مشدد کا
گذر وحدت سے کثرت مین نہو تا ذات مطلق کو | نہ بنتا صفر گر نقش احد بے میم احمد کا
کشادہ عقدہ باطن مین کافی نام حق اسکو | کھلا کرتا ہے بن کنجی ہمیشہ قفل ابجد کا
بھروسا ہر کسیکو ایک حصار عافیت کا ہے | مجھے نام مبارک کا ہے ذو القرنین کو سد کا
تری پابوس سے ہفتم فلک پر منزل کیوان | ترے سجدے سے ششم آسمان پر فرق فرقد کا
خدا بن مانگے کیا کیا نعمتین دیتا ہے بندون کو | ترا دست و ما مناسن ہی حسب سے کل کے مقصد کا
بٹین گے جس گھڑی سامان عشرت بزم جنت مین | کھلیگا حال است کو تری انعام بے حد کا
لب گوہر فشان وا ہونگے جب عرض شفاعت کو | تماشا گاہ محشر مین تکین گے نیک منہ بد کا
رہا کعبے مین تیرے روضہ کے در پر سدا جایا | اسی اندوہ سے ہے رنگ تیرہ سنگ اسود کا
نشانہ قادر انداز قدر کا دست و بازو ہو | تری خواہش کہ ہے تیر قضا کو حکم گر رد کا
عدو کو حشر تک انکار ہو تیری رسالت مین | محل باقی ہے اللہ کو قبول ہو کہ رد کا
ہوا تجھسا نہ ہو سکتا ہے میرا یہی ایمان | نہ ملفوظ مسئلہ ہرگز کسی زندیق و مرتد کا
تری توصیف سے میری زبان ہو آتی ہے تیری | منفعل ہو تنکہ مسند [illegible] تیغ مہند [illegible]

پھٹین گے مثل تصویر کہین یون ہزار ٹکڑے | ہوا عالم مین شہرہ میرے اشعار مجدد کا
ہوئی ہے ہمت عالی مری معراج کی طالب | میسر ہو طواف اے کاش مجھکو تیرے مرقد کا
کبھی غنچہ و پیک جا کر آستانے پر ملون آنکھین | کبھی گرد و ور بیٹھیون مین کرون نظارہ گنبد کا
فراغ دل سے گروان زندگی کا کرون تمام | حسد ہو خضر و عیسی کو مری عیش مخلد کا
مدینے کی زمین کے گر نہ لائق ہو مرا لاشہ | کسی صحرا مین ہو ما نکے طعمہ ہو نہ [illegible] کا
تمنا ہے درختون پر سر روضہ کے جا بیٹھون | قفس جس وقت ٹوٹے طائر روح مقلد کا
خدا منھ چوم لیتا ہے شہیدی کس محبت سے | زبان پر میرے جسدم نام آتا ہے محمد کا

خاتمة الطبع

الحمد للہ کہ کتاب مقبول حضرت رسول الثقلین یعنی مرج البحرین تصنیف فاضل نبیل عالم نبیل حقیقت آگاہ عاشق رسول مختار جناب مولوی عبد الغفار صاحب مفتی صدر نظامت ممالک محروسہ گوالیار جسمین منصف صاحب نے بڑی تحقیق سے بیان حج اور اوسکی شرائط درج فرمائی ہین اور حالات مدینہ طیبہ کی بھی جیسا کہ چاہیے لکھے ہین اور نص قرآنی اور حدیث نبوی صلعم سے ہر مقام کو خوب ثابت کیا ہے غرض کہ یہہ کتاب بیان حج وغیرہ مین بے نظیر ہے اور مصنف صاحب نے سب باتین مفید خاص و عام بیان کی ہین حسب فرمایش حضرت مؤلف صاحب بمطبع جناب منشی نولکشور صاحب واقع شہر لکھنو ماہ دسمبر ١٨٨١ع صحیح و خوشخط اور عمدہ کاغذ پر طبع ہوئی ✦